

U.1 5.6

نور علی نور محمد الله لنور مکیه

کتاب شریف و محکم علیین کنوز احوادث راسخ شیخ ترمذی مشکوٰۃ المصابیح اصنی



عالمی شریف و محکم علیین کنوز احوادث راسخ شیخ ترمذی مشکوٰۃ المصابیح اصنی

مطبع نولکشومقالکھومین طبع

مطبع نول كشومقاله هومين هو

نہرست جلد سوم عینی علم اجمالی کتاب تطبیبات مسرق ترجمت قبرکہ مشکوٰۃ المصابیح

۱۷۸	باب خلیع اور طلاق کا	۳۷۸	باب پنج بیان غیثون اور دواہیون کے
۱۷۹	باب کتب اور طلاق کے	۳۷۹	کتاب جہاد کا
۱۸۰	باب نرخی کرٹ کے معاملت میں	۳۸۱	باب لیاری اسباب جہاد کا
۱۸۱	باب خیابار کا	۳۸۲	باب آداب غصہ کا
۱۸۲	باب سود کا	۳۸۳	فت قمر و عرق رب کی کچھ حقیقتیں میں جو قربانے
۱۸۳	باب آن بیون کا نسخہ کیا کیا جو آنسے	۳۸۴	حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے
۱۸۴	باب متعلق پہلے باب کا	۳۸۵	باب لکھنے نامہ کفار کو اور لکھنے کا طریقہ کے
۱۸۵	باب بیع سلم اور گردی کا	۳۸۶	فت نسخہ کرکنا کہ نام لہی کا جگہ اپنے کلام کے
۱۸۶	باب استحکار کا	۳۸۷	باب لڑنے کا جہاد میں
۱۸۷	باب فلسفی اور حجت دینے کا معاملہ میں	۳۸۸	باب حکم قید بیون کا
۱۸۸	باب شرکت اور وکالت کا	۳۸۹	باب بیع بیان میں دینے کے کفار کو
۱۸۹	باب غضب اور عاریت کا	۳۹۰	باب بیع غنیمتوں کا اور بیعت کرنے کا مال غنیمت میں
۱۹۰	باب شفعہ کا	۳۹۱	باب جزئیہ کا اور زمین تعدد ہر جزئیہ کی
۱۹۱	باب مساقات اور مزارعت کا	۳۹۲	باب صلح کا
۱۹۲	باب اجارہ کا	۳۹۳	باب بیع نکاح انیسویں جو کچھ جزیرہ ہر بیعت
۱۹۳	باب نکاح کرنے زمین اب کا اور پانی پکے حق کا	۳۹۴	باب نجی کا
۱۹۴	باب بخششوں کا	۳۹۵	فت قصہ مذکور کا
۱۹۵	باب متعلق پہلے باب کا	۳۹۶	کتاب شکار اور بیرون فوج کیے گئے کا
۱۹۶	باب لفظ کا	۳۹۷	باب کتے کا
۱۹۷	باب فرائض کا	۳۹۸	فت نسخہ جو خانہ کا اور ان کا
۱۹۸	باب وصیتوں کا	۳۹۹	باب اس چیز کا کہ جس پر کھانا اسکا کھانا
۱۹۹	کتاب نکاح کا	۴۰۰	حرام چیز کھانا نہ کھانا
۲۰۰	فت قصہ بیعین بیعور	۴۰۱	باب عیسیت کا
۲۰۱	باب کئے کا خطوبہ اور پیر اور سیر کا	۴۰۲	کتاب کماؤں کا
۲۰۲	باب لی کا نکاح اور بیرون کی لکھنے کا عورت کے	۴۰۳	باب ضیافت کا
۲۰۳	باب شکار کرنے نکاح کا اور بیان خطبہ	۴۰۴	باب متعلق پہلے باب کا
۲۰۴	نکاح کا اور شرط نکاح کا	۴۰۵	باب بیعنے کی چیزوں کا
۲۰۵	فت رسوم پرشادی کا	۴۰۶	باب نفع و نبیذ کا
۲۰۶	باب بیعین رتوں کا کہ حرام میں پر اور اس میں	۴۰۷	باب ڈھکنے یا سنون کا
۲۰۷	بڑا فائدہ جو بیع بیان قسار کے مال لکھنے کے	۴۰۸	کتاب لباس کا
۲۰۸	باب الباشہ کا	۴۰۹	باب چھاپ پینے کا
۲۰۹	باب مہر کا	۴۱۰	باب پاپوش پہننے کا
۲۱۰	فت بیع مزارع جہلت اور صاحبزادیوں	۴۱۱	باب اٹھی کرینے کا
۲۱۱	حضرت علی اند علیہ دہل بیتہ وسلم کے	۴۱۲	فت صاف زرد یا صحن گھوکا
۲۱۲	باب لیکر کا اور بیعین قسام غنیمتوں کا	۴۱۳	باب تصویر بیون کا
۲۱۳	باب بارہی ہفتہ لڑنے کا بیسیوں کی	۴۱۴	فت مسلم بیون کا
۲۱۴	باب بیعت اور لکھنے کا بیسیوں کے	۴۱۵	باب بیع بیان رزق و بیون کے اور
۲۱۵	باب خلیع اور طلاق کا	۴۱۶	بیون کے

نور علی نور محمد اللہ کنورہ مشکوٰۃ

کتاب شریف و محققہ لطیف کنوز احادیث را مفاہیج ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح اعنی

ربع ثالث

مشکوٰۃ

من تصنیفات

عالم نبیل فاضل خزیرل محدث فقیہ ہمدان مولانا مولوی محمد قطب الدین خان دہلوی رحمہ اللہ

منشہ مطبعہ نولکشومقالہ ہومین کلچر

وتم بالخیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیت

کتاب البیوع

کتاب بیع بیان بیع کے ف و اہل مسنف نے ذکر کیے حقوق اللہ تعالیٰ کے وہ عبادات ہیں جو عبادان شروع کیا بیان کرنا حقوق العباد کا کہ وہ معاملات ہیں انہیں سے ایک بیع ہو اور بیع کے معنی ہیں بیعہ اور کبھی معنی اس کے خریدنے کے بھی آتے ہیں اور کہا فہر الاستکام کہ بیع شرعی میں کتے ہیں مال کے بدلے کو ساتھ مال کے آپس کی رضامندی سے اور شریعت بیع کی ثابت ہو کتاب اللہ سے اَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا اور حدیثوں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سے بھی ثابت ہو چنانچہ وہ حدیثیں آگے آتی ہیں اور بیع کی چار قسمیں ہیں نافذ موقوف فاسد باطل نافذ تو وہ بیع ہو کہ طرفین میں مال ہو اور عاقدین اہلیت بیع کی رکھے ہوں یعنی عاقل ہوں وہ بیع کریں اصالہ یا وکالہ یا ولایہ اور بیع موقوف وہ ہو کہ غیر کی چیز بلا جازت اور بے ولایت بچا اور فاسد وہ ہو کہ باطل درست ہو اور بے صغہ نہ درست ہو اور بیع باطل وہ ہو کہ نہ باطل صحیح ہو اور نہ بے صغہ بیع باطل بیع فاسد باطل کا معنی مالوں کے باب المنہی عنہا من البیوع میں ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ اور اعتبار کر بیع کی چار قسمیں ہیں متافضہ صرف بیع مطلق بیع متافضہ وہ ہو کہ بیچنے میں کو بدلے عین کے جیسے بچے کپڑا بدلے کتاب کے اور بیع صرف یہ ہو کہ بیچنے نقد کو بدلے نقد کے مثلاً روپیہ بے روپیہ یا اشرفی بدلے روپیہ کے یا عکس کے اور بیع بیچنا دین کا بدلے عین کے مثلاً غلہ لینا بوجہ بدلے روپیوں کے اور بیع مطلق یہ ہو کہ بیچ کرے ایک چیز کو متبادل نقد کے اور اعتبار کر بیع کی چار قسمیں اور ہیں مباحہ تولیت و ولایت مساومت مباحہ وہ بیع ہو کہ خرید و بیع رکھ کر بیچے اور تولیت وہ کہ بیعتنے کو لیا اتنے ہی کو بیچے اور ولایت یہ کہ بیعتنے کو لیا اس سے کہ کو بیچے اور مساومت وہ بیع ہو جو آپس میں بائع مشتری راضی ہوں اور میں لحاظ سے ملے ثمن کا نہیں ہوتا بیع درمختار مولانا **باب الکسب وطلب الحلال** باب بیع بیان کیا ہو کہ اچھا کسب روزی حلال کے ف کسب معنی ہیں ڈھونڈنے رزق کے اور اس باب میں بیان کی ہو فضیلت کسب کی اور بھیجہ بیان کیا ہو کہ اچھا کسب کو نسا ہی کو نسا ہو اور فقہ میں تفصیل اس کی یوں لکھی ہو کہ فضل کسب جہاد ہو پھر تجارت پھر زراعت پھر دست کاری اور کسب فرض بھی ہو اور مستحب بھی اور مباح بھی اور حرام بھی فرض تو اس قدر ہو کہ کفایت کرے کسب کر نیوالے کو اور اس کے عیال کو اور ادا ہو فرض اس کا اور مستحب ہو زیادہ اس سے باین نیت کہ خبر گیری کرونگا سبب اسکے فقروں کی اور اقربا کی اور مباح ہو زیادہ کسب کرنا ساتھ نیت تجل کے

اور جس کے ہر جگہ تحقق میں پناہ سوسہ دواؤں میں کسی کتب شرعی کی بھی حرام ہو جسے سیکھ کر ریشی یا زور بناؤ مرد کے لئے اور عقد نامہ شروع سے جو حاصل ہو حرام ہو جیسے بیچ نہ منکرہ و تجارتوں میں بہر تجارت بھی ہو اور بیہوش میں بہر شہ سہنا شک ہو اور مانند اسکے کے اور خرید و فروخت میں روپیہ جیسے نمبے کے اور کھوئے مروج بکری اور اگر جیسے تانبے کے روپیہ ہاتھ لکین کو کٹوین میں ڈال دے اور معاملہ میں فریب کرے اور رقم کھائے اور عیب جہاں خریدے پوشیدہ کرے اور تعریف نہ اسباب کی جیسا کہ اس سے زیادہ کرے اور کوئی چیز ایسے ہاتھ نہ بیچے کہ لینے والا کو بیچ فعل حرام کلام میں لاکھ جیسے انکو نہ بیچتے ہیں شراب سا کہ ہاتھ در ہمار قزاق اور مانند ہیکے کے ہاتھ اور سہیل طرح بیٹوں میں آمیزش کھوٹ اور بڑی چیز کی اور دغا اور فریب کرے کہ مزدوری اور کسی حرام ہوتی ہو اور ناپ نعل میں کی کرے اور غبن کرے اور جا کہ سب ایک لکھ غیر کے بنت کے جانے لگا رہیگا اور سب یہ کہ تصور نفع پر اکتفا کرے اور تبار تون اور حرفون میں بہت حوصلہ نہو کہ جبکہ نقد کفایت کے حاصل ہو کار آخرت میں قبول ہو **الفصل الاول** فصل من عن النعمان بن عبد یکر بن قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اکل احد طعاما خيرا من ان ياكل من عمل يده وان ينسى شواذ او ذکا ن ياكل من عمل يده رواہ البخاری و بیہرہ کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کھایا کیسے کوئی کھانا بھی بہتر اس کے کھا دے کسب ہاتھ اپنے کے سے اور تحقیق نبی اللہ کا داؤد علیہ السلام تھے کھاتے عمل ہاتھوں اپنے کے سے نقل کی یہ بخاری نے ف لینے کسب کھانا یا کی سنت ہو چنانچہ داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے زرہ بنا کر بیچتے تھے پھر بھی طریقہ اوندکا اختیار کر مفعول ہو کہ حضرت داؤد علیہ السلام اپنی خلافت میں نہ کرتے تھے لوگوں سے امر اپنا اور پوچھتے تھے اس کے نہ پہچانتا ہوتا او کو کہ کسی سیرت ہو داؤد کی تم میں پس اگر وہ اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجا آدمی کی مشورہ میں اس سے بھی وضوں نے ہی پوچھا اس نے کہا کہ داؤد اچھا شخص ہو مگر کھاتا ہوا وہ بیت الاال میں سے پس دعا کی داؤد علیہ السلام اپنے رب کے بے پروا کر دے حکومت الاال پس کھایا او کو اللہ تعالیٰ بنا زہ کا اور لو ہاؤن کے ہاتھ میں ہاتھ موم تھا پس زرہ بنائے اور چار ہزار درہم بیچے اور بیسویں لکھا کہ ایک زرہ ہر روز بناتے تھے اور بیچتے تھے اس کو چھ ہزار درہم کو پھر خرچ کرتے دو ہزار اپنے نفس پر اور اپنے عیال پر اور چار ہزار اللہ دے دیتے فقرا ہی سہرا نل پس اس حدیث میں غیبت دلائی ہو کہ حلال کے کرنے پر لینے کا وہ میں سے ہر بڑا فائدہ میں کہ کسب کرنا البیو بھی نفع اس کا ہو چننا ہو اور جو لوگ کہ وہ چیز لینے ہیں انکو بھی نفع حاصل ہوتا ہو اور کسب کرنا البیو شہ خوں کے بچا ہو مری باتوں سے اور لو ولب سے اور کس نفسی بھی ہوتی ہو اس سے پس کہ ہوتی ہو کسہ کشی نفس کی اور بچتا ہو سب اسکے ذلت سوال سے اور محتاج کسی کا نہیں ہوتا **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ طیب لا یقبل الا طیباً وان اللہ امر المؤمنین بما امر بہ المرسلین فقال یا ایہا الرسل کلو من الطیبات واخلوا صالحا وقال یا ایہا الذین امنوا کلو من طیبات ما رزقناکم ثم ذکر الرجل یطیل السفر اشعث اغبر یمد ید یدہ الی السماء یارب یا رب و مطعمہ حرام و منربہ حرام و ملبہ حرام و خلل ی بالحر ام فانی یستجاب لذلک مرد الا مسلم اور روایت ہو ابو ہریرہ کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق اللہ تعالیٰ پاک ہو لینے نقصانوں اور عیبوں سے نہیں قبول کرتا لینے صدقات اور اعمال سے مگر پاک کو لینے جو کہ پاک ہو عیوب عیہ سے اور غرضوں فاسدہ سے نیت میں اور تحقیق اللہ تعالیٰ حکم کیا مومنوں کو ساتھ اس چیز کے کہ حکم کیا ساتھ اس کے رسولوں کو لینے کھانا حلال کا اور اچھے اعمال کرنے پر فرمایا اور رسول کھانا اور زقون حلال سے اور عمل کروا چھے اور فرمایا ای مومنو کھاؤ کھانوں پاک حلال سے بچو کہ دبا ہنہ نکو پھر ذکر کیا حضرت نے حال ایک شخص کا کہ دراز کرنا سفر پر گندہ بل اور عبا کر دودہ دراز کرنا ہر دو دن

اور جو کوئی خبر دینے پر تھانی پا کر یا کھانا یا نقدی دیوئے سب حرام ہر اور ان سب کو علی بن ملوان کہتے ہیں اور ملوان کہنے کے ہیں شیرینی کے اسکو ملوان اسلئے کہتے ہیں کہ دنیا اسکا اچھا لگتا ہے لینے والیکو جیسے شیرینی کھان اچھی لگتی ہے اور بیرنج و مشقت حاصل ہوتا ہے اور عرف اور بخومی یعنی بیچ حکم کا بشون کہ ہیں اور انکے پاس جانا اور خبر پوچھنی اور تصدیق انکی کئی حرام ہے سب کما نزدیک و تحقیق اور تفصیل کی باب السمر والکھانا
 میں آئی گشت اللہ تعالیٰ ع **وعن** ابی حنیفۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن ثمن الدلم و ثمن الکلب و
 کسب البغی و لعن اکل الربز او مؤکلہ و النواصیۃ و المستویۃ و المصوۃ و ذاکم الخاری و اور روایت ہے
 ابی حنیفہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم منع فرمایا مول نوں کے سے اور کتے کے سے اور خرچی عورت زانیہ کے سے اور لغت کی سو گینے والیکو اور
 سو گینے والیکو اور گدو لیکو اور گدو لیکو اور مسور کو نقل کی یہ بخاری نے **ف** مول نوں کے سے یعنی خون کے پیچنے سے منع فرمایا اسلئے کہ وہ
 نجس ہے بچنا اسکا درست نہیں اور بعضوں نے حل کیا ہے اسکو ابرت حجام پر اس صورت میں نہی تنزیہی ہوگی اور میان کتے کے سے مول کا
 اور نہ لاکار کی خرچی کا اوپر ہو بچا اور گودا بہ ہر کو سوئی سے بدن کو گود کر سہ یا نیل بھر دیتے ہیں پس نیل یا سبز راغ ہو جاتا ہیں اس اسلئے منع
 منع فرمایا کہ کام فاسقوں اور بد جاہلوں کا ہو اور تغیر خلقت الہی کی ہوتی ہے اور تعلیق القراءین لکھا ہے کہ سنا جادین راغ کو گدو ہوا ساتھ کسی تبرکے
 پس اگر تم سیکین بغیر تم کر نیکی تو زخم کیا جاو اور نہیں گناہ اسپر بعد تو بہ کر نیکی اسر مصور وہ مصور مراد ہے کہ تصویر جاندار کی کھینچے یا بناو سیا
 کارٹے اور تصویر غیر جاندار کی مانند مکانات اور خواتین غیر کھنائی اور کھینچی اوکاٹھنی درست ہے اور خطابی نے لکھا ہے کہ تصویر دو قسم کی ہے ایک متودہ
 ہوتی ہے کہ جس چیز پر وہ ہوتی ہے وہ چیز تاج اس کے ہوتی ہے اور تصویر مقصود بالذات ہوتی ہے جیسے تصویر کا خد پر کھینچی جاتی ہے اور دوسری وہ ہے
 کہ جس چیز پر ہوتی ہے وہ چیز مقصود بالذات ہوتی ہے اور تصویر تاج اسکی جیسے تصویر طرف کی اور دیواروں اور چھتوں اور قالینوں اور پردوں
 وغیرہ کی پس اول قسم کا بچنا تو نہیں درست اور دوسری قسم کا بچنا درست ہے اور بنانا دونوں کا منع ہے **وعن** جابر انہ سمیع رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم یقول عام الفسخ وهو مکة ان الله ورسوله حرم بیع الخمر والنبیۃ والخزیر والانسام فیقول
 یا رسول الله ارايت شعوم الکثیرۃ فانہ تظلی بہا السنون وید من بہا الجلود ویتضح بہا الناس فقال لا هو
 حرام ثم قال عند ذلک فائل الله اليهود ان الله لما حرم شعومہا اجعلوا شہۃ باعوا شہۃ فاکلوا ثمنہ
 متفق علیہ اور روایت ہے جابر سے کہ اسے سنارسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے سال فتح مکہ کے اور حضرت تھے مکہ میں
 یہ کہ اللہ نے اور رسول او سکے نے حرام کیا بیچا شراب کا اور مردار کا اور سور کا اور بتوں کا پس کیا گیا یا رسول اللہ خبر دو حکموں دار کی چربی کے
 حال سے پس تحقیق وہ ملی جاتی ہیں ساتھ او سکے کشتیان اور چلنے کے جھانے میں ساتھ او سکے چرٹے اور چراغ بھٹانے میں ساتھ او سکے لوگ پس
 فرمایا نہیں جائز یہ تصع اوٹھانا ساتھ او سکے حرام ہے بھر فرمایا نزدیک ہے کہ لعنت کرے اللہ یہود و نکو تحقیق اللہ جبکہ حرام کہیں چربان جانوروں کی
 بھٹانے جہی کو بھر بیچے اسکو بھر کھانے مول اسکا نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** لکھا ہے علانہ کہ شراب غیر مکہ مکرمین ہے باجا کا اور کھان
 بیچنا درست نہیں اور رمضان یعنی قیمت اسکی نہیں دینی آتی او سکے تلف کرنے میں اور نفع اوٹھانا الخ امام شافعی کے نزدیک بیچا مردار کی چربی کا
 جائز نہیں اور نفع اوٹھانا لینے اور کام میں لانا سو اٹھانے اور آدمی کے بدن پرٹنے کے درست ہے خواہ چراغ میں بھلاو خواہ کشتی پر بھلاو کھان اور
 کام میں لاکو اور سیطرے لگی بازیت یا اور روغن کہ نجس ہو گیا ہو بسبب پڑنے نجاست کے اسکو چراغ میں بھلانا یا اسکا صابون بنانا
 درست ہے او سکے نزدیک اور عبور کر نزدیک نہیں جائز نفع اوٹھانا ساتھ مردار کے کسب طرے واسطے عام بخونی کے سو کا چرٹے و بافت کے گئے

بِالنَّارِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ وَلَكِنْ يَهْدِي الْقَوْمَ الصَّالِحِينَ إِنَّ الْحَبِثَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الصَّالِحِينَ وَلَا أَحَدٌ وَلَا أَحَدٌ وَلَا أَحَدٌ
 شرح التفسیر اور روایت ہر عبد اللہ ابن مسعود سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا میں نے کہا کہ انہوں نے کہا کہ ہر اللہ
 اس سے پھر قبول کیا جاوے اور اس سے یعنی مال حرام میں اگر اللہ سے تو مقبول نہیں ہوتا اور ثواب نہیں ملتا اور نہیں خرچ کرنا مال حرام میں سے یعنی اپنے نفس پر
 ہر بکت جہاد و طاعت کے اور مال میں سے مال حرام میں خرچ کرے بکت نہیں ہوتی اور میں اور نہیں چھوڑتا مال حرام میں سے اپنے یعنی بعد مرگ کے
 مگر کہ ہوتا ہے تو شہ و اسکا ہونے والے طرف کے تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں دے کر تا برائی کو ساتھ برائی کے ولیکن دور کرنا ہر برائی کو ساتھ صلائی
 تحقیق پید مال نہیں دور کرنا پید کو یعنی بلکہ بالحق صلائی دور کرنا ہر پید کو یعنی برائی کو نقل کی یہ احمد نے اور اس طرح شرح استہ میں
 تو شہ و اسکا ہر سبب کے جب وہ گناہ ہو سبب جمع کرنے مال کے وجہ حرام سے اور پھر مر گیا اور چھوڑ گیا وہ مال داروں کے لئے تو ہو گا اس پر گناہ کا
 قیامت کے لئے کہ سبب اور ترک گناہ کے ہو گا تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں دے کر تا مال حرام میں سے جسے سنا ہے یعنی علیہ ہر بکت نہ تعلیل عدم قبول کے
 اور میں یہ ہیں کہ تصدق کرنا مال حرام کو برائی ہر اور نہیں دے کر تا اللہ تعالیٰ جو مال کو ساتھ برائیوں کے بلکہ کہا ہے بعض علماء نے کہ جو کوئی
 تصدق کرے مال حرام اور امید کرے ثواب کی کافر ہوتا ہے اور اگر فقیر لینے والا معلوم ہو کہ یہ حرام ہے اور وہ دعا کرے اس کے لئے تو وہ بھی
 کافر ہوتا ہے ولیکن دور کرنا ہر برائی کو ساتھ صلائی کے یعنی ساتھ لینے والے معلوم ہو کہ یہ حرام ہے اور اس پر ان گناہات میں بہت سی بات
 اور یہ سبب سے مقدمہ اور تفسیر میں اس عبارت کے ان لہیث الخ فرع **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنَ الْحَبِثِ وَكُلُّ لَحْمٍ نَبَتَ مِنَ الْحَبِثِ كَانَتْ النَّارُ أَوَّلِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ**
 احمدا و الدارمی و البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہر جابر سے کہ کافر یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 نہیں داخل ہوگا بہشت میں وہ گوشت کہ لوگا ہر حرام کھانے سے اور جو گوشت کہ اوگا حرام کھانے سے ہوگی آگ دونوں کی نزدیک تر
 ساتہ اس کے نقل کی یہ احمد اور دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** وہ گوشت یعنی جہا گوشت حرام کھانے سے پیدا ہوا وہ بہشت
 میں نہیں داخل ہوگا یعنی اصل نجات پائی ہو ان کے ساتھ نہیں داخل ہوگا بلکہ داخل ہوگا بعد عذاب ہونے کے بعد رکھانے حرام کے یا نہیں داخل
 ہوگا جنت کے منازل عالیہ میں یا مرادیہ ہر کہ نہیں داخل ہونگے وہ جن کے اعتقاد کرتے ہیں حرام کو حلال امراد اس سے زبردستی اور وعید
 شدید ہر اور جہد کہ تو بہ کرے یا مغفرت کیجاوے اسکی بغیر تو بہ کے اور راضی کیے جاوے میں شہر کے یا ہوئے اسکو شفاعت کی
 پس وہ خارج ہر اس عید سے فرع **وَعَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ خَفِضْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجْلَهُ**
مَا يُؤْمِنُكَ إِلَى مَا يُؤْمِنُكَ فَإِنَّ الصَّدَقَ طَائِفَةٌ وَإِنَّ الْكَذِبَ رِيْبَةٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ
وَرَوَى الدَّارِمِيُّ الْفَضْلُ الْقَوَلُ اور روایت ہر حسن بن علی سے کہ کسایا رکھی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی
 بلا طہ یہ حدیث چھوڑا اس چیز کو کہ شک میں تھا کہ او میں مل کر طرف اس چیز کے کہ نہ شک میں تھا کہ اس واسطے کہ حق باطل میں ان کے ہوا
 باطل باطل شک اور تردد کا ہر نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی دارمی نے ہر بلا طہ یعنی فرع یا یریک الی مال یریک فقط
ف مقصود یہ ہر کہ ہر یر کرے شبہات یا منفی ہیں کہ جب پاؤں اپنے دل کو کہ شک کرنا لاہو ایک چیز میں سم اقوال و اعلیٰ سے
 تو چھوڑا اسکو اور انتقال کر اس چیز کی طرف کہ شک نہ کھتا ہوا میں اسلئے کہ شک ہونا ایک چیز میں علامت اسکی باطل ہونے کی ہر
 اور طہان علامت حقیقت کی ہر سبب قاعدہ ہر دھڑلے پہانے حسن قج اور مل و حوت ایک چیز کے ولیکن یہ تحقیق نہیں ہونا اگر اچھے نفسوں میں

مخبر حق ہر سیر

جو آہستہ میں ساتھ فتویٰ اور عدالت کے **وَكُنْ** وایضاً بن مصداق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بابہ
 جِئْتُ فَسُئِلَ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِيمَانِ قُلْتُ هُمَ قَالَ لَجَّحَ أَصَابِيحَهُ فَصَرَبَ بِمَا صَدَرَ عَنْهُ وَقَالَ اسْتَفْتِ نَفْسَكَ اسْتَفْتِ ظَنَّنَا
 تِلْكَ الْبِرُّ مَا أَطْمَأَنَّتَ إِلَيْهِ لِنَفْسٍ وَأَطْمَأَنَّتَ إِلَيْهِ الْقَلْبُ وَالْإِيمَانُ مَا حَالَ فِي النَّفْسِ تَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَإِنْ أَقْبَلَ
 الْإِنْسَانُ سِرًّا أَوْ أَحَدًا وَالْكَرَامَةُ أَوْ دُونَ ذَلِكَ وَابْتِغَاءُ بَصِيصٍ مِنْ بَصِيصٍ يَدْرِي مَا فِيهِ سَلَّمَ فِي قُرْبَانِ الْوَدَاعِ وَأَوْ بَصِيصًا تَوْجِيهًا لِي
 اور گناہ سے کساہیں گے البتہ کما راہی پس جمع کیں حضرت نے ادھلیان اپنی اور ارا ساتھ و تھوڑے کچھ سینے میرے کو اور فرمایا فتویٰ پوچھ اپنی نفس میں
 ذات سے فتویٰ پوچھ اپنے دل سے تین بار فرمایا نیکی وہ چیز کہ قرار کرے اور مائل ہو طرف او سکے جی اور آرام کرنے طرف او سکے دل اور گناہ
 وہ چیز کہ عجبے دل میں اور شک و تردد کرے سینہ میں اگرچہ فتویٰ دین بھگو لوگ نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** آیا تو پوچھا ابیہ بل ہر بڑا
 کی کہ حضرت نے بغیر اس کے بیان کرنے کے ازراہ کاشفہ کے او سکے دل کی بات بیان فرمادی اور ادھلیان حضرت نے سب سے اشارے کے پڑا میں کہ دل
 سارا ہر اس سے فتویٰ پوچھ اور گناہ حاصل ہر سب سے مستمبر کہ سمجھ بہان کھم کچھ سمجھنے کے لئے اور حاصل حدیث کا یہ ترک اپنا دل سے فتویٰ پوچھ لے
 نیکی وہ ہے کہ جس سے ظاہر ہو رہو اور دل میں ظلمان نہ ہو کہ یہ بری برادر تہا وہ کہ دل میں تردد و ظلمان نہ ہو اور اس سے اگرچہ لوگ بھگو فتویٰ دین کہ
 حق ہوگی اور نیکے کرنے پر عمل کر مثلاً اگر دیکھے کسی کو کہ اس طرح اس مال حلال اور حرام ہی میں نے اس کے کچھ خوف اسکے کہ کھاتا تو حرام اگرچہ فتویٰ دے بھگو
 مفتی اس لیے کہ فتویٰ اور ہر اور فتویٰ اور ادب حکم دل سے فتویٰ پوچھنے کا اچھے لوگوں کے لیے ہر کہ جبکہ دل صاف ہیں کہ درت خواہشوں نفسانیت سے
 اور آہستہ میں ساتھ فتویٰ کے اس لیے کہ ان کے قلوب و نفوس مائل ہوتے ہیں طرف خبر کے اور میرا ہوتے ہیں برائی سے والا جسے لوگ گرفتار ہیں
 خواہش نفسانی میں مزخمر سے نفرت رکھتے ہیں اور برائی سے رغبت اور جاننا چاہے کہ دل سے فتویٰ پوچھا اور صورت میں ہر کہ دلیل شعی ہو پس جب
 وہ آئینہ متعارض ہوں تو جب ہر رجوع کرنا طرف سنگے اور وہ دشمن متعارض ہوں تو وہ جب رجوع کرنا طرف اقبال ہوں اور اگر اقبال
 علامت متعارض ہوں تو فتویٰ دل سے پوچھ اور اختیار کرے ان کے قولوں میں سے وہ قول کہ فتویٰ دے ساتھ اس کے دل صحیح و سلیم اور آرام
 پڑے اور پھر **وَكُنْ** عَلِيَّةُ التَّعَدِّي قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ أَنْ
 يَكُونَ مِنَ الْمُتَّقِينَ حَتَّى يَدَعَ مَا لَا بَأْسَ بِهِ خَذَ زَالِمًا بِمَا بَأْسُ دَوَاكِهِ الْزَّوْجِيَّ وَابْنُ مَاجَةَ أَوْ رُوِيَ
 ابو علیہ صی سے کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پہنچتا بندہ متقیوں یعنی کامل متقیوں کے درجہ کو یا تک کہ چھوڑ دے
 ایسی چیز کو کہ بغیر قیامت و سبب و طے پچھ او میں چیز کے کہ او میں ہر قیامت نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** شرع میں متقی وہ ہر
 کہ پچھ دے نفس اپنے اندر چیز کے کرنے سے کہ مستحق ہو عذاب کا خواہ وہ چیز کہ نیکی ہو یا چھوڑ دینی اور متقیوں کما کہ فتویٰ میں مرتبہ
 ہیں ایک تو یہ ہر کہ شرک سے بچاؤ اسکے بچنا ہر عیب کے عذاب سے چنانچہ اس آیت میں وہی مراد ہو اگر تم مکلفہ الفتویٰ دو دوسرا یہ ہر کہ بچے ہر گناہ
 سے یا تاک کہ صغائر سے بھی بعضی کمزور یک یہ فتویٰ متعارف شیعہ کا ہو اور اس آیت میں یہی مراد ہو ولَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَى الْأَمْثِلُ أَوَّلُ الْفُتُوَا
 اور غیر اتقوی یہ ہر کہ خوب احتیاط کرے ہر امر میں اور بعضی مباح کو بھی ترک کرے بنا بر مصلحت کے اور باطن اپنا مشغول غیر اللہ میں نہ کرے
 لوگوں سے انقطاع کر کر رجوع ادنیٰ کے طرف ہو و چنانچہ آیت انھو اللہ حق تعالیٰ میں مراد ہو اور اس حدیث میں بھی یہی مراد ہو اور حاصل شدہ
 یہ ہر کہ بندہ پورا متقی نہیں ہوتا تاکہ مباح چیزیں نہ چھوئے خوف گرفتار ہونے کے حرام اور مکروہ اور شعیہ میں جس ترک کی بوی نہ دے
 تو بہت بھر کر نہ کیا اور عورت بڑا کا و خوف غلبہ نہ ہو کہ اور واقع ہو نیکی کے حرام میں اور یہ نہایت فتویٰ ہو بعد پر ہر نیکی کے حرام اور مکروہات

[illegible]

و غیر ذلک اور جو بیجا قبول ہو یعنی بیع شیعہ برہمنی اگر تھکے کس کرے تو تجارت کرے کہ او میں دیانت اور امانت ہو یہ بھی کسب طلبہ
 ح ح **وَعَنْ** ابْنِ مَرْزُومٍ قَالَ كَانَتْ لِمُعْدَامٍ بِنْتٌ مُعَدٍ يَكْرَبُ جَارِيَةً تَبِيعَ اللَّبَنَ وَيَقْبِضُ الْمُقْدَامُ مِنْهُ قَبِيلَ
 لَهُ سُبْحَانَ اللَّهِ أَبْيَعَ اللَّبَنَ وَيَقْبِضُ النَّصْنَ فَقَالَ نَعَمْ وَمَا بِاسٍ بِذَلِكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقُولُ لِيَا بَنِي عَدْنٍ عَلَى النَّاسِ مَنْ لَا يَنْفَعُ فِيهِ إِلَّا اللَّيْسَانُ وَالَّذِينَ هُمْ مَرْوَاهُ أَخْبَرُوا رُوَيْتُ ابْنِ مَرْزُومٍ ابْنِ مَرْزُومٍ ابْنِ مَرْزُومٍ
 کہ تھی مقدم بن معدی کہ بھابی کی ایک لونڈی تھی جو دودھ یعنی مقدم کے گھر کے جانوروں کا دودھ قبض کرتا تھا مقدم مولد و سکا پر کھاتا
 مقدم کے سبحان اللہ کیا بچہ لونڈی دودھ اور لیسان تو مولد پس مقدم کہ ان اور نہیں کا مضائقہ نہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کہ فرماتے تھے البتہ آدھ لوگوں پر زمانہ نہیں فائدہ دیکھا گردینا و درہم نقل کی یہ احمد نے ف یعنی لوگوں نے مقدم پر طعن کیا کہ تمہاری لونڈی تمہارے
 سامنے دودھ پیتی ہو اور تم اس کا مول لیتے ہو مال ان کے دودھ واسطے تصدق کرنے فقر کے اور واسطے صرف کر نیچے دوستوں اور متعلقوں پر
 بیجا اور راضی ہونا اس پر اور اس کا مول لینا مناسب حال تم جیسے کے نہیں انھوں نے کہا کہ اس کا کچھ مضائقہ نہیں ہے کہ اس میں کچھ نقصان شرعی نہیں
 نہ حرمت ہو لیکن بہت اور میں نے حضرت سنا کہ فرماتے تھے کہ لوگوں پر ایک زمانہ آدھ دیکھا کہ او میں نہیں نفع دینے کا گردینا و درہم یعنی مال
 اس کے کہ او میں زمانہ کے لوگوں پر ایک زمانہ غالب ہو گا نہیں قدر کر نیچے اہل کمال کی اور قدر کر نیچے مالداروں کی کہتے تھے محابہ دینے کہ تجارت کرو اور
 کسب کرو اس لیے کہ تم ایسے زمانہ میں ہو کہ جب محتاج ہو گا ایک تمہارا تو ادا نہیں ہو گا کھاؤ گے ح ح **وَعَنْ** فَاذِجٍ قَالَ كُنْتُ أَجْمَرُ
 إِلَى الشَّامِ وَإِلَى مِصْرَ فَجَمَعْتُ إِلَى الْعِرَاقِ مَا تَيْتُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهَا يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ كُنْتُ أَجْمَرُ إِلَى الشَّامِ
 فَجَمَعْتُ إِلَى الْعِرَاقِ فَقَالَتْ لَا تَقْعَلْ مَا لَكَ وَلِجَارِكَ فَلَمَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَأَسْبَبَ اللَّهُ
 لِأَحَدِكُمْ رِزْقًا مِنْ وَجْهِ فَلَا يَدْعُوهُ حَتَّى يَبْعَثَهُ لَهُ أَوْ يَسْأَلَهُ لَهُ رَوْحًا لَا أَحْمِلُ وَأَبْنُ مَلِجَةٍ أَوْ رُوَيْتُ ابْنُ مَلِجَةٍ أَوْ رُوَيْتُ ابْنُ مَلِجَةٍ
 میں سامان دست کرنا یعنی بیجا اپنے وکیلوں کو ساتھ مال و سبب تجارت کے طرف شام کے اور طرف مصر کے پھر سامان دست کیا میں نے طرف
 عراق پر آیا میں ام المؤمنین عائشہ کے پاس گیا میں نے ان کو ام المؤمنین سامان لیا تھا میں تجارت کا طرف شام کے یعنی سامان سے پر لایا سامان
 بیجا کرنا ہوں طرف عراق کے پس فرمایا کہ نہ کر کیا ہو واسطے تیرے اور واسطے تجارت تیرے کہ میں کیوں چھوڑا تجارت اپنی کو کہ پہلے کرتا تھا پس حق میں سنا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرماتے تھے جو وقت کہ ایک سبب کر دے اللہ واسطے کسی کے تم میں سے روزی کا ایک طرح پر چھوڑ دے اس کو یا تاکہ تغیر ہو واسطے
 اس کے یا نقصان ہو واسطے اس کے نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے ف ایک سبب کر دے یعنی مثلاً کہیں مال تجارت کا بیجا ہو اور اس کے نفع سے
 رزق حاصل ہوتا ہو تو اس کو چھوڑے نہیں یہاں تک کہ تغیر ہو یعنی فائدہ نہ حاصل ہوتا ہو یا نقصان ہو یعنی اصل مال میں نقصان ہو یا اس کو چھوڑ دے
 حاصل ہو بلا سبب چھوڑا اور کہا میں نے کہا اس حدیث یہ معلوم ہوا کہ جو کوئی اپنے امر مباح میں سے خیر کو تو لازم ہے اس کو سپر ملازمت اس کی اور نہ عدول
 کرے اس طرف خیر اس کے کہ اگر سبب کسی ضد قوی کے شروع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ ابْنِي مُكْرِمٌ غُلَامٌ يَخْرُجُ لَنَا لِحَرْبِ
 فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَأْكُلُ مِنْ خِزَاجِهِ نَحْنُ عِيَالُ يَوْمَئِذٍ فَأَكَلَ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ تَذَرْنِي مَا هَذَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ
 وَمَا هُوَ قَالَ كُنْتُ نَكْمَتٌ لِلنَّاسِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا أَحْسِنُ إِلَهُكَ يَا ابْنِي خَذْ عِشَّةً فَلَقِينِي فَأَعْلَمَنِي
 بِذَلِكَ فَقُلْتُ إِنَّ لِي أَكَلْتُ مِنْهُ قَالَتْ فَأَدْخُلْ أَبُو بَكْرٍ بَكَ لَا تَقْأَ كُلَّ شَيْءٍ فِي بَيْتِهِ رَوَاهُ ابْنُ جُرَاجٍ
 روایت یہ عائشہ سے کہ کھاتا واسطے ابو بکر صدیق رضی کے ایک غلام دیتا تھا واسطے ابی بکر کے خرچ یعنی کچھ مال کہ منتر

تھا اور اسکے ذمہ اسکی کافی مین سے جیسے کہ معمول ہو عرب میں کہ غلام کی کافی مین سے کچھ مال لیا کرنا ہو، الگ سے پس ابو بکر کھانے کافی لوگ سے پس لایا غلام ایک دن ایک چیز پس لایا اور میں سے ابو بکر نے پھر کما واسطے انکے غلام نے جانتے ہو کیا یہ پس لایا ابو بکر نے کیا ہو یہ کما غلام نے تھا میں خرمیب کی بتا کا واسطے ایک آدمی کے جاہلیت میں یعنی حالت کفر میں مالانکہ نہیں بھی جانتا تھا میں یہ خبر دینی لیکن میں فریب بتا تھا اسکو پس صاحب مجھے وہ یعنی اب پس مجھکو دے اس خبر کے بتانے کے یعنی یہ چیز پس یہ وہ چیز کہ کھانی تھے اس میں سے کما حضرت عائشہ نے پھر ذرا ابو بکر نے بتا اپنا یعنی اپنے حلق میں پس قوی اور باہر ڈالی ہر چیز کہ اونکے پیٹ میں تھی یعنی ازراہ ورع کے نقل کی یہ بخاری نے

ف یعنی ازبکہ حرمت اور میں غلط تھی بسبب کے نہج ہونی تھی کما ست اور فریب خوب طرح نکالا اسکو اور اس سے یہ نکالا ہو امام شافعی نے کہ جو کوئی کھا دے حرام اور وہ جانتا تھا اسکو یا نہ جانتا تھا اور پھر جانا تو لازم ہو اسکو یہ کہ قوی کرے جو کچھ کہ کھا ہو فی الفور اور امام غزالی نے مناج العابدین میں لکھا ہے کہ یہ ورع کے قبیلہ سے ہو اور کما کہ حکم ورع کا یہ ہو کہ نہ لیوے تو کچھ کسی سے یا نہ لے نہایت تحقیق کرے اسکو پھر یقین حاصل ہو کہ نہیں شبہ ہو اور میں کسی حال میں والا پھر دے اسکو **وَعَنْ** اپنی بکری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَسَدٌ عَلَوَى بِالْحَرَامِ اور روایت ہو ابی بکر رضی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں داخل ہوگا بہشت میں اپنی غیر خدا کے اچھے لوگوں کے ساتھ وہ بدن کہ پرورش کیا گیا ساتھ مال حرام کے

وَعَنْ مزید بنی اسلم اَنَّهُ قَالَ شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَبَنًا وَاعْجَبَهُ قَالَ لِلَّذِي سَقَاهُ مِنْ اَيْنَ لَكَ هَذَا اللَّبَنُ فَاخْبَرَكَ اَنَّهُ وَرَدَ عَلَيَّ مَا وَرَدَ سَمَاءُ فَاَنَا نَقَمُ مِنْ هَمِّ الصَّدَقَةِ وَهُمْ يَكْتُمُونَ فَلَبَوْنِي مِنْ اَبْنَائِنَا فَجَعَلَتْهُ فِي سَقَائِي وَهُوَ هَذَا اَفَادْخَلَ عُمَرُ يَدَهُ فَاسْتَقَا مِنْ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہو زید بن اسلم سے کہ مولیٰ تھا حضرت عمر کا کیا دے کہ پیا عمر بن خطاب رضی دودھ اور اچھا کھا اسکو وہ کما واسطے اس شخص کے کہ پلایا تھا اسے کمانے ہاتھ تجھکو یہ دودھ پس خبر دی اسکو کہ وہ یعنی میں گیا تھا ایک پانی پر یعنی کنوین یا چشمہ پر کہ نام لیا اسکا پس ناگمان کتنے چار پائے تھے یعنی اونٹ و بکری وغیرہ چار پاؤں زکوٰۃ کے اور وہ پلاتے تھے یعنی دودھ لوگوں کو پس دہاواں خون میرے لیے دودھ اونکے سے پس مال لیا میں نے اسکو بیچ مشک اپنی کے اور یہ دودھ وہی ہو پس الاضرع نے ہاتھ اپنا یعنی موند میں پھر قوی نقل یہ درود حدیث میں ہے نے شعب الایمان میں **ف** کما سید جمال الدین محدث نے کہ یہ حدیث اکثر نسخوں میں نہیں ہو اور تھی بیج اصل سماع ہامی کے لکھی ہوئی ماثبہ میں اور صواب حدیث اسکا ہوا تھی اسلئے کہ کتاب الزکوٰۃ میں یہ حدیث لکھی جا چکی ہو ساتھ خلاف ایک نقل کے پس جن نسخوں میں نہیں ہو تو پہلی حدیث کے بعد لکھا ہو رواہ البیہقی الخ اور جن نسخوں میں ہو ان میں کے بعد رواہ البیہقی الخ ہو

ح **وَعَنْ** بن عمر قَالَ مَنْ اشْتَرَى ثَوْبًا بِعَشْرَةِ دَرَاهِمٍ وَفِيهِ دِرْهَمٌ حَرَامٌ ثُمَّ يَقْبَلُ مِنْهُ تَعَالَى لَهُ صَلَوةٌ مَا دَامَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَدْخَلَ ابْنَعْبَةَ فِي اُذُنَيْهِ وَقَالَ مُمْتَائِنَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيقُهُ يَمُوقُهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ اِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ اور روایت ہو ابن عمر رضی سے کہ کما جو شخص کہ خریدے ایک کپڑا اس طرح کہ ہم کو یعنی مثلاً اور اس کے مولیٰ میں ہو ایک درہم یعنی کچھ مال حرام کا نہیں قبول کرنا اللہ تعالیٰ واسطے اس کے نماز میں کہ ہو کہ کپڑا اس پر پھر داخل کہیں انجھ نے دواں نگلیان اپنی یعنی شہادت کی اپنے کانوں میں اور کما بھر ہو جو دونوں اگر نہ سنا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے تھے اسکو نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شب الایمان میں اور کما اسلئے اسکی ضعیف ہو **ف**

باب ہر پنج بیان سود کے **ف** سود شرعی میں کتنے ہیں زیادتی کو کفائی ہو عوض سے اور شرط کیجاوے زیادتی در میان عقد کے
مسئلہ ربو حرام ہر بیع اور قرض میں گناہ کبیرہ ہو منکر حرمت او سکے کا کافر ہو **مسئلہ** ربو او قسم پر ہر ایک نور ہو نسبیہ کا یعنی
نقد کو ساتھ و حصے کے بیچا اور دوسرا ربو فضل کا یعنی ٹھوسے کو بدلے بہت کے بیچا پھر اگر دونوں چیزیں پائی جاوے میں ایک انما و جس
اور دوسرا انما قدر تو امام اعظم کے نزدیک دونوں قسمیں ہوا کی حرام ہوتی ہیں یعنی ربو نسبیہ بھی اور ربو فضل بھی اور قدر عبارت کیل
سے یا وزن کہ معیار شرعی بھی کیل ہو یا وزن اور جس چیز کو شارع نے کیل کہا ہے وزنی ہوگی ساتھ عرف لوگوں کے اور جس چیز کو دینی
کہا ہو وہ کیل نہیں ہوگی ساتھ عرف لوگوں کے پس بیچا گیون کا بدلے گیون کے ساتھ وزن کے جائز ہوگا اور سیطرع بیچا سٹو کا یا چاٹو
ساتھ جس اپنے کے ساتھ کیل کے اگرچہ برابر ہوں اسلئے کہ نص شارع قوی تر ہر عرف سے اور جس چیز میں نص نہیں ہو یعنی شارع نے نہ کو
کیل کہا اور نہ وزنی کہا پس وجہ اعتبار عرف کا ہو اور ابو یوسف رحمہ سے عمل ساتھ عرف لوگوں کے مطلق روایت کیا گیا ہو اور ترجیح
دی ہو اسکو کمال نے اور سابر اسی قول کے جائز رکھا ہو قرض لینا نقد و مسکو کا ساتھ گنتی کے اور بیچا آٹھ ساتھ وزن کے او کافنی
میں فتویٰ اور عادت لوگوں کے دیا ہو مطلقا کذا فی بحر الرائق اور اگر ان دونوں چیزوں میں سے یعنی انما و جس اور انما قدر سے ایک
پائی جاوے تو ربو نسبیہ کا حرام ہو نہ ربو فضل کا پس اگر گیون بدلے گیون کے یا چنے بدلے چون کے یا سونا عوض سونے کے
یا لوہا عوض لوہے کے بیچا جاوے تو فضل و رسیبہ دو تو حرام ہیں کہ دونوں چیزیں انما و جس اور انما قدر موجود ہیں اور اگر گیون عوض
چون کے یا سونا عوض چاندی کے یا لوہا عوض تانبے کے بیچا جاوے تو فضل حلال ہو لیکن رسیبہ یعنی وعدہ پر بیچا حرام ہو کہ گیون اور چنے ساتھ ایک
کیل کے نیچے جاتے ہیں اور لوہا اور تانبا ساتھ ایک ترازو اور بیٹوں کے اور سونا اور چاندی ساتھ ایک ترازو بیٹوں کے نیچے جاتے ہیں لیکن
جس ایک نہیں اور گنت گزی سکو ساتھ گنت گزی ہی کے یا گھوڑے کو عوض گھوڑے کے بیچا جاوے تو بھی فضل حلال ہو اور رسیبہ حرام کہ
ہمان انما و جس موجود ہو اور کیل اور وزن نہیں اسلئے کہ معیار شرعی کیل ہو یا وزن اور گز وغیرہ معیار شرعی نہیں اور اگر دونوں چیزیں
یعنی انما و جس اور انما قدر نہ پائی جاوے تو فضل بھی حلال ہوگا اور رسیبہ بھی مثلاً گیون کو عوض چاندی کے یا عوض لوہے کے یا چھ تو فضل اور
رسیبہ دونوں جائز ہیں اسلئے کہ ہمان انما و جس ہو اور نہ انما قدر ہو کہ گیون کیل ہیں اور سونا و لوہا وزنی اور سیطرع اگر سونے کو عوض
لوہے کے یا لکڑی کے بیچے بیان بھی دونوں چیزیں نہیں ہیں نہ انما و جس ہو اور نہ انما قدر کہ ترازو اور باٹ سونے کے اور میں اور ترازو و
باٹ لوہے کے اور سیطرع اگر گیون کو عوض چونے کے نیچے کہ کیل گیون کا اور ہو اور کیل چونے کا اور بالابدہ درمنار **الفصل الاول**
عن جابر قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم اهل الربوا وموكله وكاتبه وشاهديه وقال
هم سواء مرداه مسلم وہی ہوا ہے کہ لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باج لینے دینے والے کو اور لکھنے والے کو اور گواہوں کو
اور فرمایا وہ برابر ہیں یعنی اصل گناہ میں اگرچہ مختلف ہوں مقدار میں نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی لکھنے والے وغیرہ کو سنت کی سبب مد
کرنے والے کے امرنا شروع پر اور اس سے مترجہ معلوم ہو کہ حرام ہو تسک لکھنا بیاج کا اور گواہ ہونا اور کا شیع **وعن عباد بن**
الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الذئب بالذئب والفضة بالفضة والذئب بالذئب والشعير بالشعير
والتمر بالتمر والمخ بالمخ مثلاً بمثل سواء يسواه يكذب فاذا اختلفت هذه الاقسام فیسعوا کتبت شتمت اذا كان يكذب يسواه يكذب اور روایت ہو عباد بن صامت کہ کہا فرمایا رسول خدا

مسئلہ ربو حرام ہر بیع اور قرض میں گناہ کبیرہ ہو منکر حرمت او سکے کا کافر ہو

مسئلہ ربو حرام ہر بیع اور قرض میں گناہ کبیرہ ہو منکر حرمت او سکے کا کافر ہو

اور بیع اور شرن کے ساتھ یا ایک کے ساتھ انہیں سے کوئی اور چیز ہو تو نہیں جائز نہیں اگر نیچے سو بیجا جزاؤ زیور وغیرہ بے سونے کے خواہ اسٹریفیان ہوں یا اور کچھ تو نگینہ وغیرہ اس کے جدا کر کر برابر سونے کے تول کر نیچے اس طرح اگر نیچے چاندی کی چیز بے چاندی کے خواہ ردلی ہوں یا اور کچھ تو اس کا بھی یہی حکم ہر مائیک زیادتی سے رہتلا لازم آئے اور اگر نیچے سونے کی چیز جزاؤ بے چاندی کے خواہ ردلی ہوں خواہ اور کچھ یا چاندی کی جزاؤ چیز بے سونے کے خواہ شریفیان ہوں خواہ اور کچھ اوکھاٹا اسکے گنچون وغیرہ کا ضرور نہیں ہے کہ خلاف جنس من کی بیادتی

درست ہر اسمین کی زیادتی سے رہو لازم نہیں آتا مولا نا

الفصل الثانی فصل دوسرا عَنْ ابْنِ مَرْثُودَةَ عَنْ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا أَكَلَ الزَّبُونِ فَإِنْ لَمْ يَأْكُلْهُ أَصَابَهُ

[illegible]

اثر اوسکا پہونچا کہ وکیل ہو گا یا گواہ ہو گا یا سب کھنے والا ہو گا یا درمیان میں پہونچے رہے جو کے معاملہ میں یا معاملہ کرے گا ساتھ سو دھوری کے اور ملک مال و سکا ساتھ مل اسکے کے **وَعَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا

يَبْعُو الذَّهَبَ وَالذَّهَبَ لَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ وَلَا الْبُرَّ بِالْبُرِّ وَلَا الشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ وَلَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ وَلَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ الْأَسْوَأُ يَبْعُو
عَمَيًّا عَيْنِينَ وَلَا أَيْدِيًا وَلَكِنْ يَبْعُو الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرَ بِالْبُرِّ وَالتَّمْرَ بِالْمِلْحِ

[illegible]

نہ ہیکہ ٹکڑے ٹکڑے برابر برابر کے لقمے لقمے ہاتھ بہ ہاتھ دیکھو سونے کو بچہ چاندنی کے اور چاندنی کو بچہ سونے کے اور گیون کو بچے جو کے اور جو کو بچے گیون کے اور کھجور کو بچے ٹکڑے اور ٹکڑے کھجور کے ہاتھ بہ ہاتھ جیڑے چاہو نقل کی یہ شافی

زیاہ چاہے برابر لیکن ہوں دست بدست **وَعَنْ** سعد بن ابی وقاص قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
سئل عن شري امرئ اظلم فقال اظلم الرجل اذا امسى فقال نعم فبأله عن ذلك سراة ماله والتمه مدي و

ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجہ اور روایت ہو سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ گئے کعبہ کے چلے کعبہ تازی کی فرمایا کیا کم ہو جاتی ہے کعبہ تازی جو وقت کہ خشک ہو کہا اب ان پس منع کیا اس کو اس سے نقل کی یہ مالک و ترمذی

اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے منع کیا اور کوسو روپے کے دونوں برابر زمینیں جو دین کی پس بول لازم آئیگی اور اس پر عمل کیا نہ کرے ابو یوسف اور محمد اور شافعی اور احمد اور اکثر صحابہؓ اور جائز رکھا اور کوسو روپے کے دونوں برابر زمینیں جبکہ دونوں برابر زمینیں پہلے میں اور محل کیا ہو اس پر عیش کو

یہ سید پرہیز جو متبع فرمایا تو اس میں زمین کی ایک جانب سے بالفضل بلکہ وعدہ کرے پہلے کہ رویت کیا گیا ہوا اس بلدی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: پہنچے کھجور ترسکے پہنچے کھجور خشک کے اذرا مانے کیے اور اسی قیاس پر ہر صبح انگور تر کی بجائے خشک کے اور گوشت ماننے بجائے گوشت

ثُمَّ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ لَمَّا لَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ عَنِ النَّحْلِ وَالْحَيَوَانِ دَنَا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

سَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الشَّامِ رَحَى تَزِيهِ قِيلَ وَمَا تَزِيهِ قَالَ حَتَّى تَحْمَرَ وَقَالَ أَنْ يَمُوتَ إِذَا مَنَعَ اللَّهُ الْمَرْءَ
بِهِ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ادرود ایت ہوا نس سے کہ کما منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے میوے
کے سے بیانیہ کہ خوش رنگ ہو گا کیا مانی ہن خوش رنگ ہونیکے فرمایا بیانیہ کہ سرخ ہو اور فرمایا خرد جو وقت کہ منع کرے اللہ تعالیٰ یہ
کو مینی پنے سے کس سبب میوے ایک تھا مال بھائی اپنے کا نقل کی یہ بخاری رسم ف مینی پہلے پختہ ہونیکے محل خطر ہر شاید کہ فیت
چھو پنے اور میوہ جھڑبا دے پس مال پیچھے والا لیو لگا مول لینے دلے سے مفت لگا پس چاہ کہ کتنے تک مبر کرے ح و عَنْ جَابِرٍ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ التَّيْنِ وَأَمْرٍ بِوَضْعِ الْجَوَاحِرِ رَدَّاهُ مُسْلِمٌ روایت ہوا بار سے
کہ کما منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سالیانہ کے سے یعنی میوہ درخت کا ایک سال کا یا دو سال کا یا تین سال کا یا زیادہ
اس سے پیچھے اور حکم کیا ساتھ موقوف کر دینے آفتون کے نقل کی یہ رسم ف مینی اگر شلا میوہ خرید اور اسکو آفت پہونچی کہ جھڑ گیا بائع کو
پہا ملے کہ کچھ مول میں سے کم کرے یا شتری کو بھیر دے اگرچہ بیع تمام ہوئی اور یہ امر اس کتاب کے لئے ہو کہ جو آفت بیع کو پہونچے بعد قبض کر نیکی
و بیع ضمان شتری کے ہر مینی بد قبض کر نیکی جو کسی آفت سے بیع ہلاک ہوگی تو شتری ہی کی ہلاک ہوگی بائع پر کچھ نہیں ح و ح
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ بَيْعْتُ مِنْ أَخِيكَ ثَمَرًا فَأَخَذْتَهُ جَائِعًا فَلَا يَخِيلُ لَكَ
أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَثَلِ مَا لَكَ مِنْ أَخِيكَ بَعْدَ حَقِّ رَدَّاهُ مُسْلِمٌ ادرود ایت ہوا بار سے کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم اگر بیچا تو اپنے بھائی کے ہاتھ میوہ پہونچی اسکو آفت کہ ہلاک کیا اسکو پس نہیں حلال پر تھک لیا اس سے کچھ کس سبب
لیتا ہوا مال بھائی اپنے کا بغیر حق کے یعنی ناحق لیتا ہر نقل کی یہ سلم نے ف نہیں حلال ہر الخ یہ حکم ہر نقد ہر ظلم ہلاک ہونیکے ہوا اگر اگر نہ
ایسی پہونچی کہ کچھ ہلاک ہو تو کچھ مول میں چھوڑ دے جیسے کہ اوپر گذر اگیا ابن مالک سے کہ اگر ہر ہلاک پہلے پر کر نیکی شتری کو تو ہلاک بائع کا
کا ہوا اور اگر ہلاک ہو اب بعد پر کر نیکی تو مانی یہ ہیں کہ نہیں حلال بیع تقویٰ درود کر کے ح و عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانُوا يَبْتَاعُونَ
الطَّعَامَ فِي أَهْلِ التَّوْبَةِ فَيَبْعُونَهُ فِي مَكَانِهِ فَمَنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَبْعَهُ فِي مَكَانِهِ
حَتَّى يَمْلُؤُوا رَدَّاهُ أَبُو ذَرٍّ وَدَلِمَ أَجِدُهُ فِي الصَّحَابَةِ ادرود ایت ہوا ابن عمر سے کہ کما فرماتے لو کہ غلہ بیع جانب
بلندی بازار کے پھر بیچ ڈالتے اسکو اوس جگہ مینی پہ قبض کر نیکی پس منع کیا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے اس کے
ساو سی جگہ میں بیانیہ کہ نقل کرین اسکو نقل کی یہ ابو ذر اور نہیں پایا میں اسکو صحیحین میں ف نقل کی یہ مینی قبض کر نیکی
اور قبض کہ نامقبول کا یہ ہو کہ اسکو اسکی جگہ سے اٹھا کر اور جگہ رکھ لے اگرچہ پاس کے ہو اگر بشرط کیل کے لیا ہو کیل کر کر اور ٹھالے اور
اگر بغیر شرط کیل کے لیا ہو تو نہیں اٹھا کر اور جگہ رکھ لے اور نہیں پایا میں اسکو صحیحین میں مینی بیع ایک اون دونوں میں سے یہ اعتراض
ہر مصابیح کے پر کہ اس حدیث کو اول فصل میں ذکر کیا باوجودیکہ صحیحین میں نہیں ہوا ح و عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ بَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبْعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ وَفِي رَدَّاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ حَتَّى يَكْتَالَهُ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ ادرود ایت ہوا ابن عمر سے کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص کہ خرید غلہ پر بیچے اسکو بیانیہ کہ پورے
اسکو اور بیچ روایت ابن عباس کے بیانیہ کہ کیل کرے اسکو نقل کی یہ بخاری رسم ف پورے مینی قبض کرے اور
بیچا کسی چیز کا پہلے قبض کے جائز نہیں نزدیک شافعی اور محمد کے خواہ وہ چیز فاعل ہو یا عارض زمین اور امام مالک کے نزدیک جائز

نہیں بیچا غلہ کا اور در چیزوں کا بیچا جائز ہو اور امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے نزدیک بیچنا حلال ہے نہ منقول کا اور ظاہر مذہب امام احمد کا بھی یہی ہے اور یہاں تک کہ کیل کرے دلیل کڑی ہو بصورتِ نسخہ ساتھ اس حدیث کے اس پر کہ بائع اگر کیل کرے غلہ کو رو برو مشتری کے تو نہیں کفایت کرتا ہو بلکہ ضرور ہو مشتری کو کیل اور کرے بعد قبض کر نیچے لیکن بھرتیہ ہو کفایت کرنا ہو پہلے کہ کیل بائع کا رو برو مشتری کے اسکا بھی کیل ہو : **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَّا الَّذِي نَمَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَوْلَاهُ أَنْ يَبَاعَ حَتَّى يُقْبَضَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَا أَحْسِبُ كَلْتُمُ الْأَمْثَلُ مُتَّقٍ عَلَيْهِ أَوْ رَوَيْتُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ كَمَا دَرَجَ

چیز کہ منع کیا اور اس سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس وہ غلہ ہو کہ منع کیا ہو بیچنے اور کے سے یہاں تک کہ قبض کیا جاوے گا ابن عباس اور نہیں گمان کرتا میں ہر چیز کو گناہ غلہ کے نقل کی یہ بخاری اور **مُسْلِمٌ** یعنی پہلے قبض کر نیچے بیچنا کسی چیز کا نہ سن نہیں مانند غلہ کے اور یہ قیاس ابن عباس کا ہے کہ قیاس کیا ہو غیر غلہ کو غلہ پر : **عَنْ** ابْنِ مَرْثُودَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلْفُوا الزُّكَّانَ لَيْسَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا وَلَا تَشْتَرُوا وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَاوَدٍ وَلَا تَصْرُؤُ الزُّكَّانَ وَلَا تَلْفُوا قَرْنَ بَسَاعَ مَا بَكَ ذَلِكَ فَمَوْجِبُ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلُمَا أَنْ رَضِيَا أَمْسَكَا فَإِنْ مَحْطَمَا رَدَّاهَا وَصَلَا مِنْ تَمَرٍ مُتَّقٍ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِيُسْلِمَ مَنْ اشْتَرَى شَاةً مُصَرَّاةً فَتَوَالِيهَا ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَإِنْ رَدَّاهَا رَدَّ مَعَهَا سَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَأَسْتَرَاءَ أَوْ رَوَيْتُ عَنْ ابْنِ مَرْثُودَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فرمایا نہ آگے جا ملو تم قافلہ سے کہ غلہ وغیرہ لایا ہو واسطے مول لینے کے اور نہ بیچے بعض تمہارا اور نہ بیچے بعض کے اور نہ بخش کرو اور نہ بیچے شہری واسطے جنگلی کے اور نہ جمع کرو دو اونٹ اور بکری کے تھنوں میں اور جو شخص خریدے اور نہ جانور کو بعد دودھ جمع کر نیچے پس وہ مختار ہو رکھنے اور بھرنے میں بعد دھنڈا دینے کے اگر مرضی ہو اس سے تو رکھے اور اگر ناراض ہو تو پھر دے او سکوا اور دیو چار سیر کجورین نقل کی یہ بخاری اور **مُسْلِمٌ** اور بیچ ایک روایت مسلم کے یوں ہے کہ جو کوئی خرید بکری مصراہ کو بیچے جسکے تھنوں میں دودھ جمع ہو پس وہ اختیار رکھتا ہے تین دن تک پھر اگر چیرا او سکوا تو پھر ساتھ اس کے چار سیر کجورین کیوں **ف** نہ ملاقات کر دو تم الخ یعنی اگر خبر سنو کہ ایک قافلہ غلہ وغیرہ لایا ہو تو نہ جا ملو اونے سستا خرید نیچے لینے پہلے اس کے کہ شہر و بازار میں آدین اور نہ معلوم کریں بازار کا اس سے منع ہے کیا کہ اس میں فریب نہ ہو اور نہ بیچنا ہو بیچنے والے کو اور نہ بیچنے والے یعنی ایک شخص نے ایک چیز بیچ نہا کر کہ ایک شخص کے پیچھے نہا کر کہ اس سے بیچ کر پھر ساتھ ایسی چیز اس سے سستی مول کو دو لگا اس سے بیچ دیا گیا ہو بصورتِ نسخہ کہ یہ بھی مخصوص ہو ساتھ اس چیز کے کہ نہوا و سمن نہیں اور اگر قبض ہو تو جائز ہو او سکوا فسخ کرو دینا اس سے کا اور بیچنا اس کے ساتھ سے مول کو واسطے دفع ضرر کے اور یا بیچ آجلہ یعنی خرید نیچے ہی بیچنی ایک شخص کچھ خریدے ہو اور بیچنے والا اور لینے والا راضی ہیں ایک مول پر اور ایک شخص آکر زیادہ مول لے کر ان کے معاملہ کو بگاڑ دے اور آپ لے کر یہ برا ہو اور اگر قصد خریدنے کا نہ رکھتا ہو بلکہ معاملہ بگاڑنا ہی لگا منظور ہو تو یہ اس سے بھی برا ہو اور بخشش کو بخشش اسکو کہتے ہیں کہ ایک شخص کچھ خریدتا ہو اور ایک آیا اس نے تعریف کی اس شخص نے یا مول زیادہ لکھایا او سکوا اور خریدنا منظور نہیں منظور یہی ہے کہ لینے والا سیر دیکھا دیکھی زیادہ رغبت کرے اس کے لینے میں اس سے منع فرمایا کہ لینے والے کو فریب دیتا ہو اور نہ بیچے شہری الخ یعنی ایک گناہ غلہ وغیرہ لایا شہر میں اس آدمے کہ آجکی نرخ بیچ جاؤں ایک شخص شہر کے لئے آکر کہ اس کے سیر پہ لکھوا اس غلہ کو میں بسبب ولایت نہ بگاڑ بیچ لکھوا اس سے منع فرمایا کہ اس میں بوکنا نفع کا ہو مخلوق خدا سے اور یہ حرام ہو امام شافعی کے نزدیک اور مکروہ ہو حنفیہ کے نزدیک اور نہ جمع کرو

آئی کے یا فرمایا ہمیشہ فرشتے سنت کرتے ہیں سو نقل کی یہ ابن ماجہ نے **باب** یہ باب تعلق ہے پہلے **الفصل الاول**
فصل بصلی عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ابتاع من ثمار غنجد ان ثوبه فمقر ثمار البائع الا ان
 يشترط المبتاع ومن ابتاع عنده اوله مال فماله للبائع الا ان يشترط المبتاع مرقاه مسلم وروى البخاري المعنى
 الاول وحده اور روایت ہوا کہ کافر یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص خریدے درخت کھجور کا بعد تاہر کہ پس بیوہ و نسا
 واسطے بیچے والیکے ہر گھوڑے شرط کر خریدے والا اور شخص کہ خریدے غلام واسطے اسکے ہوا مال پس مال و سکا واسطے بیچے والیکے ہر گھوڑے کہ شرط کرے
 خریدنے والا نقل کی یہ رسم اور روایت کیا بخاری نے پہلا جملہ قطعی معنی من ابتاع غنجد الا ان يشترط المبتاع تاہر او کو کہتے ہیں کہ رکھتے ہیں محمول نہ کھجور کے
 درخت کا بیج محمول مادہ درخت کھجور کے اور اس سبب بیوہ زیاد ہوتا ہر حکم الہی سے پس مال یا کہ جو کوئی بعد تاہر کہ درخت کھجور کا مولیٰ اولیٰ
 بیوہ کا ہوا تو محمول و کا بیچنے والے ہی کا ہوا ہر گز صورت میں کہ مولیٰ لینے والا شرط کرے یعنی کہے کہ میں نے درخت کھجور کا ساتھ اس محل کے تو مولیٰ کا
 لینے والے کا ہوا ہر اور یہی حکم بغیر تاہر کے ہو گا ہمارے نزدیک اور کمال اور شافعی اور احمد نے کہ بغیر تاہر کے ہونے کا ہوا ہی محل محل لینے
 والے کا گریہ کہ شرط کرے بیچنے والا اپنے لینے تو اس کا ہوا ہر اور جو کوئی غلام اور اسکے لینے مال ہو یعنی محمول ہر کے اسکے ہاتھ میں ہر والا
 غلام مالک نہیں ہوتا پس مال بائع کا ہر گز صورت میں کہ شرط کرے مولیٰ لینے والا تو اس کا ہوا ہر اور اس حدیث میں دلیل ہر کہ کپڑے
 غلام کو کہتے ہوئے ہونے میں داخل ہونے بیچ میں مگر جبکہ شرط کرے لینے والا اور بعضی ہمارے حالوں کے کہ ہر کہ داخل ہو تو ہر اور بعضوں کے کہ کپڑے بعد ستر
 ڈنکے کے داخل ہر اور زیادہ نہیں اور صحیح ہے ہر کہ نہیں داخل ہوتا کچھ بوجہ ہر حدیث کے یہ **ع** **و عن** جابر انہ کان یسیر
 علی جبل کہ قد اعطی قرأتی صلی اللہ علیہ وسلم یہ قصیدہ فاستدبر الیسیر وشدہ ثم قال یغنیہ یوفیہ
 قال یغنیہ فاستغنی فخلدنا الی اہلنا فلما قدمنا لمدینۃ اثبتہ بالجبل وقد دنی ثمنہ و فی رمالہ فاعطانی
 ثمنہ و ردہ علی ثمنی علی فی ردایہ للبحارین انہ قال لہ اذنہ یردہ فاعطاہ و زادہ فیدرأطاً
 اور روایت ہر بار سے یہ کہ وہ بیعت اپنے دست پر کہ تھم تھم کیا خابنی ابنتہ یلینہ لہ لواتے تھے پھر کہ یہ بغیر خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم جا رہے تھے دست کو یعنی شریعت باو بیٹے نہ دست مبارک میں نہ تھا ہر چاہا کہ نہیں چلنا تھا مانند اسکے یعنی دست مبارک کی
 بکستے ایسا تیر فرما ہو گیا کہ پہلے ویسا تھا پھر فرمایا حضرت کے کہ بیچ سیرا تھو سکو ناہ و قیہ لہا ہر بیچ جائے اور دست کو اور استثنائی ہیں
 سوار بیس کی اپنے گھڑے چن آیا میں مدینہ میں لایا میں جن کے ہاں فرما دیا مجھ کو مولیٰ اسکا اور ایک امت میں ہر کہ میں دیا مجھ کو مولیٰ اسکا اور چھوڑا
 اونٹ مجھ پر یعنی مولیٰ بھی دیا اور اونٹ بھی عطا کیا نقل کی یہ بخاری نے رسم اور ایک روایت بخاری نے کہ ہر کہ فرمایا حضرت کے بلال کو کہ عجا کو
 مولیٰ اونٹ کا اور زیادہ دے کچھ پس دیا بلال نے اونکو اور زیادہ دیا اونکو ایک قیراط کہ نام مجھے حصہ ہر کا ہر فو کہیہ اسکو و قیہ کہتے ہیں چالدرہم
 ہونا ہر اور استثنائی میں نے یعنی شرط کر لینے کہ مدینہ تک اور اونٹ پر سوار چلوں گا یا سابلے و لگا پس ظاہر میں ہے معلوم ہوا کہ جائز ہے بیعتا جانا کہ
 ساتھ شرط کر لینے کے سوار چلے کو اپنے لینے ایک دست تک چنانچہ امام محمد کا مذہب ہی ہر امام کہتے نزدیک شرط کر ہر کرنا شرط کا اسراف
 نزدیک ہو چنانچہ بیان آیا ہے اور امام ابو حنیفہ اور امام شافعی ہر نہیں کہتے ہیں کہ اسکا و غیر شرط کا اسکا بیعت بیعت ہے ۵۰ ہر دینا ہر خواہ
 مسافرت میں ہو خواہ بعد بلال و لکی وہ حدیث ہر کہ منع کیا حضرت بیعت اور شرط اور اس حدیث کا وہ جواب ہے یہ بات خاص جا رہی ہے ہر ہر
 اور کو نہیں جائز کہ بشرط بعد بیعت ہو **ع** **و عن** عائشہ قالت جئت بربوۃ فقال لہ انی کانت علی قبیح ادنی فی کلبی

کیل اور وزن معلوم میں مدت معلوم تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم ف وزن معلوم میں یعنی جو کوئی بیچ مسلم کہے اور جو زمین کہ بیچ مانی جو نقل کر
 بیچے زعفران وغیرہ تو مسلم کہے وزن معلوم میں مثلاً چار تولہ یا بیچ تو لاہ مدت معلوم تک جسے ایک مہینا یا ایک برس اور مانند ان کے اور ظاہر
 اس حدیث کا دلالت کرتا ہے کہ مدت معلوم کا ہونا اس پیش شرط پر اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ اور مالک اور احمد کا اور امام شافعی کے نزدیک مدت
 معلوم کا ہونا ایمین نہیں شرط ہے **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا مِنْ يَهُودِيٍّ إِلَى أَجَلٍ وَهَنَتْ**
دِينَارًا مِنْ جَدِيدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا خرید رسول اللہ علیہ وسلم کچھ غلہ ایک یہودی سے جو بعد ایک مدت
 معلوم کے اور گروہ کی ایکے پاس اپنی زرہ لوہے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم ف اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے کہ کچھ مول لینا یعنی بوجہ اور جائز ہے
 کچھ گروہ کھانا بیچنے کے اور جائز ہے گروہ کھانا خریدنے میں شہرین اگرچہ کتاب اللہ میں قید سفر کی ہو یعنی دان گیم علی سفر و لم تجدوا کاتبان فہم وہ وقتہ قید سفر کی
 ایمین اتعانی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے معاملہ کرنا ساتھ اہل فہم کے اجماع ہے مسلمانوں کا اس پر کہ جائز ہے معاملہ کرنا اہل فہم کے اور ان کا یہ جبکہ
 نہ ثابت ہو حرام ہونا اور اس کا کہ ان پس ہر لیکن نہیں جائز ہر مسلمان کو بیچنا ہتیار کا اور باب لڑائی کا جو یوں کہ ہند اور زمین جائز مطلق کفار کے
 ہاتھ بیچنا اور سب چیز کا کہ باعث تقویت افکے دین کی ہے اور زمینیں جائز بیچنا صحیح کا اور غلام مسلمانوں کا ان کے ہاتھ اور کسانو دی نے کہ اس میں بیان
 ہے اس کا کہ حضرت دینار بن قلت مال کی رکھتے تھے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے گروہ کھانا سبب لڑائی کے ہاں اور حضرت نے جو معاملہ
 گروہ کا بیچ دیا اور صحابہ کبار تو کما ہر بعضوں نے کہ شاید یہ بیان جواز کے لیے کیا اور بعضوں نے کہا کہ اس لیے کیا کہ وہ ان غلہ زیادہ حاجت کسی نہیں تھا
 سو یہ یوں کہ **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا مِنْ يَهُودِيٍّ عِنْدَ يَهُودِيٍّ ثَلَاثِينَ صَاعًا مِنْ تَبَلٍ**
مُرَوَّاهُ الْبَخَارِيُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کما دفات کے لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت میں کہ زرہ داغی گروہی نزدیک
 یہودی کے بیچتے ہیں جو سہرہ کے نقل کی یہ بخاری و **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَرِّكْ**
بِنَفْقَتِهِ إِذَا كَانَ مِنْهُوَ قَلْبًا تَرْتَبُّ بِنَفْقَتِهِ إِذَا كَانَ مِنْهُوَ قَلْبًا تَرْتَبُّ بِنَفْقَتِهِ اذ کان منہو قلا تری بربک ویشرب النفقۃ رواہ
 البخاری اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جانور سواری کی سواری کیا تاکو بیچنے کے اس کے کہ کہ جو قوت کہ
 ہو وہ گروہ و دودہ جائز شیردار کا پایا جاوے نہ خرق کرنے اس کے کہ جو قوت نہ ہو وہ گروہ و دودہ سواری کہے اور دودہ پوکو سو سپر و خرق نقل
 یہ بخاری و بیخلاف ملا علی بنیخ اول جملہ حدیث کے تحت یہ لکھا ہے کہ یہی جائز ہے گروہ و دودہ سواری کو سوار ہونا اور سبب طلبہ نا اوس جانا ہے کہ گروہ کیا ہے
 بسبب کہ اس پر دانا گھانا اس کا اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ اور شافعی کا اسی اور حضرت شیخ نے اخیر تک تحت یہ لکھا ہے کہ یعنی جو کوئی سوار ہونا ہے
 اور دودہ پیا ہوا و سپر نفقہ ہے راہن ہو یا مرن یعنی اگر مرن گروہ کے جانور کو دانا گھانا نہ بناوے سوار ہو اور دودہ پیا ہو اگر راہن دانا گھانا نہ ہو کو
 جائز ہے سوار ہونا اور دودہ پیا ہے حدیث دلالت کرتی ہے کہ سوار کہ جائز ہے مرن کو نفع اوٹھانا ساتھ گروہ کے اور خراج کرنا و سپر و دودہ پیا ہوا
 اس کے میں اور ہا یہ میں لکھا ہے کہ نہیں جائز ہے مرن کو کہ نفع لے ساتھ رہیں اور نفقہ رہیں کاراہن پہرے کہ جو قوت حاصل ہے نفع کو حرام ہے اور
 لکھا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتھ حدیث آئندہ کے **الفصل الثانی فی فضل بدری عن سعید بن المسیب عن رسول**
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقلق المؤمن المؤمن من صاحبہ الذی رہنہ کہ غفۃ وعلیہ غزۃ **وَاللَّهِ أَفْضَلُ**
وَرُوِيَ شَلَّةٌ أَوْ مَثَلٌ مَقَالًا لَا يَخْلُقُ الْإِنْفَةَ عِنْدَ غَنَةٍ بَلْ يَخْلُقُ مَقْصِدًا رَوَيْتُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سلم فرمایا نہیں منع کرنا گروہ کھانا چیر گروہی کھی ہوئی کو مالک اس کے کہ جسے گروہی کھا اور اس کو کوئی گروہی کہنے سے وہ چیز اس کے ملک سے

تو خوش ہو قتل کی یہ بیعتی نے شب الایمان میں اور رزین نے اپنی کتاب میں **وَعَنْ** ابی امامۃ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ قَالَ مَنْ اَخْتَلَعَ مَلَامًا اَرْہَقَہُ یَوْمَئِذٍ قَصْدٌ فَاَمَّا لَمْ یُکُنْ لَہٗ کُفَّارَةٌ رَزَّہُ رَزَّہُ اور روایت ہرابی امام سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جو شخص بند کر کے غلام چاہیں دن پھر اللہ دے اس کو نوک و دھڑے اور کفارہ نقل کی یہ رزین نے **وَعَنْ** ابی امام کہ غلام بند کر رکھتا ہے حکم و سزا اور اگر کم اس سے رکھے اس کے لئے بھی سزا ہو دیکھ کر اس سے **بَابُ الْاِفْلَاسِ وَالْاِنْفَارِ** باب بیگانہ مفلس کے اور ملت دینے کے معاملہ میں **وَعَنْ** ابی امام کہ کسی چتر کا ہوا وہ مفلس ہو گیا ہوا اور بالفعل نہیں ہوا اگر سکتا اس کو ملت دے **الفصل الاول** صنہی **وَعَنْ** ابی امام کہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّمَا حِلُّ اِنْفَسٍ فَاَنْزَلَ رَجُلٌ مَالًا یَکْنِیْہَا تَمَوَّ اَحَقُّ بِہٖ مِنْ غَنَیْمَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہرابی ہریرہ کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص مفلس ہو اپنا ایک شخص مال اپنا بیعت یعنی اس کے پاس وہ لائق نہ رہے ساتھ اس کے غیر اپنے سے نقل کی یہ بخاری و مسلم و سنن شمس ایک شخص نے کچھ خریدا اور مول اس کا دیا تھا کہ وہ مفلس ہو گیا ماکہ شریعہ حکم اس کے مفلس ہو چکا کر دیا اور پائی بیچنے کے لئے وہ چیر بیعت یعنی مالک نہ ہونے سے منع ہوا یا معنی ساتھ تصرفات یہ کہ مانند ہبہ و وقف کے تو اس کو پہونچتا ہے کہ فسخ کرے بیع کو اور اسے وہ چیز اپنی نسبت فرض فرمادے کہ وہ مقدم ہو اور اگر کچھ مول لے لیا تھا بائع سے اور شتری پر رہا تھا کہ وہ مفلس ہو گیا اس کو مال اپنا بقدر حق سزا کہ باقی رہا ہر مول میں سے بھی ہبہ ہر امام شافعی اور مالک اور ہمارے نزدیک نہیں پہونچتا ہونچنے کے کو فسخ کر دینا بیع کا اور لینا اس کا بلکہ وہ مثل اور قرض خواہوں کہ ہوا اور حل کیا تو ہنرے حدیث کو سپر عقد البیاع رہی تھی کہ خیابائع کے پنے تھا پھر ظاہر ہوا اس کو بیعت خیابائع کے مول لینے والا مفلس ہو گیا پس اس سے کہو کہ انصاف ہے فسخ و بیع **وَعَنْ** ابی سعید قال اَصِیْبَتْ رَجُلٌ فِی عَمَلٍ لِّیْتِیَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی عَمَلٍ اِنْبَاعًا فَکَتَبُوْا دَیْنَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَصَدْتُ قَوْلًا عَلَیْہِ فَقَصَدْتُ النَّاسُ عَلَیْہِ فَمَا یُکَلِّمُ ذٰلِکَ وَفَاءٌ دَیْنِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ لَکُمْ اِلَّا ذٰلِکَ رَزَّہُ رَزَّہُ اور روایت ہرابی سعید سے کہ کہا پوچھا یا ایہا النصفان ایک شخص بیع دے گا بنی صلی اللہ علیہ وسلم بیع کے کہ خریدا تھا اس کو بیعت ہوا دین اور بیعت ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو صدقہ دو اس کو یعنی تاکہ دین اپنا اور ایک ہر صدقہ دیا لوگوں کو اس کو پس پہونچا وہ صدقہ موافق دین کے کے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے قرض خواہوں کو لو جو پاؤ تم اور نہیں دے اسے تھا مگر یہ نقل کی یہ مسلم و بخاری و سنن شمس ایک شخص نے دینت بیو کیا اور دینت پر بیوہ خوب سرح نہ بچا تھا آفت کے سبب جھڑ گیا اور مول اس کا دیا تھا بیچنے دے لے لیا اس کا لینے کے لئے لوگوں سے قرض لے کر اس کا مول اس کا اس سے اس کے ذمہ پر دین بت سا ہو گیا اور خیر ہر حد بیعت معنی یہ کہ نہیں پہونچتا مگر یہ کہ اور قید کرنا اس کو بطریق اللہ اس کے پس واجب ہر ملت دینی اس کو جب کچھ اس پہونچے پھر لینا یہ کہ حق بیعت کا اس کے ذمہ تھا طہون **ح مولانا** **وَعَنْ** ابی امام کہ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ رَجُلٌ یُّدَّیْنُ النَّاسَ فَمَا یَعْمَلُ لِقَائِہِ اِذَا اُتِیَتْ مَغِیْرًا فَاَدْعٰہُ لَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ یَّجَادَہُ فَاَمَّا فَلَیْقَ اللّٰہَ فَاَدْعٰہُ وَرَعٰہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہرابی ہریرہ کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا تھا ایک شخص معاملہ کرتا تھا لوگوں کے دین کا اور نہ اس کا دے لے گشتے اپنے کے کہ جب اس کو تو سنگہ کے پہونچتا تھا اس سے شاید کہ اللہ تعالیٰ درگزر کرے اسے فرمایا حضرت پس ملاقات کی اس نے اللہ تعالیٰ یعنی مر پس درگزر کیا اللہ تعالیٰ اس سے یعنی گناہوں پر مواخذہ کیا نقل کی یہ بخاری و مسلم **وَعَنْ** ابی امام کہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ مَرَّکَ اَنْ یَّجْبِیَہُ

[illegible]

پانچ روپیہ میں لے لوں گا مثلاً پس ایسی شرط شرکت کو قطع کر دیتی ہو نہ تو اسکا شرط پر اس شرکت کی اور یہ شرکت عقد چار قسم پر ہر شرکت
معاوضہ اور شرکت غناں اور شرکت مصالح و تقبل اور شرکت وجہ شرکت معاوضہ تو یہ ہر کہ شریک سون و شخص کہ برابر ہوں و ملکی
تصرف میں احمد بن مرین اور مال عن اہل قاعدہ میں اور متضمن ہوتی ہو یہ شرکت وکالت اور کفالت کو یعنی ایک شریک وکیل اور وکیل ہوتا ہو پس
نہیں جائز ہر شرکت درمیان مسلمان اور دہی کے ایسے کہ دین میں مساوی نہیں اور نہ درمیان ظالم اور آزاد کے اور نہ درمیان بالغ اور لڑکے
ایسے کہ تصرف میں مساوی نہیں اور ضرور ہوا میں لفظ معاوضہ کا بیان کرنا تمام مقصبات کے کا اور نصیب شہ بطور اسیر دنیا مال کا اور بیانا
مال کا وقت عقد کے اور اوں دونوں میں سے جو کوئی کچھ مول ہو گا سو اسطام اور لیا سہل پنے اہل کے پس وہ دونوں کا ہو گا اور نہیں جس شرکت
معاوضہ اور غناں کے ساتھ بدلہ یا شرفی یا جیون کے کہ بجا چلن ہو نزدیک امام محمد کے اور ساتھ دے سونے اور چاندی اگر معاملہ کرتے ہوں
لوگ ساتھ اونکے اور اگر ایک دونوں شریکوں میں سے مالک ہو بسبب رشک یا اور جہت کر لیے مال کا کہ جس میں شرکت معاوضہ درست ہو سکتی ہو نہ
بدلہ یا شرفی کے تو شرکت معاوضہ جانی رہی و شرکت غناں و گئی اور اگر وارث ہو ایک شریکوں میں سے ایسی چیز کا کہ جس میں شرکت معاوضہ
نہیں ہو سکتی نہ سہا بنے مکان و زمین کے باقی ہی شرکت معاوضہ اور شرکت غناں یہ ہو کہ شریک ہوں و شخص کہ برابر ہوں و ملکی
یعنی تصرف فی غیر میں یا نہ برابر ہوں اور یہ شرکت متضمن ہوتی ہر وکالت کو نہ کفالت کو اور شرکت مصالح و تقبل ہر کہ شریک ہوں و حرج و مفاد
درزی ہوں یا ایک نگر یا زور و درزی ہو شمس طرہ کہ قبول کرین کام دونوں اور ہو کسٹ میان دونوں کے یعنی دونوں ملکر کسب کریں اور اگر شرط
کریں و نو کام کرنے میں آدموں آدھکی اور نفع میں پندرہ طکرین کہ دو تھائی ایک اور ایک تھائی ایک تو جائز ہو اور جو کام کہ ایک کا دونوں
سے لازم ہو گا دونوں پر کرنا و سکا پس ہر ایک سے طلب کرنا کام کا پسوخت ہو اور ہر ایک کو مزدوری ملگنی اور بری ہو گا و الا لازم و دریا
ساتھ دینے کے ایک کو اوں دونوں میں سے اور کانی درمیان دونوں کے ہوگی اگرچہ کام کرے ایک ان دونوں میں سے فقط اور شرکت وجہ یہ ہر کہ
دو شخص اور پس مال جو نہیں ہر ایک ہو رہے ہر ایک اپنی عاقبت و رویت سے اسباب لال کر چھوٹے اور نفع درمیان دونوں کے یہ
جس قدر شرط کریں پس اگر شرط کریں دونوں میں بطور معاوضہ کے تو صحیح ہو اور اگر مطلق رکھیں تو بطور شرکت غناں کے ہوگی اور متضمن ہے یہ شرکت
وکالت کو چچ اور جس کے کہ مول ہے یعنی ایک و سرکا وکیل ہوتا ہو پس اگر شرط کریں دونوں آدموں کو ہونا چیز خریدی گئی کا پس یہ باج تھائی ایک کے
لئے اور و تھائی ایک کے لئے تو نفع بھی اسطرح ہو گا اور شرط زیادتی کی باطل ہو اور نہیں جائز ہر شرکت اور جس میں کہ نہیں جس ہر وکالت
اور میں بائند کا لے لکڑیوں کے اور گھانٹے کے اور سکار کے اور پانی لانے کے جو جمع کر لیا وہ اسکی ہو گا اور اگر مدکی و دھڑنے وہ مزدوری اپنی لئے
مجبور ہوں اور عرف اور دکان کے منی میں قائم کرنا غیر کا جگہ اپنی تصرف میں اور شرط وکالت کی یہ ہو کہ مول مالک تصرف کا برادر وکیل جاتا ہو
عقد کو یہ طبعی الاجر میں مختصر کر لکھا ہو جسکو مفصل دیکھنا منظور ہو غلام کو وہ متنی میں یا اور فضی کتاب میں دیکھئے **الفصل**
الاول فی فضائل عن رفرہ بن معبد انہ کان یخرج بہ جلد عبد اللہ بن ہشام الی الشوی فی شوی الطعام
فیلکھ بن عمر و بن الزبیر فیمولان کہ انہ کنا فان الشی علیہ وسلم قد دھا لک بالو کہ فی شریکہ فمہ قر و ہما
اصاب الراحلۃ کما ہی فبعث بہا الی المنزل و قال عبد اللہ بن ہشام نہبت بہ امہ لانی الشی علیہ وسلم
وسلمہ نسہ سہ و دھا لک بالو کہ انہ کنا فان الشی علیہ وسلم قد دھا لک بالو کہ فی شریکہ فمہ قر و ہما
طرف بازار کے جس سیرت داواؤں کے غلام پر ملے اوں ابن عمر اور بن ہر پر کہتے وہ دونوں انکو کہ شریک کر لے انکو اسے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سحب بن زید سے کہ کافر یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص نے بالشت بجز زمین میں ازراہ ظلم کے پس تحقیق وہ زمین بطور طوق کے
پسنائی جاوے گی اسکے گرد نہیں بن قیامت کے ساتون بیٹوں میں نقل کیا یہ بخاری اور مسلم میں ہے وہ مکر از میں ساتون بیٹوں میں سے ایک اور اسکا
مکر از میں اللہ کے اور بیٹے اسنے میں لکھا ہے کہ معنی طوق پسنانے کے یہ ہیں کہ دھنسا دیا اور سکوا اللہ تعالیٰ زمین میں پس ہوگا مکر از جسکی کیا اسکی
گرد نہیں مانند طوق کے: ع: **وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْلِبَتُ أَحَدٌ مَا شَبَّهَ الزَّمْرَةَ وَخَيْرُ**
إِذْنِهِ أَلَيْتُ أَحَدًا لَمْ يَلْحَقْ بِمُشْرَبَةٍ فَتَكْسَرُ خِرَاتُهُ فَيَقْتَلُ طَعَامُهُ وَدَامًا يَحْرُوتُ كَقَمْعٍ ضَرُوعٍ مَوَاشِيَهُمْ أَلْهَمَانِيهِمْ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کافر یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ دودھ دے گا کوئی شخص کسی شخص کے جانور کا بلے لٹا سکے کے
یعنی بعد حکم نبی اس کے کے کیا دوست لکھا ہے ایک تھا راہی نہیں دست لکھا ہے کہ آؤ کوئی خزانہ اس کے میں پلٹا جاوے خزانہ اسکا اور
اٹھالیا جاوے فلا اسکا اور سوا اسکے نہیں کہ حفاظت کرنے میں وہ لوگ کہ جس مویشی دن کے طعاموں کے نقل کی پس کف میں خرمن کے
مویشی کے بچ حفاظت کرے دودھ بجز زراعت انون تھا کے میں جبکہ محفوظ رکھتے ہیں غلہ تھا کے کو پس جس شخص کے کو مویشی کا دودھ دے گا گویا اسکو تو بک خزانہ
اس کے اور چور لیا اور نہیں ہے کہ اور شرح اسنے میں لکھا ہے کہ اس پر عمل نہ کرے بل علم کا کہ نہیں جائزہ دودھ دہنا اسکے مویشی کا بغیر اذن اس کے کے
مگر جبکہ بقرار ہو جو کہ تو بقدر ضرورت کی ہے اور ضمان دے یعنی قیمت اس کی ڈاگرا اسکے پاس ہو اور سیف دیو والا جب دس سپر ہو سب
ع: **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَعْضِ لِبَائِهِ فَأَمْسَلَتْ إِحْدَى الْأُمَمَاتِ الْمُؤْمِنِينَ**
بَصَحَةً فِيهَا طَعَامٌ فَفَعَرَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهَا يَدًا فَخَادِمٌ مَسَقَطَ الصَّحْفَةَ فَأَنْفَلَتْ جَمَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا لَقِيَ الصَّحْفَةَ ثُمَّ جَعَلَ يَخْجُجُ فِيهَا الطَّعَامَ الَّذِي كَانَ فِي الصَّحْفَةِ وَتَقَعْلُ عَارَتِ
أَمْلَكُ ثُمَّ حَبَسَ الْخَادِمَ حَتَّى أَتَى بِصَحْفَةٍ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ هُوَ فِي يَدِهَا قَدَفَ الصَّحْفَةَ الصَّحْفَةَ إِلَى النَّبِيِّ كَثِيرًا مَخْفُفًا
وَأَسَكَ الْمَكْسُورَةَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ كَثَرَتْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کاتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک بعض
بیویوں اپنے یعنی حضرت عائشہ کے پس بھی ایک بیویوں میں یعنی زینب ام سلمہ کا بی کہ اس میں تھا کھانا پس راون بی بی
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں یعنی عائشہ خادم کا ہاتھ کو پس گی کا بی اور ٹوٹ گئی جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ٹوٹے رکابی کے
بہر لکھا کیا کروں میں کھانا کہ تھا رکابی میں نہیں رہا یا کہ غیرت کی مان تھا سچ پھر ٹھہر رکھا خادم کو یہاں تک لائی گئی رکابی اور بی بی کے
پاس سے کہ حضرت اویسے گھر میں تھے پس بھی رکابی ثابت اس بی بی کہ توڑی گئی تھی رکابی اسکی اور کھلی ٹوٹی ہوئی رکابی دن کے
گھر میں کہ توڑی تھی جنھون نقل کی یہ بخاری کف خادم توڑی کو بھی کہتے ہیں اور غلام کو بھی اور یہاں توڑی مراد ہو اور حضرت
نو کھانا لکھا کیا اس سے معلوم ہوا حضرت کا کمال تحمل اور تواضع اور خوش گذرانی بیویوں کے ساتھ اور تعظیم کرنی نعمت پروردگار کے
اور مان تھا سچ یہ خطاب عام ہر اس قصہ میں دالیکو حضرت نے عذر بیان کیا راون بی بی کی طرف کے یہ بات صادر ہوئی غیب سے کہ
کہ جہلت میں ہو عورت کے کہ اپنی سو کن پر شک لیا بی ہر طرح کا رشک نہیں دفع کر سکتی اسکو اپنی نفس سے یہ اسلئے بیان فرمایا کہ
لوگ اس فعل کو حل رائی پر نہ کریں بلکہ جان لین کہ باقتضائی شریعت امر سرزد ہوا اسکا قاضی نے اس حدیث کو اس باب میں پہلے لائے کہ
ایک طرح کا غضب تھا تو زنا رکابی کا اسلئے کہ تلف کرنا مال غیر کا اپنا اگرچہ کسی سبب ہو یا یہ کہ یہیما طعام کا بطور تحفہ کے تھا
اور پس رکابی میں طعام آیا تھا وہ بطریق عاریت کے تھی: ع: **مَوْلَانَا وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**

لَمْ يَسْمَعْ حَتَّى بَلَغَ رَقَّةً مُؤْمِنِي قَالَ إِنَّ مَوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ اجْتَرَفَ نَفْسَهُ ثَمَّانَ سِنِينَ أَوْ عَشْرًا عَلَى عَقْدَةٍ فَحَرَّجَ وَطَعَامَ بَطْنِهِ وَكَانَ
 اِتِّحَادًا وَابْنُ مَاجَةَ رَوَى عَنْ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ أَنَّ كَمَا تَحْتَهُ هَمَزٌ زَيْدٌ رَسُلُ خَدِصَتِي اَللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَمَزٌ طَمَسَ بِيَانَتَا كَيْسٍ فَهِيَ حَضْرَتُ
 مَوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ زَيْدٌ مَوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرْدُورِي مِينَ دِيَاوَاتِ اِبْنِي كُوَاثَمَ بَرَسِيَا دَسْ بَرَسِيَا اَسْلَمَ بَرَسِيَا دَسْ بَرَسِيَا اَسْلَمَ بَرَسِيَا دَسْ بَرَسِيَا
 تَقَلُّبِي يَاهُ اِبْنِ مَاجَةَ سُوْرَةُ طَمَسِي سُوْرَةُ قَصَصِيْنِ ذَكَرَ حَضْرَتُ مَوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاِيْهَا مَدِيْنِ مِيْنِ اَوْرَطَا فَاَتَ كَرْنَا وَكُنْ كَا حَضْرَتُ
 شُعَيْبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَ اَوْرَطَا حَضْرَتُ مَوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكُنْ مَوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ سَ اَوْرَطَا حَضْرَتُ مَوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكُنْ مَوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ
 پَسُوچِي تَوَكُّلَامَ نَكُوْرَفَرَا اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا سَ فَلَاحِ يُو سَا مَلِيحَ كَ اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا سَ فَلَاحِ يُو سَا مَلِيحَ كَ اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا
 بَكْرِيَانِ تَحَا يِي چَا اَلُوْرَوَ لَگَا اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا سَ فَلَاحِ يُو سَا مَلِيحَ كَ اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا سَ فَلَاحِ يُو سَا مَلِيحَ كَ اَوْرَمَادِ بَچَا
 اِحْسَانِ كَ اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا سَ فَلَاحِ يُو سَا مَلِيحَ كَ اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا سَ فَلَاحِ يُو سَا مَلِيحَ كَ اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا
 بِرَدِيْنِ بَكْرِيَانِ اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا سَ فَلَاحِ يُو سَا مَلِيحَ كَ اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا سَ فَلَاحِ يُو سَا مَلِيحَ كَ اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا
 يُوْرَطَا كَرَا اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا سَ فَلَاحِ يُو سَا مَلِيحَ كَ اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا سَ فَلَاحِ يُو سَا مَلِيحَ كَ اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا
 قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ هَدَى إِلَى قَوْمٍ كَثَرَتْ فِيهِمُ الْفِتْنَةُ وَالْكَذِبُ وَالْفِرَارُ يَا بَشِيرُ قَادِرِي سَلَامَتِي سَبِيلُ
 اَللَّهُ قَالَ اِنْ كُنْتُ تَحْتَبُّ اَنْ تَطَوُّرَ لَطَوَّامِيْنَ نَايِرَ دَايِلَمَا نَايِرَ اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا سَ فَلَاحِ يُو سَا مَلِيحَ كَ اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا
 كَ اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا سَ فَلَاحِ يُو سَا مَلِيحَ كَ اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا سَ فَلَاحِ يُو سَا مَلِيحَ كَ اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا
 نَسَانِ اَلِ پَسْتِ اَلِ پَسْتِ اَلِ پَسْتِ اَلِ پَسْتِ اَلِ پَسْتِ اَلِ پَسْتِ اَلِ پَسْتِ اَلِ پَسْتِ اَلِ پَسْتِ اَلِ پَسْتِ اَلِ پَسْتِ اَلِ پَسْتِ اَلِ پَسْتِ اَلِ پَسْتِ اَلِ پَسْتِ اَلِ پَسْتِ
 اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا سَ فَلَاحِ يُو سَا مَلِيحَ كَ اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا سَ فَلَاحِ يُو سَا مَلِيحَ كَ اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا
 كَرُوْرَطَا اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا سَ فَلَاحِ يُو سَا مَلِيحَ كَ اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا سَ فَلَاحِ يُو سَا مَلِيحَ كَ اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا
 اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا سَ فَلَاحِ يُو سَا مَلِيحَ كَ اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا سَ فَلَاحِ يُو سَا مَلِيحَ كَ اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا
 بَابُ هُوِيْچِي بَيَانِ اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا سَ فَلَاحِ يُو سَا مَلِيحَ كَ اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا سَ فَلَاحِ يُو سَا مَلِيحَ كَ اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا
 اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا سَ فَلَاحِ يُو سَا مَلِيحَ كَ اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا سَ فَلَاحِ يُو سَا مَلِيحَ كَ اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا
 پَانِيكِي سَپَرَا كُوِي اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا سَ فَلَاحِ يُو سَا مَلِيحَ كَ اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا سَ فَلَاحِ يُو سَا مَلِيحَ كَ اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا
 كَ مَعْلُوْمِ نَسِيْنِ اَلِ لَگَا اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا سَ فَلَاحِ يُو سَا مَلِيحَ كَ اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا سَ فَلَاحِ يُو سَا مَلِيحَ كَ اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا
 دَ مِيْنِ مَوْسَى اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا سَ فَلَاحِ يُو سَا مَلِيحَ كَ اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا سَ فَلَاحِ يُو سَا مَلِيحَ كَ اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا
 يَاهِلِ اَلِ لَگَا اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا سَ فَلَاحِ يُو سَا مَلِيحَ كَ اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا سَ فَلَاحِ يُو سَا مَلِيحَ كَ اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا
 اَمَامِ اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا سَ فَلَاحِ يُو سَا مَلِيحَ كَ اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا سَ فَلَاحِ يُو سَا مَلِيحَ كَ اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا
 مِيْنِ عِيَاوَتِ اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا سَ فَلَاحِ يُو سَا مَلِيحَ كَ اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا سَ فَلَاحِ يُو سَا مَلِيحَ كَ اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا
 تَقْصِيْلِيْنِ مِيْنِ پَانِيكِي كَ اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا سَ فَلَاحِ يُو سَا مَلِيحَ كَ اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا سَ فَلَاحِ يُو سَا مَلِيحَ كَ اَوْرَمَادِ بَچَا نَشَرِ مَگَا

اور کیا یہ حدیث غیب ہر کس کا گمانہ : دیکھا حضرت کے ساتھ تیل کے خوشبونی ف یعنی کوئی مہمان کی توقع کرے ساتھ تکیہ دینے کے ایسا ہی دوہرے تیل
تولانی نہیں اور پھر دینا انکا اور مصروف دینے خوشبونی مراد ہی ہو گیا کہ ذکر کیا گیا اور ظاہر تر یہ ہو کہ مراد وہ ہے جسے مطلق تیل کہہ سکتے ہیں کہ ہر جگہ
ہر تیل سر میں : **وَحَنُ** اَبْنِ عُمَانَ التَّمِيدِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنْ اَخْلَى أَحَدُكُمْ لَكَ رَجُلًا فَلَا يَدْرِي مَا قَالَهُ
خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ فَوَدَّ أَنْ يَكُونَ مَعَهُ رَجُلٌ مِثْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَسْتَعِينُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَسْتَعِينُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
پھر جو شہور دار پش پھر اسکو سب کے تحقیق وہ نظر ہر بہشت سے نقل کی یہ ترمذی نے بطریق ارسال **ف** یعنی ہر بھول کی بہشت سے نکلی ہو مراد یہ کہ
کہ اتنی ہر اس خوشبونی بہشت کی اور باوجود اس کے سب کہا ہوتی احسان و حکام ہوتا ہو گیا کہ اوپر گزشتہ شروع **الفصل الثالث فصل میں**
وَحَنُ جَابِرٌ قَالَ قَالَتْ امْرَأَةٌ بَنِي إِسْرَافِيلَ لَيْسَ غُلَامًا وَتَمِيدِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ غُلَامًا فَلَا يَسْتَعِينُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ غُلَامًا فَلَا يَسْتَعِينُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نعمہ قالوا فكلهم اعطيتهم مثل ما اعطيتهم قال لا قال فكلهم اعطيتهم مثل ما اعطيتهم قال لا قال فكلهم اعطيتهم مثل ما اعطيتهم قال لا
کہ عورت بشیر صحابی کے بشیر کو کہ خبر تو یہ ہے کہ کو اپنا غلام اور گواہ کر دے بشیر رسول اللہ علیہ السلام کو پس بشیر رسول اللہ علیہ السلام کو پس بشیر رسول اللہ علیہ السلام کو
تحقیق ہی غلام کی یعنی عورت رواستہ کہ یوی سری ہر سوال کیا جسے یہ کہ بخون بلدی کے کچھ غلام پنا اور کہا کہ گواہ کر دے بشیر رسول اللہ علیہ السلام کو پس بشیر رسول اللہ علیہ السلام کو
پرف یا حضرت کے کہا ہر جگہ اسے اس کے بھائی کہا کہ ان فرمایا کیا سب کو دیا ہو تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں
لانی ہر دو تحقیق میں نہیں گواہ ہوا مگر حق پر نقل کی یہ سب **ف** حق یعنی حق خالص کہ مکر بہت ہو اس میں با حق پر نہ باطل و سوا و فصل بیان کا
فصل اول میں گزشتہ شروع **وَحَنُ** اَبْنِ مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنْ اَخْلَى أَحَدُكُمْ لَكَ رَجُلًا فَلَا يَدْرِي مَا قَالَهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ غُلَامًا فَلَا يَسْتَعِينُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ غُلَامًا فَلَا يَسْتَعِينُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الکبیر اور وہ ہر ابی ہر یہ کہ کہا دیکھا میں رسول اللہ علیہ السلام کو اس وقت کہ دینے کے پنا پھر رکھا اسکو اپنی انگوٹھ پر اور اسے پہنایا
اور کیا انہی جیسا کہ دکھلایا تو نے ہر کوئی اسکا پس رکھا ہر کوئی اسکا پھر تہ بیوہ اسکو کہ ہوتا پس حضرت کے ترکہ میں سے نقل کی یہ بھی نے دعوت
کبیر میں **ف** حضرت انگوٹھ پر رکھتے تھے پھر کو دے اپنے تعظیم تانوا اللہ تعالیٰ کے اور آخر اسکا یعنی دنیا میں پس ہوئی دعا عمر ازہ کی اور
یعنی میں پس اس صورت میں اشارہ ہر طرف اسکے کہ دنیا کی کیا حقیقت ہر آخر کے آگے بری نعمت آخرت کی ہو وہاں نصیب کثیر
باب القطة باب ہر پنج بیان قطة کے **ف** قطة لاکم پیش ہے اور قاف کے زبرد جزم آیا ہو لیکن محدثوں کے نزدیک قاف کے
زبرد مشہور ہو اور قطة و حسن نزد کہتے ہیں کہ پٹی ہوئی پاؤں اور مالک اسکا معلوم نہ ہوا اور اٹھا لینا قطة کا مستحب ہو اگر اٹھا دیا ہو پٹے نفرو
اسکی تعریف کر نیک والا ترک کرنا اسکا اولی ہر اور وجہ ہر اٹھانا اسکا اگر خوف ہلاو کے ضایع ہو نیک پس گر چھوڑ دیا اسکو بیان کیا کہ وہ
ضایع ہو تو گنہگار ہو گا یہ در مختار **ف** قطة امانت ہر اگر اٹھا لینے کے کسی کو گواہ کر دیا ہو کہ میں مالک کے دینے کے پٹے لینا ہوں پس
اس صورت میں ہلاک ہو گا تو ضمانت میں بلکہ نہیں دینا آئیگا اور اگر گواہ کیا کسی کو اور وہ ہلاک ہو گیا تو ضمانت دینا آئیگا اگر مالک انکا کر گیا کہ
میں نے دینے کے پٹے اسے نہیں لیا تھا اور تعریف کیا جاوے یعنی معلوم کر دیا جاوے قطة کہ اسجگہ کہ پنا گیا ہو اور لوگوں کی جمع ہوئی جگہ اتنی مدت
تک کہ جائے کہ نہیں جلب کر نیک مالک بعد اسکے اور صاحبین کے نزدیک پس ورنہ تعریف کرے اور جو چیز کہ نہ اسکے اسکو تعریف
کرے یا انکے خوف ہوا اسکے خراب ہو جائیگا پھر لہر دیکھیں جب آؤ مالک اسکا چاہے اجازت دے ثواب ہوگا اسکو اور چاہے ضمانت دے

الکتاب یا فقیر سے جسکے جانور پالے ہو گا حکم ہو اور جو کچھ کہ خرچ کرے جانور پر بغیر ان مالک کے احسان ہو اور کابین مالک کے بغیر نہیں بنا سکتا اور اگر مالک کے اذن سے خرچ کرے ساتھ شرط کرنے لینے خرچے مالک سے تو دین ہو اس کے مالک پر اور کمالی کر کے قاضی جو سب سے زیادہ مسیحت اور مانع علام تھا ہو اس کے اور خرچ کرے اور جو چیز ایسی ہو کہ نہیں ہو منفعت و سبب اذن کے قاضی ساتھ خرچ کر نیکی اور سپر اور شرط کرے لینے اور خرچ کی مالک اس کے اگر مالک کے حق میں ہو والا بیچ دے اور رکھ چھوڑ کر مول اس کا اور خرچ کر نیکی کو روک کر کتنا اور جس پر کاپو پتہ ہو دھسے لینے خرچ اپنے کے پھر اگر بیان کرے معی اس کا علامت اس کی تو جائز ہو دینا اس کا وجہ نہیں ہے اگر کوئی شخص کو کچھ اس کے اس کو اور اس طرح مستحب ہو کر رکھو ہو بر دیکھا رکھ لینا بر دیکھا رکھ ہو چکے لے آنے والی موت سفر چالیس درہم دی جائے اگر گواہ کر لیا تھا کہ میں نے پڑا ہر مالک کے دینے کے لئے اگرچہ وہ چالیس درہم کا نہ ہو اور اگر ایسی جگہ سے لاؤ کہ حد سفر کم ہو تو موافق اس کے اس سے مسئلہ ڈیڑھ منزل لاؤ تو میں درہم دیکھ کر چاک جاؤ اس سے تو نہیں ضمان دینا آتا اور اگر گواہ نہیں کیا کیونکہ تو کچھ نہیں دینا آتا اس کو اور ضمان اگر چاک جاؤ اور قیض یعنی کچھ کا پڑا ہوا پاؤ تو اوٹھ لینا اس کا مستحب ہو اور اگر خوف ہو اس کے مالک ہو جائیگا تو وجہ ہو اور وہ سب کو چھوڑا بت ہو ملک ہونا اس کا اور نفع قیض کا اور خون بنا اس کا بیت المال میں دیا جاؤ اور میراث اس کی بھی میت المال میں کچھ جاؤ اور دیا جاؤ قیض اس کے کہ اس کو اس کو اور نفع کا اس سے ثابت ہو گا کہ دعویٰ اس کا اگرچہ دو شخص دعویٰ کریں جاؤ اگر ایک دین و نون میں نشانی بیان کرے اس کی شلہ کہ اس کی پیٹھ پر تہہ ہو اور وہ بیچ ہو یا ایک و نمید کا پہلے دعویٰ اس کا تو اولیٰ وہ ہو اور اگر غلام دعویٰ کریگا اس کے نسب کا تو ثابت ہو گا اس سے لیکن قیض ہو گا اور اگر ذمی دعویٰ کریگا تو اس سے بھی نسب و ضمانت ہو گا لیکن وہ مسلمان ہو اگر ذمیوں کی لسی میں تھا اور اگر ذمی لسی میں تھا تو یہ ذمی ہو گا اور جو کچھ قیض پر زبور وغیرہ ہو اور سپر خرچ کرے حکم قاضی اور بعض سوچ کر بغیر حکم کے خرچ کرے اور وہ اس کا جانور ایسے جائز ہو پڑ کرنا اس کا حرفہ کے لینے نہ نکاح کر دینا اس کا اور نہ تصرف کرنا اس کے مال میں اور نہ مردوری کر دانی اس سے بحسب مجتہدین کی مسئلہ ایک شخص نے رکھیں جو تیان بنی ایک جگہ پر ایک شخص اور کہیں جو تیان بنی اس جگہ پھر آپا پہلا آجے لیں جو تیان دوسری پس آجے لیں جو تیان دوسری کہے لیو جو تیان پہلی کی قاریہ ہو کہ نہیں جائز ہے جبکہ ہوا جو تیان پہلی کی مانند جو تیان کے کہ یا بسر آجے اور اگر نقص ہوں اس کی جو تیان تو جائز ہو اس کو متاع اوٹھانا اونے بلا تکلف کہ زانی النظر یہ مسئلہ آدمی جو پانا ہر مال غیر کا دو طرح کا ہوتا ہے ایک تو اس طرح کا ہوتا ہے کہ جانتا ہے کہ نہیں لے لیا اس کو مالک کا مانند تھیلوں کے بیچ متفرق جگہوں کے اور مانند چھلکوں کے بیچ متفرق جگہوں کے پھر جائز ہو اس کو کہ لے لیا اوٹھانا اونے اور نہیں ہے ہر وہ ملک لینے والی اور پو پتہ ہر اون کے مالک لے لینا اور نکاح اور ذکر کیا شیخ الاسلام کہ وہ جانتا ہے ملک لینے والی اور ایک مال طرح کا ہوتا ہے کہ جانتا ہے کہ مالک اس کا طلب کیا اس کو مانند سوچا نہ ہی کے اور تمام سبب کے پس چاہیے اس کو کہ لے لیا اور کھ چھوڑا اس کو اور قریب کرے یا تاک کہ پو پتہ اس طرف مالک کے کے اور اگر پو پتہ روٹی یا کم اس سے تو مبتلا ہو کر لینا اس کا حالت فرخی میں اور اگر پے کیوں کیل چکی میں اور بجا کو سکھانے میں وہ انما باقی رہتا ہے چکی میں عادیہ تو نہیں مضائقہ ہو اس کا اور اگر کچھ کسی کی جھانڈ میں غلط شی و استون کیے تو نہیں مضائقہ ہو اس کا اور بعد غیر جو جانور کرتے ہیں سر میں تو بعد جانا مالک اس کے کہ وہ ملک ہوئی ہو اس کی کہ لے اس کو نہ صاحب مال کی مولانا شیخ عبد الغفریر رحمہ فی الفصل الثانی فصل پہلی حکم سنن بن خالد قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فسئل عن القطعة فقال اعرف حقها منها فذكاها ثم عرجها سنة فان جاء صاحبها وادّٰى فأنك بها قال فأنك الغنم قال هي لك أو لا خيلك أو لا دئب قال فأنك

سبب سے چھوڑا ہو اور وہ

طالعہ مرنے سے پہلے مر غلام آزاد کیا۔ و ابابک یا بابک غلام آزاد کیا ہوا تو وارث ہو گا، و سکا مٹا اوسکے مال کا ۱۰۰ حصہ مرنے کے ساتھ عہدہ
 یعنی جو عہدہ بنے کہ وارث ہوا ہر مال میت کا وہ وارث ہوتا ہے و لا غلام آزاد کا پس نہیں وارث ہوتی دلا کی بی بی میت کی اگرچہ وارث ہوتی، ہر مال
 اس لیے کہ بی بی عہدہ نہیں ہر عہدہ مرنے سے پہلے ہر عہدہ میں حاصل کی عورت وارث ولا کی نہیں ہوتی مگر جبکہ عورت خود کو غلام کو آزاد کرے یا و سکا آزاد
 کیا ہو اس کو آزاد کرے تو وارث ولا کی وارث ہوتی ہر مال میت کا **الفصل الثالث** صنایع عن عبد اللہ بن عمرؓ ان رسول اللہ ﷺ
 صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ کَانَ مِنْ مِرْثَاتِ شَہِیْمٍ فِی الْجَاہِلِیَّةِ ثُمَّ عَلَی قِیْمَتِہَا اَمِلَیْتُ مَا کَانَ مِنْ مِرْثَاتِ اَبْنِ مَرْثَہُ لَا سَلَامَ لِمَنْ عَلَی قِیْمَتِہِ
 اَلْاِسْلَامَ وَلَا اَبْنِ مَلَاحَہِ رُوِیَتْ ہر عبد اللہ بن عمرؓ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جو میراث کہ بائنی بی بی جاہلیت میں ہے اور شہادت جاہلیت
 ہے اور جو میراث کہ پایا او سکوا سلام میں ہے اور پانے اس کے ہر مال کی یا بن ابجد یعنی جو میراث کہ امام جاہلیت میں بی بی اگر کسی کو زیادہ
 پہنچ گیا اور نہ لیا او کو نہیں پہنچا اور اگر کسی کو پہنچا او سکوا دعویٰ باقی کے لیے کا نہیں پہنچا اور اگر عبد السلام لائے بائنی ہر مال کی تو جس کے سلام
 بائنی جاوگی **وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ابْنِ بَلْزَنْہِ بْنِ حَزْمٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاہُ یَقُولُ کَانَ عَمْرُو بْنُ اَلْحَلَّابِ یَقُولُ عَجَبًا لِّلْعَتَرَةِ نَوْرَتِ وَلَا تَوْرَتِ
 مَرَّ لَہٗ مَالٌ اَوْ مَوْدِیَتْ ہر محمد بن ابی بکر بن سہم کہ کہ اس نے اپنے باپ سے کہہ سنے کہ حضرت عمر بن خطابؓ سے کہہ سنے کہ عہدہ ہر مال کی
 کہ وارث ہوا ہر مال سکا بھتیجا اور نہیں وارث ہوتی وہ عہدہ کی نقل کی یہ مالک **ف** تہیجنا ہر مال سے ہوا و جبکہ دیکھنے طرف ہر مال
 ملک کے اور طرف کے کہ حکمت اوسکی اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے تو کچھ عہدہ نہیں اور حاصل حدیث کا یہ ہر مال چھوڑا و لسی عہدہ ہوا تو وہ وارث ہوتا ہے
 او سکا اور اگر وہ شخص جاو تو چھوڑی اوسکی وارث نہیں ہوتی اور یہ مہنی ہوا و ہر وارث ہوا تو ذوی الارحام والا پھیلان ذوی الارحام میں وارث ہوتی
 ہر نزدیک کے کہ وارث کرتے ہر ذوی الارحام کو تہیج سبیل کے کہ مذکور ہر علم فرانس میں طہیج **وَعَنْ عُمَرَ قَالَ تَحْلَمُوا اَلْفَرَاحَہَ
 وَتَرَ اَبْنِ مَسْعُوْدِہِ اَلطَّلَاقِ وَ اَتَجَّہَ اَلَا فَاَنَّاہُ مِنْ دِیْنِکُمْ مَرَّ اَلَا اَللّٰہُ عَزَّی وَجَلَّ ہر عمرؓ فرمایا اس کو احکام فرانس اور زیادہ کیا ہا
 مسعود یہ کہ اس کو احکام طلاق اور کچھ تھا حضرت عمرؓ اور ابن مسعودؓ اس لیے کہ ہر علم ضروریات دین تھا اس کی ہر نقل کی یہ وارثی **بَابُ الْوَصَايَا**
باب ہر بیج بیان ہر بیج و صایا جمع وصیت کی ہر بیج خلا جامع خلیجی اور وصیت اس کو کہتے ہر کہ کوئی شخص ننگ میں کہ جاو کہ یہ بیج
 بعد ہر کہنا او کچھ استعمال کی جاتی ہر وصیت یعنی وصیت کے اور وصیت کرنی علما ہر نزدیک جب ہر وارث کے نزدیک تہیج ہر وجہ اور
 پہلے نال ہر میراث کے وصیت و جب تہیج جب میراث و جب ہوتی تو وجہ وصیت کا منوع ہوا چنانچہ اس لیے وصیت وارث کے لیے وصیت
 نہیں اور لکھا ہر مال کہ جسے فرض کیا آنا ہوا یا مات رکھی ہو تو لازم ہوا اس کو کہ وصیت اوسکے ادائی کر جاو اور لکھا ہر کچھ ہر بیان کر واد ہر
الفصل الاول من سئل عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ ﷺ ما حق امری سئلہ کہ منی ہو طہیج و ہر
 لکھتین لا و وصیت مکتوبہ عندہ متفق علیہ اور روایت ابن عمرؓ کہ کہنا ہر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لایق ہر مسلمان کو کہ وصیت اوسکے
 ایک چیز ہو کہ صلاحیت وصیت کی رکھتی ہو قبیلہ مال و معاملہ ساتھ او کو کہ کہ گدہا دور نہیں مگر کہ وصیت اوسکی لکھی جاوے کہ پانقل کی کچھ جائز ہے
ف یعنی جو کوئی کسی کا حق رکھتا ہو یا کچھ معاملہ ہو لوگوں سے تو چاہیے کہ وراثت کے پانقل کے اوسکے پاس وصیت نامہ لکھا رہا اور مراد و وصیت
 زمانہ قبل ہر اور گئے ہر علما ہر طرف واجب ہو وصیت کے جسب حدیث کے اور نہیں دلالت ہر سیر واجب ہو لیکن اگر ہو کسی پر دین یا او کے
 پاس مال ہو کسی کو لازم ہر وصیت کرنی اوسکی اور تہیج ہر جلد کسی وصیت اور لازم ہو کہ وصیت کو لکھا دو کو بیان وصیت نامہ پر لروا و س
ع ۲ **وَعَنْ سَعْدِ بْنِ ابْنِ وَقَیْمٍ قَالَ مَرَّ مَنُفُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَّ نَاشِئَتِ عَلَی الْکُوفِ قَاتَانِیَ یَبْنُی اللّٰہُ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم******

خبرت و حق پس سلام بند بنام خداوند و ولایت تمام من پنج پیشین جان و سر تو قوم بزم کیم پاس آئی اور کہا کہ موسیٰ علیہ السلام بہت سادہ سادہ لکڑی کا
ہمارے نکالے اور قاتل کر کے لے لے ہیں باک بیٹے دعا کرو کہ یہاں سے بھر جاویں کیم کما کہین جو چھ جاتا ہوں تم میں جانتے ہیں خبر خدا اور موسیٰ کو نہ کر
بدو سائیں کروں اور اگر میں دعا بد کروں تو دنیا اور آخرت میری دونوں جاتی ہیں اور مکی قوم بہت کجاح و کراہی کیم کما کہ میں استخارہ کرتا ہوں
الہ تعالیٰ سے دیکھوں کیا حکم ہوتا ہے اور وہ بجز استخارہ کے کوئی کام نہ کرتا تھا جبکہ استخارہ کیا تو خوب بین و کجا کہ پیروں و نوں پوچھا کرتا کیم کما کہ
قوم کے آگے یہ خواب ظاہر کیا قوم اس کی دیکھ کر نہ لگے اور بیت کجاح و کراہی کی یہاں تک اس کو فتنہ میں ڈالا اور بزم بصدہ دعا لینے
کہ ہے پر سوار ہو کر توجہ ہوا طرف ہمارا جسکان کہ قریش کے سو کسی شمار میں کئی بار دعا گدھا زمین پر گرا اور بہت مارا کرو اس کو اٹھاتا تھا
تو لاہر کہ ہا ساتھ حکم الہی کہ ایک روز زمین دیکھتا ہوں تو لہ لسان جاتا ہے اور ملا کہ میرے آنگر بھلو چھپتے ہیں کیم کما کہ ہیکو چھوڑ کر پیادہ ہوا کر پار پر چڑھا
اور دعا کی جو کہ بڑا بہت سی ہیل کے تعین زبان سے نکالے گا ادا کرے گا تھا قدرت الہی سے بجای بنی اسرائیل کے نام قوم بزم کا زبان سے نکلتا تھا قوم کما کہ بہت بڑا
کرے ہو کیم کما کہ تعالیٰ مجھے کو تاملیہ بجز ارادہ میرے نہ تھا ہر بار اس باب میں ہم سے غلط سمجھتا ہے پڑی اور کما کہ میا اور آخرت میری دونوں برباد
کندیں ایک جملہ کرنا چاہتے تھے اور تو تلو استہ کر کے کچھ چیز اپنے ہاتھ میں لے کر چھوڑی کہ ان چیزوں کے بھنے کے جیسے اور کو کو کہ اگر کوئی شخص
بنی اسرائیل سے سلوک میں بلا تو دعا کرنا اگر کسی شخص بھی دیکھتا ہے یہ منہ ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا
آئینہ عورت تھی ہم اس کا کہنت صورت تھا وہ کدھی آہستہ آہستہ اپنی ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا
اور تھ اس کا پیر عزت موسیٰ علیہ السلام کما کہ پاس کیا اور لہ اس کو چھوڑا کہتے ہو عزت موسیٰ علیہ السلام فرمایا ان ہرگز اس کے پاس نہ آئے ہم کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا
میں تم نے نہ بچا اور موسیٰ تعجب سے نہ ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا
فما یفعل حضرت ہر ایک نے خود کوئی اور روز محنت موسیٰ کا اس خبر پر بال جہاں ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا
ان شخص ہر ایک نے ہر تو اس وقت دفع ہائی لہجوں ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا
عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل خلق الخلق في ستة ايام فخلق في يوم اوله وفي يوم ثلثه وفي يوم ثلثه وفي يوم ثلثه وفي يوم ثلثه وفي يوم ثلثه
اور وہ بہت بڑا بڑا رسول الہی علیہ السلام خوست عورت میں اور کھرمین اور گورہ میں ہوتی ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا
خوست میں جن پر زمین ہوتی ہر جن پر زمین ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا
اور مرد و عورت لیا ہر جن پر زمین ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا
دراز ہوا اور باغ ہوا اور خوست گھوڑی کی یہ ہر شمع ہوا اور بٹھا ہوا قوم اس کا اور یہ جہاں کیا جاوا اور ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا
ہو کہ اگر کوئی خوست کسی میں نوان میں جن پر زمین ہوتی ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا
میں ہا کما کہ اگر کوئی چیز پڑ جاتی ہے تو میں تعجب نہیں ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا
اس کا عورت ہو کہ گور ہوا اس کو محبت اس کی یا گورہ کا اچھا نہ معلوم تھا ہوا اس کو توبہ کرے اس کے کہ گھس گھس ہوا اور طلاق دے اور عورت ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا
گھوڑی کو پس زمین ہر قبیلہ ہر منی غنا سے یعنی گون ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا
اس کو پڑ عورت کا مبارک ہوا وہ بیان مرا زمین ہر شمع ہوا نوان و عمن جابر قال کنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في غزوة فقلنا
قلنا کنا مع ما بین اللذین ترکتہما رسول الله لہی حکایت غمیدہ میں قال تو جنت خلعت ہم قال ابکم ام نوبت قلت بل نوبت قال

کے ساتھ ہر قبیلہ ہر منی غنا سے یعنی گون ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا کما کہ ہم سے کچھ چیزیں ہا

قبول کروا دے۔ حضرت کہنا: اے عجب! اگر یہ ایسا ہے تو غرض کہ ابی ہریرہؓ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل خطبہ لیس فیہ عائشہؓ نہی کلبہ اسحاق سلمہ واد الزبیدی و تان عبد اسلمی حسن خروج اور روایت جو ابی ہریرہؓ کہ کما فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خطبہ یعنی نکاح کہ ہوا میں تشہد یعنی حمد و ثناء اللہ پس وہ مانند ہاتھ کے ہونے کے ہر فعل کی یہ ترمذی نے اور کما یہ حدیث حسن خروج

ف یعنی جیسے ہاتھ کا ہوا بیادہ ہو کہ ہاتھ والیکو اس کچھ کما نہ نہیں بیض سے نکاح بغیر خطبہ کے بیادہ ہو کہ خالی جو خروج بکت سے مع دلائل قاری نے لفظ خطبہ کا ساتھ زین کے ضبط کیا جو اور نے اس کے لیے بن ترجیع لینے نکل کرنا اور مولانا زاد اللہ تبارک و تعالیٰ کہ تھے اپنے ہمسادوں کے ساتھ پیش کرنا

سنابو اور ایسا ہی صحابا تاہم کلام حضرت شیخ زہد کے سے وہ صحیحہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل امر ذی بکال لا یبدل فیہ محمد اللہ فہو اقطع سر و ابن ماجة اور روایت جو ابی ہریرہؓ سے کہ کما فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہ عائشہؓ انصبا کا کہ شروع کی جملہ اس میں ساتھ محمدؐ کہ ہیں بکت ہر فعل کی ابن ماجہ نے و حسن عائشہؓ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلیٰوا الزکام واجعلوا فی المساجد وانصریوا علیہ بالکفوف رواہ الترمذی وقال عبد اسلمی حسن خروج اور روایت جو عائشہؓ کہ کما فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ کیا کہ وہ اس نکاح کو اور کیا کروا سکوسیدہ بن اور بجا یا کروا وقت نکاح کے دف نقل کی یہ ترمذی نے کما یہ حدیث غریب ہر

ظاہر دینے ساتھ گواہوں کے پس ام واسطہ وجوب ہو گا یا ظاہر و ساتھ شہادت کے پس اس اعتبار کے لیے ہو گا اور مستحب ہو نکاح کرنا مسجد میں اور طرح ہونا نکاح کا دن جمعہ کے اور نکاح کرنے سے مسجد میں اور دن جمعہ کے بکت حاصل ہونی ہو و حسن محمد بن حاطب النخعی عن عائشہؓ صلی اللہ علیہ وسلم قال فصل ما بین الحلال والنحر کم الضوئ والذی فی الزکام رواہ احمد والترمذی والبیہقی اور زہد نے محمد بنہ علیہ علیہ کے سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا فرق در میان حلال و حرکتم آواز کرنی اور دن بجا نکاح میں ہر طرف مراد آواز کرتے گناہی واکرنا اور منہ کرنا نکاح کا لوگوں میں اور عرض اس حدیث یہ نہیں کہ بغیر آواز اور دیکھ نکاح ہونا ہی نہیں اس کے نکاح دو گواہوں کے ساتھ ہو جانا ہو بلکہ مراد اس حدیث رغبت دہانی ہر طرف ظاہر کرنے نکاح کے اور مشہور کرنے اس کے اور مشہور کرنے کی اس میں ہونی کہ میں میں نکاح ہو دو گواہین ظاہر ہو جاوے اور ہر جگہ اور آواز کرنے سے معلوم ہو جانا ہو اور یہ حدیث میں ہر ظاہر کرنی کے عملوں میں اور شہدین میں معلوم ہو ساتھ بیانے نوبت اور اور بجا ہو کہ مولانا ابن ابی شیبہ و حسن عائشہؓ قالت کانت عندی جاریہ من الانصار زوجہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشہؓ لا یسین فلن ھذا من الانصار یحییون الغنم رواہ ابن حبان فی صحیحہ اور روایت جو عائشہؓ سے کہ تھی نزدیک سیکہ ایک لڑکی انصار میں سے کہ نکاح کر دیا میں اس کا

یعنی کسی سے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عائشہؓ کیا نہیں گائیو کئی ہر تو اس کے تحقیق یہ قوم انصاری دوست تھی جو کافے کو نقل کی یہ ابن حبان نے صحیح اپنے کے ف لڑکی حضرت عائشہؓ کے پاس تھیں تو انہی قرابتوں میں کی تھی جیسے ان کے کی حدیث میں جو باقیمہ تھی کہ پرورش کی تھی انھوں نے اور اصل کتاب شکوہ میں بعد لفظ رواہ کے سفیدی چھوٹی ہوئی ہر اس واسطے کہ موافق کتاب کا نہیں معلوم ہوا اور عالموں اور سکے صحیحہ عائشہؓ یہ عبارت کھدی جو ابن مبان فی صحیحہ و حسن ابن عباس قال انکحت عائشہؓ ذات قرابت لھا من الانصار فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ھذا یم الکما قالو نعم قال ارسلکم معھا من یعنی قال لا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الانصار قوم یمم فزلو بکم معھا من یقولون یمکم انما یمکم و حیاءکم رواہ ابن ماجة اور روایت جو ابن عباسؓ کہ کما فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ایک عورت کا اپنی قرابتوں میں سے کہ تھی انصاری میں پس اسے بغیر اصلہ اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہجرت لے لیکو کو یا ہی گئی غاوند کے پس کلمہ کے لوگوں نے کہ ان فرمایا کیا ہجرت سے ساتھ اس کے اسکو کہ گارے کما عائشہؓ نے کہ نہیں پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق انما ایک قوم ہو کہ ان میں بل ہر طرف

ایک شخص کی کسی نوذری سے پھر نوذری نہ ہو لیا اپنے خاوند کے بننے کا پہلے دخول کے ساتھ اس کے پس منوی کیا خاوند نے کہ اس نے یوسل شہوت سے اور
جھٹلایا او سکونو ذری کے مالک سے تو دوجہی ہو جائے گی اپنے خاوند سے کہنے کے لئے یوسل شہوت اور لازم ہوگا خاوند پر آدھام سبب جھٹلایا
مالک سے سکونو ذری قبول کیا جائیگا قول نوذری کا اس میں اگر لکھا اور اس کو یوسل لینے اور اس کا ساتھ شہوت کے اور اگر لکھا ایک عورت شہوت واما وکالائی میں اور کمال تحہ
بیر شہوت کے تو سچ جانا یا ویکالائی اور اس کا اور نکاح نہیں جائز رہتا سبب حرمت مصافحہ اور دودھ پلانے کے بلکہ فاسد ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اگر صحبت کی اور اس سے
خاوند پہلے نفرت کے ازراہ اشتباہ کے یا بغیر اشتباہ کے تو نہیں واجب ہوتی اور یہ حد اور اگر بکاری کی ایک عورت سے یا چھو او سکونو ذری کہ پھر نوذری کی تو ہوگا
محرم و اس کی بی بی کے لئے اس کے محرم واما ویکالائی کرنا اس کی بی بی سے ہمیشہ کو اور یہ دلیل ہے کہ صحبت ثابت ہوتی ہے ساتھ جماع محرم کے اور ساتھ اس جیسے کہ ثابت
ہوتی ہے اور اس حرمت مصافحہ کی نہیں مضافہ اس کا نکاح کرے۔ ایک عورت سے اور نکاح کرے اور اس کا بیٹا اس عورت کی بی بی سے یا اس کی ماں سے اگر لکھا اس کو
کہ یہ میں اور جماع کیا عورت سے اگر لکھا ایسا کہ نہیں بنتا یا متعجب تھے حرارت کو طرف تراویک کے تو طہال ہوگی عورت خاوند واول پر اور اگر لکھا ایسا تھا کہ سبب
اس کے حرارت نہیں نیچے تھی تو نہیں حلال ہوگی اور یہی قسم وہ کہ محرم ہیں سبب پیشہ کے جو عورتیں محرم ہوتی ہیں سبب قرابت اور صہرہ کے محرم ہوتی ہیں
بسبب دودھ کے چنانچہ بیان مفصل اس کے آتا ہے اور عورت اور دھپینا اور استبراء نہ خواہ گفین تو متعلق ہوتی ہے ساتھ اس کے حرمت اور یہ صہرہ کے حد یہ
کہ معلوم ہو سبب میں بی بی جانا اور اس کا اور عورت خاوند کی ماں اور عورت کے نزدیک نہیں بنتے۔ یہاں وہ جہن کے نزدیک دوسرے مرد و دھپینا موقوف کیا لکھ کے عمر
شیر خوار کی کے اندر پھر یا بعد اس کے شیر خوار کی ہی میں تو دوجہی دودھ پینا موالا اس کے کہ یا کیا دودھ پینا اس کی مدت میں واجب تمام ہو چکی عورت خوار کی کی تو
نہیں متعلق ہوتی حرمت ساتھ دودھ پینے کے اور جماع کے ملا کہ اس کے مدت شیر خوار کی کی بی بی متعلق ہونے اور دودھ پلانے کی اندازہ کی گئی ہے ساتھ دوسرے کے
یہاں تک کہ اگر لکھے مطلقہ لڑکی کے باپ بعد دوسرے کے ابہ دودھ پلانے کی اور یہ نکاح کرے اس کے دینے کو حیرت انگیز آتا اور دوسرے میں حیرت کیا جاوے اور یہ
حرمت ہمیشہ قائم رہتی ہے ان رضاعی یعنی دودھ پلانے والی کی جانب میں بی بی ثابت ہوتی ہے باپ رضاعی کی جانب میں اور باپ رضاعی وہ ہے کہ دودھ اور اس سبب
صحبت کرنا اس کے لئے یعنی خاوند دودھ پلانے والی کا محرم ہے رضاعی پران باپ رضاعی اس کی اور اصول وکی اور فرماؤں کی خواہ نسبتی ہوں خواہ رضاعی یہاں تک
ان رضاعی نے اگرچہ جنا اس کے باپ رضاعی سے یا خاوند اس کے سے پیدا ہوئے چلائیے یا بعد اس کے یا دودھ پلایا کیسے اور لکھو یا یہ ہوا باپ رضاعی کی غیر ان رضاعی
وکی سے پہلے اس دودھ پلانے کے یا بعد اس کے پس سبب بھائی اور بہن میں رضاعی کے اور اولاد ان کی بھینچی اور بی بی اس کی ہوگی اور سببی رضاعی باپ یا چاچا اس کا
ہوگا اور بہن اس کی سببی اس کی اور بھائی مان رضاعی کا مانوں اس کا اور بہن اس کی خالا اس کی اور اس طرح دادا اور دادی اور نانی رضاعی ہیں اور ثابت ہوتی ہے
حرمت مصافحہ کی دودھ پینے میں یا تاک کہ یہی رضاعی باپ کی حرام ہے رضاعی پر اور یہی رضاعی کی حرام ہے اس کے باپ رضاعی پر اور اس پر تیس اس پر اور وکو
گرد و سکونو ذری ایک نوذری کہ نہیں جائز مرد کو یہ کہ نکاح کرے اپنی بی بی کی بہن سے اور دودھ کے علاقہ میں یہ درست ہو اس لئے کہ اس کی بی بی کی بہن اگر اس سے
ہوگی تو بی بی اس کی ہوگی اور اگر اس سے ہوگی تو بی بی اس کی ہوگی اور دودھ کے علاقہ میں یہ باتیں نہیں ہوتیں یا تاک کہ اگر نسب میں سبب ایک بات ان دونوں
باتوں میں سے نہیں بی بی وکی تو نکاح درست ہوگا مثلاً ایک نوذری تھی وہ بی بی کو نہیں اس نے بی بی جنا اور دونوں شیر کو بی بی دعا کیا اور اس کا یہاں تک کہ ثابت ہوا
نسب دونوں سے اور یہ ایک شریک کی ایک بی بی جو اور عورت کو جائز ہے ہر ایک شریک کو یہ نکاح کرے دوسرے کی بی بی سے اس لئے کہ ان باتوں میں ایک بہن
نہ پائی گئی اگرچہ ہوا ہر ایک شریک نکاح کرے۔ انبی بی بی یا بہن سے اور دوسرے مسئلہ یہ ہے کہ نہیں جائز مرد کو یہ کہ نکاح کرے اپنی بی بی سبب بھائی کی ماں سے
اور یہ جائز ہے دودھ کے علاقہ میں اس لئے کہ نہ ب میں اگر دونوں بھائی ہوں گے انجانی تو مان بھائی کی اس کی سبب مان ہوگی اور اگر دونوں سوتیلے بھائی ہوں گے
تو مان بھائی کی اس کے باپ کی ہوتی ہوگی اور یہ باتیں دودھ کے علاقہ میں نہیں ہوتیں اور حلال ہوتی ہے بہن دودھ شریک بھائی جیسے کہ حلال

بہن بھائی کی بی بی سے نکاح کرے اور اگر لکھا اس کو بی بی جنا اور دونوں شیر کو بی بی دعا کیا اور اس کا یہاں تک کہ ثابت ہوا
نسب دونوں سے اور یہ ایک شریک کی ایک بی بی جو اور عورت کو جائز ہے ہر ایک شریک کو یہ نکاح کرے دوسرے کی بی بی سے اس لئے کہ ان باتوں میں ایک بہن
نہ پائی گئی اگرچہ ہوا ہر ایک شریک نکاح کرے۔ انبی بی بی یا بہن سے اور دوسرے مسئلہ یہ ہے کہ نہیں جائز مرد کو یہ کہ نکاح کرے اپنی بی بی سبب بھائی کی ماں سے
اور یہ جائز ہے دودھ کے علاقہ میں اس لئے کہ نہ ب میں اگر دونوں بھائی ہوں گے انجانی تو مان بھائی کی اس کی سبب مان ہوگی اور اگر دونوں سوتیلے بھائی ہوں گے
تو مان بھائی کی اس کے باپ کی ہوتی ہوگی اور یہ باتیں دودھ کے علاقہ میں نہیں ہوتیں اور حلال ہوتی ہے بہن دودھ شریک بھائی جیسے کہ حلال

ہوئی بہ نسبت میں متلازمہ سوتیلہ بھائی سمجھو ورنہ وہ ایک سن پر خیاں یعنی اس کے باپ کے نطفہ سے نہیں ہو سکتی اور ماں دولان کی کہ
 ہو تو اس سے حاملہ ہونے کا عرصہ کے سوتیلے بھائی سے زیادہ اور حلال ہر ماں دودھ شریک بھائی کی اور حلال ہر ماں چچا اور بھئی اور ماں اور خالہ
 رضاعی بن اور جائز ہر کچ کرنا ساتھ ماں ہوتی رضاعی بن کے اور ساتھ ملتی اور دادی فرزند رضاعی کے اور جائز نکاح کرنا فرزند رضاعی کی بھئی سے
 اور اس کی بن کی ماں سے اور اس کی بھئی سے اور اس کی بیٹی سے اور اسی طرح عورت کو جائز ہر کچ کرنا ساتھ باپ بن رضاعی بن کے اور ساتھ بھائی بن کے
 رضاعی بن کے اور ساتھ باپ ہونے رضاعی بن کے اور ساتھ داد اور اس کی فرزند رضاعی بن کے اور رضی بن سب نسبت سے جب طلاق دے وہ وکالت کو اور دودھ
 والی جو بھوہ نکاح کرے وضاوند سے بعد گندہ کے و محبت کرے اس سے خاوند و سوا تو اہل عیال کا اس پر کچب وہ جنے کی بچہ دوسرے تو دودھ و دوسرے کا بچہ
 اور منقطع ہوگا دودھ والی کا اور اگر نہ حاملہ ہوگی دوسرے سے تو دودھ والی کا ہوگا ورنہ حاملہ ہوگی دوسرے سے لیکن بچہ نہ ہو تو نہا بوجہ دوسرے کے کہ دودھ
 ہوگا اول کا یا ان تک کہ بچے دوسرے سے ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے اور بچہ اس سے کبھی پھر اترائے دودھ اور پلا یا اسے ایک لڑکے کو تو ہوگا دودھ
 وہ عورت کا نہ جس کے خاوند کا یا ان تک کہ نہیں حرام ہوئی اس سے ہر شخص کی کہ عیال عورت سے ہوگی ایک شخص نے نہ نکاح کیا ایک عورت سے یعنی
 اس سے اور دودھ پلا یا ایک لڑکے کو تو نہیں جائز اس میں کو اور بیباپ داد یا اور اس کی اولاد کو نکاح کرنا اس کی سے اور جائز ہر بن کے چاکو اور جس کے مانگو کو
 نکاح کرنا اس لڑکی سے ماننا اس لڑکی سے نہ کہ اس سے اور اگر نہ نکاح کیا ایک عورت سے ساتھ شہ کے اور حاملہ ہوئی وہ اس سے بعد دودھ پلا یا اسے ایک لڑکے کو
 تو وہ عیال ہر رضاعی جماع کرنے والے کا اور اسی عیال ہر جان نہ ثابت ہوگا نسب رکے کا جماع کرنے والے سے ثابت ہوگا اس سے علاقہ دودھ کا اور جان
 کہیں کہ نہیں ثابت ہوگا نسب رکے کا جماع کرنے والے سے ثابت ہوگا دودھ مائے طرف سے ایک شخص نے نکاح کیا اس عورت سے پھر عیال اس سے بچہ اور دودھ پلا
 اپنے لڑکے کو پھر خشک ہو گیا و دودھ اس کا بعد اتر دودھ اس کے بعد اس کے بس پلا یا اسے ایک لڑکے کو تو جائز ہر اس لڑکے کو نکاح کرنا اس شخص کی اولاد سے کہ غیر
 اس سے و پلا یا والی سے ہو گیا باکرہ عورت نے نکاح نہ کیا تھا اور اس کے اتر آیا دودھ پس پلا یا اسے دودھ ایک رکے تو تو ہوگی وہ ماں رضاعی اس لڑکے کی
 اور ثابت ہونے تک کام دودھ کے درمیان ان دولوں کے میان تک کہ اگر نکاح کر لگی وہ باکرہ کسی مرد سے پھر طلاق دے گا وہ اس کو بچہ محبت کرنے کے
 اس سے تو جائز ہوگا اس کو نکاح کرنا اس لڑکی سے اور اگر طلاق دیا اس کو بعد محبت کرنے کے تو نہیں جائز ہوگا اس کو نکاح کرنا اس لڑکی سے اور اگر ایک
 لڑکی نہ ہو چکی تھی تو نہیں کی عمر کو اور اتر آیا اس کے دودھ پلا یا اسے دودھ ایک لڑکے کو تو نہیں متعلق ہوتی بسبب اس کے حرمت اور حرمت سے متعلق
 ہوتی ہو کہ اگر وہ نہیں کی عمر میں یا زیادہ اور اس طرح اگر اتر آیا باکرہ عورت کی بھائی بن میں بنی نہ رہتی نہ ثابت ہوتی اس کے بعد حرمت اگر ایک عورت نے نکاح کر لیا تو بچہ
 کے نہیں اور وہ عیال اس کو جو سنا دودھ کا تو نہیں حکم دیا جائے گا حرمت کا بسبب شک کے لیکل زندہ احتیاط کے ثابت ہوگی حرمت گیا پانی چھکے نہیں
 پانی زندہ بھائی سے ثابت ہوگی حرمت دودھ پینے کی سیلے کہ وہ دودھ ہو کہ بھیل گیا یا رنگ اس کا اتر آیا ایک مرد سے دودھ پس پلا یا اسے ایک بچہ کو تو نہیں ثابت
 ہوگی حرمت بسبب شک دودھ پینے کو دودھ عورت زندہ اور مرد یکساں ہر اس حرمت میں اور اگر دو لڑکیاں جانور کا دودھ دینے میں نہیں ثابت ہوتی بسبب
 اس کے حرمت اور دودھ پلا یا اسلام میں لے و اگر عیال میں برابر ہر میان تک کہ اگر دودھ پلا یا گیا دار الحرج میں و اسلام لگے و یا لکھنے دار اسلام کے کتب ہونے کا
 دور چھینے کے کہ میں و بیسی سے ثابت ہوتی حرمت ساتھ دودھ پینے کی چھاتی سے ثابت ہوتی ہر ساتھ دودھ والے کے سمجھ میں و ناک میں بچہ نہ کے اور نہیں ثابت ہوتی
 حرمت ساتھ دودھ والے کے کا تو نہیں اور مقدمہ میں اور سوانہ ذکر میں اور مقدمہ میں اور زخم دماغ میں اور پیت کے زخم میں اگر نہ پہنچ جاوے و دماغ میں اور سوانہ
 میں منظر الرویت ہر اہل مام محکم کے نزدیک حتمی سے بھی ثابت ہو جاتی ہو اور اگر مل جائے دودھ کھانے میں پس اگر اگر پر کھا گیا کھانا او سک گیا یا ناک کے
 متغیر ہو گیا و دودھ پس میں حرام ہوتا برابر ہو کہ ہو دودھ غالب یا منسوب اور اگر اگر پر نہ کھا گیا تو اگر ہو کا طعام غالب نہیں ثابت ہونے کی اس سے بھی حرمت

وہ عورت کا نہ جس کے خاوند کا یا ان تک کہ نہیں حرام ہوئی اس سے ہر شخص کی کہ عیال عورت سے ہوگی ایک شخص نے نہ نکاح کیا ایک عورت سے یعنی اس سے اور دودھ پلا یا ایک لڑکے کو تو نہیں جائز اس میں کو اور بیباپ داد یا اور اس کی اولاد کو نکاح کرنا اس کی سے اور جائز ہر بن کے چاکو اور جس کے مانگو کو نکاح کرنا اس لڑکی سے ماننا اس لڑکی سے نہ کہ اس سے اور اگر نہ نکاح کیا ایک عورت سے ساتھ شہ کے اور حاملہ ہوئی وہ اس سے بعد دودھ پلا یا اسے ایک لڑکے کو تو وہ عیال ہر رضاعی جماع کرنے والے کا اور اسی عیال ہر جان نہ ثابت ہوگا نسب رکے کا جماع کرنے والے سے ثابت ہوگا اس سے علاقہ دودھ کا اور جان کہیں کہ نہیں ثابت ہوگا نسب رکے کا جماع کرنے والے سے ثابت ہوگا دودھ مائے طرف سے ایک شخص نے نکاح کیا اس عورت سے پھر عیال اس سے بچہ اور دودھ پلا اپنے لڑکے کو پھر خشک ہو گیا و دودھ اس کا بعد اتر دودھ اس کے بعد اس کے بس پلا یا اسے ایک لڑکے کو تو جائز ہر اس لڑکے کو نکاح کرنا اس شخص کی اولاد سے کہ غیر اس سے و پلا یا والی سے ہو گیا باکرہ عورت نے نکاح نہ کیا تھا اور اس کے اتر آیا دودھ پس پلا یا اسے دودھ ایک رکے تو تو ہوگی وہ ماں رضاعی اس لڑکے کی اور ثابت ہونے تک کام دودھ کے درمیان ان دولوں کے میان تک کہ اگر نکاح کر لگی وہ باکرہ کسی مرد سے پھر طلاق دے گا وہ اس کو بچہ محبت کرنے کے اس سے تو جائز ہوگا اس کو نکاح کرنا اس لڑکی سے اور اگر طلاق دیا اس کو بعد محبت کرنے کے تو نہیں جائز ہوگا اس کو نکاح کرنا اس لڑکی سے اور اگر ایک لڑکی نہ ہو چکی تھی تو نہیں کی عمر کو اور اتر آیا اس کے دودھ پلا یا اسے دودھ ایک لڑکے کو تو نہیں متعلق ہوتی بسبب اس کے حرمت اور حرمت سے متعلق ہوتی ہو کہ اگر وہ نہیں کی عمر میں یا زیادہ اور اس طرح اگر اتر آیا باکرہ عورت کی بھائی بن میں بنی نہ رہتی نہ ثابت ہوتی اس کے بعد حرمت اگر ایک عورت نے نکاح کر لیا تو بچہ کے نہیں اور وہ عیال اس کو جو سنا دودھ کا تو نہیں حکم دیا جائے گا حرمت کا بسبب شک کے لیکل زندہ احتیاط کے ثابت ہوگی حرمت گیا پانی چھکے نہیں پانی زندہ بھائی سے ثابت ہوگی حرمت دودھ پینے کی سیلے کہ وہ دودھ ہو کہ بھیل گیا یا رنگ اس کا اتر آیا ایک مرد سے دودھ پس پلا یا اسے ایک بچہ کو تو نہیں ثابت ہوگی حرمت بسبب شک دودھ پینے کو دودھ عورت زندہ اور مرد یکساں ہر اس حرمت میں اور اگر دو لڑکیاں جانور کا دودھ دینے میں نہیں ثابت ہوتی بسبب اس کے حرمت اور دودھ پلا یا اسلام میں لے و اگر عیال میں برابر ہر میان تک کہ اگر دودھ پلا یا گیا دار الحرج میں و اسلام لگے و یا لکھنے دار اسلام کے کتب ہونے کا دور چھینے کے کہ میں و بیسی سے ثابت ہوتی حرمت ساتھ دودھ پینے کی چھاتی سے ثابت ہوتی ہر ساتھ دودھ والے کے سمجھ میں و ناک میں بچہ نہ کے اور نہیں ثابت ہوتی حرمت ساتھ دودھ والے کے کا تو نہیں اور مقدمہ میں اور سوانہ ذکر میں اور مقدمہ میں اور زخم دماغ میں اور پیت کے زخم میں اگر نہ پہنچ جاوے و دماغ میں اور سوانہ میں منظر الرویت ہر اہل مام محکم کے نزدیک حتمی سے بھی ثابت ہو جاتی ہو اور اگر مل جائے دودھ کھانے میں پس اگر اگر پر کھا گیا کھانا او سک گیا یا ناک کے متغیر ہو گیا و دودھ پس میں حرام ہوتا برابر ہو کہ ہو دودھ غالب یا منسوب اور اگر اگر پر نہ کھا گیا تو اگر ہو کا طعام غالب نہیں ثابت ہونے کی اس سے بھی حرمت

اُس صورت کا میان بیوی نہ تو فاسد ہو نہ نکاح اور نہیں مرد واسطہ بیوی کے اگر صحبت نہیں کی ہو اُس سے اور اگر چٹلایا و نون نے تو نکاح قائم ہے لیکن اگر وہ خبر دینے والی عاویہ
 بی تو اولیٰ یہ ہے کہ چھوڑ دے اسکو اور جب چھوڑ دے تو اولیٰ یہ ہے کہ دیوے اسکو تو دعائمہ اور اگر وہ بیوی سے صحبت کرنے کے اور اس صورت کو افضل یہ ہے کہ جسے
 اُس سے کچھ اور اگر وہ بیوی سے صحبت کرنے کے تو افضل خاوند کو یہ ہے کہ دیوے اسکو پورا مرد اور نفقہ اور جگہ رہنے کی اور عورت کو افضل یہ ہے کہ دیوے جو کہ وہ ہونے پر
 اور مہر میں میں سے اور نہ دیوے نفقہ اور جگہ رہنے کی اور اگر اسکو طلاق نہیں دی ہو تو جائز ہے اسکو رہنمائی خاوند کے اور اس طرح اولیٰ یہ چھوڑ دینا اسکو اگر وہ
 دین و عورتیں یا ایک مرد اور ایک عورت یا دو مرد و غیرہ یا ایک مرد اور دو عورتیں غیر عادل و اگر تین مانگنا اسکا مرد نہ اور چٹلایا اسکو عورت نہ تو فاسد ہو
 نکاح اور مرد و عورت یا دو عورت نہ کنا اسکا اور چٹلایا اسکو مرد نہ تو نکاح قائم ہے و لیکن لازم ہے عورت کو کہ قسم دے خاوند کو اور تفریق کی جائے اگر نکاح
 کے خاوند قسم نہ لے اور اگر نکاح کیا ایک عورت سے پھر کمالہ نکاح کے کہ یہ بی بی ہر رضاعی یا ماندائے کما پھر کہ وہ ہر تھا جو کہ کما بیٹے اس طرح نہیں ہے نہ تفریق
 کی جاوے درمیان ان کے اگر کہ استحسان کے اگر بہت راس کہنے پر اور کما حق ہے جو کہ کما تھا بیٹے تفریق کی جاوے درمیان لگے اور اگر گواہوں کے بعد اسکو تفریق
 نہ دیا اسکو کما اسکا اور اگر عورت نے تصدیق کی مرنے کی تو نہیں مگر واسطہ اُس عورت کے اور اگر چٹلایا عورت نے اسکو تو عورت کو دعائمہ دینا اور گواہوں کی صحبت کی
 اُس سے تو شکوہ دینا یا تمام مرد و نفقہ اور جگہ رہنے کی اور چٹلایا تمام عورت نہ اسکو اور اگر تصدیق کی تھی عورت نے اسکی تو اسکو دینا اور گواہوں کے ہر مرد و عورت میں سے
 زمین اس کے خفہ و جگہ رہنے کے اور اگر کما خاوند نے اسکا بیٹے کچھ کہ یہ بی بی یا ان بی بی ہر رضاعی ہے کہ وہ ہم ہر تھا جو کہ کما بیٹے اس طرح نہیں ہے نہ تفریق
 مرد کو نکاح کیا اس صورت سے اور اگر کما حق ہے جو کہ کما تھا بیٹے نہیں جائز نکاح کرنا اُس سے و اگر کہ یہ نکاح تفریق کی جاوے میان بیوی میں اور اگر لڑکی اور
 سے و گواہی دی تو تصدیق دینے پر تفریق کی جاوے میان بیوی میں اور اگر کما خاوند نے اسکی تو اسکی بی بی ہر رضاعی یا ماندائے کما پھر کہ وہ ہر تھا جو کہ کما بیٹے اس طرح نہیں ہے نہ تفریق
 رضاعی اور انکا کما مرد نے پھر چٹلایا عورت سے بی بی یا دو باجوہ بی بی یا بی بی نکاح کیا مرد نے اُس سے و نکاح جائز ہوا اور اس طرح جائز ہے اگر نکاح کو عورت سے بی بی
 اس کے وہ چٹلایا اسے بی بی و اگر نکاح عورت نے ایک کو کہ وہ بی بی یا ماندائے کما پھر کہ وہ ہر تھا جو کہ کما بیٹے اس طرح نہیں ہے نہ تفریق
 کہ یہ بی بی ہر رضاعی یا ماندائے کما پھر کہ وہ ہر تھا جو کہ کما بیٹے اس طرح نہیں ہے نہ تفریق
 پھر چٹلایا اسے بی بی و اگر نکاح عورت نے ایک کو کہ وہ بی بی یا ماندائے کما پھر کہ وہ ہر تھا جو کہ کما بیٹے اس طرح نہیں ہے نہ تفریق
 تفریق کی جاوے درمیان دو لڑکیوں کے و اگر مرد و بیوی کا شل حرم نہیں بی بی ہو سکتی واسطہ شل کے کہ تو نہیں ثابت ہو گا نسب و نہ تفریق کی جاوے مرد و عورت
 اور اگر کما مرد نے واسطہ عورت اپنے کسی بی بی ہر رضاعی یا ماندائے کما پھر کہ وہ ہر تھا جو کہ کما بیٹے اس طرح نہیں ہے نہ تفریق
 کہ میان بیوی ہر واسطہ اسکے مان معروف ہو و ثابت را وہ اپنے تفریق کی جاوے درمیان ان کے اور جو تفریق قسم عورتیں ہیں کہ حرام کہ بی بی یا عورتیں نہ کہ اور
 کنا و قسم بی بی عورتوں کا و بی بی کا نہ حرم نکاح ہے کہ جنہا کا بیان تو یہ ہے کہ عورتیں و بی بی کہ حرام کہ بی بی یا عورتیں نہ کہ اور جو تفریق قسم عورتیں ہیں کہ حرام کہ بی بی یا عورتیں نہ کہ اور
 غلام کو یہ نکاح کرے زیادہ عورتوں سے اور جائز ہے مرد آزاد کو کہ حرم کہ بی بی یا عورتیں نہ کہ اور جو تفریق قسم عورتیں ہیں کہ حرام کہ بی بی یا عورتیں نہ کہ اور
 دس مالک اسکا اور مرد آزاد کو جائز ہے نکاح کرنا چار عورتوں سے آزاد ہون و نہ مالوند یا ان ہون یا ملی جلی اور غلام کو جائز ہے نکاح کرنا دو عورتوں سے آزاد ہون
 و مالوند یا ان ہون یا ملی جلی اور اگر کسی کے حر آزاد یا بی بی عورتوں سے آشتی ہے جائز ہو گا نکاحی جاہلی کا و نہیں جائز ہو گا نکاحی پنجین کا اور اگر نکاح کو بی بی
 سے ایک عورت میں فاسد ہو گا نکاح سب کا اور اسی طرح غلام جب کہ نکاح کو بی بی عورتوں سے آشتی ہے جائز ہو گا نکاحی جاہلی کا و نہیں جائز ہو گا نکاحی پنجین کا اور اگر نکاح کو بی بی
 اُسے لے کر بی بی جائز ہو گا نکاح چار بی بی کا اور تفریق کی جاوے درمیان اسکے و میان بی بی عورتوں کے و اُن سے لے کر تفریق کی جاوے درمیان اسکے اور
 درمیان سب کے اور جب کہ نکاح ایک سے پھر چار سے جائز ہو گا نکاح ایک کا نہ مرد و اور اگر نکاح کیا ایک عورت نے دو خاوندوں سے ایک عورتیں پہلے اگر نکاح بی بی

بی بی

بی بی

صحیح ہوا جاتا ہے کام ذکر کرنے کے لیے اور کیا طبعی نہ کہ حضرت نے جس کی گردن میں کیا حکم کیا وہ اعتقاد رکھتا تھا حلال ہونے لکھی کا باہمی بی بی کے ساتھ
 جیسے اعتقاد تھا اہل جاہلیت کا پس جب کوئی اعتقاد کرے حلال ہونے ایک چیز حرام کا وہ کافر ہوتا ہے اور جائز ہوتا ہے قتل کرنا اسکا اور اسکا مال کا دین
وَعَنْ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْرُمُ مِنَ الزَّهَادِ إِلَّا مَا مَنَعَ الزَّهَادُ كَوْنِ النَّاسِ وَقَدْ كَانَ قَبْلَ
 الْفُطَا كَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہرام سلمہ سے کہ کافر مایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حرام کرتی دودھ پینے سے کوئی نہ تم اسکی گروہ
 کہ کھولے انکو بکری بننے جھلی کے اور ہوسے چلے وقت دودھ چھڑانے کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** کھولے انکو بکری بننے یعنی ارکے کی نظر لکھو مائند لکھو
 اور واقع ہو نہیں جگہ فذلک دین میں مگر ہوتا ہے عمر شیر خوار لگی کے کہ دودھ بڑا اڑھائی برس ہیں مراد یہ کہ مرے سبب دودھ پینے کے بڑی عمر میں نہیں ہوتا
 : اڑھائی برس کی عمر تک ثابت نہیں ہوتی بلکہ چھوٹی برس میں دودھ بڑا اڑھائی برس کی عمر تک بیوے تو ہوتی ہے اور جو کما آج پینے چھائی کے مقصود
 اس ت بیان کے واقع اور صورت دودھ پلانے کا یہ کہ چھاتی سے دودھ پلا پلا کر تھین والا شرط میں چرخ ثابت ہونے حرمت دودھ پینے کہ چھاتی سے دودھ پلا
 یعنی برابر کہ چھاتی سے دودھ پلا وہ یا کسی چیز میں لیکر پلا وہ مانتہ چھو وغیرہ کے حرمت ہر طرح ثابت ہو جائیگی اور پہلے وقت چھٹانے دودھ کے نفی میں
 جو وقت چھٹانے کا مقرر اس سے پہلے ہو یہ علت کیدہ بیان اور یہ کہ کلام کا اور فقہ میں کھائی کہ نہیں اعتبار ہے دودھ چھٹانے کا پہلے وقت معین کے
 میان تک اگر دودھ پینے کا پہلے وقت معین کے اور پھر دودھ پلا وہ اس مدت میں تو ثابت ہوتی حرمت اور دودھ پلا نا بعد از معین کے
 درست نہیں سبب دودھ جزو آدمی کا ہے اور رفع اٹھانا جزو کسی کے نہ یہ ضرورت کے نام ہے اور ضرورت اب واقع ہو گئی اور بنا بریکہ نہیں جائز
 بطور دوا کے استعمال کرنا آدمی کے دودھ کا اور اہل طب نے ثابت کیا ہے کہ بیٹی کا دودھ دینا نہ کرنا تو آنکھ کو اور مشامخ نے میں لختان کیا ہے بعضوں
 نے نوکما کہ نہیں جائز ہے اور بعضوں نے کہا جائز ہے جبکہ ظن غالب ہو کہ اس سے رگہ جاتا ہے گائے دغیر و **وَعَنْ** جَحْشِ بْنِ جَحْشٍ أَنَّ النَّبِيَّ
عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَذْهَبُ عَنِّي مَذْمُومَةُ الزَّهَادِ فَقَالَ غُرَّةٌ عَنَّا وَأَمَةٌ دَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ سَلَمَةَ
 وَالدَّرِمِيُّ اور روایت ہے حجاج بیٹے حجاج اسلمی کہیے کہ نقل کی اسے بایں تحقیق اسے کما یا رسول اللہ کیا چیز در کرتی ہے مجھے حق دودھ کو پس
 فرمایا کہ مملوک یعنی بردہ غلام ہوا لونڈی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور انسائی اور داسی **ف** یعنی پوچھنے والے نے پوچھا کہ کوئی چیز ہے کہ
 اس کے ادا کرنے سے حق دودھ پلانے کا ادا ہو حضرت نے فرمایا کہ بردہ دینے سے دودھ پلانے کو حق اس کے دودھ پلانے کا ادا ہوتا ہے چونکہ دودھ پلانے کو
 حرمت کرتی ہے دودھ پینے والے کی اس کے بدلے میں اسکو خادم دیکھنا یا خدمت کرے اسکی **وَعَنْ** أَبِي الطَّفِيلِ لَعْنَةُ سَمِثَ لَ
 كُنْتُ حَاسِبًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَلَغْتَ أَهْرَافَ سَطِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَتَّى قَعَلْتَ ذَلِيلًا فَلَمَّا دَهَشْتُ
 قَبْلَ هَذِهِ أَرَضَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي طَفِيلٍ غُضِي عَنْهُ سَمِثَ لَ كَمَا تَحَابُّنَ بِيحَا هُوَ سَاحِقُ صَالِي لَدِ عَلَيْهِ سَلَمَ
 کہ کہ نامان آئی ایک عورت یعنی حضرت حلیمہ بن مچھادی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر اپنی یعنی انکی عظیم اور خوش کرنے کے لیے میان تک کہ بیٹھ گئی وہ چادر
 پس جب چلی گئی وہ کسی جگہ یعنی اور تعجب کیا لوگوں نے سبب تغیر اپنے اس کے اور بیٹھ جانے اس کے چادر مبارک پر کہ گیا کہ اس سے تونے دودھ پلا تھا
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو نقل کی یہ ابو داؤد نے **وَعَنْ** بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنَّ سَلَمَةَ التَّنْفُزِيَّ سَلَمَةَ وَكَثُفَتِ لُحُوقُ فِي الْحَا حَلِيَّةِ وَاسْتَمَنَ جَعْدُ
 فَكَانَ لَنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسِيكٌ أَرْغَبًا وَكَارِقٌ سَائِرُهُنَّ دَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ غیلان
 بن سلمہ تغنی مسلمان ہوا اس حال میں کہ اس پاس تھیں دس سو تین جاہلیت میں اور عورتیں بھی مسلمان ہوئیں مگر اس کے پس فرمایا بنی صلی اللہ علیہ وسلم
 کہ تو چار عورتوں کو یعنی اپنے نکاح میں اور ہر ایک کو باقیوں کو نقل کی یہ صحرا اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اس سے معلوم ہوا کہ نکاح کافروں کا صحیح ہے

اور بعضوں نے کہا جائز ہے جبکہ ظن غالب ہو کہ اس سے رگہ جاتا ہے گائے دغیر و

فاس اور دم کو کلمات، دینی راستے کو نکال دیکھو نہیں کرتے، علم ہوا کہ یہ حضرت بنی اسرائیل کے ایک شخص کی بیوی تھی۔
 کے غرض سے اس نے وہ شخص جو خدا مقرر کیا تھا وہ شخص حضرت یونس علیہ السلام کے والد تھے۔
 اَنَّهُمْ اَنْفَرُ الْعِيَالَةِ فَظَنَتْ فِي الرُّومِ وَفَارِسَ جَاذَعُوْا بَعْلُوْنَ اَوْلَادَهُمْ فَلَا بُرَّ اَوْلَادِهِمْ خَلَاكَ نَسَاؤُهُمْ سَاوَهُ عَمْرُؤُا فَقَالَ رَسُوْلُ
 اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الْوَلَدُ الْخَفِيْ وَهِيَ وَلَدُ الْوَدَّةِ سَمِيَتْ وَاهُ مَسْلُوْا وَهِيَ ابْنُ مَدَامِيْشِيْ وَبِكَيْسٍ كَمَا نَحْنُ مِنْ بَنِي مَوْل
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچنے کو لوگوں کے حال میں کہ وہ فرماتے تھے تحقیق تمہاری بیوی یہ کہ منہ کر کے بنی غیلہ سے چھوٹی بیوی تھی حال دم اور فاس کے
 وہ غیلہ کے تھے بنی اپنی اولاد کو پس نہیں ضرورتاً، دینی اولاد کو یہ چھوٹا لوگوں نے حضرت سے حکم غزل کر لیا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
 یہ غزل کرنا زائد ہو گیا ہے جو چھوٹا پویشیدہ اور یہ غصت بری، اہل ہوا اس بات پر کہ میں اور حضرت بنی غیلہ کے پوچھے جا چکی تھیں اس کی پسلم نے غیلہ سامعہ
 زیرین کے کہتے ہیں کہ کہتے ہیں وہ وہ اپنے کو حالت حمل میں اور نہ یہ میں لکھا ہے کہ غیلہ یہ جو کہ بلع کرے آدمی اپنی بیوی سے حالت دودھ پلانے میں
 پس علم، حراز کرنے سے بچنے سے بچان، اس کے کہ یہ ضرورتاً یہ چھوٹا کو پس حضرت نے ہی چاہا کہ منہ کر کے اس سے اس لیے چھوٹا نکالا اور دم کو کہ وہ بیکوتین و کچھ فرادگی
 اولاد کو نہیں بچایا پس نہ منع کیا اس سے اور وہ کہتے ہیں میں چھوٹا گاروین کو عرب بنی غیلہ کو گاروین تھے جو وہ تنگدستی اور لائق ہونے والے اس کو پس حضرت نے فرمایا
 کہ غزل کرنا زائد پویشیدہ ہے اور یہ دلیل ہوئی کہ انہیں جاننے کہتے غزل کو اور جو کہ بائز کہتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ سنسنی ہو یا تہذیب یا بیان اولیٰ ہو اور نہ یہ اولیٰ یہ کہ
 بیشہ حضرت عمر کے پاس حضرت بنی اور بنی راہ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایک جماعت میں چاہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے چھوڑ کر کیا آپ میں غزل کا پس کہا صحابہ
 نے کہ نہیں رضائے اسکا پھر کہا ایک شخص نے انہیں سے کہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ مؤدہ صغریٰ جو پس کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کہ حال وہ کیا ہے کہ نہیں ہوتا مؤدہ
 یہاں تک کہ پڑے حال بچتے یہی بھڑنے والے اسقاط کرے یا آپ سے پیدا ہو جاتا جاتا اور اسکو گارو سے تو وہ مؤدہ ہے پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سچ کہا
 تنہم و از کرے اللہ تعالیٰ تمہاری اور بہت تک کہ بچتے بنان نہ پڑے اسقاط حمل جائز ہو جان پتی جو بچتے ایک مہینے میں بعد بننے کے اور بچتے بننے
 کہا کہ یہ نہیں ولادت کرتی جو حضرت غزل پر بلاہ ولادت کرتی جو بابت یہ اس لیے کہ نہیں جو سچ حکم و واقعی کے اسواسطے کہ اس میں ہلاک کرنا جان کا ہوتا ہے
 بلکہ مشاہیر کے اس لیے اسکو وہ ابو یوسف وہ فرمایا کہ وہ چھ ضائع کرنے نطفہ کے کہ مہیا کیا ہو اسکو اللہ تعالیٰ نے فرزند پیدا ہونیکے لیے مشاہیر ہلاک
 کرنے فرزند کے اور گارو دینے اس کے کہ جیتا اور کہا ابن ہمام نے صحت کو پوچھا جو ابن سعد سے کہ انھوں نے فرمایا کہ غزل مؤدہ صغریٰ جو اولیٰ اما سے ہے
 کہ وہ پوچھے کہ علم غزل سے پس کہا انھوں نے کہ نہیں دیکھا ہے کسی مسلما کو کہ کرنا ہو یا ابن عمر سے کہ حضرت عمر نے مارا غزل کرنے پوچھو شخص کو اور
 حضرت عمر اور حضرت عثمان سے کہ منع کرتی تھی غزل سے انتہی اور ظاہر ہو کہ کسی حمل پر نہ پڑے پڑے وَعَنْ اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَعْطُوْا لَمَّا نَعِدَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنْ مِّنْ اَسْبَابِ التَّاسِيْعِ عِنْدَ اللّٰهِ مِثْلُ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الرَّ
 يُفْقِرُ اِلَى اَمْرٍ اَوْ يَنْفَقُ اِلَيْهِ ثُمَّ يَكْشُرُ سِرَّهَا وَاهُ مَسْلُوْا اور روایت ہے ابی سعید رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق بڑی امانت
 نزدیک اللہ تعالیٰ کے دن قیامت کے اور سچ ایک روایت کے تحقیق بتین لوگوں کا نزدیک خدا کے باعتبار تہ کے دن قیامت کے وہ شخص جو کہ پوچھے
 طرف عورت اپنی کے نبی محبت کرے اس سے اور پوچھے عورت طرف دیکھ کر ظاہر کرے بھیدا اسکا نقل کی پسلم نے غیلہ تحقیق بڑی امانت اس کا
 طبعی نے کہ نبی بہت بڑی امانت کو نبی نہایت اوجہن آدمی پوچھا جو کیا دن قیامت کے امانت اس شخص کی جو کہ صحبت کرے اپنی بیوی سے پھر افشا
 کرے بھیدا اسکا اور کہا اشرف نے کہ معنی اس کے یہ کہ بہت بڑی خیانت امانت کی نزدیک اللہ تعالیٰ کے دن قیامت کے خیانت اس شخص کی
 جو کہ صحبت کرے اپنی بیوی سے پھر افشا کرے اس کے بھیدا کو افشا کرنے بھیدا سے مراد یہ ہے کہ کہتا ہے کہ کوئی نہ چاہے کہ گنہگار ہو اور اسکی

ابو یونس قال کان زوج بريرة عبد السود يقال لمغيث كان في انحر اليه يطوف خلفه فاني سكت
المدني يكي ودمه عن تسيل على حنجره فقال النبي صلى الله عليه وسلم للعباس يا عباس ان لا تغيب عن غيب مغيث
بريرة ورجل بغض بريرة مغيثا فقال النبي صلى الله عليه وسلم لوربعيته فقال يا رسول الله تامل في قال انما اشفقه فانت
لا تحجز بيني وبينه البخاري اور روایت ابن عباس سے کہ کما تھا خاوند بریرہ کا غلام سیاہ اور کمو غیث کو یاد میں رکھتا ہوں طرف اس کا گھر تھا مجھے
بریرہ کے دینے کو چون میں روتا اور سواؤسکے بستے اوکی داڑھی پر سر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے عباس کے کہ عباس کیا نہیں تعب کرتا تو چاہئے سبک
تہ پر ہوا و دشمن رکھتے بریرہ کے سے غیث کو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو کاشکے جمع کرے تو منیت سے نبی نکاح کرے اس سے پس عرض کیا یا نبی
کہ یا رسول اللہ کیا حکم فرماتے ہو مجھ کو یعنی وجہ فرمایا اسوا اسکے نہیں کہ سفارش کرتا ہوں میں نبی حکم کرتا ہوں مجھ کو استنباہا کہ بریرہ نے زمین حاجت مجھ کو کی مرجع
کرنے میں یعنی مجھ کو پس رہنا منظور زمین نقل کی یہ سفارش نے ف غلام سیاہ یعنی مانند غلام سیاہ کے تھا برصورتی میں یا اول غلام تھا پھر آزاد کیا گیا
پس ہو گیا آزاد پس نہیں سفارشی ہے اس روایت کے کہ وہ تھا آزاد اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کو سفارش کرنے عیبت سے اچھی بات ہے اور یہ بھی معلوم ہوا
کہ قبل کرنا سفارش کا واجب نہیں اور اس کے نہ ماننے پر امام کو مواخذہ بھی نہیں ہوتا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ عداوت بسبب ظلمی اور برہمنی کے جائز ہے و جمع
الفصل الثانی عن عائشة انما ارادت ان تغيب فمروا بکثیرا فزوج فسال النبي صلى الله عليه وسلم فامر
ان يبدل الرجل قبل المرأة ابوداود والنسائي روایت ہر عائشہ سے کہ وہ غصوں نے آزاد کیا آزاد کرنے و ملوک اپنے کا از پسین تھے
خاوند نبوی پھر پھر عايشہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس حکم فرمایا حضرت عائشہ کو یہ کہ آزاد کرین مرد کو پہلے عورت کے نقل کی یہ ابوداود و النسائی نے فی اسنی
تاک عورت کو اختیار نہ ہے بیچ نکاح کے یعنی اگر عورت کو پہلے آزاد کر تین تو آزاد غلام کے نکاح میں ہوتی اس صورت میں اس کو اختیار تھا چاہتی نکاح میں رہتی چاہتی
نہ رہتی جیسا کہ مذہب تینوں اماموں کا ہے چنانچہ بیان فصل اسکا بھی ہو چکا ہے پس اسلئے فرمایا کہ مرد کو پہلے آزاد کرین تا عورت کو اختیار نہ ہے ابوظام ہر یہ کہ اولی
و دیکھ آزاد کرنے کو اس لیے فرمایا کہ وہ کامل اور افضل ہے اس لیے فرمایا کہ اکثر بڑھتی ہے عورت اس سے کہ بڑھتا و نماؤسکا غلام غلام نکاح کے و ملوک ہم جمع
و عنہا ان بنی عتقک و ہی عند مغيث فحدث رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال لها اني بك فاحيا لك ذكرا
ابوداود اور روایت ہر عائشہ سے کہ بریرہ آزاد ہوئی اس حال میں کہ وہ تھی نکاح میں غیث کے پس اختیار دیا بریرہ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی نکاح
کے لئے نہ کرنے کا اور فرمایا اس کو اگر زیدی کر گیا تجھے یعنی جامع کر گیا خاوند تیرے میں نہیں اختیار رہنے کا واسطے تیرے نبی واسطے حامل ہونے رضا کے ساتھ نہ رحمت اس کی کے
نقل کی یہ ابوداود نے ف ہدایہ میں لکھا ہے کہ اگر نکاح کرے تو نبی ساتھ فون مولی اپنے کے یا نکاح کرے اس کا مولی ساتھ رضا و ملکی کے یا بغیر رضا
او ملکی کے اور پھر وہ لوٹتی آزاد ہو تو اس کو اختیار ہے نکاح میں رہنے نہ رہنے کا آزاد ہو خاوند اس کا غلام اور اگر لوٹتی اپنا نکاح اپنے آپ کرے بغیر فون مولی کے
پھر آزاد کرے مولی اس کو تو نافذ نہیں ہے یعنی صحیح ہو جاتا ہے نکاح اس کا ساتھ آزاد کرنے کے اور زمین اختیار ہوتا اس کو و تینوں امام اس میں مخالف ہیں ہمارے
کہ اگر خاوند اس کا آزاد ہو تو زمین اختیار اس کو اور کما ابن ہمام نے کہ سبب اختلاف کا یہ ہے کہ بریرہ کے خاوند کے حق میں دو روایتیں تھیں ایک یہ صحیح میں
ثابت ہوا ہے حدیث عائشہ سے کہ حضرت نے اختیار دیا بریرہ کو اس حال میں کہ تھا خاوند اس کا غلام اور صحیح میں یہ بھی روایت ہو کہ اس کا خاوند آزاد تھا بلکہ آزاد
کی گئی اور اس طرح سنن ابن ابی ہریرہ اور کما ترمذی نے کہ یہ حدیث صحیح ہے پس اور اماموں نے پہلی روایت کو ترجیح دی ہے اور امام ابو حنیفہ نے روایت
دوسری کو جمع و ملا علی نے قول ابن ہمام کا تفصیل سے مرقا میں لکھا ہے بخوف درانی کے خلاصہ و سکا یہاں لکھا گیا باب **الصدق**
باب ہر بیچ بیان مہر کے ف ادنی درجہ ہر کا نزدیک امام ابو حنیفہ کے دس درجہ ہیں اور امام مالک کے نزدیک چوتھائی دینار اور امام شافعی اور امام احمد کے

نزدیک چہیز ملاحت شمن یعنی مولیٰ ہوئی رکھ ساتھ اس کے مہربانہ جانتے ہر طرف شرح دعا سے معلوم ہوتا ہے کہ دس درہم وزن میں سات
 شقال بھر ہوتے ہیں اور شقال ساتھ چار ماشہ کا ہوتا ہے دس درہم ساتھ اکتیس ماشہ بھر ہوئے پس اگر یہ بارہ ماشہ کا ہر جیسے کلدیہ شقال کا اور ڈبل
 اچٹلی دار تو دس درہم کے دو روپے اور دس آنے ہوئے اور نہایت چار دس درہم کا اور ہر حضرت کی سب بیویوں کا سوا ابراہیم علیہ السلام کے اور ہر حضرت کی سب بیویوں کا
 سو درہم حضرت فاطمہ کے بیٹی السہل علیہا السلام پانسو درہم کا بیٹی ہانسو درہم کے حساب کو رتے ایک سو اکتیس روپے چار آنے ہوئے اگر یہ بارہ ماشہ کا ہر جیسے کلدیہ
 سیدھی کل کا یا ڈبل یا تیل دار اور اگر روپیہ ساتھ گیارہ ماشہ کا ہر جیسے لکھنو وغیرہ کا تو ایک سو چھتیس روپے پندرہ آنے تین پائی اور پندرہ لکھڑے پائی کے
 تیس لکھڑوں میں سے ہوئے اور ہر حضرت ام حبیبہ کا چار درہم چار سو دینار کا تھا جس کے لکھڑے چار سو روپے تھے اگر دس روپے کلدیہ سیدھی کل کے یا ڈبل یا تیل دار
 اور اگر روپیہ لکھنو کے ہوں تو ایک ہزار پچانوین روپے دس آنے پانچ پائی کے تیس تین سے ہوئے اور ہر حضرت فاطمہ کا چار سو شقال چاندی کا ہر جس کے دس سو روپے
 ہوئے اگر روپیہ کلدیہ سیدھی کل کے یا ڈبل یا تیل دار ہوں اور اگر لکھنو وغیرہ کے ہوں تو ایک سو چھتیس روپے تھے اگر پانچ پائی اور چار پائی کے تیس تین سے ہوئے
 ہوا بڑا معتمد اس سوا ام حبیبہ کے اور ہر حضرت کی صاحبزادیوں کا سو درہم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے

مہر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا		مہر حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا		مہر حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے صاحبزادیوں کا	
دس درہم	۴۰۰	دس درہم	۴۰۰	دس درہم	۵۰۰
یا دینار	۲۰۰	یا دینار	۲۰۰	یا دینار	۵۰۰
ماشہ	۱۲۶۰۰	ماشہ	۱۲۶۰۰	ماشہ	۱۵۰۰
کلدار ڈبل و تیل دار	۱۵۰۰	کلدار ڈبل و تیل دار	۱۵۰۰	کلدار ڈبل و تیل دار	۱۵۰۰
لکھنو وغیرہ کے	۱۵۰۰	لکھنو وغیرہ کے	۱۵۰۰	لکھنو کے	۱۵۰۰
۳ پائی	۲۳	۳ پائی	۲۳	۳ پائی	۲۳
جزو	۲۳	جزو	۲۳	جزو	۲۳

روپیہ کلدیہ سیدھی کل کا اور ڈبل یا تیل دار ہونے کا ماشہ کا اور پائی نام ہر آنے کے بارہویں حصہ کا اور نہ ہر سو لوان حصہ روپے کا مولانا فیض علیہ
 وغیرہ **الفصل الاول** صل پہل عن سہل بن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءہ امرأۃ فقالت
 یا رسول اللہ انی وھبت لک فقامت طویلاً فقلم رجل فقال ان رسول اللہ زوجہ ہا ان لکنک لک فیہ لکاحۃ فقال اھل عتک
 مبر شیعۃ تصدقوا قال ما عندی الا ازاری هذا قال فالتسرو کو خاتمہ ام حبیبہ فی النفس لکن مبر شیعۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم اھل عتک مبر القمان شیعۃ قال نعم سورۃ کذا و سورۃ کذا فقال قد زوجتکما بما معک مبر القمان وفردوایۃ قال انطلق
 فقد زوجتکما ففعلتھا من القرآن متفق علیہ روایت ہر سہل بن سعد سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی ایک عورت اور کہا او نے یا
 یا رسول اللہ تحقیق بخشی نے مجھے ماں اپنے واسطے کیا اور کھنٹی ہی دیکھ یعنی اور آنحضرت ساکت تھے کچھ جواب نہایت نیست کا نہ پاس کھڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ
 نکاح کرو میرا اس سے یعنی حکم کرو او کو نکاح کرنے کا مجھے اگر نہیں ہی کہو او میں کچھ حاجت پس فرمایا حضرت نے کیا ہوتا ہے پاس کچھ چیز کہ میرے لیے تو او کو کہا او اس
 شخص نے کہ نہیں میرے پاس کچھ مگر تین میرے فرمایا حضرت نے پس ہر دو ملا یعنی کوئی چیز اور اگر ہر ایک لکھنوی اور بکی پیش ہونہا او نے اور نہ پائی کوئی چیز پس
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو ساتھ تیرے قرآن سے کچھ مٹی تھو کہو قرآن یاد ہوا یا نہیں کہا او اس شخص نے کہ ہاں سورۃ غلانی اور سورۃ فطلیٰ پس فرمایا نکاح
 کرو یا بیٹے تیرا اس سے سبب اس چیز کے کہ ساتھ تیرے ہر قرآن سے اور ایک روایت میں ہے کہ کہا جا پس تحقیق بیان کرو یا بیٹے تیرا اس سے پس سکھا او کو قرآن سے
 فعل کی یہ بخاری اور سلم نے فہم بخشی میں لای حکم تھا اگر کوئی عورت بخشے نفس اپنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو تو حلال ہوا اور نہ نہیں واجب حضرت پر و یا کو کوہ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ مِنْهَا فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى عَضَادِ الْبَابِ فَقَالَ الْفَرَامُ قَدْ خَرَجْتُ وَنَجَّيْتُ
 الْبَيْتَ فَرَجَعَتْ قَالَتْ فَتَبِعْتَهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا ذَاكَ قَالَ لَا لِيْسِيْلَ أَوْ لِيْسِيْلَ أَنْ يَدْخُلَ بَيْنَكُمْ وَقَارَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ جُرَيْجٍ
 ۱ اور روایت ہے کہ ایک شخص مہمان یا حضرت بن ابی طالب کے پاس گیا کیا حضرت علی نے اس کے لیے کھانا ایک کافلہ فرمایا اور میں ہم محل حضرت علی علیہ
 وسلم کو اور کھادین وہ ہمارے ساتھ تو بہتر ہے بلایا حضرت کو اور آئے حضرت علی علیہ السلام اور کئے دو تین ہاتھ پانچ دو تین بازو دو دروازے پس دیکھا
 پردہ ڈالا جوانی کو نہ دیکھ سکے پس پھر گئے حضرت کا حضرت فاطمہؓ نے پس پیچھے پیچھے گئی بنی حضرت کے اور کہا بیٹا ہی رسول خدا کے کس چیز نے پھیرا کہ وہ فرمایا میں
 واسطے میرے یا واسطے کسی نبی کے یہ کہ وہ اہل ہو گھر زینت کے میں نکل گیا یہ معلوم رہا ماحضہ ف قرام پردہ ہارے منتقل ہوئے ان کے کہ کما کہ منتقل نہ تھا لیکن
 دھا نکاتھا اس سے جو اور کو مانتہ چھپ کر رہا وہ دہن کے اور رسالت کشمیر کی جو اور حضرت اسکو دیکھ کر چھپ گئے آگاہ کرنے کے لیے اس پر کہ بہترین ہے کہ
 زینت دنیا کی جو اور وہ باہر تصان آخرت کے جو میں وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَنَعَنِي فَلَمْ
 يَجِبْ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَمَنْ دَخَلَ عَلَى غَيْرِ دَعْوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغِيرًا وَاهُ أَبُو دَاوُدَ ۱ اور روایت ہے محمد ابن عبد بن عمر کے کہ
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شخص کو دعوت کیا جاتے پھر قبول کرے پس بیشک نافروانی کی اسکو در رسول اسکی اور وہی آیا مجلس کمانے کی بن
 بن بلانے یا چور کو نکال کر لے کر اسکی یا ابو داؤد نے آ یا چھپا اسکی یا بغیر ذن صاحب خانہ کے پس گویا چھپا آیا یا اندر چور کے پس گنگار نہ ہوا جیسے گنگار
 ہو تا جو سبب جانے کے کسی کے گھر میں حاصل بیکہ حضرت نے اپنی امت کو تعلیم کیے اچھے اخلاق کا وضع کیا انکو میری فصلتوں سے کہ قبول کرنا دعوت کا
 بلا عذر دلائل کرتا ہو تکبر نفس اور عورت اور عدم الفت پر اور جان کسی کے ہاں بغیر دعوت کے دلائل کرتا ہو جس نفس اور مال کرنے دولت برے
 وَعَنْ جُرَيْجٍ مِّنْ أَهْلِ بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا لَجَّعَ الْإِلْعِيَانُ فَلَجَّ أَقْرَبُهُمَا
 يَا أَبَا وَإِنْ سَبَقَ أَحَدُهُمَا فَلَجِبَ الَّذِي سَبَقَ وَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ ۱ اور روایت ہے ایک شخص سے کہ تم اسکو جو بنی نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم کے سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت اگئے ہو ماورین دو دعوت کرنیوالے پس قبول کر دعوت اسکی کہ بہت نزدیک ہو ان دونوں میں
 سے اندوہی دروازے کے اور اگر پہلی کی ایک نے ان دونوں میں سے پس قبول کر دعوت اسکی جسے پہلی کی نقل کی یا احمد یا ابو داؤد نے ف
 ظاہر ہے اس صورت میں جو جمع نہیں کر سکتا یعنی دونوں کی دعوت نہیں کھا سکتا ہو سبب ایک ہی وقت ہونے کے اور انہما کے کے اور جمع کر سکتا ہو
 تو دونوں کی دعوت قبول کرے اور حکم تو ہمسا کیا ہو اور اگر اہل شہر دعوت کریں تو رہاں مرجع اور جہت سے ہوگی مثل مغرب اور صلاح اور ادرحق کے یعنی
 اگر اہل شہرین سے سوائے ہمسایہ کے وہ آدمی اسکی دعوت کریں تو اسکی دعوت قبول کرے کہ جو مان پچان ہو یا نبیت ہو غیر ذلک اور اس حدیث ہے
 بِسْمِ اللَّهِ بِمَا جَوَّابُ اللَّهِ بِمَا تَقْوَى بِمَا جَعَلَ وَالْإِلَاحُ كَسَاسِ جِلْدِ نِيَا كَوْنُ جَوَّابُ اسے اور پورے مع وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ أَوَّلِ يَوْمٍ حَقٌّ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّانِي سُنَّةٌ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّلَاثِ سَمْعَةٌ وَمَنْ سَمِعَ سَمْعَهُ اللَّهُ بِهِ رَوَاهُ
 التِّرْمِذِيُّ ۱ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا پہلے دن کا حق ہو اور کھانا دوسرے دن کا سنت ہو اور کھانا تیسرے
 دن کا سنا ہو اور جو کوئی سنا دے سنا دیا اللہ اسکو نقل کی یہ ترمذی نے نف حق ہے یعنی نکاح میں پہلے دن کا کھانا کھانا اور قبول کرنا کا واجب ہو
 یا سنت ہو کہ ہر سبب اختلاف ملکا کے و دوسرے دن کا کھانا سنت اور تہم ہو اور تیسرے دن کا اسلیے بتا ہوا کہ لوگ سنیں اور تعریف کریں اور
 جو کوئی سنا دے یعنی مشکو کے اپنے تین ساتھ سخاوت کے لہر کے بے شہور گچھا اسکو اللہ تعالیٰ میلان چشمیں کرانے شانے اور دکھانے کے لیے جو تھا
 یہ جہاں او مفری ہو پس سو ہو گا لوگوں میں کما طبی نے کہ یہ اللہ تعالیٰ ہندے کو کچھ نعمت دے تو لازم ہو اسکو کہ شکر ادا کرے اور تہم ہو دوسرے

حدیث ہے کہ ایک شخص مہمان یا حضرت بن ابی طالب کے پاس گیا کیا حضرت علی نے اس کے لیے کھانا ایک کافلہ فرمایا اور میں ہم محل حضرت علی علیہ وسلم کو اور کھادین وہ ہمارے ساتھ تو بہتر ہے بلایا حضرت کو اور آئے حضرت علی علیہ السلام اور کئے دو تین ہاتھ پانچ دو تین بازو دو دروازے پس دیکھا پردہ ڈالا جوانی کو نہ دیکھ سکے پس پھر گئے حضرت کا حضرت فاطمہؓ نے پس پیچھے پیچھے گئی بنی حضرت کے اور کہا بیٹا ہی رسول خدا کے کس چیز نے پھیرا کہ وہ فرمایا میں واسطے میرے یا واسطے کسی نبی کے یہ کہ وہ اہل ہو گھر زینت کے میں نکل گیا یہ معلوم رہا ماحضہ ف قرام پردہ ہارے منتقل ہوئے ان کے کہ کما کہ منتقل نہ تھا لیکن دھا نکاتھا اس سے جو اور کو مانتہ چھپ کر رہا وہ دہن کے اور رسالت کشمیر کی جو اور حضرت اسکو دیکھ کر چھپ گئے آگاہ کرنے کے لیے اس پر کہ بہترین ہے کہ زینت دنیا کی جو اور وہ باہر تصان آخرت کے جو میں وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَنَعَنِي فَلَمْ يَجِبْ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَمَنْ دَخَلَ عَلَى غَيْرِ دَعْوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغِيرًا وَاهُ أَبُو دَاوُدَ ۱ اور روایت ہے محمد ابن عبد بن عمر کے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شخص کو دعوت کیا جاتے پھر قبول کرے پس بیشک نافروانی کی اسکو در رسول اسکی اور وہی آیا مجلس کمانے کی بن بن بلانے یا چور کو نکال کر لے کر اسکی یا ابو داؤد نے آ یا چھپا اسکی یا بغیر ذن صاحب خانہ کے پس گویا چھپا آیا یا اندر چور کے پس گنگار نہ ہوا جیسے گنگار ہو تا جو سبب جانے کے کسی کے گھر میں حاصل بیکہ حضرت نے اپنی امت کو تعلیم کیے اچھے اخلاق کا وضع کیا انکو میری فصلتوں سے کہ قبول کرنا دعوت کا بلا عذر دلائل کرتا ہو تکبر نفس اور عورت اور عدم الفت پر اور جان کسی کے ہاں بغیر دعوت کے دلائل کرتا ہو جس نفس اور مال کرنے دولت برے وَعَنْ جُرَيْجٍ مِّنْ أَهْلِ بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا لَجَّعَ الْإِلْعِيَانُ فَلَجَّ أَقْرَبُهُمَا يَا أَبَا وَإِنْ سَبَقَ أَحَدُهُمَا فَلَجِبَ الَّذِي سَبَقَ وَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ ۱ اور روایت ہے ایک شخص سے کہ تم اسکو جو بنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت اگئے ہو ماورین دو دعوت کرنیوالے پس قبول کر دعوت اسکی کہ بہت نزدیک ہو ان دونوں میں سے اندوہی دروازے کے اور اگر پہلی کی ایک نے ان دونوں میں سے پس قبول کر دعوت اسکی جسے پہلی کی نقل کی یا احمد یا ابو داؤد نے ف ظاہر ہے اس صورت میں جو جمع نہیں کر سکتا یعنی دونوں کی دعوت نہیں کھا سکتا ہو سبب ایک ہی وقت ہونے کے اور انہما کے کے اور جمع کر سکتا ہو تو دونوں کی دعوت قبول کرے اور حکم تو ہمسا کیا ہو اور اگر اہل شہر دعوت کریں تو رہاں مرجع اور جہت سے ہوگی مثل مغرب اور صلاح اور ادرحق کے یعنی اگر اہل شہرین سے سوائے ہمسایہ کے وہ آدمی اسکی دعوت کریں تو اسکی دعوت قبول کرے کہ جو مان پچان ہو یا نبیت ہو غیر ذلک اور اس حدیث ہے بِسْمِ اللَّهِ بِمَا جَوَّابُ اللَّهِ بِمَا تَقْوَى بِمَا جَعَلَ وَالْإِلَاحُ كَسَاسِ جِلْدِ نِيَا كَوْنُ جَوَّابُ اسے اور پورے مع وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ أَوَّلِ يَوْمٍ حَقٌّ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّانِي سُنَّةٌ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّلَاثِ سَمْعَةٌ وَمَنْ سَمِعَ سَمْعَهُ اللَّهُ بِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۱ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا پہلے دن کا حق ہو اور کھانا دوسرے دن کا سنت ہو اور کھانا تیسرے دن کا سنا ہو اور جو کوئی سنا دے سنا دیا اللہ اسکو نقل کی یہ ترمذی نے نف حق ہے یعنی نکاح میں پہلے دن کا کھانا کھانا اور قبول کرنا کا واجب ہو یا سنت ہو کہ ہر سبب اختلاف ملکا کے و دوسرے دن کا کھانا سنت اور تہم ہو اور تیسرے دن کا اسلیے بتا ہوا کہ لوگ سنیں اور تعریف کریں اور جو کوئی سنا دے یعنی مشکو کے اپنے تین ساتھ سخاوت کے لہر کے بے شہور گچھا اسکو اللہ تعالیٰ میلان چشمیں کرانے شانے اور دکھانے کے لیے جو تھا یہ جہاں او مفری ہو پس سو ہو گا لوگوں میں کما طبی نے کہ یہ اللہ تعالیٰ ہندے کو کچھ نعمت دے تو لازم ہو اسکو کہ شکر ادا کرے اور تہم ہو دوسرے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَفَافَةً فَقَالَتْ كَهْ أَمْسِكْنِي وَقَدْ هَمَّكَتُ يَوْمَئِذٍ لَعَالَيْتُ دَلَعِي أَنْ تَوْنُ مِنْ سَائِلِكَ فِي بَعْضِهِ رُبَّمَا

عطاء بن ریح تابعی سے کہنا حاضر ہوئے ہم ساتھ ابن عباس کے بیٹے کے جس پر مقام مرتضیٰ بن ابی اسحاق نے یہ سن کر سب سے زیادہ اصرار کیا
عمرہ سلم کی پس جہت کہ لٹھا تو تم نہ نہ نکالیں نہ بہت بل واسکوا اور نہ خدشہ دو واسکوا ورنہ انہما واسکوا مسیحی تھے اور عظیم کروا سکی اس لیے کہ تیس ہزار ہجرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نو بیویاں تھیں حضرت تیسہ کرتے یعنی نوبت کرتے تھے انہیں سے واسطے ان کے اور تقسیم کرتے تھے ۱۰ ہجرت
نے کہا عطار کے ۱۰ عورت کی سب سے زیادہ سدا علیہ السلام تقسیم کرتے تھے واسطے اس کے پونچھ کو نہ ہو کہ وہ تھیں صنفیہ و تھیں صنفیہ خرب مورون کی مرنے
میں کہ یہ تھیں مدینہ میں نقل کی یہ بخاری اور سدا نے اوکھ میں نے لکھا کہ حدیث سے ہر کہنا عطار نے کہ وہ عورت کہ تقسیم کرتے تھے اس کے لیے سودہ بن
اویسی است صحیح ہر کہنا تھا انھوں نے دن اپنا بیٹے نوبت کا واسطے عائشہ کے مسبقہ کہ راہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طلاق نہیں
کہا انھوں نے واسطے حضرت کے کہہ بنے دو کھواپنے نکاح میں اور تحقیق بخند یا مینے دن اپنا واسطے عائشہ کے، مہر اسکے کہوں میں تمھاری دیوان سے
بہشت میں حضرت میمونہ غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں سے ہیں اور خالہ تھیں ابن عباس کی اور سرت نام ایک ہر کہنا ایک منزل ہر کہنا سے
قر حضرت میمونہ کی وہیں ہوا اور نکاح اور زفاف بھی لکھا وہیں ہوا تھا اور انتقال بھی وہیں ہوا اور اس لیے یہ تحلیل جزئی کی یعنی نہ بلا واس کیدان
بیویوں میں سے ہر کہنا حضرت نے نوبت مقرر کر رکھی تھی اوکی اور کہنا خطابی نے کہ یہ کہنا کہ وہ عورت نہ نہیں تقسیم کرتے تھے حضرت کے لیے حضرت تھیں
وہم ہر کہنا کسی راوی سے واقع ہوا ہر کہنا وہ سودہ ہی تھیں اور تھیں صنفیہ خرب مورون کی مرنے میں بخ جانا چاہیے کہ انتقال ہوا صنفیہ کا رمضان کے
مہینے میں سپہ پچس ہجری میں اور بعضوں نے کہا سن ماہوں یا چھپن میں تیج زمانہ معاویہ کے اور فن کی کئیں بقیع میں اور میں میمونہ سنہ کیا دن میں
اور بعضوں نے کہا سنہ جھاسٹھ میں اور بعضوں نے کہا سنہ تیسٹھ میں اور حضرت عائشہ میں مدینہ میں سنہ ستاون میں اور بعضوں نے کہا سنہ ٹھاون میں اور
میں سودہ سن چاروں میں اور بعض نے پچاس میں اور مسلمہ سنٹھ میں اور ام حبیبہ سنچو الیس میں اور زینب بنت جحش سنہ بیس میں اور جب یہ سنہ پچاس
میں لکھا ذکرہ صاحب المصابہ اور حضرت خدیجہ کا انتقال ہوا پہلے ہجرت کے اور زینب بنت خریکہ کا بھی انتقال حضرت کے سامنے ہوا پس جب یہ معلوم ہوا تو
حضرت صنفیہ کا مرناسب بیویوں کے بعد غیر صحیح ہوا اور غیر لفظ کانت کی میمونہ کی طرف پھیرن تو نہیں مناسب جزئ اس قمل کے مات بالمدینہ اس لیے کہ

وہ مرنے میں سرت میں نہیں خالی ہر کہنا کلام نکال سے واللہ علم بحال

باب عَشْرَةٌ فِي نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ف ہر ایک عورت جو کہنا گویا اعتبار از زہد کرنے اقسام عورتوں کے کہنا بیٹہ اکبرہ اور زینبہ و خوش خلق اور غلیہ و زعفرہ اور ان کے کے الاظہر

یہ تھا کیوں کہ تین بیان حقوق عورتوں کے

فصل الاول فی نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ حَتَّىٰ إِنْ كُنَّ خُلُقًا مِنْ خُلُقٍ فَإِنَّهُنَّ رِجَالٌ وَأَعْلَاهُ فَإِنَّهُنَّ نِصْفُكُمْ كَمَا كُنْتُمْ وَأَنْتُمْ كُنْتُمْ أَنْتُمْ

اَعْلَوْحَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ مَقُولُ عَلِيٍّ رَايْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُوضُ فِي بَيْتِ بَنِي هَاشِمٍ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ

اس لیے کہ تحقیق عورتیں پیدائی گئی ہیں پہلی سے کہ وہ ٹیڑھی ہر اور تحقیق بہت ٹیڑھی چیز پہلی میں اور پہلی پہلی گراہ کرے کہ سیدھا کرے پہلی کو توڑے گا

اسنو اور کہ بیٹے تو یہ کسی کو اپنے حال چاہیہ یہ سگی ٹیڑھی میں قبل کرو وصیت حج حق عورتوں کے نقل کی یہ بخاری اور سلم نے ف یعنی حضرت حوا کہ

اصل اور اول سب عورتوں کی ہیں حضرت آدم کی اور پہلی میں سے پیدا ہوئیں کہ وہ بہت ٹیڑھی ہوتی ہیں پہلی اصل میں ٹیڑھا ہیں ہر

کوئی اسکو متغیر نہوں کو سکتا اور ٹیڑھی پہلی کا سال یہ ہر کہ اگر تو سیدھا کیا چاہے تو ٹوٹ جاوے گی اور اگر تو اسکو صحیح کرے بحال خود تو ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہے گی

کہ چاہتا ہوں کہ جلدی کرے تو اس میں بیٹھے اور سیکھ جاوے یہ میری بھی بیٹھنا تھا کہ مشورہ کرے تو مان یا پانچے سے کہا عائشہ نے کیا ہر وہ اور رسول خدا کے پاس ہی
حفت نے دہر و عائشہ کے یہ مذکور۔ کہا عائشہ نے کیا تھا اسے مقدم میں اور رسول خدا کے مشورہ کروں اپنے مان یا پانچے سے لینے مشورہ اس میں کہتے ہیں کہ اس میں کچھ
موجود تھا جو اور مجھے اس میں کچھ تر و دین بکرا اختیار کیا میں نے اس کو اور رسول دیکھ کر اور گھر آ کر وہ رسول کرتی ہوں میں آپ سے یہ کہ جب وہ کسی عورت کو اپنی
موتوں میں سے ساتھ اس چیز کے کہ کہا میں نے نہ آیا حضرت نے نہیں پوچھیں مجھے کوئی عورت ان میں سے کہ نہ خبر نہ تھا میں اس کو تحقیق اس دعا سے
نہیں بھی بچو کیسے رنج دینے کو اور نہ خواہ مخواہ کیسے تکلیف دینے کو لیکن بھیجا ہو مجھ کو احکام دین سکھائی کو اور آسانی کر نیکیوں کی سلم نے ف پایا میرے
اغ شایہ کہ تھو پر دیکھ حکم پہنچے سے چلا کاہی اور ہنساون اغ یعنی کوئی بات خوش طبعی کی کہوں تا حضرت کا حال رنج ہوا اور خوش ہوں میں سے معلوم ہو کہ یہ
آؤں کو کہ تیرا پندہ دوست کو ٹھکین کیسے تو ایسی بات اس کے لگے کہ وہ ہنسے اور خوش ہوا ورنہ شمول ہوا میں چنانچہ آیا جو کہ چھڑے لکھی جا ہیو ٹھکین دیکھتے تو خوش
کرتے اور اس کے ساتھ خوش طبعی کے اور آیت مذکورہ ساری ہوں جو یا ایاہ البنی قل لا زواج ان کنتن ترون الحیوة الدنیا ورنہما فتعالین استمکنہ اس میں سرسرا
جھیلان کنتن ترون اللہ ورسولہ و لا رالاخرة فان اللہ اعلم بحالت منکمن ارجو عظیمًا حاصل آیا کہ یہ ہو کہ مہد ساری محمد اپنی بیویوں کو کہ میں تو اختیار کیا جو فقر
دنیا میں پس اگر تم نہ ارضی ہو میرے فقر پر تو نیز و مجھ کو اور آ میرے پاس فائدہ مند کرو میں ملو اور حضرت کروں مجھ کو حضرت کو راجعی طرح اور اگر انہی ہوگی میرے
فقر پر اور ارادہ کروگی رخصتا مندی خدا اور رسول کا اور ملنے بنت بہ تو ملو اللہ تعالیٰ حوض اس شدت کے ثواب کا بٹا اور مشورہ کرے تو اخ حضرت نے یہ
اسی لئے فرمایا نہ عائشہ صیغہ سن میں مبادا باقتضای سن کے دنیا اختیار کریں و آخرتہ اختیار کریں اور انہی میں مجھے جہا ہوتے پر تو ان کو بھی ضرر نہ پہنچا اور ان کے
مان یا پانچے کو بھی اور اگر اپنا مان یا پانچے سے پوچھیں گے تو وہ وہی صلاح دینگے جو ان کے حق میں بہت ہوگی اور حضرت عائشہ نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سن کیا
کہ جو کچھ میں نے جواب دیا جو اس کی خبر اور کسی بیوی کو کہیں کا سبب و سکا یہ تھا کہ نظروں کو یہ تھا کہ شاید کوئی بیوی دنیا کو اختیار کرے اور حضرت کے نوح سے
محل جاوے اور یہ بات انہوں نے بسبب نہایت محبت کے حضرت سے اور غیث کرنے کے سو کون پر ہی پس حضرت نے فرمایا یہ مجھے نہیں ہونیکا جو کوئی پوچھگی
میں کہدے گا کہ اس میں بھلاؤں کا ہو اگر میں نہ کون تو بے شفقتی نہایت ہوتی جو مجھ کو اللہ نے لیس کو رنج اور تکلیف دینے کے لئے نہیں بھیجا بلکہ مجھ کو تعلیم خلائق
اور آسان کرنے اور امراؤں کے لئے بھیجا جو بیعت **وَحَسْبُ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَعَارُ عَلَى النَّبِيِّ وَهَكَى اَنْفُسُهُمْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَتَقْبَلُ الْمَرْأَةَ اَنْفُسَهَا فَلَمَّا اَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى رُوحِي مَرْتَبَاءُ مِنْهُمْ كَوْنِي لِيَا لِيكَ مَرْتَبَاءُ وَمَرَاتِبَتِي مِنْ**
عَزَلْتُ فَلَا دُخَانُ عَلَيْكَ قُلْتُ مَا اَرَى بِكَ اِلَّا اِيْسَاعَ وَهُوَ اَوْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ لَوْ رَدِيتُ عَائِشَةَ مِنْهُ لَكُنْتُ مِنْ عِبِ كَرْتِي اَوْ مِنْ عَدُوِّ نَبِيٍّ
کہ بخشیں نفس اپنی واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہتی ہیں کہ کیا بخشتی جو عورت نفس اپنا پس جب اور ماری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کہ الگ کر تو مجھ کو
چاہو اور میں سے اور بھکانا دے اپنی طرف جس کو چاہو اور جس کو طلب کرے تو اون عورتوں میں سے کہ الگ کیا تو نے پس نہیں لگنا نہ چھڑکتی ہیں عائشہ کہ کہا میں نے
نہیں دیکھتی ہیں پر وہ گار تیر کو کہ جلدی کرتا جو بیچ رخصا خواہش تیری کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت عائشہ ایسے عیب کرتی ہیں کہ بہر کرنا
عورت کا اپنے نفس کو لالت کرتا جو ان کی حرص پر اور قلت چاہا پر اور واقع میں یہ بات بھی تھی کہ حضرت کو اپنا نفس یہ کرتی تھیں نہ طالع اوکے اور کہتی ہیں اپنے ازلہ
اٹھارے کہ آیا کہتی جو عورت نفس اپنا اور ایک دوا میں آیا ہو کہ آیا نہیں جیا کرتی عورت اس سے کہ بخشتے نفس اپنا مرد کو اور الگ کر تو اغ یعنی ترک کرے
تو ساتھ سلا نہ جکا چاہے تو دن میں سے اور مکانا سے یعنی ساتھ سلا جس کو چاہے تو باطلاق دے تو جس کو چاہے اور نکاح میں رکھو جس کو چاہیے
یا سے آیت کے یہ ہیں کہ ترک کر تو نکاح کرنا جس سے چاہے تو عورتوں امت اپنی کہتے اور نکاح کر جس سے چاہے تو لکھا نو سے بھیج کر یہ ہو کہ نہ
منہج اس آیت کی لاکھ لکھ النساء میں لکھا ایسے کہ صحیح ترین ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات میں ہوئی یا تھا کہ مباح کی گئیں اوکے لئے عورتیں اور

یا کچھ تھوڑا سا مہلتے ہیں ازراہِ ادب کے اور نہیں مارتے اور تلو بہت کہ باشت اوکی شکایت نہ ہو شرح المستثنیٰ لکھا ہو کہ اس سے یہ سمجھا جاتا ہو کہ
 مارنا عورتوں کا بسبب منع کرنے حقوق بکلی کے منع ہو کر چاہیے کہ بہت نہ مارے اور حکم عن معاویہ سے جو حدیث گزری اوسکے قادمہ عن جویہ لکھی
 اوس سے معلوم ہوتا ہو کہ ماسے عورتوں کو ازراہِ تاویب کے اور اس حدیث سے منع معلوم ہوتا ہو مارنا وجہ تطبیق کی انھیں نہ ہو کہ احتمال نہ
 کہ حضرت مسلم نے منع کیا ہو عورتوں کے مارنے سے پہلے اترنے آیت مذکورہ کے پھر جبکہ دیر ہو میں عورتین اذن دیا حضرت نے اوکے مارنے کا اور اترتی آیت
 موافق حضرت کے حکم پھر جبکہ مبالغہ کیا لولہ نے مارنے میں خبر دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مارنا اگرچہ مباح ہوا اوکی بدخلتی کی شکایت پر
 لیکن نعل و صبر کرنا اوکی بدخلتی پر اور نہ مارنا افضل و محبوب ہو اور یہ معنی امام شافعی سے نقل کیے گئے ہیں بدع و عکر عائشہ یزیدہ قال قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیسرکم من امرأۃ علی زحجہا أو عبد علی سیدہ رواہ ابوداؤد اور روایت
 ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہمارے تابع دار وین سے وہ شخص کہ مدراہ کرے کسی عورت کو خاندن پر یا غلام کو اوسکے
 مالک پر نقل کی یہ ابوداؤد نے وف یعنی ہمارے تابع داروں سے تعین ہو وہ کہ کسی عورت کا دل برابر کر دے اوسکے خاندن کی طرف سے اس طرح کہ ذکر
 کہ اوسکے آگے بدائی اوسکے خاندن کی یا خوبیاں اجنبی کی اور بکا دے کہ زیادہ طلبی کر اپنی خاندن سے اور اسکی خدمت میں تصور کر یا غلام کو
 بکا دے کہ تو بھال جائیا مالک کی خدمت میں کوتاہی کیا کر اور اوسکے حکم میں ہو بکا نا خاندن کو بیوی کی طرف سے اور بکا نا لوند کو اوسکے مالک کی طرف سے
 اور مالک ہکا نا لوند سی غلام کی طرف سے بدع و عکر عائشہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اکمل
 المؤمنین ایمانا احسنہم خلقا و اللطفہم باھلہ رواہ الترمذی اور روایت ہو عائشہ رضی اللہ عنہا کہ کہا فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کامل ترین مومنین کا ایمان میں وہ کہ بہت اچھا ہو خلق میں اور بہت مہربان ہو اپنے اہل عیال پر نقل کی
 یہ ترمذی نے ف اسلئے کہ مال میں نہ ہو خوش اخلاقی کا اور احسان کرنے کا تمام خلائق پر خصوصاً اپنے اہل و عیال پر بدع
 و عکر عائشہ یزیدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکمل المؤمنین ایمانا احسنہم خلقا و
 خیائہم لیسائرہم رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیحہ و رواہ ابوداؤد الترمذی و لولہ لخلقہا اور رعایت ہو ابی ہریرہ
 کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کامل ترین مومنون کا ایمان میں وہ ہو کہ بہت اچھا ہو اول میں ازراہِ خلق لینے تمام
 خلائق کے ساتھ خوش خلقی کرے اور بہتر تمھارے وہ ہیں کہ بہت مہول واسطے عورتوں اپنی کے لینے اسلئے کہ وہ قابل رحم کے ہیں
 بسبب ضعف و عجز کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیحہ ہو اور نقل کی یہ ابوداؤد نے لفظ خلتا تک و عکر عائشہ
 قالت قدیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غزوۃ تبوک أو حنین و فی سہوہا ستر فہبت دیر فکشف
 ناحیۃ السری عن بنات لعائشہ لعل فقال ما ہذا یا عائشہ قالت بناتی و دای یسئہن فرسألہ جناتھن من
 زفان فقال ما ہذا الذی اری اوسطھن قالت فرسألہ قال و ما ہذا الذی علیہ قالت جناتھن قال فرسألہ
 جناتھن قالت ما سمعت ان لیسلمان خیلا لھا الجنۃ قالت فضحک و حتی رأیت فو لھن رواہ ابوداؤد و در روایت ہو
 عائشہ رضی اللہ عنہا کہ کہا تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عروہ بنو کہ سے با حنین سے اور عائشہ کے گھر کے نشین میں یہ وہ
 پڑا ہوا تھا پس جی بھا اور کھول دیا کو تو پڑ دیا کہ لیلوں پر سے کہ نہیں عائشہ کے کھینے کی پس فرمایا حضرت نے کہ کیا ہو یہ اسو عائشہ کسا
 عائشہ نے یہ کڑیاں میں میری اور دیکھا حضرت نے درمیان لڑیوں کے ایک گھوڑا کہ اوس کے میں وہ بڑی لیا کا مد کے پھر فرمایا حضرت نے

فرمایا کہ دینی حالت حیات میں بھی اس طرح نہ سجدہ کرو کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے لالتجہ الشمس واللقم واسجد واسد الذی قطعہ ان کنتم یاہ تمہیں
 بد و حکم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یسأل الرجل فیما ضرب امرأۃ علیہ رزاقہ ابوداؤد و ابویعلی
 اور روایت ہو حدیثی الحدیث سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں سوال کیا جاتا مرد بیچ اس خیر کے کہ مارا اپنی عورت کو اس خیر پر
 نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے منہ نہیں سوال کیا جاتا مرد بیچ کچھ گناہ نہیں لازم آتا اپنی بیوی کے مارنے سے کہ باز پرس ہو دنیا اور آخرت
 بشرطیکہ رعایت کرے شرط مارنے کے اور حد سے نہ تجاوز کرے اور غیر محذور یعنی لفظ علیہ میں جو ہی پھرتی ہو طرف عرب ماکہ کہ مراد اس سے نفی ہے
 جو کہ اس آیت میں آیا ہی والاقی تخافون فتوزن انہیں پس حاصل ہے اس جملہ کے یوں ہونے کہ گناہگار نہیں ہوتا اپنی بیوی کے مارنے سے نافرمانی پر
 بد و حکم عن ابی سعید الخدری قال جاءت امرأة الرسول صلی اللہ علیہ وسلم عن عبدہ فقال لا یسأل الرجل فیما ضرب امرأۃ علیہ رزاقہ ابوداؤد و ابویعلی
 ابن المظاہر نے اذ اصلیت و یفطر فی اذ اصمت و لا یصل الفجر حتی تطلع الشمس قال و صفوان عن عبدہ قال فسأله
 عما قال فقال لا رسول للہ اما قولها یضربنی اذ اصلیت فاما تنقر ابوسریق قد غیبتہا قال فقال لا رسول للہ
 صلی اللہ علیہ وسلم لو كانت سورة واحدة لکنت الناس قال و اما قولها یفطر فی اذ اصمت فاما تنطلق تصوم و اما یصل شاک
 فلا تصبر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوم امرأۃ الا باذن ربہا و اما قولها انی لا اصلی حتى تطلع الشمس فانا
 اهل بیت قد عرفنا ذاک و لا کلام کسینقظ حتى تطلع الشمس قال فاذا استیقظت یا صفوان فاجعل رزاقہ ابوداؤد و ابویعلی

روایت چابی سعید مذکور ہے کہ مائیکہ عورت پارسوں مداحی ادا سید و سلم کی اس حال میں کہ ہم پاس حضرت کے تھے پس کہا اس عورت نے کہ ناوند میرا صفوان بن معطل نہ رہا ہو جبکہ نماز پڑھتی ہوں اور افطار کروا دیتا ہو مجھ کو جب روزہ رکھتی ہوں اور صحنہ نماز پڑھتا وہ فجر کی یہاں تک کہ نکلتا ہو سورج لینے حقیقہ بہرہ لیتے ہو تا کہ کھاروی نے اور صفوان تھا پاس حضرت کے کھاروی نے پس پوچھا حضرت نے صفوان سے اس چیز سے کہ کھاروی نے اسکی نے پس کہا صفوان نے ہر سول خدا کے کھاروی سے کہنا اور سکا کہ رہا ہو مجھ کو صوفت نماز پڑھتی ہوں میں پس تحقیق وہ پڑھتی دو سو تین لینے دراز ایک رکعت میں بادور کستون میں عاتانکہ میں نے منع کیا کہ او سکو لینے قارہ دراز پڑھنے سے کھاروی نے پس نہ مایا و سطلے تصدیق اس کے کہ سول خدا سے نہ یہ دسالم نے اگر جوتی قارہ ایک سورۃ لینے بعد فاتحہ کے تو البتہ کفایت کرتی لو لگایا صفوان نے اور کہتا اس عورت کا کہ افطار کروا دیتا ہو مجھ کو جب روزہ رکھتی ہوں پس تحقیق یہ روزہ رکھتی چلی جاتی ہو لینے ہمیتہ رکھتی دو اس روزہ اور میں ہوں مدح جو ان پس نہیں سہہ کر سکتا لینے محل کھنے دیکھ سے اور رات کو کام میں مشغول رہتا مومن جیسا کہ اسے نہ کور ہو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ روزہ رکھے کوئی عورہ لینے نفل روزہ سے مگر یا دن خاوند اپنے کے اور کہتا اس عورت کا کہ میں نماز نہیں پڑھتا یہاں تک کہ نکلتا ہو سورج پس سبیل سکا یہ کہ ہم کام والے ہیں لینے پڑھی رات تک کھیتو نہیں اور باخون کو پانی دیتے ہیں سونا مسنین ہوتا تحقیق پہچانی گئی ہو اسلئے بارہ لینے عادت ہماری تو نہ کی کہ ایسی ہو پڑھی ہو کہ نہیں جاتے ہم لینے جبکہ سونہ میں اخیر رات میں یہاں تک کہ نکلتا ہو سورج لینے حقیقہ بہرہ لیتے کہ ہو تا دیا یا حضرت نے پس جسوقت کہ جائے تو اور صفوان پس پڑھتا نفل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے صفوان جو پانی دیتا تھا رات و بانات میں بری لکھ و میں پڑھتا تھا اور وہ ان کوئی جگہ نہ والا تمانین پس وہ معذرت تھا واللہ اعلم بحقیقہ **وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَفْسُ الْمَرْءِ تَجَاهِدُ عِبَادَهُ فَتَقَالُ أَصْحَابُهُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ تَسْجِدُ لَكَ الْهَيْكَلُ وَالشَّجَرُ فَتَقْبَلُكَ الْأَرْضُ تَسْجِدُ لَكَ الْعَبْدُ وَالْكَوْكَبُ وَالْمَوْالَاءُ وَالْأَعْلَامُ وَلَوْ كُنْتَ أُمُّ أَحَدٍ أَوْ ابْنُ أَحَدٍ لَتَسْجُدَ لَكَ الْأُمُّ وَالْأَبُ وَالْمَرْءُ لَتَسْجُدَ لِرَأْسِهِ وَجَاهُ لَوْ كُنْتُ أَن تَنْفُلَ مِنْ جَبَلٍ صَفَرٍ إِلَى جَبَلٍ أَسْوَدٍ وَمِنْ جَبَلٍ أَسْوَدٍ إِلَى جَبَلٍ بَيْضٍ كَأَن يَنْفَعُ لَهَا أَنْ تَفْعَلَ رَأْسُهَا لِحَمْدِ** اور روایت ہو مائیکہ روزہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے ساتھ ایک جماعت کے مبارکین اور انصار میں سے پس آیا ایک اونٹ اور سجدہ کیا حضرت کو پس رض کیا حضرت کے یاروں نے اسے رسول خدا کی سجدہ کہتے ہیں آپ کو چار پائے اور وقت لینے باوجود نا بھی اور نہ مکف ہونے کے ساتھ تعظیم الہی کے پس ہم لائق ترین لینے انھیں یہ سجدہ کوئی آپ کو پس فرمایا عبادت کرو اپنے رب کو اور تعظیم کرو اپنی بھائی کی لینے سر سی اور اگر میں حکم کرنا سکتا کہ سجدہ کہے کیونکہ توابتہ حکم کرتا عورت کو یہ سجدہ کرے اپنے خاوند کو اور اگر حکم کرے خاوند اسکو یہ کہ لیجاوے چہرہ ہاوند سے طرف چار سجادہ کے اور چہرہ سیاہ سے طرف چار سفید کے تو لائق ہو اس عورت کو کہ لیجاوے حکم اور سکا نفل کی یہ احمد نے عبادت کرنا الخ

اس میں اشارہ طرف اس آیت کے کہ وہاں لبش ان لوہیۃ اللہ الکتاب وا حکم والنبوۃ ثم یقول لتاس کو نو عباد الی من دون اللہ ولکن کو نوہ بانین اور سجدہ کرنا اونٹ کا بطریق خرق عودہ کے تھا کہ واقع ہوا تھا حکم بسبب سخر کرتے اللہ تعالیٰ کے اور حضرت کو اللہ تعالیٰ کے فعل میں دخل تھا نہیں اور اونٹ معذرت تھا اسلئے کہ حکم کیا گیا تھا پروردگار کی طرف سے مائد حکم کہنے اللہ تعالیٰ کے فرشتہ کو کہ سجدہ کریں آدم کو اللہ تعالیٰ سے اعظم تعظیم کرو الخ لینے میری محبت دلیں رکھو اور اطاعت کرو میری ظاہر و باطن میں اور پہاڑ در سے الخ بیچ ذکر کرنے رنگ چار رنگہ کہتو سبالتہ بیچ دور عورت ان پہاڑ دیکھے ایک دوسرے اسلئے کہ پائی نہیں جاتی ہیں اس طرح کے پاس ایک دوسرے کے لگا چار ایک دو چودہ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَفْسُ الْمَرْءِ تَجَاهِدُ عِبَادَهُ فَتَقَالُ أَصْحَابُهُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ تَسْجِدُ لَكَ الْهَيْكَلُ وَالشَّجَرُ فَتَقْبَلُكَ الْأَرْضُ تَسْجِدُ لَكَ الْعَبْدُ وَالْكَوْكَبُ وَالْمَوْالَاءُ وَالْأَعْلَامُ وَلَوْ كُنْتَ أُمُّ أَحَدٍ أَوْ ابْنُ أَحَدٍ لَتَسْجُدَ لَكَ الْأُمُّ وَالْأَبُ وَالْمَرْءُ لَتَسْجُدَ لِرَأْسِهِ وَجَاهُ لَوْ كُنْتُ أَن تَنْفُلَ مِنْ جَبَلٍ صَفَرٍ إِلَى جَبَلٍ أَسْوَدٍ وَمِنْ جَبَلٍ أَسْوَدٍ إِلَى جَبَلٍ بَيْضٍ كَأَن يَنْفَعُ لَهَا أَنْ تَفْعَلَ رَأْسُهَا لِحَمْدِ

[illegible]

عبدالغفور صاحب

دونوں وقت یا ہر ایک کو بقدر فطرہ کے یا قیمت اوسکی دے پہلے صحبت کرنے سے مانند آزاد کرنے روکے اور رکھے اور تاکہ کھلاوے ساتھ
 مسکینوں کو ظاہر سحریت سے معلوم ہوتا ہو کہ نہیں واجب ہر ایک ایک صاع لینے چار چار سیدہ نیا ہر مسکین کو اور فقہ کی کتابوں میں لکھا ہو کہ کچھ یوں
 دنت تو ایک ایک صاع دے مانند فطرہ کے پس مٹھے اسکے یہ میں کہ استعانت کرے ساتھ اسکے لینے اس میں اپنے پاس سے ملا کر ساتھ کو کھلاوے پس یہ احت
 نہیں لازم آتا کہ ایک صاع میں سے کھلاوے اس لیے کہ اسکے بعد کی روایت میں آیا کہ کھلا ایک وسق اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہو پس ہر مسکین کو ایک ایک صاع
 آیاتہ **وَعَمْرُو بْنُ يَسَارٍ** عَنْ سَكْمَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **الْمُظَاهَرَةُ** بَوَاقِعُ قَبْلِ أَنْ يَكْفُرَ الْكَفَّارَةُ
وَلِجَدَةِ رِثَاءُ الدُّرَيْدِيِّ وَأَبْنِ حَاجَةَ اور روایت سلیمان بن بشار سے کہ نقل کی سلمہ بن عیث سے کہ نقل کی بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ حق
 تھا کہ کہنے والے کہ صحبت کرے پہلے کفارہ دینے سے فرمایا کفارہ ایک ہی آتا ہو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** انظر علما کا یہی نہ سب ہی اور بعض روایت
 کہا ہو کہ اگر صحبت کرے کفارہ سے پہلے تو واجب ہوتے ہیں اور پھر دو کفارے اور جو کوئی اپنی بیویوں کو کہے کہ تم مجھ پر مانند بیٹھہ مان میری سے ہو تو
 ہوتا ہو ظہار کرنا الا اولن سب سے بلا خلاف اور خلاف بیچ تعدد کفارہ کے پس ہمارے نزدیک اور امام شافعی کے نزدیک واجب ہوتے ہیں
 کئی کفارے لینے اولن میں سے جسکے ساتھ صحبت کا ارادہ کر گیا واجب ہوگا اور پہلے اس کے ادا کرنا کفارے کا اور یہی کہا حسن زہری اور نووی
 وغیرہ نے اور کہا مالک اور احمد نے کہ ایک کفارہ لازم آتا ہو **ع** **الفصل الثالث** فصل تیسری **عَمْرُو بْنُ يَسَارٍ** عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا حَاضِرًا مِنْ أَهْلِهِ فَخَشِمَهَا قَبْلَ أَنْ يَكْفُرَ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَذَلِكَ كُفَّ
فَقَالَ كَحَالِكَ عَلَى ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ زَيْتُ يَسَارٍ خَشِمَهَا فِي الْفَرْجِ فَلَمْ أَهْلِكْ نَفْسِي أَوْ قَعْتُ عَلَيْهَا فَخَشِمْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْرًا أَنْ لَا يَكْفُرَ حَتَّى يَكْفُرَ زَيْنَةُ ابْنُ حَاجَةَ وَنَدَى الْغَزِيَّةَ مَكْحُومَةً وَقَالَ لَهَا حِينَ تَخْشَعُ خَشَعًا غَيْرَ مَكْحُومَةٍ
أَبُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَسْرُورٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ
 یہ کہ ایک شخص نے ظہار کیا اپنی عورت سے پھر صحبت کی اوس سے پہلے کفارہ دینے سے پھر کیا وہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا یہ روایت صحیح
 پس فرمایا حضرت نے کون سی چیز باعث ہوئی تجھ کو اس پر عرض کیا اوس نے یا رسول اللہ کہ میں نے سفیدی بازیہ دیکھی چاندنی میں پس نہ روک سکا
 نفس اپنے کہ صحبت کرنے اوس کیسے پس پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حکم کیا اوس کو یہ کہ نہ صحبت کرے اوس سے پھر یہاں تک کہ کفارہ نہ نقل کی
 ابن ماجہ اور نقل کی ترمذی نے مانند اسکے لینے مٹھے اسکے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہو اور نقل کی ابوداؤد اور نسائی نے مانند اسکے سند اور مرسل
 اور کہانسی نے مرسل نزدیک ترمذی سے سند سے **باب** باب ہر متعلق پہلے باب کے **الفصل الأول**
فصل پہلی **عَمْرُو بْنُ يَسَارٍ** قَالَ تَبَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ جَارِيَةً كَانَتْ فِي
 بَيْتِي غَمًّا لِحَبْلِهَا وَقَدْ فَقَدْتُ شَاةَ مِنَ الْغَنَمِ فَسَأَلْتُهَا عَنْهَا فَقَالَتْ أَكَلَهَا الذِّبُّ فَأَسِفْتُ عَلَيْهَا وَكُنْتُ مَرِيئَةً
 أَدُمُ فَلَطَمْتُ وَجْهَهَا وَعَلَى رَقَبَةٍ أَفَاعَتَفَهَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ فَقَالَتْ وَالسَّاءُ
 فَقَالَ مَرَأَانَا فَقَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْمَارُ دَاوَاهُ وَمَالِكُ وَوَدَّ وَابْنُ مَسْرُورٍ قَالَ كَانَتْ فِي
 جَارِيَةٍ كَانَتْ غَمًّا لِحَبْلِهَا وَلِوَلَدِيَّهَا فَاطَلَعَتْ ذَاتَ يَوْمٍ فَادَّارَ الذِّبُّ فَذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا وَأَنَا جُلُوسٌ مَرِيئٌ أَجْمُ اسْفُ
 كَمَا يَأْسِفُونَ لِلْصَّبَاةِ فَاتَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَرْتُهُ ذَلِكَ عَلَى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا أَعْتَقَهَا فَقَالَ تَبَّكَ يَا فَاتِيئَةً بِهَا فَقَالَ لَهَا أَرَأَيْتَ فَقَالَتْ وَالسَّاءُ فَلَمَّا كَانَا فَقَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ

لا
 غریب
 ترمذی
 ابن ماجہ
 ابن ابی حاتم
 ابن ابی شیبہ
 ابن ابی عریبہ
 ابن ابی حاتم

[illegible]

یعنی یا میرے عاقر یا میرے اور کسی پس لڑیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وحی اوتاری گئی بیچ قضیہ تیرے اور عورت تیرے پس جا اور بلا عہدہ اپنی کو
 کہا سہل ہے پس لعان کی دونوں نے یعنی میان ہی نے جو میں اور میں تھا ساتھ اور لوگوں کے نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب باغ ہوئے دونوں لعان
 کہا ہو میرے جھوٹ بولا میں اور میرے رسول اللہ اگر کو میں اسکو پھر طلاق دے اسکو تین بار پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھو اگر لاوے یہ عورت بچے کو
 یعنی جو اسکے حمل میں جو سیادنگا اور بہت کالی ہوں انکے میں اسکی اور میری ہوں کوٹھا اور ہلوا ہو گوشت دونوں پیر لیون میں پس نہیں گمان کر دو گامین
 عویمر کو مگر یہ کہ سچ کہا اسنے اسنے جس شخص کی طرف نسبت نہ کی تھی وہ ایسا ہی تھا پس اگر بچہ اسطر کا پیدا ہوگا تو معلوم ہوگا کہ اسکے لطف سے ہی
 اور اگر لائی بچہ نہ ہوگا تو یہ کہ باہمی کی رنگ کا ہو پس نہیں گمان کر دوں گا عویمر کو مگر کہ جھوٹ بولا او پس نے عویمر سے رنگ تھا اگر بچہ نہ ہوگا تو عویمر کا
 ہوگا پس معلوم ہوگا کہ جھوٹا ہی بتان کیا ہوئی پس لائی بچہ کو اس صفت پر کہ بیان کیا تھا پھر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کرنی عویمر کی ہی یعنی اوتاری
 کی صحت کا جائز ہے تا اور اگر کچھ اسکے نسبت کیا ماتا تھا طرف ان اپنے کے یعنی بچہ فرماتے حضرت کے اورد لفراش واللہ علیہم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف کیا قتل کرے اسکو طلاق اختتام کیا ہو بیچ حکم اس شخص کے کہ نہ ادا لایک شخص کو کہ پایا اسکو اپنی بیوی کے ساتھ نہ کرتی ہوئی مہور اسپر کہ قتل
 کیا جاوے اسکو مگر یہ کہ چار گواہ گواہ نہ پائے یا اقرار کریں اس پر اقرار قتل کے تو نہ قتل کیا جاوے لیکن اسکا گناہ نہیں اگر سچا ہوگا اور وحی اوتاری گئی
 الخ یعنی آیتین اور تین یہ رسول اللہ و اجمہ ولم یکن لہم شہداء الا انفس کم خیرات تک کہا بعضوں نے کہ اور تین یہ آیتیں بیچ ماہ شعبان کے سنہ نو
 ہجری میں اور کہا ابن مالک نے کذا ہر محدث سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ آہ لعان کی اور تری عویمر کے حقیق اور اول لعان اسلام میں بھی ہوا اور بعض عالموں نے
 کہا کہ آیت لعان کی اور تری ہلال بن اسید حقیق اور اول جو لعان کیا اسلام میں اسنے کیا چنانچہ محدث ابن عباس کی کہ آگئے آتی ہو اسی سے ایسا ہی معلوم ہوتا ہو پس
 اس صورت میں اس قول کے کہ وحی اوتاری گئی بیچ قضیہ تیرے الخ یہ جو دین کے کہ میری سے قضیہ میں یہ آیت اور تری اور بعضوں نے کہا احتمال ہو کہ دونوں کے
 مقدمین اور تری ہووے شاید کہ سوال کیا ہو دونوں نے بیچ دو وقتوں متخا کر کے پس اور تری ہو دونوں کے حق میں اور سبقت کی ہو ہلال نے بیچ لعن کے
 اور جھوٹ بولا میں اسپر یہ کلام تہید ہو اس تین طلاق دینی کے یعنی اگر کہوں میں اس عورت کو اپنی نکاح میں اور طلاق مدون اسکو تو لازم آتا ہو
 پھر جھوٹ بیچ نسبت کر نیکی اسکو ساتھ نہا کے اسنے کہ کہنا میرے اسکو نکاح میں دلالت کرتا ہو اسپر لگو میں جھوٹ کہا وہ پاک ہو نہا سے ع ح
وَحَنَ ابْنُ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْجِيَنَّ رَجُلٌ وَامْرَأَتُهُ فَاَنْتَقَى مِنْ وَلَدِهَا فَرَفَّقَ بَيْنَهُمَا
وَأَخْبَى الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِي حَرْثِهِ لَهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَظَهُ وَذَكَرَهُ وَأَخْبَرَهُ
أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ ثُمَّ عَلَّمَهُمَا فَوْعُظَهَا وَذَكَرَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ
 اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا لعان کا اور میان ایک شخص کے اور بیوی اسکی کے پس درمیان وہ شخص فزند اس عورت
 کیسے اپنے ملائت کے سبب سے نسب لڑ لیکہ اس شخص سے جانا یا اور جدائی کی حضرت نے درمیان مرد و عورت کے اور ملا لیا لیکہ ساتھ عورت کے نقل کی یہ بخاری
 اور مسلم نے اور بیچ حدیث ابن عمر کے کہ بخاری اور مسلم میں ہے یہ کہ پھر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی کی اس شخص کو اور یاد دلایا اسکو عذاب آخرہ کا
 یعنی ناجھو نہ کہے اور اقرار نہ کرے عورت پر اور خبر دے اسکو کہ عذاب دنیا کا سہل ہے عذاب آخرہ کیسے پھر بتلایا عورت کو اور نبی کی اسکو اور یاد دلایا کہ
 عذاب آخرت کا اور خبر دے اسکو کہ عذاب دنیا کا سہل تر ہے عذاب آخرہ کیسے ف جدائی کی یعنی حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جدائی کا درمیان
 میان بیوی کے اور اس میں لیں یہ اسپر کہ فرقت درمیان میان بیوی کے سبب نفرتی حاکم کے ہوتی ہے نفس لعان سے اور یہی مذہب ہے بحیثیت کا اور دلیل اسکی
 یہ کہ فرقت اگر واقع ہوتی نفس لعان سے تو تین طلاقیں کیوں دیجاتیں جیسے کہ اوپر کی حدیث میں مذکور ہو میں اور عذاب دنیا اور عذاب آخرت کا یہ کہ نہا کا ہو

ملیہ و ناکو پس فرمایا یعنی عیادت سے کیا تعجب کرتے ہو تم کمال غیرہ سے کیا تعجب کرتے ہو خدا کی البتہ میں زیادہ غیر متذہبوں و من سے اللہ بہت غیر متذہب ہے مجھے اور بسبب
 نیرۃ اللہ تعالیٰ کے حرام کیے اللہ تعالیٰ نے نسا و جہاد بن و ان میں سے اور جو پوئیدہ میں او بنین کوئی کہ بہت محبوب ہو او سکونہ کرنا اللہ تعالیٰ سے ملے
 بھیج دیا نوا لوگو اور خوشخبری دینے والوں کو یعنی انبیاء و انگو اور بنین کوئی کہ بہت محبوب ہو او سکونہ کرنا اللہ تعالیٰ سے اور بسبب اس کے وعدہ کیا
 اللہ تعالیٰ نے بہشت کا نفل کی یہ بخاری نے اور مسلم نے ف اور بسبب غیرہ سے اللہ تعالیٰ سے کس نے یہ نفیہ و غیرہ اللہ تعالیٰ سے کس نے کس کی اس کے منع کیا لوگوں کو
 حرام چیزوں سے اور مرتب کیا او نہ عذاب اس لئے کہ غیرت اہل میں یہ ذکر کردہ رکھے او غصے ہو وے آدمی اس سے کہ تعزیر کرے کوئی ایک ملک میں
 اور مشہور منے غیرت کے یہ بن کہ غصہ ہو وے آدمی او سپر کرے او کسی بیوی سے نفل بدیا دیکھے او کسی بیوی کو پس اللہ تعالیٰ غیرہ کو کہ غصہ ہو وے او سپر
 کرے تاکہ اور کما نودسی نے کہ عذر یا مان یعنی اعذار کے جو لینے نالغہ لینے جیسا اللہ تعالیٰ عذر کے کریم و دوست رکھتا ہو ایسا او کوئی نہیں کہوتا
 اس لیے اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کو بھیجا تا بند و کونڈر سے جیسے کہ قرآن مجید میں فرمایا لَمْ يَكُنِ لِلنَّاسِ عَلَى الرَّحْمَةِ بَعْدَ الرِّسَالِ اور اللہ کے برابر تعزیر کرنی
 کیجو محبوب نہیں اس لیے اس نے تعزیر کی اپنے نفس اللہ اور اپنی دوستوں اور اس لئے وہ دیکھا اللہ تعالیٰ نے بہشت کا اس کے لیے کہ تعزیر کرے او کسی
 اور اطاعت کرے او کسی بن و عمر ابی ہریرہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْلَمُونَ أَنَّ
 الْمُؤْمِنِينَ يَعْلَمُونَ غَيْرَةَ اللَّهِ أَنْ لَا يَأْتِيَ الْمُؤْمِرُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت جو ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے بہشت میں نہ ہو او تحقیق مومن غیرت مند ہو یعنی غیرت صفت اللہ تعالیٰ کی یہ کہ بندہ مومن کسی وہ صفت رکھتا ہو او متعظا
 غیرت اللہ تعالیٰ کا یہ جو کہ نہ کرے مومن او سپر کو کہ حرام کی اللہ تعالیٰ نے نفل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمَّرَأَةً قَدْ غَلَبَتْ عَلَيَّ غُلَامًا أَسْوَدَ وَإِنَّ الْكَلْبَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 هَلْ لَكَ مِنْ بَنِي قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا أَلَاؤُكَ قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ بَنِي قَالَ لَا قَالَ فَمَا لَكَ بِهَا قَالَ عَرَفْتُهَا قَالَ فَمَا لَكَ بِهَا قَالَ عَرَفْتُهَا
 تَرَبَّهَا قَالَ فَلَعَلَّ هَذَا عَرَفْتُ تَرَبَّهَا وَلَوْ بَرَّحْتُ لَهْ فِي الْأَنْفَاءِ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت جو ابی ہریرہ سے یا ایک اعرابی آیا پیغمبر
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ کہ تحقیق عورت میری جی ہو ایک لڑکا کا لا او تحقیق بنے لڑکا کیا او سکا یعنی بنے لڑکا کہ میرا بن بسبب نہوتے او سیکے کہ ہم
 میں پس فرمایا او سکونہ غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آیا میں واسطے تیرے کہ جو اونٹ کہا بان فرمایا کیا میں رنگ او کئے کہا سرخ فرمایا کیا میں او بنین کوئی اونٹ
 خاکسری رنگ کا کہ تحقیق او بنین خاکسری البتہ میں رنگ کے فرمایا کہاں سے لہن لہتا ہو لڑکا یہ آیا او بنین یعنی کہانے آیا او بنین یہ رنگ حال تاکہ مان باب
 او کئے بنین میں اس رنگ کے کہا کوئی رنگ جو کہ کنج لیا او کلو یعنی او کی اصل میں اس رنگ کا کوئی اونٹ ہو گا یہ بھی او سیکے مشابہ ہوئی فرمایا پس شاید یہ لڑکا
 کا لابسہ رنگ سے ہو کہ کنج لیا او سکونہ مشابہ کیا اپنے لینے اس کے بھی اصل میں کوئی کالا ہو گا یہ مشابہ او کی ہوا اور خست ندی آنحضرت اوس عربی کنج
 نفی کئے لڑکے کے اپنے سے نفل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا بیسی نے کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ کنج جو نرمی علامتوں ضعیفہ نفی کرنا لڑکے کا اپنے سے
 لینے یہ کہنا کہ میرا بنین ہو بلکہ ضرور جو بنین یا یا مانا دلیل قوی کا جیسے جو بی سے صحت نفی تھی اور پھر پیدا ہوا یا صحت کی اور بعد صحت کر کے جو جینے سے پہلے
 پھر پیدا ہوا تو او سکونہ نفی کرنا جائز نہ ہو وَكَانَ عَائِشَةُ قَالَتْ كَانَ عُبَيْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ عَمْرًا لِيَا أَلَيْحَهُ سَعْدُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَتْ أَنَّ ابْنَ
 وَلِيدَةَ زَمَعَةَ مَاتَ فَأَقْبَضَهُ إِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَا عَمْرًا لِيَا أَلَيْحَهُ سَعْدُ فَقَالَ إِنَّهُ أَبُورُحَيْمٍ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَسْعُودٍ فَتَسَاءَلَا
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ابْنَ أَبِي وَقَاصٍ عَمْرًا لِيَا أَلَيْحَهُ سَعْدُ فَقَالَ إِنَّهُ أَبُورُحَيْمٍ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَسْعُودٍ فَتَسَاءَلَا
 فَرَأَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ بِأَعْبَدَ بَدِيعَةَ الْوَلَدِ لِلْفَرَّاشِ وَلِلْعَلَّامِ وَاللَّسْوَةِ بَلَّتْ زَمَعَةُ فَتَجْعَلُ مِنْهُ لَكَ

لَعْنَةُ
 نَاكَ وَنَاكَ
 بَدِيعَةَ
 الْوَلَدِ
 لِلْفَرَّاشِ
 وَلِلْعَلَّامِ
 وَاللَّسْوَةِ
 بَلَّتْ
 زَمَعَةُ
 فَتَجْعَلُ
 مِنْهُ
 لَكَ

شناس کا حق جو احکام شرع میں اور انہماک میں اور یہ مذہب ہمارا اور تینوں امام معتبر کہتے ہیں قول قیادہ شناس کا حق اگر کوئی باسی
 مشترک درمیان دو شریکوں کے بچے اور دونوں دوسرے نسب کا کریں تو اولیٰ کے نزدیک بہت سارے قول قیادہ شناس کے کریں اور
 ہمارے نزدیک وہ بچہ دونوں کا ہوگا حکم شرع میں اگرچہ واقع میں ایک ہو اور وہ لوہڈی ام ولد دونوں کی ہوگی پھر **وَعَنْ**
سَعْدِ بْنِ أَبِي وَفَّاصٍ وَأَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُنَّ أَدْعَى إِلَى عَمِيرِ أُمِّيَّةٍ وَهُوَ يَعْلَمُ
فَأَجَنَّهُ عَلَيْهِ حَرَامٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت جو سعد بن ابی وقاص اور ابی بکرہ سے کہ کہا دونوں نے کہ کہنا یا رسول خدا اسے اسطرح
 و مسلم نے جو شخص کہ نسبت کرے اپنے تینوں طرف غیر باپ اپنے کے حال آنکہ وہ جانتا ہو کہ یہ میرا باپ نہیں پس بہشت اور جہنم جو نقل کی یہ بنیاد
 اور مسلم نے **ف** حرام جو لینے اگر اعتقاد کرے حلال ہونے اس کے کا یا حرام ہی پہلے اس کے کہ غضاب دیا جاوے بقدر اس گنہ کے یا معمول کر
 نہ کرے لینے ازراہ تنبیہ اور روکنے کے اس سے اس نے فرمایا **وَعَنْ** **أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ لَا تَرْتَبِعُوا عَنْ آبَائِكُمْ مَنْ مَرَّ بِكُمْ عَنْ أَبِيهِمْ فَقَدْ كَفَرْتُمْ اور روایت جو ابی ہریرہ سے کہ کہنا یا رسول خدا
 صلوات علیہ وسلم نے: اعراض کر اپنے باپوں سے لینے ساتھ ترک کرنے نسبت کی طرف اونٹ پس جس شخص نے اعراض کیا جو باپ سے پس تحقیق
 کفران نعمت کیا نقل کی یہ بنیادی اور مسلم نے **ف** ایام جاہلیت میں اپنے باپوں سے اعراض کرنے اور اور کہو اپنا باپ ٹھہرے پس نہ
 نوایا حضرت نے اتنا اور نسبت کرنا اپنے تینوں طرف غیر باپ کے جان بوجھ کر حرام ہو پس جس نے اعتقاد کیا مباح ہونے اس کے وہ کہو اسطرح مخالفت
 اجماع کے اور جس نے اعتقاد کیا مباح ہونے اس کے کفر کے دو میں ایک تو یہ کہ شبہات کی اونٹ ساتھ فعل کفار کے اور دوسرے یہ کہ اقرار
 نعمت کیا **وَذَكَرَ حَدِيثُ عَائِشَةَ قَامَتْ لِحَدِّغِ مِنَ اللَّهِ فِي بَابِ صَلَواتِ الْخُصُوفِ** اور تحقیق ذکر کی گئی حدیث
 عائشہ کی ماسن احد غیر میں الباب صلوة الخسوف میں **وَعَنْ** **أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا تَزَلْتُ آيَةَ الْمَلَأَنَةِ أَيَا أَهْلِهَا أَحَلَّتْ عَلَى قَوْمٍ مِمَّنْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ وَلَا يَجْعَلُهَا اللَّهُ
وَأَيُّ أَجْلِ حَذِّكَ وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَيْكَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهُ وَفَقَّهٌ عَلَى رَسُولِ الْخَالِئِ فِي الْأَلْفِ وَالْآخِرِ بَابُ مَا لَا يَجْعَلُهَا اللَّهُ
وَالْدَائِمُ حَيْثُ روایت جو ابی ہریرہ سے یہ کہ اونہوں نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جب اتنی آیت لکھی جو عورت کو داخل
 کرے ایک قوم پر او سکون نہیں اور میں نے لینے عورت نے نہ کر کر بچہ جنما اور لگا دیا اپنے خاوند کی طرف پس میں وہ عورت داخل بچہ کسی چیز کے کواں اہلکار
 ہووین خدا سے اور رحمت اس کے تے اور گزہ داخل کر بگا او سکونہ تعالیٰ اپنے بہشت میں لینے ساتھ مردوں اور نیکو کے اور جو شخص کہ انکار کرے اپنے بیٹے کا
 لینے اس کی بیوی نہ بچہ جنما اور وہ کہتا کہ میرا نہیں حرامی جو حال آنکہ وہ دیکھتا ہو کہ وہ اپنے جاننا ہو کہ یہ میرا بیٹا ہو پھر وہ کہتا کہ اللہ تعالیٰ
 اس سے لینے او سکونہ کا دیدار ہوگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مردوں میں لینے روز محشر کے میدان قیامت میں کہ تمام غلامان لکے
 بیچنے وہاں موجود ہوں گے اور میں او سکونہ سو اگر لگا نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے **ف** حاصل یہ کہ عورت کو چاہیے
 کہ ہیکاری کرے اور حرام کے بچہ کو اپنے خاوند کی طرف نسبت کرے اور نہ مرد کو چاہیے کہ وہ دوائے اپنے بچہ کا انکار کرے اور عورت پر
 تحت نہ ہو کر کے **وَعَنْ** **أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لِيَأْمُرُ بِالْأَسْرَةِ**
يَدُ لَا مِسْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلِقْهَا فَقَالَ إِنِّي لَيَجْعَلُهَا قَامِسُكَ مَا ذَارَ أَبُودَاؤُ فَدَوَّ النَّسَائِيُّ
قَالَ النَّسَائِيُّ رَفَعَهُ أَحَدُ الرُّوَاةِ إِلَى أَبِي عَبَّاسٍ أَحَدَهُمْ لَمْ يَرَفَعْهُ قَالَ وَهَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِثَابِتٍ اور روایت ہے

کہ نہیں نہیں کیا گیا ہنوز اور نہیں وراثت ہوگا اور اس مال کا کرب لیا چلا حتم کرے اس کیلئے اور اگر غیر کی لوث ہو جائے جسے بنیاد معہ کی ہو چکا
 کہ بیان اس کا اوپر ہو چکا یا ہوگا آزاد صورت سے کہ نہ کیا اس سے تو نہیں لاق ہونے کا ساتھ اس کی اور نہیں وارث ہو گیا اور سکا بلکہ اگر نسبت کرنا چاہے
 کرنا چاہے گا تو نہیں پس حق ہو چکا اس لیے کہ نہ اسے نسب نہیں ثابت ہوتا بدعت **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ**
مِنْ الْعِدَّةِ مَا يُحِبُّ اللَّهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللَّهُ فَمَا آتَى بِهَا اللَّهُ وَالْغَيْرَةُ فِي الرِّبَاةِ وَمَا آتَى بِغَضِّهَا اللَّهُ وَالْغَيْرَةُ فِي غَيْرِهَا
وَأَمَّا الْخِيَلُ فَمَا يُبْغِضُ اللَّهُ وَمِنْهَا مَا يُحِبُّ اللَّهُ فَمَا آتَى بِهَا اللَّهُ فَاخْتِالَ الرَّجُلُ خَيْلَهُ فَقَالَ لَهُ عِنْدَ الْعَدُوِّ
وَأَمَّا الْبَيْتُ فَمَا يُبْغِضُ اللَّهُ فَاخْتِالَ فِيهِ فَاخْتِالَ فِي الْبَيْتِ وَابْنُ الْأَحْمَدِ وَابْنُ الْأَحْمَدِ وَابْنُ الْأَحْمَدِ اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ
 علیہ وسلم فرمایا کہ بعض غیرت ہے اپنی اہل پر وہ ہو کہ دوست رکھتا ہو اس کو اللہ اور بعض غیرت وہ ہو کہ مکر وہ رکھتا ہو اس کو اللہ پس یہ غیرت کہ دوست رکھتا ہو
 اس کو اللہ وہ غیرت ہو کہ تمام تنہا دشمنین سے جیسے موسیٰ یا یونس کی اس کی بھیج نہ کی آگے آتی ہو یا بھیج نہ اس پاس آتے ہیں اور نسبت میں اس سے
 اور امتداد اس کے اور وہ غیرت کہ وہ رکھتا ہو اس کو اللہ پس غیرت کہ نبی غیر تمام تنہا دشمنین سے جیسے اس کی خاطر میں بدگمانی نہ دے غیرت کہ اور سبب کے
 اور تحقیق بعض غیرت کہ وہ رکھتا ہو اس کو اللہ تعالیٰ اور بعض غیرت کہ وہ رکھتا ہو اس کو اللہ پس وہ غیرت کہ دوست رکھتا ہو اس کو اللہ غیرت کہ انکار کرنا
 ہو وقت لڑائی کے یعنی جہاد میں جب کفار سے مقابلہ ہو تو جواب کرتے واسطے انہما قوت باہنی کے اور حقیر جان نے ان کے اور اپنی شجاعت بیان کرے اور غیرت کہ
 اس کا نزدیک اللہ دینے کے لیے وقت دینے کے خوشی دل سے اور بے پروائی سے دے اور بہت دینے کو توڑا جائے اور وہ غیرت کہ وہ رکھتا ہو اس کو اللہ پس تنہا
 کرنا اور کھانچ فخر کرنا یعنی نسب میں اور ایک روایت میں بجائے فی الفخر کے فی البغی آیا ہو یعنی غیرت کہ نا ظلم میں یعنی غیرت کہ نا بغیر حق کے اور اس کی نسبت
 تمیز میں نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے **فَبَكَرَ كَرْنَا فَهَذَا نَسَبٌ مِنْ يَهُودٍ كَيْسَ مِنْ أَشْرَفِ بَنِي إِسْرَائِيلَ** اور بزرگ میں باپ داؤد
 میرے حال انکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہوا **إِنْ أَكْرَمَ مِنْكُمْ مِنْهُ الْإِسْلَامُ** اور ایک نسخہ میں فی الفقر ہے دے فی الفقر کے لیے بکر کرنا اور سکا حالت فقر میں
 یہ بدعت ہو اس بکر سے کہ حالت غنائم میں ہو اور یہ بکر کرنا حالت فقر میں برا جب ہو کہ ہو بکر فقیر یا بکر کرنا غنائم پر اچھا ہی اس لیے کہ بکر کرنا تنہا بکر کرنا
فَالْفَصْلُ الثَّالِثُ فِي نَسَبِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَمْرٍو قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فُلَانًا
ابْنِي عَاهَرْتُ بِأَمَةٍ فِي النَّهْلِ هَلِيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا دَعُوهُ فَإِنَّهُ يَكُونُ سَلَامٌ تَهَبُ أُمَّ الْهَلِيَّةِ لَوْلَا لِفُلَانٍ لَمَّا
لَمْ يَكُنْ دَاؤُا أَبُودَاؤُا روایت ہے عمر بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اپنے شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے داؤد سے اپنے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا کہ ابو
 ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ تحقیق فلانا بیٹا میرا ہو کرنا کیا تھا میں نے اس کی ماں سے رملے جاہلیت میں فرمایا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں فرمایا کہ فلان
 کئی بات جاہلیت کی یعنی اس رملے میں جو چہرے سے پیدا ہوتا تھا اس کا دعویٰ زانی کرنا تھا اسے نسب ثابت ہوتا تھا اور اسلام میں یہ نہیں درست ہے واسطے
 صاحب فرارش کے ہو اور نہ کرنا لیکے لیے جو محرمی یا نکاحی نقل کی یہ ابوداؤد نے **فَصَاحِبُ فَرَشٍ لِيْنِ عَوْرَةٍ كَيْسَ كَيْسَ مِنْ يَهُودٍ مَلِكٌ مِنْ يَهُودٍ كَيْسَ كَيْسَ**
 پیدا ہونے سے تو نسب اس کا اسکے خاندان کا ہے ثابت ہوگا اور اگر نکاح و ملک ہو تو چہرہ مان ہی کی طرہ منسوب ہوگا بدعت مولانا علی **وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعُوا مِنَ النِّسَاءِ كَهَلَا عَتَةِ بَيْنَهُنَّ النَّصْرَ لِيَتَمَتَّعَ الْمُسْلِمُ وَالْيَهُودُ يَتَمَتَّعَ الْمُسْلِمُ وَالْيَهُودُ يَتَمَتَّعَ الْمُسْلِمُ وَالْيَهُودُ يَتَمَتَّعَ
الْحَرَمُ بْنُ أَبِي مَاجَةَ اور روایت ہے عمر بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار قسم کی عورتیں ہیں کہ نہیں لعان درمیان ان کے لیے ان میں اور ان کے
 خاندان میں ایک تو عورت نصرانیہ کہ مسلمان کے نکاح میں ہو اور دوسری عورت یہودیہ کہ مسلمان کے نکاح میں ہو اور تیسری عورت آزاد کہ ظلم کے نکاح میں ہو اور چوتھی
 لوثی کہ آزاد کے نکاح میں ہو نقل کی یہ ابن ماجہ نے **فَإِنْ لَمْ يَكُنْ كَيْسَ كَيْسَ مِنْ يَهُودٍ مَلِكٌ مِنْ يَهُودٍ كَيْسَ كَيْسَ مِنْ يَهُودٍ مَلِكٌ مِنْ يَهُودٍ كَيْسَ كَيْسَ** اور وہ انکار کرے

۲
 تحقیق
 کتب
 جامعہ
 اسلامیہ
 دارالحدیث
 لاہور

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَّتْ ذَلِكَ فَقَالَ لِكَبْرِكَ نَفَقَةٌ فَأَمَرَهَا أَنْ تَجْعَلَ فِي بَيْتِكَ مِثْرًا لَكَ ثُمَّ قَالَ تِلْكَ أُمُّهُ أَوْ بَشَاهَا أَلْفًا
 اَعْتَدِي عِنْدَ أُمِّكَ مِثْرًا فَإِنَّهُ يَجْعَلُ لَكَ مِثْرًا تَجْعَلِينَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ فَذَلِكَ مَا حَلَّتْكَ كَرَّتْ لَهُ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَهُمَا
 وَأَبَا جَعَلَ خَطْبًا وَقَالَ أُمُّهُ أَبُو لَكُمْ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ مَعَ عَائِلَتِهِ وَأَمَّا مَعَاوِيَةُ فَصُغْلُوهُ لَا مَالَ إِلَّا إِلَيْهِ أَسْأَلُهُ مِنْ بَيْتِكَ فَلَمْ يَنْهَهُ فَوَضَعُ
 قَالَ فِيهِ أَسْمَاءُ فَتَنَكَّهُ فَعَمِلَ اللَّهُ فِيهِ حَيْدًا وَلَغِيظًا وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا قَالَ أُمُّهُ أَبُو جَعَلَ خَطْبًا لِكَبْرِكَ لِلنِّسَاءِ وَفِي مِثْرٍ
 وَفِي رِوَايَةٍ أَنْ يَجْعَلَ مِثْرًا لَهَا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكَبْرِكَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ خَطْبًا لَهَا وَابْتَدَأَ بِأَبِي سَلَمَةَ فَانْقَضَتْ
 فَاطمة تيسر به کہ ابو عمر بن حفص نے تین طلاقیں دیں بن فاطمہ سے تیس کو کہ بوی بھی اسکی اور ابو عمر و عفا غائب یعنی کچھ بھیجی یا کسی نہائی کہ بلا بھیجا
 میں طلاق دی بس بھیجی طرف فاطمہ کے کس ابو عمر کی نے جو اپنے نفقہ کے یہ پس کہ جانا فاطمہ نے ان جہوں کو اور ناراض ہوئی اُسے پس کہا کہ میں تم سے
 اسکی کہ نہیں تیرا بھی کچھ حق لینے اسلئے کہ جو تین طلاقیں دیں بن فاطمہ والی کے یہ نفقہ کا حکم نہیں پس یہ جو بھی بطریق سلوک جہاں
 دینے بن میں بھیجی فاطمہ اس سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ذکر یہ ماجر حضرت سے پس فرمایا حضرت نے نہیں واسطے یہ ہے نفقہ کا حکم
 فاطمہ کو یہ کہ عدۃ بیچنے کچھ ام شربک کے پھر فرمایا حضرت نے کہ وہ اپنے ام شربک ایک مودہ کہ کہ دور رفت رکھتے بن اسکی گھر بن میرے بار میں جو کہ
 اقربا اور اسکی اولاد بن میں وہ اس پاس آتے جاتے بن پس اسکی گھر لائق بیچنے عدۃ کے نہیں مہر مجھ نزدیک بن ام کتوم کے اسلئے کہ تحقیق وہ شخص
 اندھا رکھی تو کہتے ہے پس جو وقت کہ حلال ہو تو بیچنے کچھ مودہ سے نہ کرنا بھی کہتے تاکہ فکر نہ دن بڑے کچھ کی کہ فاطمہ نے پس جبکہ طالع ہوئی بن ذکر
 کیا اپنے حضرت کے روبرو کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابو جہم نے یہ مقام نکاح کا بھیجا ہے مجھے پس فرمایا حضرت نے ابو جہم نہیں کہتا لا تھی اپنے کندھے اپنے سے بیعت
 پس غلط نہیں مال واسطے اسکی نکاح کر اسامہ بن زید سے کہ فاطمہ نے کہ ناخوش جا مانے کو پھر فرمایا حضرت نے کہ نکاح کر اسامہ سے پس کچھ کہاتے
 اُس سے پس گردانی اسامہ نے اس میں لینے اس کچھ میں اور اسامہ کے محبت میں بھلائی اور رشک کی گئی بن لینے مجھ میں اور اسامہ بن کمال بن قیس کی
 کہ لوگ مجھے رشک لیجاتے تھے اور ایک روابت میں فاطمہ سے یوں آیا کہ فرمایا حضرت نے ابو جہم وہ بیعت مارنوا ابو عمر تو نکاح کی سب سے سلم نے اور
 ایک روابت سلم کی بن یوں آیا کہ فاطمہ کے خاوند نے تین طلاقیں دیں مجھیں اسکو پس امی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس فرمایا حضرت نے
 نفقہ دے تیرے مگر یہ کہ ہو تو معاملت رکھی تو اپنے احتیاج پر دیکھی وہاں نہیں ہوگی اسلئے کہ وہ اندھا ہے اور اسکی گھر بن کوئی آنا نہیں یا نہ میں اسکی گھر
 لینے بن کچھ زینت کے مودہ بن یا یہ کہنا ہے اس سے کہ نہیں جابہ رکھنا ایام مودہ بن اور کمانو وی کے کہ دبیاں بکری ہے بعض گھوڑوں نے ساتھ پس
 صحبت کے کہ نہ کہ جانہ مودہ کو دیکھنا طرف مودہ اپنے کے اگر مودہ دیکھ اسکو اور بہرہ دیں انکی ضعیف ہیں اور صحیح وہ جس جس پر جو بن کہ مودہ کو
 دیکھنا مودہ جیتے گا یہ کہ مودہ کو دیکھنا مودہ کا جو جب فہ مانے اور حال کے تو لاہو نہیں لغتوا آخرت تک اور قل لکم من انفسکم بن اہلوان
 آخرت تک اور جو جب حدیث سلم کے انعبا وان تھا اور اس حدیث فاطمہ کیسے بھی یہ نہیں معلوم ہوتا کہ حضرت نے جان کر دیا اسکی یہ کہ کہنا بن امی کو
 بلکہ مقصود تھا یہ کہ نو من میں رہی بن ام کتوم کے پاس کہ کوئی نہ لگو دیکھنے نہیں اور ممانعت دیکھنے اجنبی کی اسکو خود معلوم تھی کتاب السدۃ وہ کہہ سکو
 دیکھنی ہوگی بن ام کتوم کو انتہی اور عینہ کے نزدیک جانہ مودہ کو دیکھنا مودہ جانی کا سوسے زہر ناف سے زہر زانو تک اگر من میں ہو مودہ سے وینا
 بدن کو کہنا مودہ اور ابو جہم نہیں کہتا لا تھی الخ یعنی درشت جو کہ مارنا بن نور کو اس سے معلوم ہوا کہ جبکہ موب معلوم ہو مودہ کا عورت کا تو وینا
 بیان کر دے اسکو ناظر و مشتق بن زہر بن اور ناخوش جا مانے اسکی لینے اسامہ کو اسلئے کہ وہ حضرت کے غلام کا بیٹا تھا سیاہ رنگ اور بہ فاطمہ کی بیٹی
 اور خوبصورت نہیں از بسکہ اسامہ محبوب و مقرب تھے حضرت کے انکی سفارش کر کی اور ناظر تھے جو جب تمام حضرت کے نکاح کیا اس سے

اَنْ يَقَعَ عَلَامَةً مِنَ السَّيِّئِ حَتَّى يَسْتَبْرِهَا وَلَا يَحِلَّ لَامْرِءٍ مِّنْ بَنِي آلِ مُحَمَّدٍ اَلْيَوْمَ الْآخِرَ اَنْ يَبِيعَ مَعْنَا حَتَّى يَقْسِمَ وَلَا اَبُو دَاوُدَ وَكَانَ
 التِّرْمِذِيُّ اِلَى قَوْلِهِ نَزَعَ غَيْرُ ۱۴۰ روایت جو روایت بیتہ ثبوت انصاری کیسے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان جنہیں سے کہ نہیں ہے
 واسطے کسی شخص کے کہ ایمان لایا ہو ساتھ والد کے اور ان قیامت کے یہ لاپلاوت اپنا پانی یعنی لطفہ اپنا کھیتی غیر اپنے کہ میں یعنی عورت کی عورت ملے اس
 کہ محل غیر اسکے کا جو نہیں درست اور نہیں درست واسطے او میں شخص کہ ایمان لایا ساتھ والد کے اور ان قیامت کے یہ لافوت کہ یہ صحبت کہ عورت بہرہ کی برائی جوئی
 سے یہاں تک کہ اسبہ اگر اسکو یعنی ساتھ ایک شخص کے یا یا نہیں لگتے کہ اس میں درست واسطے او میں شخص کہ ایمان لایا ساتھ والد کے اور ان قیامت کے اور ان
 آخر کے کہ کبھی نہایت کی چیز کو یہاں تک کہ بت نہ لے اپنے عقد دنیاں تک نہایت میں نقل کی راہ وادوں اور نقل کی ترمذی نے قول ہے غیر ہمک **الفصل**
الثالث من مہر محرم مالک قال بلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل من قریب نسبہ اعداؤہا حیضہ ان کانہ من حیض
وتلثہ اشہرہ ان کانت من لا حیض ویثقی علیہ سبہ العجیہ روایت ہے کہ کہ اسکو کہ لایا ہو یا جوئی کہ سوا نہایت والد بوطانہ نے
 ساتھ بال کہنے کو نہ لگے ساتھ ایک شخص کے اگر جو حیض والی اس ساتھ میں میں لے اگر سوا وں اور میں سے نہ میں غیر ایمان انش یا پانی پانی سے نہ سے
 یعنی داخل کرنا لطفہ اپنے سے اور لطفہ غیر کے یعنی جو کہ محل کہتی ہو کسی کا اس سے صحبت نہ اس و مذہب جو کہ یہ ترمذی نے قول ہے انہو تہا ان
 ہو تاہو ساتھ ایک شخص کے اور بعضوں کا سبب اس حدیث کے یہ مذہب جو کہ سترتر میں سے حاصل ہوتا ہے **وَعَنْ اَبِي عَمْرٍو اَنَّ عَمْرًا ذَا اَلْاَ
 وَهَبًا لَوَلَدَ اَلَّتِیْ تَوَلَّیْ اَوْ بَعِثَتْ اَوْ اَحْبَبَتْ ثَلَاثَتَا بَنَاتٍ لِّهٖ جَمِیْعًا حَیْضًا وَلَا تَسْتَبْرِیْ الْعَدَاۃُ وَلَا تَحْلُزْنَ** اور روایت جو این سے یہ کہ
 اور انوں نے کہا کہ بسوخت کہ کثیرش نجات نہ لگتی کہ سبب کیجانی تھی یا جوئی جاوے یا ازاد کی و سبب پس چاہیے کہ پاک کرے نہ اپنے کو تاہر حیف کے اور باہر
 کواری نقل کہیں یہ دونوں حدیثیں برزین نے **ف** اس حدیث پر این شیعہ نے عمل کیا جو کہ کہتے ہیں واجب نہیں سترہ مارا کہ لے اہر ہوتے ہیں کہ اس سے
 بھی ایہہ جو سبب عام ہونے حدیث بندیوں اور طاس کے پسند اور نگاہ اور کہا صاحب ہدایت کہ جب جاوے مولے ام ولد کا یا ازاد کر دے اسکو تودہ اولی
 تین حیض ہیں اگر حیض نہ آتا ہو تو تین مہینے کہا این ہم نے یعنی اگر حاملہ نہ ہو اور نہ کیسے کچھ میں ہو اور نہ کیسے حد میں ہو پس اگر ہوگی حاملہ تودہ اولی کے ساتھ حیض
 ہوگی اور اگر کیسے کچھ میں یا کیسے حد میں ہوگی تو میں واجب ہوگی و پیدہ مولی کی سبب نہ ظاہر ہوتے فراموش کے مولے سے اور نہ بہایت نزدیک
 جو اور امام شافعی کے نزدیک عدہ ام ولد کی ایک حیض جو اور حی قول امام مالک اور امام محمد کا جوین **باب النفقات وَحَرِّ الْمَمْلُوكِ**
باب ہر بیع بیان فقہوں کے اور ہندی غلام کے حر کی ف نفقات میں نفقہ کی جو اور نفقہ نام ہو اس چیز کا کہ خچ کچا دے اور جمع اسکی باعتبار انعام اس
 کے سے جو جسکے نفقہ بیویوں کا اور اولاد کا اور والدین اور اقارب یا عشاء اور نظاہر یہ جو کہ یہاں نفقہ عام ہر واجب اور غیر واجب اور والد ہندی غلام کے حق
 اٹھانا اور ہر نامانا و کجا جو اور یہ تکلیف دینی اس کام کی کہ نہ طاقت کہیں اسکی جسکے تمہا جاتا جو حدیثوں سے **ف** واجب جو نفقہ اور لباس اور
 مکان رہنے کا جو کیسے اسکے خاوند برادر خاوند جو ماہو بیوی مسلمان ہو یا کافر ہندی ہو یا جوئی کہ نسبت کچا دے بشرطیکہ پیدہ کر دیا ہو بیوی نے خاوند کو
 نفقہ اپنا بیع مکان خاوند کے یا نہ پیدہ کیا ہو سبب حق اپنے سبب طلب کرنے خاوند کے اور مقرر کیا جاوے نفقہ چھ مہینے کا اور پیدہ کیا جاوے بیوی کو اور مقرر کیا جاوے
 لباس چھ مہینے کا اور نہ کیا جاوے نفقہ اور لباس اسقدر کہ کفایت کہے حد کو نہ بجز اسراف اور تنگی کے اور معتبر ہر اس میں حالت میان بیوی کے پس اگر دونوں
 تو اگر میں تو نفقہ تو اگر وں کا سا واجب ہوگا اور اگر دونوں محتاج ہوں تو نفقہ محتاجوں کا سا واجب ہوگا اور اگر بیوی محتاج جو اور خاوند تو اگر یا خاوند محتاج
 بیوی تو اگر تو میں میں اسنے چاہئے یعنی تو اگر سے کم اہر فقیہ سے زیادہ اور بعضوں نے کہا کہ اعتبار ہندی کے حال کا جو نقطہ اور اگر اختلاف ہو میان
 بیوی میں بیچ تنگ سستی اور وسعت کے تو قول خاوند کا معتبر ہوگا اور گواہ معتبر ہوں کے بیوی کے اور میں کہے خاوند نفقہ بیوی کے ایک خادم کا اگر

۲
 اگر بیوی محتاج ہو تو نفقہ بیوی کے
 اگر خاوند محتاج ہو تو نفقہ خاوند کے
 اگر بیوی و خاوند دونوں محتاج ہوں تو نفقہ بیوی کے
 اگر بیوی و خاوند دونوں محتاج ہوں تو نفقہ خاوند کے
 اگر بیوی و خاوند دونوں محتاج ہوں تو نفقہ بیوی کے
 اگر بیوی و خاوند دونوں محتاج ہوں تو نفقہ خاوند کے

أَيُّهَا امَّا مَنَ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَبَ بَعْضَ عِلْمِهِمَا فَكُلَا لَمْ تَصْرِيحُهُ وَأَيُّهُمَا عَنْ صَحَابِهِ أَهْلُ الصَّلَاةِ وَقَدْ كَانَتْ
هَذَا لَفْظُ الْمَصَارِفِ وَفِي حُجَّتِي لِلدَّارِ قَطْنِي أَنْ تَمْرِي بِخُطْبَةٍ كَالْحَاكِمِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صُورِ الْمُصْلِينَ
روایت ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ندام اور فرمایا کہ نہ مارنا رسول یعنی حکم شرعی اسوۂ میں منع کیا گیا ہوں یعنی
رہنے منع کیا گیا ہوں مازبوں کے سے اور دیکھا ہے میں نے اسکو نماز پڑھتے ہیں یعنی جو کہ مذکور ہو مشکوۃ میں لفظ مصباح کے ہیں اور کتاب مجتبیٰ میں کہ تصنیف
واقطنی کی ہے جو کہ میں نے خطاط نے کہا کہ منع کیا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مارنے مازبوں کے سے ف منی مارنے مازبوں کے سے واسطے
شرافت و بزرگی ان کی کی ہو نزدیک خدا اور واسطے رعایت اکرام و توقیر ان کی کی نزدیک لوگوں اور کہا طبی رحم نے کہ جب اللہ تعالیٰ منع کیا مازبوں کے
مانے سے دنیا میں تو امید ہو اس کے لطف و کرم سے کہ رسوا نہیں کرے ان کو آخرت میں ساتھ عذاب کے انشاء اللہ تعالیٰ بح **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ**
عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَقْفُوسُ الْخُلَافَةِ فَسَكَتَ ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ الْكَلَامَ فَقَضَمَتْ فَمَكَاتُ
النَّارِ لَمْ تَقَالَ عَفْوًا لِكُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ الدِّرِمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے
کہ کیا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا یا رسول اللہ کتنی بار درگزر کریں ہم تقصیرات خادم یعنی لونڈی غلام اپنے کے سے پس چکی ہے چرخ
یعنی کچھ جواب نہ دیا پھر عرض کیا حضرت کلام مذکور پس چپ سے پھر جب میری بار پوچھا تو فرمایا معاف کرو اس سے ہر روز ستر بار نقل کی بود
اور نقل کی یہ مذی نے عبداللہ بن عمر سے ستر بار مراد اس کثرت ہے نہ یہ عدد خاص جیسا کہ متعارف ہے اس عدد میں اور چپ ہناتھ
کا جواب سوال اس کے سے بسبب کالت اس سوال کے تھا کہ عفو مستحب و واجب مطلقاً مفید ساتھ عدد سبعین کے نہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے
کہ خاموشی واسطے انتظار وحی کے ہو **وَعَنْ جَدِّهِ الْقِيْدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا تَكْفُرُ مِنْ مَمْلُوكٍ وَلَا مَوْلَا وَلَا مَوْلَا**
مِمَّا كَانُوا وَكَانُوا مِمَّا كَانُوا وَمَنْ لَا يَكْفُرُ مِنْ مَمْلُوكٍ وَلَا مَوْلَا وَلَا مَوْلَا اور روایت ہے ابی اس
کہ کافر یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو کوئی کہ ملائمت اور موافقت اور طاعت کرے تمھاری لونڈی غلاموں تمھارے سے یعنی موافق
مزاج تمھارے کے ہو اور خدمت کرے تمھاری جیسی کہ چاہو پس کھلاؤ اسکو اس میں کہ جو آپ کھاتے ہو اور پہناؤ اسکو اس میں کہ جو آپ بستے ہو یعنی
جب وہ مکمل یعنی کرین تو تم بھی راضی کرو ان کو اور نہ موافق ہو تمھاری لونڈی غلاموں میں پس بیچ ڈالو اسکو اور نہ عذاب دو مخلوق خدا کو
نقل کی یہ اند اور ابو اس نے **وَعَنْ جَدِّهِ الْقِيْدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُكُمْ بَعْضٍ قَدْ خُيِّلَ لَهُمْ**
بِطَنِهِمْ فَقَالَ تَقُولُ اللَّهُ فِي هَذِهِ الْبُحَايِرِ الْمُحْتَمِلَةِ قَالَ لَبَّوْهُمَا صَدَاحَةً وَأَنْزَلُوهُمَا كَحَدِّهِ دَوَاوُدَ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے جلیل
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک نٹ پر تحقیق لگ گئی ہے پٹھانہ اسکی بیٹ اسکے سے یعنی بسبب است بھوک و پیاس اور کثرت سواری کی پس فرمایا
ذرو اللہ تعالیٰ سے حج حق ان چار بابوں بے زبان پس سوار ہو ان پر اس حال میں کہ قومی اور قابل سواری ہوں اور چھوڑ دو ان کو اس حال میں کہ
اچھی ہوں اور نہ کھنہ ہوں نقل کی یہ ابو داؤد نے ان چار بابوں زبان کے ان میں بول نہیں سکتی ہیں کہ حال ہی بھوک و پیاس وغیرہ کا مالک
کیرا در اس بن دلیل ہوا پر واجب ہو خوراک و آب کے اور سوار ہو و انہم تصدق اس غیبت دلتی طرف خبر گیری ان کی کے دانے گھاس سے تا قوی باؤ
لاق سواری کے ہوں اور چھوڑ دو انکو پہلے نکلنے کے اور دانہ گھاس و قوافر ہوں اور سواری کی جاؤ ان پر بعد اسکے **فَوَجَّحَ الْفَصْلَ الثَّانِي**
فَضْلُ مَسْرِ عَنِ الزَّجْجَانِ قَالَ كَانَتْ قَوْلُهُ تَعَالَى وَلَا تَقْرُبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالْقِيَمِ أَوْ حَتَّىٰ يَأْتِيَ الْبَالُ الْيَتِيمِ وَأَقْرَبُ تَعَالَى لَا تَقْرُبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالْقِيَمِ أَوْ حَتَّىٰ يَأْتِيَ الْبَالُ الْيَتِيمِ
أَمْوَالُ يَتَامَىٰ ظِلْمًا لَا يَنْزِلُ إِلَّا مَنْ كَانَ عِنْدَهُ يَتِيمٌ فَعَمِلَ طَاعَمَهُ مِنْ طَعَامِهِمْ وَشَرَبَهُ مِنْ شَرِبِهِمْ وَلَا أَفْضَلَ مِنْ طَعَامِهِمْ

وَأَمَّا يُتَبَيَّنُ فِي شَرِّهِمْ جَوَازُ النَّظَرِ فِي أَهْلِهَا جَمْعُهُمْ عَلَى خُصْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى فَالْحَقُّ وَالْإِيقَادُ وَلَا يَسْتَعْمَلُ الدِّمَاءَ عَلَيْهِ وَأَنَّ

اور ہمیں ثابت ہوا اس طرح میں جائز ہو تا ہے کہ انہیں اس کے لیے وسطیٰ جہان کے اور ہر جہان ہونے والے مخلوق کے لیے اور ہمیں منعقد ہوتی وہ تیار ہو تین شیعہ ہوتی ہیں انہیں اس کے لیے کہ انہیں منعقد ہوتی

حَامِلٌ سَحَابٌ فَلَا يَخْضِرُ زَرْعًا مِنْ الشَّيْءِ أَخَذَهُ وَلَا أَكَلَهُ وَلَا انْتَرَفَ فِيهِ يَوْجُهُ مِنَ الْوُجُوهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَتْ

حرام بلکہ مست یہ بیچنا، خادِمِ شیخ کو لینا، مسکا اور نہ کھانا، مسکا اور نہ نطق کرنا، زمین کسی طرح مگر یہ کہ ہو

فَقِيلَ إِنَّكُمْ عِيَالٌ فَقُلْنَا عَجَزُونَ عَنِ الْكُتُبِ وَهُمْ مُضْطَرُونَ فَيَأْخُذُونَ بِمَا خُذُوا وَنَمُوتُ عَلَى سَبِيلِ الصَّدَقَةِ لِنَبْتَدَأَ أَوْ نَأْخُذَ

خادم فقیر اور وسط اسکے عیال و اطفال مہون فقیر عاجز کسب سے اور وہ ہون بقیہ راجہ کو کہہ مارے بس ایسے مگن و سہیل صدقہ کے اور نیک انسان

أَيُّهَا مَكْرُومُ الْعَرْشِ قُصِدَ بِهِ النَّازِلُ النَّقَرُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَصَرَفَهُ إِلَى الْفَقْرِ وَيَقْطَعُ النَّظَرَ عَنْ تَدْرِيسِ الشَّيْخِ

بھی مکروہ ہے جب تک کہ نہ قصد کرے نذر مانع والا نہ یہی حاصل کر نہ لطف اسد تعالیٰ کے کو بیخ کن کرنا سکھو، فقیر و مجتہد نظر کرے

فَإِذَا عَلِمْتَ هَذَا ائْتِ بِأَيُّهَا خَدَمِي الدَّاهِيَةِ وَالسَّمْعِ وَالْأَبْصَارِ وَعِيْدِي وَأَنْتِ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَى أَوْلِيَاءِ لِقَاتِ رَبِّكَ الْيَوْمَ

پس جب جانا تو نے تو یہ جو کچھ کہ لیا جاتا ہوں سے اور سمع سے اور تیل وغیرہ سے ورنہ نقل کیا جاتا، ہر عین قبروں اور لیا کے ازراہ نزدیکی حاصل کرنے کے

فَحَرَامٌ لِجَمَاعِهِ الْمُسْلِمِينَ مَا لَمْ يَقْصُدُوا لِإِغْنَاءِ الْفُقَرَاءِ الْأَحْيَاءِ قَوْلًا وَاحِدًا أَوْ ثَمَنِي وَكَذَلِكَ فِي النَّهْرِ وَالْأُتْرَاقِ

پس حرم پر ساتھ جلیع مسلمانوں کے جسدِ کبریاں کی تقدیر کی چیخ کرنا اُن کا فقر و کمزور ہون پر اتھاق چھوٹا رہا، یہ تو کام ہی اگھم محرابِ رائق و لے کا اور اسی طرح منبرِ فالق اور درختِ حیات ہے۔

تمام ہوا کلام مولانا صاحب کا اب جواب ایک سوال کا کہ اسی باب میں مولوی شمس الدین صاحب خان مرحوم نے لکھا ہے وہ بھی بہت مفید ہے۔

کے لکھا جاتا ہے۔ **طعام** کہ نزدیکیاں بزرگوں کی ہمت پر کرتے ہیں کرتا اور کھانا اٹکا درست ہے یا نہیں اور درست ہے تو کسطح درست ہے

اور بعضی نذر بشرط برآمدگار کے اور بعضی بلا شرط کرتے ہیں اس میں کچھ فرق ہے اس میں جواب بیچ نذر و نیاز کے کہ لوگ بنام نذر و نیاز

کے دیتے ہیں فرق، مگر نذر تو شرع میں عبارت سے واجب کرنی انبیا جبرئیل و احباب کے سے اور نفس اپنے کے چنانچہ جامع الرموز میں

کھنکھایا۔ کھنکھایا۔ علی النفس ممالیس علیہا بالقبول اور امام راضی نے تفسیر کبیر میں بیچ تفسیر کریمہ و نذر تہ من نذر کے فرمایا ہے۔ النذر

۱۔ الزمہ الانسان علی نفسه انتقی تفسیر مختصر ندیک تو یہ ہے اور تفصیل اس کی کتب فقہ اور اصول فقہ میں ہے اور نیاز لفظ فارسی ہے اس کی کننی ہی

معنی ہیں ان انجملہ ایک معنی اس کے تحفہ درویشان کذا فی البرہان القاطع اور جب معنی دو لفظوں کے دریافت ہوئے تو اب حکم شرعی

ان دونوں کا سنا چاہیے پس جاننا چاہیے کہ نذریہ خدا کے لیے جائز نہیں اور اگر کوئی نذریہ خدا کے مانے تو منع نہیں ہوتی اور لیتا اور کھاتا

موجب روایات فقہ کے نااہل ہر یہ حکم خدا بغیر التدا کا آدم بر بیان نیاز بزرگان پس چونکہ ابھی معلوم ہو چکا کہ لفظ نیاز کے معنی تحفہ و رویشان

میں اور وہ تیر دھلے پہنچا اگر کوئی بڑبڑانہ کو کچھ بطریق نیازیمنی خبر و صلہ اور خطہ کے دیوے تو وہ نیاز جائز اور اس بزرگ کو کھانا

اس چیز کا جائز ہر اسی طرح اگر نیا کسی بزرگ مردہ کی کرے کہ بمعنی فاقمہ اور سہو بخانے ثواب اس چیز کے اسکو یہ نیز جائز اور بیچ کھانے

اس جہزکے تفصیل سے اور یہ ہے کہ اگر مینے دلے بنا خکے نے بزرگوں مردہ کو ہو پوچھا ثواب صدقہ ماکوئی کا ان کو ارادہ کیا ہے تو کھانا

اس جبر کا اغیار کو جائز نہیں اور اگر سچا نالواب اباحت مالکولی کا واسطے عام مومنون کے ارادہ کیا ہے تو کھانا اسکا برحق ہے

کو جا کر ہی غنی ہوا یا فقیر اور حاصل یہ کہ جو کچھ کہ لوگ نذرینہ رٹوں کی ازراہ مزید کی حاصل کر لے کے ان سے یا اور پرانے لیکام کے معلق کر کے

موجب روایات مرسوم الصدر کے وہ مذاہب جائز اور گھانا اسفار و احوال اور جو چھ لہ بیارا ان کی بہ طور تردیدینی حاصل کرے

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

یہ اس چیز کے نہیں بلکہ ہوتا بندہ و نقل کی یہ مسلمہ اور ایک روایت مسلم کی میں یوں ہے کہ نیت جائز ہو کر اگر نذر کا کچھ گناہ اللہ تعالیٰ کے
فن میں جائز ہو یعنی اگر نذر مانے گناہ کرنے کی تو نہیں جائز ہے پورا کرنا اسکا اور نہیں لازم آتا گناہ اور یہی قول ہر ایک اور شافعی کا ہے
 حنفیہ کے نزدیک اس میں کفارہ قسم کا لازم آتا ہے اور نہیں بلکہ بلکہ یعنی مثلاً کوئی کے غیر کے غلام کو یا کسی اور چیز کو کہینے لازم کیا ہے پر اسکو
 ضلکی راہ میں آن اور کرنا یا دینا تو اس کے ذمہ لازم نہیں ہوتا بسبب صحیح ہونے نذر کے طبیعی و مولانا **وَحَسْبُ عُقْبَةُ** ہر حکم کے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفَّارَةُ الْإِيمَانِ اور روایت ہے عقب بن عامر سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کہ فرمایا کفارہ نذر کا کفارہ قسم کا ہوتا ہے مسلم نے **ف** میں جو کوئی مطلق نذر نہ مانے کہے کہ بھڑ نذر اور نام نہ لے کسی چیز کا تو اس پر کفارہ قسم کا ہے
 اور اگر نیت کرے روزہ کی بغیر عدو کے لازم ہوتا ہے اس میں تین روزہ اور اگر نیت کرے صدقہ کی تو کھانا دس سکینوں کا مانند فطرہ کے لازم ہوتا ہے
 ح و در المختار **وَعَنْ** ابن جبرئیل قال بئنا النبي صلى الله عليه وسلم يخطب اذا هو برجاء قائم فسال عنه فقالوا بئنا
 نذكر ان كفوهم ولا يغفروا ولا يمتطون ولا يمتكروا ويصومون فقال النبي صلى الله عليه وسلم فلو فأنتم ترون ذلك فليمتطون ولا يغفروا
 صومهم ورواه البخاري اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا اس وقت کہ بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرماتے تھے کہ ناگمان دیکھا ایک شخص
 کھڑے ہوئے کو پہنچا نام و احوال سکا پس کہ مالو بون نے کہ نام اسکا الیسا سرائیل ہی ذرا مالی ہی رہے یہ کہ کھڑا رہا اور بیٹھے اور نہ سایہ میں نہ دیو و جولو
 یعنی سطا عا اور روزہ رکھنے یعنی ہمیشہ پس فرمایا یہ چیز خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کو اس سے کہ بولے اور سایہ میں آوے اور بیٹھے اور پورا کرے روزہ
 نقل کی یہ بخاری نے **ف** پورا کرے روزہ اور ہمیشہ رکھتا ہے روزہ کہ نذر مانی طاعت کی لازم ہے اور دیکھنا روزوں کا ہمیشہ اچھا ہے
 اس کے لیے کہ قدرت رکھے اسکی اور استغاثہ کیے جاتے ہیں اس سے پہلے روزہ جو رکھنے منع ہیں شرعاً اور عرفاً اور اگر نیت کرے ان پہنچے تو کوئی
 بھی تو وجہ ہے اس پر افطار کرنا انکا اور لازم آوے گا کفارہ بسبب افطار کرنے ان کے کے ہمارے نزدیک اور حضرت نے اسکو پونے کا ایسے
 حکم کیا کہ بولنا کہ کسی وجہ ہوتا ہے یا منقذات کے یعنی نماز میں اور جواب دینے سالامہ کہ پس ترک کرنا اسکا گناہ ہے اور بیٹھنا اور سایہ میں نہ آنا
 طاقت بشریہ باہر تھامے بیٹھنا اور سایہ میں آنا کا حکم **وَعَنْ** انس أن النبي صلى الله عليه وسلم رأى شيطاناً يجادى
 بين يمينه فقال قابلاً خذوا ألكم ان يمشى قال ان الله عن تعذيب هذا الغيى واهم ان تتركب معقوب عليه وفي رواية
 عن ابن عمر قال اركبوا الله الشيطان قال ان الله عن تعذيب هذا الغيى واهم ان تتركب معقوب عليه وفي رواية
 دیکھا ایک بوٹھے کہ گناہ چلتا ہے ورمیان دو بیٹوں اپنے کے یعنی تکیہ کیے ہوئے اس پر بسبب ضعف کے پس فرمایا حضرت نے کہ کیا
 حال ہے اس کے عرض کیا صحابہ نہ نذر مانی ہے اس شخص نے کہ پیادہ پا جاوے یعنی میت اللہ کو فرمایا حضرت نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ عذاب
 کہنے لگے ہے پہن جان پہالبے سے پہنچی اور حکم کیا اسکو سوار ہونے کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں ہے پورا
 سے یوں آیا کہ فرمایا حضرت نے کہ سوار ہو جاوے بٹھے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اس پر رواہ ہے تحت اور تیری نذر سے **ف** سوار ہو نہ کہ حکم کیا حضرت نے
 اسکو بسبب باخبر ہونے اس کے پیادہ پا چلنے سے کہا ابن ملک نے کہ عمل کیا ہے ظاہر اس حدیث میں شافعی نے کہ سوار ہونے سے کچھ لازم نہیں آتا اور کہا
 ابو حنیفہ نے کہ لازم آتا ہے اس پر جانو۔ یہ نذرنا اس لیے کہ وہ حکم اپنے نقصان بعد از نذر کے اور یہی ایک قول شافعی کا ہے و قولوں میں سے اور کہ مطلقاً کہ
 اختلاف کیا ہے علمائے اس شخص کے میں کہ نذر مانی یہ کہ پیادہ پا جائے یا بطرف بیت اللہ کے پس کہا شافعی نے کہ پیادہ پا جاوے اگر طاقت رکھتا
 پیادہ پا چلے اگر عاجز ہو جائے تو سوار ہو لے اور کہا ابو حنیفہ نے کہ سوار ہو اور جانو نہ کرے برابر ہی کہ طاقت رکھتا ہو پیادہ پا

یہ روایت ہے ابن جبرئیل سے کہ بئنا النبي صلى الله عليه وسلم يخطب اذا هو برجاء قائم فسال عنه فقالوا بئنا نذكر ان كفوهم ولا يغفروا ولا يمتطون ولا يمتكروا ويصومون فقال النبي صلى الله عليه وسلم فلو فأنتم ترون ذلك فليمتطون ولا يغفروا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ إِلَى ثَلَاثِي وَظَهَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْنِي مَا لِي أَلْزَمِي بِكَ وَكَذَلِكَ قَالَ وَكَانَ طَائِفَةٌ فَقَالَ ثَلَاثُ نَفَرٍ
وَاللَّهِ الطَّبِيبُ، اور روایت ہوائی مشہد سے کہ آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے باپ کے ساتھ پس فرمایا کون جو یہ قمرے ساتھ کہ
یہ بیٹا میرا گویا وہ یہو ساتھ اس کے فرما خبردار کہ یہ نہیں گناہ کر گیا پھر پور نہ تو گناہ کر گیا اس پر نقل کی یہ بودا بودا اور انسانی نے ہندو گناہ کیا صاحب مصلحت نے
شیخ السنہ میں حج اول اس حدیث کے اس عبارت کو کہ گناہ اور مشنہ کہ گیا میں ساتھ باپ کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس دیکھی میرے باپ نے
مسنہوت کہ پشت پہنچی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا باپ میرے کہ چھوڑ دو مجھ کو یعنی ان کے جو علاج کرو میں اس چیز کا گناہ صحت میں نہیں
تحقیق میں طبیب ہوں پس فرمایا حضرت نے کہ تو فقیہ ہو اور اللہ طبیب ہو گواہ رہ ساتھ اسکے میں گواہ رہ کہ یہ بیٹا جلی میرا مقصود اس گواہوں سے
یہ تھا کہ اگر مجھے کچھ گناہ نہ تھا تو غیر کہ ہو جاوے تو وہ اخذ اس سے کیا جاوے بحسب رسم جاہلیت کہ باپ بیٹوں میں سے جو کوئی گناہ کرتا تو ایک کا ہونہ وہ
۱۰۰ حصہ سے ہوا اسی سبب سے حضرت نے فرمایا کہ یہ گناہ نہ کر گیا پھر اللہ تعالیٰ اگر تیرے بیٹے نے کچھ گناہ کی بات کی تو چلو کا پڑا و مجھے پرسن نہیں ہونے کی یاد آخرت میں
اور اس طرح سے مجھے گواہ گناہ ہوا تو میرا بیٹا میں پکڑا جاوے گا ذبح و آخرت میں حاصل یہ کہ جاہلیت میں جو رسم تھی کہ باپ بیٹوں میں سے جو کوئی گناہ کرتا تھا تو ایک کا
مواخذہ دوسرے سے ہوتا تھا وہ بت بہر قوف ہوتی اور میں طبیب ہوں انہی کو کہ اس کلام میں دعویٰ کرنا طے دانائی کا تھا حضرت کو جاہلیت اور بہ تیزی مکی
خوش نہائی اختر میں کیا اس پر کہ تو فقیہ ہو یعنی نرمی نہ مہربانی کر نہ ہر مہربانی پر علی کرلے میں اور نگاہ رکھتا ہر اسکو اس چیز سے کہ ظاہر ضرر کرے اسکو نہ شفا دیتا ہر
تو اسکو حقیقت میں اور خدا طبیب ہو یعنی وہی جانتا ہر حقیقت مرص اور دو الی اور میں کوئی شفا دے سکتا سوال اللہ واحد کہ موصوف ہر ساتھ بقا کے
سوال میں **وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ سُرَّاقَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَصَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُعْلِمَ أَنَّكَ**
مِنْ أَتَابِعِهِ وَلَا يُقْبِلُ الْإِنْسَانُ مِنْ أَتَابِعِهِ لَوْ كَانَهُ الدِّمَازِيُّ وَخُفِّعَتْهُ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے انھوں نے نقل کی
اپنے دادا سے اسے نقل کی ہر قمرے بن مالک سے کہ کہا حاضر میں امیر خیر بن ابی ابراہیم اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ باپ اس کے نقل کی تہذیب
اور ضعیف کیا اسکو یعنی اگر بیٹا باپ کو مار ڈالتا بیٹے کو اسے نشان میں مار ڈالتے اور اگر باپ بیٹے کو مارتا تھا اس نے بیٹے بلکہ خون بہا لیتے تھے **وَكُنْ**
الْحَسَنُ عَنِ سُرَّةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ عَبْدًا قَتَلَهُ وَمَنْ جَعَلَ عَدُوًّا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَبْنِ مَاجَةٍ وَلَا أَرِيحِي وَلَا دَالِيسَانِي فِي رِدَائِهِ أُخْرَى وَمَنْ جَعَلَ عَدُوًّا خَصْمِيْنَهُ اور روایت ہے حسن بصری سے کہ نقل کی سمرہ سے کہ کہا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قتل کرے اپنے نام بہ قتل کر گئے ہم اسکو اور جو شخص کاٹے، عضائیں تاک کان یا اعضا ہون و غیرہ تو اعضا
کاٹنے کے نقل کی یہ تہذیب اور بودا بودا و ابن ماجہ و داری نے اور زیادہ کیا انسانی نے اور روایت میں کہ جو کوئی جو عہد کرے اپنے غلام کو خود کھائے
ہم اسکو جو شخص کہ قتل کرے اپنے غلام کو یہ طریق زبرد شدہ فرمایا تا باز آوین لوگ اپنے غلام کے مار ڈالنے سے جسے کہ چوتھے یا پانچویں بار شرب پینے لگے
حق میں حضرت نے فرمایا کہ مار ڈالو اسکو حالانکہ نہ مارا حضرت نے اسکو جبکہ لایا گیا وہ حضرت کے پاس اور بعضوں نے کہا کہ مراد حدیث میں وہ غلام کی کہ آزاد
کیا گیا اور اسکو غلام باعتبار حال سابق کے کہا اور بعضوں نے کہا کہ یہ منسوخ ہے اس آیت سے **الْحُرُّ وَالْحُرَّةُ الْعَبْدُ الْعَبْدَةُ** اور مذہب حنفیہ کا امین
یہ کہ آزاد: منتظر کیا جاوے بسبب قتل کرنا، غلام غیر کہ نہ اپنے غلام کہ اور میں ان امام کہتے ہیں کہ نہ قتل کیا جاوے آزاد ہو سکتا
غلام کہ اگر وہ جو غلام غیر کہ بسبب قتل اللہ تعالیٰ کے اگر ہر ایک انک اعدا ہر ایک انکشی از ر سفیان ثوری کہتے ہیں کہ آزاد قتل کیا جاوے
بہلے غلام کہ اگر وہ اپنا غلام ہے اور جو شخص کاٹے اعضاء اللہ شرعاً مستحکم لکھا ہی کہ گئے ہیں سب اہل علم طرف اسکے کہ اعضاء
آزاد کے نہ کاٹیں جائز ہے اعضاء غلام کے پس ثابت ہوا اس اتفاق سے کہ یہ حدیث محمول زبرد میں پر ہی یا منسوخ ہے **فَاحْ**

یعنی دیت غافل ہو کر وہ دوسری چیز میں ہوتی اور دیت سے ایسا لازم نہیں آتی واریت اور لہب پر ایسا تخصیص نہیں ہوتا کیوں کہ اس سب سے
 ہو گیا کہ واریت ہی ہو گئے واقع بین والا ظاہر ہو کہ واریت وارثوں کے لیے ہو جو کہ ہوں جیسا کہ حدیث میں ہے واریت وارثوں میں سے ہے **وَعَنْ**
قَالَ أَتَيْتُ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هَذَيْنِ قَوْمَاتٍ أَخَذَتْهُمَا الْأَخْرَىٰ بِحُجْرَتَيْهَا وَوَأَيُّ نَفْسَيْنِ فَقَضَىٰ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ دِيَّةَ
جَنِينٍ غَرَقٌ عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ وَتَعْنِي بَيْنَهُمَا أَوْ عَلَىٰ عَائِلَتَيْهَا وَوَرَثَتَهَا وَلَدَةً أَوْ مَن مَعَهُمْ مَعَهُمْ اور روایت ہوائی ہریرہ کے
 کہ اگر بیع عورتین قوم نہیں ہیں سے ہیں ایک سے نہیں سے دوسرے کو ساتھ پھر کے ہیں ان سے مارا اس کو اور کچھ لکھ کر بیعت میں تھا پس حکم کیا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیعت بیعت کی کچھ بیعت کے کے مقررہ و فلا مہلانی ہوئی اور حکم کیا ساتھ دیت عورت کے قتل کی گئی ہو تو قوم میں سے کے
 کہ قتل کیا اسے اور واریت کیا دیت بیعت کا وادہ اس کی کیا اور ان کو کہ ساتھ وادہ کے کے بیعت اور واریت قتل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ظاہر ہے کہ پہلی حدیث
 میں قضیہ اور عورت کا ہی اور اسمیں ہی کا پہلی حدیث میں قتل کرنا والی مگر ای اور مقصود بیان کرنا سال فاس کی کا اور حکم کے کا تھا و اس حدیث میں عورت
 مجنبہ کچھ سمیت کرئی اور حکم نکال کر لیا گیا اور یہ حدیث ولالت کرتی ہی اس پر قتل کرنا ساتھ پھر کے موجب دیت کا ہی نہ قصاص کا اور قبیل محمد سے نہیں
 بلکہ شعبہ عمرہ سے مسیکہ نہ سب امام ابو حنیفہ کا ہی اور محل کرتے ہیں چھوٹے پھر **وَعَنْ** المغیرہ بن شعبہ عن امّاتین کانتا
 ضریبین فرمت اخذ لهما الاخرى بحجرا وضبطا قال قت جئنهما فقتل رسول الله صلى الله عليه وسلم في الجنين
 غرق عبد او امه وجعله على عصبة امرأته هذه رواية الترمذي في رواية مسلم قال ضربت في فمها ثم باعها بغير علمي فقتلتها
 قال اخذ لهما لحيانته قال فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم دية المقتولة على عصبة المقاتلة وغرمها لابي نضلة اور روایت ہو مغیرہ بن
 شعبہ سے کہ دو عورتیں عین السیمین سوکین ہیں مارا ایک نے ان دونوں میں دوسرے کو ساتھ پھر کچھ چوب نیمہ کے پس لایا دیا اس کے بیٹ
 کے کچھ کہیں حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ پھر کے غرہ علام یا لہب کی اور حکم کیا اور واجب کیا اس کو اوپر عصیہ لیجہ ساتھ عورت لڑائی
 کے یہ روایت تندی کی ہو لیجہ یہ اعتراض ہو صاحب مصابیح کہ اس بیعت کو صلح میں لایا اور بیعت روایت مسلم کے یوں ہے کہ کما مغیرہ نے
 کہ مارا ایک عورت نے اپنی سوکین کو ساتھ چوب خمیہ کے اور وہ بھی حاملہ پس رو الا اس عورت نے اپنی بیعت لے کو لیجہ اور کچھ بھی مگر کیا کما مغیرہ نے
 ایک تیس سے تھی لیجان میں کی کہ لیجان کیا لیجان ہی قبیلہ ہذیل سے کما پس مقرر کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت عورت قتل کی لٹی کی اوپر غلہ
 عورت مار ڈالنے والی کسلہ ضرہ واسطاس خیر کے کہ بیچ بیعت کے تھی لیجہ پھر کی دیت یہ تھرائی ف یہ حدیث ولالت کرتی ہو اوپر مذہب امام
 ابو حنیفہ کے سلیسے کچھ خمیہ سے واقع ہو تاہی قتل علوہ اور شافعیہ کہتے ہیں کہ محمول ہو اوپر چوب و پھر چھوٹے کے کہ قضیہ کی جاتا ہی اسے قتل غلامانہ
الفصل الثاني فسن وسري عن عبد الله بن عمر رآه رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا إن دية الخطاء
 شبه العمد ما كان بالسوط والعصا مائة من الإبل منها أربعون في بطونها أو لادها رءا التلسالي دكون مجرة والد ارجي وله أبو
 ذؤنبة وعن ابن عمر في شجر السنة لفظ الصياح **وَعَنْ** ابو عبد الله بن عمر رآه رسول الله صلى الله عليه وسلم في دية باخير وارمكة
 تحقيق ديت قتل خطائي كرشية عبد كسا سوطي اور عصا كسے ہو سوا دت ہا بنعیم العیس سے ہن کہ شے بیعت میں بیعت کے ہوں قتل کی یہ نسائی اور ابن ماجہ
 اور دارمی نے قتل کی بودا و دت ابن عمر سے اور ابن عمر سے اور شرح السنہ میں لفظ مطابیح کے ہا بن عمر سے ف لفظ مطابیح کے یہ ہا بن عمر
 الحمد للہ یا سوطا والعصا مائة من الإبل مغلطہ سنہا الریون غلطہ فی الیونہا اولاد یا اور گویا کہ مراد ساتھ قتل غلہ خطا کے قتل خطا شے ہر جاننا چاہیہ
 کہ قتل عمد ہی یا شے عمد یا خطا بعض مراد سوطہ عمد کے ہے کہ قصد قتل کرے ساتھ ایسی چیز کے کہ جدا کر دے اور شے عمد ہی کہ قتل کرے قصداً ساتھ

غیر جزو کی گئی کہ خواہ واقع ہوتا ہو اس سے قتل غالباً یا نہ ہوتا ہو اور قتل خطا و غیرہ کی چوک کر قتل سے چنانچہ بیان مفصل الٹا اور پھر چھپی ہو اور یہ نزدیک امام ابو حنیفہ کے ہوا وہ حمل سے ہیں عصارہ کو مطلق عصارہ پر خفیف ہوا قتل اور اور کتنی میں کہ قتل ساتھ بھاری چیز کے کہ واقع ہوتا ہو ساتھ اس کے قتل ظاہر قبیل عمر سے ہوا وہ حمل سے ہیں عصارہ کو خفیف ہر کہ واقع ہوتا ہو ساتھ اس کے قتل غالباً اور بعضی روایات میں منقطع واقع ہوا ہی اور تعلیق چھپی شدہ عمر کے نزدیک ابن مسعود اور ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور احمد کے یہ ہر کہ واجب ہوں چار طرح کے اونٹ چنانچہ بیان الٹا ابتدا باب میں چھپی ہو اور نزدیک شافعی اور محمد کے یہ ہر کہ تین طرح کے اونٹ ہوں چنانچہ بیان الٹا بھی ابتدا باب میں چھپی ہو اور خطا و بعض میں بہت منقطع نہیں ہوتی ہو اور واجب ہوتی ہیں لیکن پانچ طرح کے اونٹ کہ اوپر ذکر ہو چکے ہیں اور یہ باتفاق ہی ہو اور یہ حدیث میں شافعی و محمد کی ہو اور ہم کہتے ہیں کہ یہ حدیث حارث بن اسود کی کہ روایت کی گئی ابن مسعود اور اسباب بن زید سے پس عمل کیا جسے ساتھ متیقن کے منہ و عن ابن بکر بن محمد بن عمر بن حرم عن نبیہ عن جیدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی اهل یمن و کان فی کتابہ انت من اعطت مؤمناً قتلاً فانه قودیدہ لان یرضی اولیاء المؤمنین و فیہ ان لعل یقتل بالمرۃ و فیہ فی النفس الذیہ ما تہ من الابل و علی اهل الذہب الف دینار و فی الاثف اذ اربع جدرۃ الذیہ ما تہ من الابل و فی الاستان الذیہ فی الشفتین و فی البصتنین الذیہ فی الضبط الذیہ و فی العینین الذیہ و فی الرجل الواحد نصف الذیہ و فی الماؤمہ ثلث الذیہ و فی الجانیفہ ثلث الذیہ و فی النقیۃ خمس عشرۃ من الابل و فی کل اصبع من اصابع الید و الرجل عشرۃ من الابل و فی السین خمسۃ من الابل و فی النسانی ثلاثۃ و فی رایتہ مملکۃ و فی العین خمسۃ و فی الید خمسۃ و فی الرجل خمسۃ و فی الخو صخرۃ خمس اور روایت ہر ابی بکر بیٹے محمد بیٹے عمر و بیٹے زید کے سے کہ قتل کی اپنے باپ سے اور اس کے باپ نے قتل کی اس کے دلہا سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا طرف میں ہر لون کے اور تھا ہی نامہ حضرت کے یہ کہ جو شخص مار ڈالے بے تفسیر کسی مسلمان کا مار ڈالنا بیٹے عدا پس تحقیق وہ قصاص ملتا تھا اپنے کا ہو بیٹے قتل کیا جاوے بدلے فعل و تفسیر کے کہ ساتھ ہاتھ اپنے کے کی مگر یہ کہ راضی ہو جاوے ورنہ مقتول کے بیٹے ساتھ لینے دیت کے یا ماحی ہرز توہ قتل کیا جاوے اور اس نامہ میں یہ بھی تھا کہ قتل کیا جاوے مرد بدلے عورت کے ورا نہیں یہ بھی تھا کہ بیچ مار ڈالنے جان کے دیت ہو سو اونٹ یعنی جس کے پاس اونٹ ہوں سو اونٹ دے مجسب تفصیل کو کہ کھلا اور پر سونا رکھنے والوں کے ہزار دینا اور بیچ ناک کے جس وقت کہ پوری گالی جاوے دیت ہو سو اونٹ ابویچ دانتوں کے کہ سب توڑے جاوے دیت پوری ہو ابویچ ہونٹوں کے کہ کاٹے جاوے پٹی ری دیت ہو ابویچ دونوں خضیرہ کے کاٹے جاوے پٹی ری دیت ہو ابویچ کاٹنے آلت کے دیت ہو اور بیچ توڑنے پیٹھ کی ہڈی کے دیت ہو ابویچ پوڑنے دونوں انگھوں کے دیت ہو ابویچ کاٹنے ایک ہانگہ آدمی دیت ہو ابویچ زخم پہنچنے پوست مغز سر کے تھائی دیت ہو ابویچ زخم پیٹ کے تھائی دیت ہو ابویچ زخم کے ہڈی سرکائی ہو پندرہ اونٹ میں ابویچ ہر اونگی کے گھگیوں ہاتھ اور پاؤں کی سے دس اونٹ ہیں ابویچ ہر اونگے کے پانچ پانچ اونٹ ہیں قتل کی یہ نسائی اور داری نے اور بیچ روایت مالک کے یہ ہو ابویچ ایک انگھ کے پچاس اونٹ ہیں ابویچ ایک ہاتھ کے پچاس ابویچ ایک پاؤں کے پچاس ابویچ زخم کے ہڈی کھل گئی ہو پانچ اونٹ ہیں بیچ مار ڈالنے جان کے دیت ہو بیٹے قتل عمر میں جیکہ قصاص سے دگر کر دینا مقتول کے اور راضی ہونی میت لینے پر دیت ہو اور قتل خطا و شبہ عدا میں دیت ہو اور سونے والوں پر ہزار دینا پانچ باندی والوں پر ہزار دینا دھرم میں داس کو دیکھ کیا سبب لکھا کہ سونے کے ساتھ قتل کے ملو یہ ہر کلاؤٹ والوں سے واقع میں حبیب اللہ کے آیت لیل اللہ داروں سے زندہ کہ واجب ہو کہ غیر اسکا قبول و محسوب نہ ہو جانا چاہیو کہ اختلاف کیا ہو علماء نے بیچ دراصل دونا نیر کے آیا ہے جاوے بات میں یا نہیں کہ ابو حنیفہ اور احمد نے کہ جائز ہو لینا اتحاد بات میں جو دہونے اونٹ کی ہو

سنا کہ وہی آدمی جو کہ ہوا اور اگر اس کے ساتھ ہوا کہنے والا یا کہنے والا یا سپر سوار ہی اور سچا نور سے کوئی چیز ضائع ہوتی اس کے ساتھ ملے پرناوان دیتا آتا ہے نہ کہ
 اعظم غلظت رح کے اور امام شافعی کے نزدیک نہ کہ کوئی چیز اس سے ضائع ہو گئی تو اس کے مالک کو کچھ دینا نہیں آتا اور اگر رات کو کوئی چیز غفلت ہو گئی تو اس کے مالک
 پر نہ دیا آتا ہی اس واسطے کہ رات کو گھبراہٹ لگتا تو پر لازم ہو اور کوئی حفاظت کرنی چیز دن اور یا خون کی ہانکے مالکوں پر لازم ہو اور ہر ایک کا ہر ایک کا کھانا
 ناوان دے اس پر کہ کثرت ہو جانور کے ہاتھ سے یا جانور سے اور کھینچنے والا ناوان دے اس پر کہ کثرت ہو ساتھ ہاتھ نہ ساتھ پاؤں کے اور سوار ناوان دے اس پر کہ کثرت
 کہ کثرت ہو ساتھ ہاتھ یا پاؤں یا سر جانور کے اور اگر سوار اور ہانکے والا یا سوار اور کھینچنے والا دونوں ساتھ ہوں تو ناوان ان دونوں پر آتا ہے اور کان بھی سمجھنے
 لینے لگتی کان میں جاوے یا اسکا اوپر کوڑا ہوا اور کان گر پڑے اور وہ ہلاک ہو جائے تو نہیں آتا ناوان سپر کھود ہی ہو کان یا کسی کو کان کے کھودنے کے
 لیے فردوس کا کھانا یا ناوان کان سپر گر پڑا اور ہلاک ہو گیا نہیں ہوتا ناوان صاحب کان پر اور یہ وجہ مخصوص ساتھ کان ہی کے نہیں بلکہ اجاڑوں میں بھی
 جاری ہو اور جواڑوں موافق ہو ساتھ اس چیز کے کھانے سے قول الیر جبر کے کہا لیکن کسی نے لکھا کھود اپنی زمین میں یا زمین مباح میں اور ان میں کوئی
 اگر کر گیا تو ناوان نہیں ہو اور کھودنے والے کو توین کے پنج وعین یعنی بنی امیہ قال عز دت ممر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنتی السور
 وکان لی اخی فقاتل انسا نافعاً احد ہما یدل اخر فانتزع العضوض یدک فی العاق فانت دلتہ فستقط فانت لقی النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم فانت دلتہ وقال ایدع عید فی ذلک ففعل ما لعل متفق علیہ اور روایت ہے علی بن ابیہ سے کہ کہا ہوا کیا
 بیچے ساتھ نیز خبر اصلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر تکی کے میں خیفہ غزوہ تبوک میں اور تمامیر ایک نوکر پس لڑا وہ ایک آج سے پس کٹ کھایا ایک نے ان دونوں میں
 ہاتھ دوسرے کا پس نکالا اس شخص نے کہ کان کا تھا ہاتھ اسکا کاٹنے والے کے منہ سے پس گروئے و انت اس کے پس جھڑپ سے پس گیا وہ کہ جس کے
 و انت کرے تھے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لینے تا داسکی دیون اور حکم فرما دیں اس کے حق میں پس معاف کیا حضرت نے بدلہ اس کے و انتوں کا
 اور فرمایا کیا چھوڑ دیتا تھا انجا تبر سے منہ میں کہ چاہا تو اسکو مانند جانے انٹ کے نقل کی یہ بخاری میں ہے کہ یہ اشارہ ہو طرف سبب باطل
 کہنے بدلے کہ وہ خود ہو اپنے ہاتھ بچانے کے لیے منہ میں سے ہاتھ کھینچا اور شرح السنہ میں ہو کہ اسطرح اگر راہ کو سے کوئی مرد کسی خور سے
 یہ کاری کا پس حق کیسے وہ اسکو اپنے نفس سے پس رڈالے تو نہیں لڑا نہ ہوا عورت پر کچھ خیاں حضرت عمر کے پاس ایک فقیہ آیا کہ ایک لڑکی لڑکیاں
 کاٹ رہی تھی پس تمہیں کیا اسکا ایک شخص نے اور راہ کیا یہ کاری کا اس سے پس اس لڑکی نے ایک چھوڑا اسکو اور مار ڈالا اسکو پس کہا حضرت عمر
 نے کہ قتل کیا ہوا اللہ کا قسم ہر ہشتی کہ نہیں یہ دلوئی جاوے گی کبھی اور یہی قول شافعی کا ہے اور اسطرح جو شخص قتل کرے کیسے مال لینے کا وہ
 خور نہ کیا اور اسکا ہل پس اسکو جائز ہو دفع کرنا قصہ کرنا لے گا و قتل کرنا لیکھا اور لائق ہو یہ کہ دفع کرے رسا رسا میں پس اگر نہ بارہ سو لے قال
 کرنے کے اور قتل کرنا اسکو تو خوں اسکا ساتھ ہو دفع وعین عبد اللہ بن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قتل
 دون مایہ فہو متہید علیہ اور روایت ہے خیرہ بن عمرو سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص
 قتل کیا جادو سے اسطرح مال اپنے کے پس وہ شہید ہو قتل کی یہ بخاری میں ہے کہ یہ اشارہ ہو طرف سبب باطل
 کی حفاظت میں نہ رہے جانیکو دفع وعین ابی ہریرہ قال جلد رجل فقال یارسول اللہ ارایت ان جاء رجل یؤخذ مالی لئلا یؤخذ مالک
 قال ارایت ان قاتلنی قال ارایت ان قاتلنی قال ارایت ان قاتلنی قال ارایت ان قاتلنی قال ارایت ان قاتلنی قال ارایت ان قاتلنی
 اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا آیا ایک شخص لو لکھا یا رسول اللہ خبر دو لکھا سکی لکھا اسے ایک شخص راہ رکھتا ہو لینے مال میرے کا لینے دو قتل
 اسکو یا نہ دون فرمایا پس نہ دے تو اسکو مال اپنا کہا اسنے خبر دیکھی عجب اسکی کہ اگر کوئے مجھے لینے تو کیا کہن فرمایا کہ تو اس سے کہا اسنے

خبر پہنچے جو اسکی کہ اگر بارہا اسے مجھو فرمایا پس شہید ہو گیا اسنے خبر دیکھی مجھو اسکی کہ اگر میں بارہا وہاں اسکو یعنی تو اسکا کیا حال ہو فرمایا کہ وہ وہاں
میں ہو نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی نہیں کچھ بھیر اور اس بت میں لیں ہوا سپر کہ دفع کر یا قاتل کا اور ملاک کر یا اسکا دفع میں ساح ہونے و عنہ
انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لو اطلع فی بیتک احد ولم تاذن لہ فخذ حصاک و ففقات علیہ واک علیہ
حاج متفق علیہ اور روایت ہوائی ہر یہ سے یہ کہ انھوں نے سار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اگر جہانکے تیرے گھر میں کسی نے
دروازہ بند کر دیا تو اسکی آواز میں بھی نکلتا میں کہ نہیں پر وہ آئی دی ہو تو نے اسکو یعنی گھر میں آنے کی پس اسے تو ساتھ نکلی ہی کے پہنچے تو انکو سانبھیں
تجھو گنا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ظاہر حدیث میں کہ اسکی ہوا شافعی نے کہ ساقط کیا اس سے نماز انکو کا اور کہا ابو حنیفہ نے کہ اسپر نماز ہو اور
حدیث معمول ہو مبالغہ اور چرندیدہ واللہ اعلم بحال و عن سہل بن سعد ان رجلاً اطلع فی حجر فی باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم وسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مد ری جحک بہ راسہ فقال لو اعلم انک تنظر فی لطمعت بہ فی عینک انما
جبل لا یستد ان من اجل البصر متفق علیہ اور روایت ہوا میں بن سعد سے یہ کہ ایک شخص نے جھاکا پیچہ سوراخ دروازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم کے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہایت خار کا کھجما تے تھے اس سے سر نہ پاس فرمایا اگر جات میں میں تھیں کہ لہذا کھجما
ہو جا یعنی قصداً البصر جمیعہ میں اسکو تیرے آنکھ میں نہیں مقرر کی گئی ہو شرع میں پر انما تلتی یعنی وقت انکے پیچ گزر گانہ کے گزرو اسطے بچنے
نظر کرنے سے طرف غیر محرم کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پس انظر فی غیر ذلک کے مانند ظاہر ہوا نبی بن سعد نے کہ ہر میں و عن
عبد اللہ بن مغفل انہ رای رجلاً یخذف فقال لا یخذف قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی عن الخذف وقال اللہ لا یضاد
بہ صلی اللہ علیہ وسلم و لکن ہا قد تکرر التسنن و نقفاً التفتق علیہ اور روایت ہوا عبد اللہ بن مغفل سے یہ کہ وہی اونھو نے ایک
شخص کو یہ بینت کا تھانکس ساتھ اٹھوئے اور انکی شہادت پہنچا کہ انھوں نے کہ چہندہ کفار علیہ السلام کے تحقیق میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منع
فرمایا ہوا سطر کے لکھنے کیستہ و فرمایا تحقیق میں انکار کیا جاتا ہوا ساتھ اس کے شکار او نہ تھی کیا جانا ہوا ساتھ کے دشمن یعنی دشمنان
دین سے یعنی نہ اسکی فائدہ دینا کہ ہوا اور نہ بد بچ محض ہو وعب ہوا و ہوا وجود اس کے لوگوں کے مقرر ہوا ہے ہر جیسک فرمایا لیکن یہ بینت
لوڑا اتنا ہوا دانت کو اور چھوڑ دیا ہوا انکو کہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا ابن مالک کہ منع کیا حضرت نے اس سے بے
کہ صحت میں ہوا سمجھا و خوف ہوا ساد کا اور یہی حکم ہوا ہر چیز کا کہ اس میں یہ بات پائی جاتی ہر میں و عن ابی موسیٰ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا امر احدکم فی مسجد فاقی سوقاً و مقعداً فلیسک علی نصاریہ ان یتصیب احداً
من المسلمین یا لشیء متفق علیہ اور روایت ہوائی موسیٰ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبوت کہ گزرت ایک نماز
یعنی مسجد بخاری کے یاقی بنا ہمارے کے او ساتھ اس کے جو ان تیرے چا بیسکہ بند کرے یعنی ہاتھ رکھ لے انکی پیکانوں پر اسلئے کہ
کسیکو مسلمانوں میں سے اسے کچھ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مسجد بخاری سے الخ یعنی مسلمانوں کی مسجدوں اور بارہا وہاں میں ہر میں و عن
مسلمانوں کے جمع ہونے کی میں کہ نہیں کے حکم میں ہوا و مانند تیروں کے اور ہونے کے متب رو غیر وہیں انکو بھی جمع میں اس طرح استعمال کرے
کہ لوگوں کے انما ہر میں و عن ابی ہر وہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یستد احدکم علی اخیه بالسلاہم قالہ لای رعی
لعل الشیطان یلوع فی بدہ فیمقع فی حقوۃ من اللہ متفق علیہ اور روایت ہوائی ہر یہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ لایستد
کرے ایک تمھارا اور پھائی اپنے کے ساتھ متب ر کے اسلئے کہ تحقیق وہ نہیں جانتا شاید کہ شیطان چھو لے نبی کو اس کے ہاتھ سے یعنی جاگ

[illegible]

19

اپنی زمین میں لے کر آئے۔ جو کوئی نکالے اس پر بیس ہجرت کا حکم ہے۔ یا جو کوئی جہنمی جزیہ کا فرما کر اپنے سے لے لیں یا کہ، لے لیا اسے اسلام کو ساتھ کفر کے اس لیے کہ اس نے بدل کیا حضرت ہلاک کو ساتھ ذلت کفر کے اور کہا خطابی نے کہ سنی جزیہ کے یہاں خراج میں یعنی مسلمان جب جزیہ دیتی ہیں خراجی کافر سے تو خراج نہیں ساتھ ہوتا اس سے اور یہی مناسب ہے ابو حنیفہ بن کلثوم و عن جریر بن عبد اللہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انکم احرار فاعصموا انفسکم منکم بالشیور فانکم انتم القتل فباؤ ذلک المذبح فحکم اللہ علیکم ووسمکم قالوا کم یضفیہ العقل وقال النابی من کل مسلم مغموم یذکر انک المشرکین قالوا یا رسول اللہ لہ قال لا یختر ائی نارادھما سارواہ ابو داؤد اور روایت جریر بن عبد اللہ سے کہ کہا صحابہ رضی اللہ عنہم نے ایک لشکر طرف تہذیب کے پیشوا ہوئے تھے ایک لوگوں نے انہیں ساتھ ناز پر منے کے یعنی تھے وہ مسلمان جب لشکر کو دیکھا کہ وہ صحابہ میں گئے بقصد ظلم و غلامت اسلام کے پس جلدی کیا گیا ان میں سے یعنی ماہ الا انکوشکر نے اور اعتبار کیا ان کے سجدہ کا پس پہنچی خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس حکم کیا واسطے ان کے ساتھ آدمی دیت کے اور فرمایا میں نیز رہوں اس مسلمان کہ نہ بنا اختیار کرے در میان مشرکوں کہ عرض کیا صحابہ نے یوسف علیہ السلام کو اس سے آپ نیز رہا یا چاہیے کہ نہ دیکھیں آپ میں آگ و دونوں کی نفس کی یہ بوداؤ کی حضرت نے پوری دیت کا ان کے لیے کر دیا اور آدمی اس کا ایک ہر علم کے ساتھ اسلام ان کے اس لیے کہ انہوں نے مدد کی اور قتل نفس انہی کے ساتھ رہنے کے کفایت میں جیسے کہ اشارہ کیا اس پر ساتھ اس قول کے کہ میں نیز رہوں اور نہ دیکھیں اس میں آگ و دونوں کی یعنی مسلمان اور کافر ایک دوسرے سے اتنی دور رہے کہ اگر آگ جلائی جاوے تو اس کافروں کی مسلمانوں کو نظر نہ آوے اور آگ مسلمانوں کی کافروں کو نظر نہ آوے اور اس میں علت حضرت کی نیزاری پہنچی ان مسلمانوں سے کہ سقیم ہوں یہاں کافر اس میں دعوے ابو ہریرہ و عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحمان فیکدا الفک لا یفیک مؤمن ذکاؤ ذکاؤ اور روایت ہر ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ایمان نہ کرنا ہر نفس کرنے ناگما ناگما تو قتل کرے ناگما ناگما میں نفس کی یہ بوداؤ کی یعنی اہل کفر تا ہر صاحب ہنر کو قتل کرنے سے کسی کے سے ناگما ناگما یہ کہ ہوس کو نہ چاہیے کہ قتل کرے کسی کو بے تحقیق حال اس کی کے کہ ہوس ہر یا کافر اور کافر ذمی بھی ہمدردان میں ہر ہر حکم کہ کتاب میں لکھا کہ اگر غصہ خدا ہو کہ وہ پڑا یا مسلمانوں کے اور غصہ انگریز کے ہو یہ ملتا ہے جیسے کہ عب بن شرف یہودی و ناگما ناگما مارا اور ملا وہ اسکے فعل انحضرت کا جو تھا اس پر قیاس کرنا چاہیے اور ظاہر تر یہ ہو کہ اسکا اور مانند اسکے کا قتل کرنا پسے نی کے تھا قتل ناگما ناگما سوع و عن جریر بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ذلک البی العبد لی الشرک فقد حل دمہ سر داؤد ابو داؤد اور روایت جریر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوت کہ بھاگے غلام طرہ شک کے پس جائز ان اسکا قتل کی یہ بوداؤ کی طرف شرک کے یعنی دار لحد کے اور حلال ہوا انوں اسکا یعنی اسکے قاتل پر جوچہ میں انکا بسبب محافظت ستر کون اور نزدیک کرنے دار الاسلام کے اور اگر مرتد ہو جاوے یا وجود اس کے بطریق حلال ہوا ناگما ناگما اسکا دعوے و عن علی ان جمودیکہ کانت کسیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکف عید یخففہا کحل حتی ماتت فابطل الذبی صلی اللہ علیہ وسلم وکف عید وکف ابو داؤد اور روایت ہر ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو او حیب طعن کرتی تھی حضرت میں پس لگا گھوڑا اسکا ایک شخص نے یہاں تک کہ مر گئے پس صحابہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خون اسکا قتل کی یہ بوداؤ کی اس میں دلیل ہر ہر کہ ذمی جب جبرائیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تو توڑ دیتا ہر عہد و ذمہ کو پس ہر عربی جو صباہ الدم جیسا کہ مذہب شافعی ہر ہر اور نزدیک حنفیہ کے نہیں تو ہر ہر بسبب عہد اسکا چنانچہ سیدہ فاطمہ کتابوں میں ہے آخر کتاب البحر کہ نہ ہو و عن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم اللہ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الشیخ ذی الذی فی ذی اور روایت ہر جندب کہ کافر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عباد کو قتل کرنا ساتھ تو اس کے ہر قتل کی یہ جزیہ نے فاجاع ہر علماء کا اس پر کہ کرنا جاد و کا احرام ہر اور بہت اختلاف کیا ہر علماء نے سچ سچ جادو کے کہا امام شافعی نے

یہودی

کہ قتل کیا جاوے ساحر اگر جادو کرے اور وہ توبہ نہ کرے اور امام مالک ج نے اور ابو یوسف علمائے کبار کما کر فرمایا اور عمر فاروق اور سیدنا ابوبکر کما
 اُسکا بھی کفر و کفر و کفر کیا جاوے اور طلب توبہ کی نہ کیا جاوے اُسے برابر ہو کر کفر کیا مسلمان پر یا ذمی پر اور کما خفیہ نے اگر لڑتا دیکھنا کہ شیطاں کرنا ہو سکے
 جو چاہتا ہو پس وہ کا نہ ہوا، راگر اعتقاد کیا کہ سحر و خیر و خیال پر نہیں کا فربہ تا باگیا فاسق ہوا و سیکھنا اسکا حرام ہے اور خطا و سی جائزہ زخار کے میں ہوا
 نہ سحر میں جو فضل و جبرائیل اور جبرائیل میں سیکھتے سحر و اسٹے و ساحر اہل حرب کے تو وہ فرغ ہوا، یہ سیکھنے اسکو مالہ تفریق ڈالے میان بیوی بیوی توبہ
 حرام ہوا، راگر سیکھتے تاکہ محبت ہو میان بیوی میں تو جائز ہے کہ نہ غلط بعض الفضلہ امتی و اختلاف کیا جو خبیثوں نے اُسکے اند میں و تفریق میں اُنکی کتابوں سے
 نقل کیا ہو کہ نہ قبول کیا جاوے توبہ ساحر کی کا فربہ تا جو نہ سحر ہے نہ سحر ہے اُسے قبول کیا جاوے سحر کہ نبی الاسلام کا و سیکھنا اور کما کما تہ اور جو ہم در ول و علم تبعہ
 ہا ہی و عرض لینا اجرام ہے **الفصل الثالث** فصل تیسری عن اسماء بنت مریہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ارجل
 خرج بقری بنی النقیع فاصبروا عن عقرواہ النسانی روایت ہوا سلمہ بن شریک سے کہ کما فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص خروج کرے
 امام پر اسحال میں کہ تفریق ڈالے در میان است میری کے بن و روگرن اُسکی غل کی یہ سائی نے ف جہ امام پر خروج کرے اول اسکو منع نہ چاہیے
 اور اگر شبہ کہتا ہو وہ رکرت اور پھر اگر یہ کارگر نہ ہو مار ڈالے جیسے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ساتھ نہ ج کے کیا نہ و عن شریک بن عبد اللہ
 قال قلت لئن ان النقیع ما من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسالہ عن الخواج فدیہ ابی بردہ بن بوعبید فی نفر من اصحابہ فقال
 لہ مل سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدکر الخواج قال نعم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکر فی رؤیاءہ بعینہ
 اُنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمال قفسہ فلیس من عن یمینہ و من عن شمالہ و لہ یعط من وراہ شیان فقام رجل من
 وراہہ فقال یا خلیف ما عدلت فی القنہ جل اسود و مظموہ الشیخ عبید بن یزید ابی جحان فعصب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم غصب شدیداً و قال واللہ لا یجدون بعدی جدہا حدل منی نہ قال خرج فی اخر الزمان قوم
 کان ہذا منهم یقرؤ القرآن لا یجاوز تراویحہم یمرقون من الاسلام کما یمرق التہتم من الرمین سیما ہم
 التخلیق لا یزالون یخرجون حتی یخرج اخرہم مع المسیح الذی الخال فاذا لقینہم وہم شر الخلق و الخلیفہ رواہ النسانی
 اور روایت ہر شریک بن شہاب سے کہ کما تھا میں آرزو کرتا یہ کہ ملاقات کروں میں کسی شخص سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہوں میں کہ پچھوں
 اُس سے حل خارجوں کا یعنی اب جو خارجی پیدا ہو ہے میں یا خود ہی تھی حضرت نے اُنکی احوال سے پس بائیں ابو بزرہ سے بیوی دن عید کے یہاں تک
 یاروں اُن کے سے پھر کہ میں نے واسطے اُنکے کیا سنا ہے تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذکر کرتے خابیوں کا کما کہ ہاں سنا ہے بی بی خیر
 صلی اللہ علیہ وسلم سنا ہے کہ ان سے اور دیکھا میں حضرت کو ساتھ آگھوں یا نبی کے کہ انے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مل پہنچا تا اسکو
 اور دیا اُن شخصوں کو کہ تھے امن طرف حضرت کے اور جو بائیں طرف وہ نہ باا کو نہ چھپے تھے حضرت کے کچھ پس کھڑا ہوا ایک شخص چھپے حضرت
 کی سے او کہ کما ای نعم نہ انصاف کیا تو نے بائیں میں و شخص تھا کا اسند ہے جوے بالون کا اسے تھے و میرے سید پر غصہ فرمایا رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم نے غصہ نہت اور فرمایا قسم میں اُنی نہ باوگے لہ سے کسی شخص کو کہ وہ بہت انصاف نہ فرمایا وہ مجھے جہ نہ دیا کھنگلی
 آخر زمانہ میں ایک قوم کو یا کہ شیخ نے نہیں میں سے ہر ذی اُنکی جماعت سے اور اُنکے طاعت پر پہنچے قرآن میں ہر جگہ چاہے گردان اُنی سے کہ ان کی
 اسلام سے نبی کامل سلام سے بسبب کھل جانیکے اخلاص امام سے حیات کھل جاتا ہے یہ سے ماہ سے اُنکی سے نہ تا ہاں گاہیشہ بیگم نے ج
 کہ تھے یہاں تک کہ کلیک آخر انکا مسیح و حال کے ساتھ ہیں وقت کہ ماورائے تہا کہ وہ انکے وہ بہترین میں و بیوں اور حاکم و سائنس کے یہ سائنس

وَعَنْ أَبِي غَالِبٍ رَأَى أَمَامَهُ رُؤْسًا مَنُصُوبَةً عَلَى دَرَجٍ دَسَّقَ فَقَالَ أَبُو أَمَامَةَ كَلَّا لِلنَّارِ شَرُّ قُنَّةٍ تَحْتَ نِجْمِ السَّمَاءِ
 خَيْرٌ قُنَّةٍ مِنْ قُنَّةِ لَوْ تَقَرَّرَ بِهِنَّ نَدِيخٌ وَجَوْهَةٌ وَكُسُودٌ وَجَوْهَةٌ الْآيَةُ قَالَ ابْنُ أَمَامَةَ أَنْتَ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْلَاهُ أَمْعَهُ الْكَاثِرَةُ أَوْ مَرْنِينَ أَوْ نَلَا فَاحْتَى عَلَى سَبْعٍ مَا حَدَّثْتُكُمْ كَوْنَهُ سَرَاوَاكُ الثَّوْمِ مَدِيٍّ وَابْنُ مَلْجَةٍ
 وَقَالَ ابْنُ مَدِيٍّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ ۝ اور روایت ہر ابی غالب سے کہ دیکھا ابو امامہ نے سر بنی خارجیوں کے نصب کیے گئے
 یعنی ٹپسے ہوئے یا سولی دیے گئے اور پراہ و شق کے پس کہا ابو امامہ نے یہ گئے ہیں دونوں کے بدتر مقتولوں کی بچے روی آسمان کے بہترین
 مقتولوں کا وہ جو کہ سبکو انہوں نے قتل کیا پھر بھی یہ آیا سدن کی سفید ہو گئے کتنے شہداء و سیاہ ہو گئے کتنے شہداء آخرت تک کہا ابو غالب ابو امامہ کو
 کہ تم نے سنا ہر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی یہ کلام کہا ابو امامہ نے اگر نہ سنا ہوتا میں نے اسکو گرا لیا یا دو بار یا تین بار یہاں تک کہ گناہات بار
 نہ حدیث کہ تائین تمہارے بعد برویہ حدیث نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن ہے عرف آخرت تک کہ یہ عرف قائل ہیں اسودت
 و جہم اعظم بعد ایما گم فذوقوا العذاب ہا کثر مکفرون اور لکھا ہر علمائے کہ وہ مرد شے اور بعضوں نے کہا اہل بدعت تھے اور ابو امامہ سے کہ خارجی تھے
 اور ایک بار یاد و بار الخ یعنی اگر نہ سننا میں اسکو گرا کر بہت کثرت نہ حدیث کہ تابعی کتاب **الحدود** کتاب ہی بیچ بیان حدوں کے فہم اہل میں
 ہنسی منع کے چارو ہنسی حائل کے در بیان دو چیزوں کے بھی آئی جو حد و شرعی کو نہ واسطیہ کہتے ہیں کہ منع کرتے ہیں آدمی کو واقع ہونے سے گناہوں میں
 اور حد و اللہ ہنسی محارم کے بھی آئے ہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ کے قول میں تلک حد و اللہ فلا تقربوا اور ہنسی مقدرات شرعی کے بھی آئے ہیں جیسے میں
 طلاق نہ کا مقرر ہونا اور متہ اس کے کے جیسے کہ فرمایا تلک حد و اللہ فلا تقربوا اور مقدمات میں بھی منع جو نزدیک ہونے اس کے سے اور تجاوز کرنے
 اس کے سے اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ حد شریعت میں عقوبت ہے تقدیر کی گئی واسطے حق خدا کے تا آنکہ قصاص کو حد نہیں کہتے ہیں سلیسہ حق بندہ کا ہے اور
 تفسیر کو بھی بسبب مقرر نہیں کی نہیں کہتے **الفصل الاول** میں ہے **عن أبي هريرة** و ترمذی میں خالید بن رجاہ بن
 انحصار الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال احذروا فليس بكتاب الله قال اخر اجل يا رسول الله فاقض بيننا
 يكيك الله وانذرن لي ان انكم قال انكم قال ان بني كان عسيفا على هذا فوني يا امرأته فالحبروني ان علي ابني انتم
 فالتدبث منه فانه شاك و بجا رية لي فرائي سالت اهل اهل فالحبروني ان علي ابني جلد مائة و ثمانون عام و انما الترحم على
 امرأته فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما والذي نفسي بيده لا تخضبن بينكما يكيك الله اما عفاك و بجا رية فقول
 عليا اما انك فعلي جلد مائة و ثمانون عام و انما الترحم على امرأته فالحبروني ان علي ابني جلد مائة و ثمانون عام و انما الترحم على
 اور یہ بیان نہ سے کہ تحقیق جو شخص مجبور تھے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ایک ایسے ان دونوں میں حکم کرو در بیان ہمارے ساتھ کتاب اللہ
 اور کہا اور سرنے کہ ان یا رسول اللہ میں حکم کرو در بیان ہمارے ساتھ کتاب اللہ اور پروا کی دیکھ مجھ کو کہ کلام کروں میں کہ صورت قضیہ کی کیا ہے فرمایا کہ
 کلام کرو کہ اس شخص نے کہ تحقیق تمہارا میرا مزدور اس شخص کے ہاں ہیں تاکہ اس کی عورت میں خبر دی مجھ کو کہ یہ کہ اور میری میری کی سنگسار ہیں در بیان
 اس کی طرف سے سو بکریاں اور ایک لونڈی اپنی بیٹی اس کے سنگسار ہونے کے لیے یہ دین پر تحقیق میں نے پوچھا مالوں سے پس خبر دی مجھ کو کہ اوپیشی بکر
 سو درے ہیں در بریں و زکا کمال دینا یعنی بسبب محسن ہونے اس کے کہ اور سو اس کے نہیں کہ سنگساری اس کی عورت ہے یعنی اس لیے کہ وہ مصنفہ تھی
 پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو قسم جو اس بات کی کہ جان میری اس کے ہاتھ میں ہے یعنی ہر قسم قدرت اس کی میں اللہ حکم کرو مجھ میں پس
 تمہارے ساتھ کتاب اللہ کے لیکن بکریاں تیری اور لونڈی تیری پس پھر لونڈی تیرے پاس اور بیٹی تیری پر سو درے ہیں اور بریں و زکا کمال دینا

یہ حدیث صحیح ہے
 یہ حدیث صحیح ہے
 یہ حدیث صحیح ہے
 یہ حدیث صحیح ہے
 یہ حدیث صحیح ہے

[illegible]

قال ابن ماجہ
ابن ماجہ
فیہ

مجلس
فیہ

قد بین
فیہ

پس چونکہ میں اسے ماروں اور وہ مجھے توڑتا ہوں کہ شاید زیادتی نسبت میری نسبت جو پس اس جہت سے دیت دوں گا اور اجماع جو علماء کا اور آپ کے
 کہ جس پر واجب ہو اور چلے گا۔ یہ وہ مجھے تو دیت اسکی دینی نہیں آتی اور حضرت علیؓ سے یہ بات بنا بہ احتیاط کے تھی اگرچہ یہاں وقت مشورہ کے
 حضرت عمرؓ سے کہ اتنی دے مجھ کو بہترین نزدیک میری ۔ **وَعَنْ ثَوْرِبِنْ ثَوْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اسْتَشَارَ رَافِي حَدَّثَ الْخَمْرَ فَقَالَ لَهُ**
عَلَى اُرْمِيَنَّ جِلْدَهُ ثَمَّ اَنْ يَنْ جِلْدَهُ فَإِنَّهُ إِذَا شَرِبَ سَكِرَ وَإِذَا سَكِرَ هَذَى وَإِذَا هَذَى أَفْقَرُ نَسِكَدُ عُمْرِي فِي حَدِّ الْخَمْرِ
ثُمَّ اَنْ يَنْ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے ثور بن ثورؓ سے کہ کیا تحقیق حضرت عمرؓ نے مشورہ کیا یعنی صحابہ سے یہ تعین شراب کے کہ واسطے اُنکے
 حضرت علیؓ نے کہ رے میری یہ جو کہ مارا اسکو انسی دے اسے کہ تحقیق جسوقت پیایا شراب مست ہو جائے اور جسوقت مست ہو جائے یہ بیان کیا ہے
 اور جسوقت کہ بیان کیا ہے وہ بیان لیتا ہے پس حکم کیا حضرت عمرؓ نے یہ حد شراب کی تھی کہ اسے نقل کی یہ مالکؓ نے بیان لیتا ہے یعنی اقرار کرتا ہے کہ حد شراب
 ساتھ نہ اسے پس نہ باعث قتل کا ہو تا ہوا اور قتل کے اتنی دے میں اور حکم اعتبار علیؓ کے پس حضرت عمرؓ نے اتنی دے سے حد شراب میں حضرت
 علیؓ کے کہنے سے اور اجماع کیا صحابہ نے اس پر **بَابُ مَا لَا يُدْعَى عَلَى الْحَدِّ وَد** باب ہر اس چیز کا کہ دعا ہے نہ یہاں اسے
 کہ حد مارا جائے **ف** جیسے ایک شخص حضرت کے سامنے شراب پیئے والے کو کہ اے خداوند اللہ! حضرت نے منع فرمایا کہ یوں نہ کھاؤ اور حضرت ۔
 حرمت چاہوں **۱۰ الفصل الاول** میں **عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلًا اسْتَعَاذَ عَبْدًا لِلَّهِ يَلْقُبُ حَمْرًا كَانَ يَخْمَلُ**
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ فَإِنَّ يَوْمًا قَامَ مَرِيضًا فَعَلَّ خَلَّ رَجُلًا مِنَ الْقَوْمِ
اللَّهُمَّ الْعَسَاءَ مَا أَكْثَرُ مَا يُؤْتِي بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعُولُوا فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ أَنَّهُ لِيُحِبَّ اللَّهُ وَمَسْئُولُهُ سَرَفًا
الْبَحَارِ روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ ایک شخص نے اسکا تھا عبد اللہ لقب کیا جاتا تھا مالینی کہ اسباب جو قوفی کے ہنسنا تھا حضرت علیؓ اللہ
 علیہ وسلم کو اور تھے حضرت کہ حد ماری تھی اسکو یعنی ایک یا بسبب پیئے شراب کے پس لگا لیا وہ ایک ورون پس حکم کیا اسے اسے قتل کرنے کا
 پس تے مارا گیا پس کہا ایک شخص نے تو میں سے یا ہی گفت کہ اسکو کیا مبت لایا جاتا ہے اسکو یعنی بسبب پیئے شراب کے پس فرمایا حضرت نے نہ انت
 کرو اسکو قسم ہر الشکی وہ چیز کہ جانتا ہوں میں یہ جو کہ وہ دوست رکھتا ہے اللہ اور رسول اسے کو قتل کی یہ بخاری نے **ف** اس حد سے علوم
 ہوا کہ نہیں جائز عفت کرنی کسی گناہ کو کہ انحصار میں وہ یہ بھی معلوم ہوا کہ نسبت اللہ اور رسول کی سبب جو قریب آتی کے پس نہیں جائز ہر لعنت
 کرنی غضب اور رسول کو اسے کہ لعنت کے سنی میں دو کرنا حرمت آتی سے **۱۱** **وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اسْتَشَارَ رَافِي حَدَّثَ الْخَمْرَ فَقَالَ لَهُ**
بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اخْرِ يَوْمًا مَرَّةً الصَّارِبُ يَكْفِيهِ وَالصَّارِبُ يَكْفِيهِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ أَخْرَاكَ اللَّهُ قَالَ
لَا قَوْلَ لَكَ لَكَ لَا تَقْبَلُ عَلَيْهِ الشَّيْطَانُ مَرَوَاهُ ابْنُ عَسَا اور روایت ہے ابی ہریرہؓ کہ کہا لایا گیا حضرت علیؓ اللہ علیہ وسلم کے
 پاس ایک شخص کی تھی شراب پس فرمایا مارا اسکو پس بعضے ہم میں سے مارنے والے تھے ساتھ ساتھ اپنے کے پس جب پھر اس شخص کے بعضوں کہ رسوا کرے
 والے تھے ساتھ باپو شوں اپنی کے اور بعضے اپنے والے تھے ساتھ کپڑے اپنے کے پس جب پھر اس شخص کے بعضوں کہ رسوا کرے
 تھا وہ اللہ فرمایا نہ کھو اس طرح سے نہ وہ دلاؤ اس پر شیطاں کی نقل کی بخاری نے **۱۲ الفصل الثاني** میں **عَنْ بَنِي مُرَّةٍ قَالَ**
جَاءَ الْأَسْكَنْدَرِيَّ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَهُ عَلَى نَفْسِهِ أَنَّهُ أَصَابَ امْرَأَةً حَوْلًا أَرْبَع مَرَّاتٍ كُلِّ ذَلِكَ يُعْرِضُ
عَنْهُ فَاقْبَلُ فِي لِحَا مِسَةٍ فَقَالَ أَنْتُمْ قَالَ نَعَمْ قَالَ حَتَّى غَابَ ذَلِكَ مِنْكَ فِي ذَلِكَ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ كَمَا يُغَيِّبُ
الْمَرْءُ ذِي الْمَكْحَلَةِ وَالزَّوْمَ أَرِنِي الْبَيْزَ قَالَ هَلْ تَذَرِينِ مَا الْإِنْسَانُ قَالَ نَعَمْ أَتَيْتُ مِنْهَا حَرَامًا لِي إِلَى لَوْجَلٍ مِنْ أَهْلِ حَلَا

اور کھانا انیوں کا حرام ہے اس واسطے کہ غسل کو تباہ کرتی ہیں اور بارہ کہتی ہیں ذلک اللہ او غما سے اور کما علمائے کبار کوئی بھٹک غیر کو طہارۃ جاننے مذہب
 بدعتی ہے اور تقسیم اہلین نامہ ہی نے اسکو کافر کہا اور قبل کرنا اسکا صباح جانا ہے اور اسی طرح استعمال کیا کو کا حرام ہے جیسے کہ درختنا میں لکھا ہے اور
 مولانا شاہ عبدالغفر نے محدث دہلوی قدس اللہ سرہ نے فقہ کو کہ وہ تحریری اور پر قول صحیح کے کہا جو چاہے اُنکے رسالہ میں لکھے اور ظاہر ہی ہو کہ کونکہ
 حقیقہ والے کے منہ سے بوی بدنامند بوی لسن و پرپان کے آتی ہے اور واسطے مشابہت دو زنیوں کے کہ وہ وہاں اُنکے ساتھ سے نکلے گا اور طبیعت سلو
 اُسکو مکروہ جانتے ہے اور اس واسطے کہ اسکے پیسے سے بدن میں کمال سستی آتی ہے اور بعضوں کو بیہوشی آتی ہے یہ مفسرین داخل ہے اور جو مفسر یعنی
 سستی لایا ہے یہ وہ حرام ہے جیسے امام احمد وغیرہ نے اس حدیث کو نقل کیا ہے اور صاحب صلح و صحاح نے معنی مفسر کے سستی لایا ہے لکھا ہے
 ۱۱ امام ابو القاسم حسین بن محمد بن فضل باغی نے یہ کتاب مفہومات لفظا لفظا کی ہے معنی مفسر اور فتور کے یوں لکھا ہے کہ سکونت بعد حدت کے اور نرمی بعد
 شدت کے اور ضعف بعد قوت کے پس یہی معنی فقہ پیسے والے میں ظاہر ہیں صاحب تجربہ اہل انصاف اسکو خوب جانتے ہیں وہ کہنے لگے کہ معنی مفسر میں بدن کا
 گرم ہونا بھی مشہور ہے یعنی شہا میں خلاف اہل اہل الفت کے یا اُس سے کہی گئی اور جو بہ حال مرضی حق سے وہ اس واسطے کہ فقہ افع
 سنت مسواک ہے نہ کہ مسواک دین کو بوی بد سے پاک کرتی ہے اور فقہ خلاف اسکے اور حدیث مسواک کی صاحب بخیرہ میں کہ ہے اسکا مطہر للظہر
 و مرضاة للرب منفعت کو اسقدر کافی ہے اور اسی ضمن میں ابو جعفر نے اور رسالہ معنی لکھے ہیں **الفصل الاول** فصل پہلی
 عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَكُنِ الْعَلَاةَ وَالْعَيْبَةَ مَرْفُوعَةً مُسَلِّمَةً رَوَيْتُهَا ابْنُ جُرَيْجٍ
 کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا شراب بتی جو ان دو درختوں سے کھجور اور انگور سے نقل کی یہ سلم نے فد یعنی اکثر شراب ان
 درختوں سے ہوتی ہے نہ کہ صحر کے اہلین وہ سے ہو غیر انکے سے نہ وہ محبوب فرمائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کل سکر خمر اور یہ عام و جامع
**وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ عَلَى مَنبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَذَنْزَلُ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ
 الْعَيْبَةِ وَالْأَمْرِ وَالْخَطِئَةِ وَالشَّعْبِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ مَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہے ابن عمر سے
 کہ کما خطبہ فرمایا حضرت عمر نے اور پر منبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا تحقیق نازل ہوئی تحریم خمر کی اور نہ فتی جو پانچ چیزوں سے
 انگور کھجور گریہوں خوشہد سے اور شراب ہے جو کہ ڈھانک لے عقل کو نقل کی یہ بخاری نے ف کہا علمائے کبار نے یہاں شاہ ہر ساتھ اسکے کہ شراب
 سخاں پانچ چیزوں میں نہیں ہے غیر انکے سے بھی ہوتی ہے اگر دوسرا کہ نے والی جو عقل کی ہے + وَكَانَ أَنَسُ قَالَ لَقَدْ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ
 تَحْرِيمَ وَمَا لِي خُذْتُ خَمْرًا لَأَعْتَابُهَا لَأَقْلِبُ لَأَوَاعِمًا تَحْرِيمَ نَالِ الْبَسْرِ وَالْخَمْرُ مَرْفُوعَةُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کما تحقیق حرام کی گئی شراب
 اُسوقت کہ حرام کی گئی انہیں پاتے تھے ہم شراب نگورون کی گھر کم اور اکثر شراب بخاری کھجور کچی اور کھجور خشک کی تھی نقل کی یہ بخاری نے ف
 دہشت خرا میں ظاہر ہوتا ہے طبع کما تا ہے بعد ازاں خلال بعد ازاں بیع ساتھ زیر بار اور کہ بعد ازاں بے بعد ازاں رطب بعد ازاں تمر ح مَوْعَنُ
عَائِشَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ وَهُوَ يَذْنُ الْعَسَلِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ اسْكُرَ فَهُوَ حَرَامٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
 اور روایت ہے عائشہ سے کہ کما سوال کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ ہی منید شہد کی فرمایا جو چیز شکی نشہ کیے پس وہ
 حرام ہے نقل کی یہ بخاری اور سلم نے ف تیج ساتھ زیر بار کے اور جرمت کے اور ساتھ زہرت کے بھی آیا ہے اور منید شہد کی کہ شہد کو ایک
 باس میں ڈال رکھے تا تیزی پیدا کرے مانند کھجور کے اور حاصل حضرت کے کلام کا یہ ہے کہ اگر منید شہد بھی نشہ کرے حرام ہے اور بھی حکم منید شہد کا ہے اور
 کہتے ہیں کہ نقل میں کی بھی تیج و مَوْعَنُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ مُسْكِرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ عَلَى مَنبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَذَنْزَلُ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ الْعَيْبَةِ وَالْأَمْرِ وَالْخَطِئَةِ وَالشَّعْبِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ مَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ عَلَى مَنبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَذَنْزَلُ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ الْعَيْبَةِ وَالْأَمْرِ وَالْخَطِئَةِ وَالشَّعْبِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ مَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا كَفَّ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ فِي الْأَخْزَرِ مَرُوءًا مُسْلِمًا اور روایت ہے ابن عمر
 کہ کما فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چیز شرب کر نیوالی ہر شراب اور جو چیز شرب کر نیوالی ہر حرام جو بی بی تصویر یا سبت اور جو بیوے کا شرب انبیان
 پھر مرے گا اس حال میں کہ چشمہ پیتا تھا کہ توبہ نہ کی اس نے بیوے کا شرب آخرت میں نقل کی یہ مسلم نے ف نے بیوے کا بی بی اگر حلال تھا
 اسکو یا اور اسکا طہ کے زیر منہ شدید ہر امرادیہ کہ نہیں بیوے کا اسکو آخرت میں ساتھ لگے کہ نجات پائی اور پہلے داخل ہوئے جنت میں اللہ علم
 وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُونَ بَارِئًا مِنْهُمْ مِنَ الدُّنْيَا
 يُقَالُ لَهُ الْبَرَاءَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مَسْكِرًا فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ إِنَّ عَلَى اللَّهِ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرِبُ لَمْ يَكُنْ
 أَنْ يَسْقِبَهُ مِنْ طَبِئَةِ الْخَبَالِ قَالَ الْوَلِيُّ الْأَمْرُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلِيُّ الْأَمْرُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اور روایت ہے جابر سے کہ ایک شخص یابن سے اور پوچھا حضرت سے احوال شراب کا کہ پیے تھے بن ملک بن جبریل کی کہا جاتا تھا اسکو مرزب فرمایا
 آنحضرت کیا نشہ لاتی ہو وہ کہا اُسے ہاں فرمایا حضرت نے ہر چیز نشہ لانے والی حرام جو تحقیق کہ اللہ پر مدی واسطے اس شخص کے بیوے نہ لگی چیز کہ
 پلاوے گا اسکو طہیۃ الخبال مرض کیا صحابہ نے بار سوال کیا طہیۃ الخبال فرمایا خبال پسینہ جو دوزخوں کا یا فرمایا خبال پسینہ کہ بہتا ہو دوزخوں
 زخموں سے نقل کی یہ مسلم نے ف خبال کے سنی بزرگ کہ گئے اور طہیۃ کے معنی ہیں پیموش کہ انہیں من ترجمۃ الشیخ وح و ملانا وعن ابی قتادہ
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَحَّى عَنْ خَلِيطِ النَّمْرِ وَالنَّبْرِ عَنْ خَلِيطِ الزَّبِيبِ وَالْثَمْرِ عَنْ خَلِيطِ النَّمْرِ وَالزُّطْبِ وَقَالَ ابْنُ دَاوُدَ
 كُلُّ وَاحِدٍ عَلَى حَالٍ وَكَانَ مُسْلِمًا اور روایت ہے ابی قتادہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ملائے نہ کہ کھجور اور کچے کھجور کیسے یعنی خشک
 او کچے کھجور کو ملا کر بنید کرنے سے اور منع فرمایا ملائے انکو خشک و کھجور خشک کیسے اور ملائے کچے کھجور اور کھجور کیسے اور فرمایا بنید او ہر ایک کو
 جدا جدا نقل کی یہ مسلم نے ف ان دونوں کو ملا کر بھونے سے جو منع فرمایا اور جدا جدا کے بھوننے کو جائز رکھا حکمت اس میں یہ ہو کہ اکثر تباہی کرتی ہو
 تغیر طویۃ کی جنس کے دو خصلوں میں سے اور فاسد کرتی ہو وہ دوسرے کو اور نظامہ اور تیرہ نہیں ہوتی پس مینا پیے گا حرام کو اور نزدیک امام مالک
 او امام احمد کے مینا بنید کا کہ ہمیں چیزیں ہوں حرام ہر اگر چیز نشہ کر نیوالے نہ ہو بل کیا چیز انہوں نے ظاہر اس حدیث پر اور نزدیک ہم جسکے حرام کہ
 نشہ کر نیوالی ہوتے سو عن انس ان الیہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن الخمر یفعل خلافًا لکما رواہ مسندہ اور روایت ہے
 انس کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے شراب سے کہ بنائی جائے کہ نبی ساتھ دانتے تک یا پار وغیرہ کے کہ آیا وہ سرکھلاں ہر یا نہیں پس یا عیال
 نقل کی یہ مسلم نے ف ہمارے نزدیک اگر شراب سرکھلاں ہو جائے تو حلال ہو خواہ بٹ لے کسی چیز کے اس میں ہو یا بغیر دانتے کے کہ بے بہت دن گند جائے
 یا کھنے کے آفتابین شلا اور امام شافعی کے نزدیک یہ ہو کہ اگر کوئی چیز دانتے کر اس میں سرکھلاں جائے تو نہیں پاک ہوتی ہو کہ ہی اور اگر آفتاب میں نہ سے
 شلا سرکہ ہو جائے تو دوقول میں صحیح تر ان دونوں میں یہ ہو کہ پاک ہو جائی ہو اور دلیل ہماری مطلق فرمایا حضرت کا جو نعم الامام اخیال و ریب سے ہر
 وصف مفسد کے اور ثابت ہونے صفت صلاح کے مباح ہوا اور یہ تھی حضرت نے اسیلے کی تھی کہ تبدل میں لوگ عادت رکھتے تھے شراب پینے کی اور
 جس چیز کی عادت ہوتی ہو اس کے طرف میلان طبع ہوتی ہو پس خوف کیا حضرت نے، اہل شیطاں کی سے کہ بباد اسکو وسیلہ کریں شراب پینا
 اور بعد گندہ نے زلزلے دراز کے خوف سکا نہ ہے پس حرام نہ ہوا اور صاحب ہادیہ نے ایک روایت نقل کی جو خبر تلکمل خبر کہم واللہ علم و بی بی بیج متا
 معرفت بی کے جابر سے مرفوع اس حدیث کو نقل کیا ہر مع سو عن وائل الحضرمی ان طاریق بن سونید سال الیہ صلی اللہ
 علیہ وسلم عن الخمر فہا لا فاعل انما احصی اللہ و ام فقال انہ لیس بکذا و لکن کذا انہ رواہ مسندہ اور روایت ہے وائل حضرمی سے

اور روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود سے کہہ فرمایا کہ جو غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق تم دیکھو گے مجھے میرے بیچ دینے کو اور کئی چیزیں
 کبریٰ جانو گے تم عرض کیا صحابہ نے کیا فرماتے ہو تم کہو یا رسول اللہ نبیؐ اس وقت فرمایا اور تم طرف اُنکے حق اُنکا اور مالک اللہ سے خواہنا
 نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے فی یعنی تم اپنے طرف حق نا کون کے اور دینی اطاعت اُنکی کرو اور مددگار رہو اور اگر وہ تمہارے حق میں قصور
 کریں صبر کرو اور جناب حق میں التجا کرو کہ جزا تمکو دے مع و عن ابن عمر قال سأل سئل عن رجل من بني النضير قال سألت رسول الله صلى
 عليه وسلم فقال يا نبي الله أراك أت ان قامت علينا امرأة يسكنوننا لحقهم ويكفوننا حقنا فما لنا قال انتم مؤواطينوا
 فاما عليكم ما مؤواطينوا عليكم كما تحلهم ولا مسلم اور روایت ہے وائل بن حجر سے کہہ پوچھا سلمہ بن زید جینی نے رسول صلی اللہ علیہ
 وسلم سے پس کہا انہی اللہ کے نہ دیکھے کہ کیا فرماتے ہیں آپ کہو اگر مسلط ہوں ہم پر امرا ملین ہم سے حق اپنا یعنی اطاعت و خدمت اور
 نہ دیں ہمکو حق ہا یعنی نہ عدل کریں اور غنیمت دین فرمایا سلمہ بنی کلام اُنکا ظاہر میں اور فرمان برداری کہ یعنی باطن میں یا سنو بات اُنکی
 او اطاعت کرو فعل میں پس سو اس کے نہیں کہ انہ پر وہ چیز کہ اُنھیں لگی یعنی تکلیف دی گئی قبیلہ عدل و دین سے حق رعیت سے اور تمہارے
 و وجہ کہ اُنھیں لگی یعنی اطاعت کرنی اور صبر کرنا بلاؤں پر نقل کی یہ سلم نے ف حاصل یہ کہ واجب ہے کہ ایک یہ وہ چیز کہ حلیف دیا گیا پس نہ ہے
 حدیثی سے مع و عن عبد اللہ بن عمر قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن رجل من بني النضير قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم
 يوم القيمة ولا حجة له ومن مات وليس في عنقه بيعة مات ميتة جاهلية ثم قال مسلم اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے
 کہ کہنا میں نے غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ فرماتے جو شخص کہ نکالے ہاتھ امام کی تابعداری سے ملاقات کرے گا اللہ تعالیٰ سے دین نہ
 اُس حالت میں کہ نہیں ہوگی دلیل اس کے یعنی دلیل ایمان کی اور جو کوئی مرے اس حال میں کہ نہیں اُسکی گردن میں بیعت امام کی یعنی اطاعت امام
 بہ حق کے دین میں مرے کامرنا جاہلیت کا ساقط کی یہ سلم نے و عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کانوا یقولون
 انما یبطل نسو سائر الانبياء كلها هاتک بنی خلقہ نبیؐ وانما لا نبی بعدی و سیکون خلفاء فیکفون فالتواؤا انما نانا قال
 فوالبیعة الاول والاخر اعطوهم حقهم فان الله سألهم عما اسئروا عنهم من حقهم فاعطوهم ما اسئروا عنهم من حقهم اور روایت ہے ابی ہریرۃ
 کہ نقل کی یہ غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ فرماتے کہ اسراہیل کہ ادب ساہل نہ تھے انما نبیاء بب کہ مرے ایک نبی جائے نہیں ہونے اور نبی
 اور تحقیق حال یہ کہ نہیں تا نبی الا کوئی نبی مجھے میرے اور ہون گے بعد کی مرید اور بہت ہوں گے جس کی صحابہ نے پس کیا حکم فرماتے ہو کہو نبی
 جب کہ بہت ہوں گے امیر بعد آپ کے اور واقع ہوگا انہیں تنازع آپس میں کہ فرماتے ہو کہو کہنے کو اس وقت فرمایا پوری کرو بیعت پہلے کی پہلے
 کی اتباع پہلے خلیفہ کا کیجیے اگر بعدی ہو وہ سرا اتباع نہ کیجیے اور دو انکو حق اُنکا پس تحقیق اللہ تعالیٰ پوچھ جائے اسے اس چیز سے کہ طلب چاہی اُنکی کہ
 اُنسے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پوری کرو الخ یعنی و فاکر وصیت خلیفہ اول کی پہر بیعت اُس خلیفہ کی کہ بعد اُسکے ہوا وہ اول نسبت
 اُسکے ہو کہ بعد اُسکے یعنی خلیفہ بعد از خلیفہ کے ہوں گے تم بھی بیعت ہر ایک سے اسی ترتیب سے کرنا اور و فاکر ما مقصود یہ ہو کہ بیعت اول کے بعد
 جیسے کہ حدیث تینہ میں تا ہوا و قول صلوٰۃ تم مابعد ہا کے ہر جگہ فرامیتہ الاول سے اور قول فان الله سألهم تعلیل ہوا سطر امر کے ساتھ
 حق اُنکے کے اور میں اختصار ہوئی پس اُنکو حق اُنکا اگرچہ نہ دیوں وہ تمکو حق تمہارا اور اُس چیز سے الخ یعنی پوچھ گیا حق رہا یا سے پس حق تمہارا بھی
 اُنسے لیگان مع و عن ابی سعید قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا يبيع خليفتي فافعلوا الا اخر منكم امره انما مسلم
 رعیت ہوا بی سید سے کہہ فرمایا یہ غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ بیعت نبیائے واسطے و خلیفوں کے پس نقل کرو اسکو غیر نبی

یعنی اس کی
 بیعت میں
 صحت کے لیے
 بہت ضروری ہے

اسی طرح
 اس کے بعد

عُمَرُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَلُكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ سَرَعَتِهِ قَالَا مَا مَالُكَ إِذْ عَنِ النَّاسِ رَجَعَ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْوَجَلُ رَجَعَ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ سَرَعَتِهِ وَالْمُهَاجِرَةُ رَعِيَّةٌ عَلَى بَيْتِ مَرْجُوحٍ قَالَا وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ لَعَلَّ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ لَا تَلْعَلُكُمْ سَرِيعٌ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ سَرَعَتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو سب تمہارے نگہبان رعیت کے ہیں اور تم سب سوال کیے جاؤ گے اپنی رعیت سے پس امام جو کلمہ ہو لوگوں پر نگہبان ہو اور وہ پوچھا جاوے گا احوال رعیت اپنی سے اور مرد نگہبان جو اوپر کھڑے والوں اپنے کے اور عورتہ نگہبان جو باہر نازا، ایشہ اور فرزندوں کے سے اور وہ سوال کیا گی ان کے سے اور غلام و کانا نگہبان جو اوپر مال مالک اپنے کے اور وہ سوال کیا جاوے گا اس نے خبردار ہو سب سوال کیے جاؤ گے رعیت اپنی سے نقل کی بخاری اور مسلم نے وف لکھا ہے علماء نے کہ ہر شخص نگہبان جو اوپر اعضا، وحواس اپنے کے بھی اور وہ پوچھا جائے گا احوال ان کے سے کہ ان استعمال کیا تم نے انکو اور سطح استعمال کیا اور حدیث میں اسکو نہ ذکر کیا اسلیئے ظاہر ہے

وَعَنْ مَقِيلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ ذِي بَيْتٍ رَعِيَّةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَمُوتُ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْكُمْ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے مقتل بن یسار سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے نہیں کوئی مرداری لینے والا مرداری کیسے رعیت پر بھروسے اس حال میں کہ خاں ہو یا ظالم برائے بگڑا امیر ہو گا اللہ ان پر بہشت کو نقل کی یہ بنا اور مسلم نے وف یعنی ترمذی کرے گا داخل ہونا بہشت کا ساتھ نجات پانیا والوں کے یا یہ معمول جو تمس یعنی جو حال جانے خیانت و ظلم کو اسکا یہ ہوا راہ زجر کے فرمایا

وَعَنْ عَدْنَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ لَيْسَتْ بَيْنَهُمُ اللَّهُ رَعِيَّةٌ قَامَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ إِلَّا كَجِدِّ رَاغِبَةٍ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے مقتل بن یسار سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے نہیں کوئی بن کہ نگہبانی کروائے اللہ اسے رعیت کی یعنی امام و نگہبان کرے انکائیں نہ نگہبانی کی اسنے بہت کی ساتھ خبر خواہ مگر نہ پاوے گا بہشت کی نقل کی بخاری اور مسلم نے وف یعنی نہیں پاوے گا ساتھ بوا تو والوں کی قیامت میں حال انکو بڑا سنا یا علی

سَأَلْتُ بَابِي سَبِيلِي رَأَيْتُ يَأْمِينُ بَوَابِي كَمَا سَأَلْتُ نَجَاتِ بَانِيَا لَوْنِ كَيْ يَأْمِينُ بَانِيَا بَوَابِي عِلْقُ الْكَفَرِ جَرَسٌ فَإِذَا حُلَّالٌ جَاتَا هُوَ كَالْمَوْعِ

وَعَنْ عَائِشَةَ عَمْرٍو قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ شَرَّ الْخَطَاةِ شَرُّ مَا مَسَّ نَفْسًا وَهُوَ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے عائشہ بن عمر سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہیں ترین مرداروں کا ظالم ہر نقل کی یہ مسلم نے

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ مَنَّ عَلَى مَنْ وَلِيَ مِنْ كَفَرٍ أَمْرًا مَبْنِيًّا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْتَقَّ عَلَيْهِ وَهَذَا مِنْ قَوْلِهِ تَعَالَى فَوَقَّحْ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ فَتَقَرَّبَ إِلَى مَنْ شَقَّ عَلَيْهِ

اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا اے جو شخص کو الی اور تصدق کیا گیا کام امت میری سے کسی چیز کا پھر بہشت ڈالی ان پر شقت ڈالی تو اس پر اور جو شخص الی کیا کام امت میری سے کسی چیز کا پھر عزی کی ساتھ انکے پس نرمی کر تو ساتھ اس کے نقل کی یہ مسلم نے

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُعْطِطِينَ عِنْدَ اللَّهِ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ عَنْ عَمِيرِ بْنِ الْأَحْمَرِ وَكَلْنَا يَدَ بَنِي عَمِينَ الَّذِينَ يَصْدُقُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وَلُوا مَرَكَاةً مُسْلِمًا

اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر بن العاص سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقق ہر عادل تو یک خد کے نو کے نبیوں پر جو نگے طرف دہن ہاتھ دین کے اور دونوں ہاتھ اسکے اپنے میں وہ لوگ کہ انصاف کو نہیں

ہاں کہ انکے لئے
بانی ہو سکون غفلت
ملائے نگہبان کی

بیچ احکام اپنے گمراہ ہونے کے اور اس چیز کے کہ والی میں نقل کی یہ مسلم نے و نہ طرقت دہنہ ہاتھ لایا کہ کتابہ ہر بڑی قد و مرتبہ ہونے
 ان کے سے نزدیک اللہ تعالیٰ کے اس لیے کہ جو کوئی عظیم القدر ہوتا ہو یا نہ ہو طرقت دہنہ ہاتھ لایا کہ کتابہ ہر بڑی قد و مرتبہ ہونے
 تو ہم کے لیے فرمایا کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ وہ اپنا مقابلہ بیچ کر اس لیے کہ بائیں ہاتھ میں نعمت و نقصان جو ہوتا ہو اللہ تعالیٰ پاک ہے اس سے اور اطلاق
 ہاتھ کا اللہ تعالیٰ پر تشابہات سے ہر کہ اللہ تعالیٰ عجائبات ہی کہ مراد اس گویا ہے اور مرد قوت و غضبہ ہر بیچ حکم اپنے کے یعنی جو کہ متعلق ہو ساتھ
 خلاف و امارۃ کے اور اہل اپنے کے یعنی انسان کرتے ہیں اپنے اہل کے حقوق میں کہ واجب ہے ان پر اس چیز کے کہ والی میں یعنی انسان کرتے ہیں
 اس چیز میں کہ انکو ولایت ہو انہیں پر و ریشتم کی یا مال و قف کی خبر گیری کرنی وغیرہ لکھ رکھا اہل حق رہے کہ آدمی کو چاہیے کہ عدل کرے
 اپنے نفس پر بھی کہ نہضت کرے وقت کو بیچ اس چیز کے کہ نہ حکم کیا ہو اللہ تعالیٰ نے ساتھ اس کے بلکہ فرمان برداری کرے اور اہل کی اور باز ہے
 نواہی اس کے سے علی الدوام جب کہ طریقہ ہر دلیا و کرام مقربین کا یا غالباً جیسے کہ عبادت ہو منین صاحبین کی مع و عن ابی سعید قال قال رسول اللہ
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَا بَعَثَ اللہُ مِنْ نَبِیٍّ وَّ لَا اَنْتَخَلَفَ مِنْ خَلِیْفَہٖ اِلَّا کَانَ لَهُ یُحِیُّ نَسَابَ وِیَطْلُ نَسَابَ نَاْمُرُہٗ بِالْمَعْرُوفِ
 وَیَنْہِیْہُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُحْضِرُہٗ عَلَیْہِ وَاَلْعَصُوْمُ مِنْ عَصَا اللہِ سِرْقَاۃُ الْبَخَائِیِ اور روایت ہے ابو سعید سے کہ کہا فرمایا
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم انہیں بھیجا اللہ نے کوئی نبی اور نہیں خلیفہ کیا کوئی خلیفہ نہ کرے کہ ہوتے ہیں اس کے لیے دو فریق چھپے ہو ایک رفیق
 چھپا ہوا جو حکم کرتا ہو۔ کموسا تنہ کی کے اور غبت دلاتا ہو اسکو اسلپر رکھتے ہیں۔ یہاں ہوا حکم کرتا ہو اسکو ساتھ برائی کے اور غبت دلاتا ہو اسکو
 برائی کے اور بچا گیا گناہ سے وہ ہو کہ بچا یا ہو اسکو اللہ نے نقل کی یہ بخاری نے و مراد دوست چھپے ہوئے سے فرشتہ و شیطان کہ
 کہ وہ نوا آدمی کے باطن میں رہتے ہیں کہ اول حکم ساتھ خلیفہ کے کرتا ہو اور دوسرا ساتھ برائی کے اور بچا یا گیا گناہ سے اللہ یہ اشارہ ہے ساتھ حال بسیار
 حملات اللہ و سلامتہ یہ ہمیں۔ اور اپنے خلفا کے بھی نہ غفلت کہ محتاج انکو اللہ تعالیٰ شریطان سے یا مراد دوست سے و زیور شہین
 شایع بطایع یعنی استہکک نہیں جہا ہوتی حجت اسکی سے اور یہ کہ نہیں خالی کوئی نبی اور خلیفہ صاحب بنے و شخصوں مختلف سے یا وہ ہستون
 کہ یہاں مخالف ہوتے ہیں اس میں جیسا کہ دیکھا جاتا ہے بیچ ہشتینوں با دشمنوں اور اہل اس کے واللہ جسکو چاہتا ہے انہیں بچا یا گیا کہ
 کار و بے کامین تبع ال کہ تباہ و عن انس قال کان قلیب بن سعد بن ابی السقی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَمْنُو لَہٗ صاحب
 الشکھین الا وینیر۔ کہ انج کرئی اور روایت ہے انس کے کہ ماتھے قیس بن سعد بنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بکر کہ نوال کے بہ نسبت اس کے
 نقل کی یہ بخاری نے و نہ یعنی ہر تہ کے سامنے ملنے رہتے تھے اسطے بخاری نے حکم کے جب کہ نوال یہ و کان اس بات پر
 سعد بن مع و عن ابی بکر کہ قال قال رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَنْ اَہْلَ دَارِیْنِ قَدْ مَلَکُوْا عَلَیْہِمْ یَدَنْتَ کِسْرَہٗ
 قَالَ لَنْ یُفْلِحَ قَوْمٌ وَاَوْ اَصْرَہٗ اَمْرٌ کَہٗ سَرَّ وَ اَمَّا الْبَخَارِیُّ اور روایت ہے ابی بکر سے کہ صاحب پہنچی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 یخبرکہ فایہا۔ لے اور شاہ کی استہادہ۔ یہ کہ منی کو فو یا یا سگر نہ نقلیہ پاوے گل وہ ہو کہ والی و جا کہ بیا اپنے کام کا یعنی اپنے ملک کا کہ
 عورت کو قتل کی یہ بخاری نے و نہ اس سے معلوم ہوا کہ عورت قابل ولایت سواری کے نہیں مع الفصل الثانی فصل وری
 و عن النخاری کہ نہ یعنی قال قال رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَمْرٌ یَّمْنُو لَہٗ بِاَعِیْرَہٗ وَ السَّجَّعَ وَ الطَّاعَیْرَ وَ النَّجْمَ وَ النُّجُودَ وَ الْجَہَادَ
 فِی سَبِیْلِ اللہِ وَ اِنَّہٗ مَسْخَرٌ مِّنَ الْجَہَانِہٖ فَبِذَہٗ یُخْرِجُ قَدْ خَلَعَ سَرَبْفَہٗ لَا سَلَامَ مِنْ عُنْفِہٖ اِلَّا اَنْ یُّرَاجَعَ وَمَنْ دَعَا بِدَعْوَہٗ
 الْجَاهِلِیَّۃِ فَہُوَ مِنْ جُنِّ جَبَنَہٗ وَاِنْ صَامَ وَصَدَّ وَ سَرَّعَ اَنَّہٗ مُسْلِمٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ الدَّیْمِزِیُّ

ساتھ نول نول کے ظلم پر پشیمین نے اپنے پشیمین سے کہتا ہوں اور نہ آونگے میرے پاس میں اور جو شخص کہ
 نہ گیا انکے پاس اور نہ کیا انکو ساتھ جمعوت انکے کا اور نہ ہو کہ انکی انکے ظلم پر پشیمین اور نہ ہو کہ انکے
 حوض پر نقل کی تیرہ سی اور نسائی نے فذہ آونگے میرے پاس حوض پر پشیمین کوثر پر احبت میں اور نہ ہو کہ انکے
 مع مع وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من سکن البادية جفا ومن اتبع الصید غفل ومن
 اتى السلطان اقتلت رواة احمد والقومیدی والنسائی وفي رواية ابی داود ومن لزم السلطان اقتلت وما زاد عبد
 من السلطان دوا الا اذاد من الله بعدا اور روایت ابن عباس سے کہ نقل کی ہمیں جدا اصلہ اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ رہتا ہو
 جنگل میں جاہل ہو یا جو شخص مجھے پڑا رہتا ہو شکاک کے غافل ہو یا جو شخص تاجر ہو یا شاہ پاس قلعہ میں ڈالا جاتا ہو نقل کی یا احمد اور تیرہ سی
 اور نسائی نے اور سچ روایت ابو داؤد کے یوں کہ جو شخص ملازم رہتا ہو یا شاہ کا یعنی بہت سکی خدمت میں رہتا ہو قلعہ میں رہتا ہو یا جو شخص
 زیادہ کرنا کوئی بادشاہ سے قرب کرنا زیادہ کرنا ہو اللہ تعالیٰ سے دوری کا قانون میں رہنے سے سخت دال و سبیل ہو یا سبب بہم ہو یا جو شخص
 علما اور صلحا کے اور جو کوئی ہمیشہ شکار کرتا رہتا ہو اور نہ ہو اور خوشی کے غافل ہو یا طاعت اور عبادت سے اور لزوم جماعت اور جمع سے اور بعد و بقاء
 نمی اور شفقت سے تینبہ ہو اسکو کہ عادت کی ہو اسکی اور غرق ہو اس میں بغیر نیت حاصل کرنے قوت حلال کے والا بعضے صحابہ نے شکار کیا اور بڑا
 اور حلال ہو نہیں سکتے تینبہ ہو اسکو کہ عادت کی ہو اسکی اور غرق ہو اس میں بغیر نیت حاصل کرنے قوت حلال کے والا بعضے صحابہ نے شکار کیا اور بڑا
 بادشاہ کے دروازے پر بغیر ضرورت و حاجت کے وہ قلعہ میں پڑا اسلیے لگ کر موافقت کرے گا اسکی اس چیز میں کہ وہ کرنا ہو خلاف شرع خطر ہو
 اس کے دین میں اگر گرفتار کرے گا اسکی خطر دنیا کا ہو اور کہا منظر نے جو کوئی گیا سلطان پاس اور مہانت کی اس سے پڑا قلعہ میں اور جسے ہشت
 سکی اور نصیحت کی اسکو و ام بالمعروف کیا اور منع کیا اسکو بری باتوں سے ہو گا جانا اسکا پاس اس کے فضل جہاد سے اور روایت کی ابی بنی ہاشم
 حضرت علی سے تطبیق مرفوع کے ہے ازاد علما و لم یرو فی النیاز بلام مری و من اللہ الابداع مع وعن المقدم ابن معدیکرب
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرب علی منکبہ ثم قال افلحت یا قدامت موت و لم تکل ایما او کاتب
 ولا غیر فافار داؤد اذاد اور روایت ہو مقدم بن معدیکرب سے پیغمبر اصلہ اللہ علیہ وسلم نے مالے یعنی ہاتھ اپنے اوپر و نالت بعد اس کے
 فرمایا فلاح بانی تو نے اس کو ہم اگر بے توا و رضو تو امیر و زبشی اور نہ جو دھری نقل کی یہ ابو داؤد نے اف امیر شامہ ہو طرب سے رگنا می ہت
 زہرہ اتہ ہوع وعن عقبہ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنة صاحب مئیس
 یعنی الذی یعثر الناس رواة احمد والقومیدی والنسائی وفي رواية ابی داود ومن لزم السلطان اقتلت وما زاد عبد
 نہیں داخل ہو گا بہشت میں صاحب کسر کا ملور کہتے تھے صاحب کس سے وہ شخص کہ لیتا ہو محصول لوگوں سے خلاف شرع نقل کی یا احمد اور ابو داؤد
 اور دارمی نے وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احب الناس لی اللہ یوم القیامہ واقربہم
 منہ مجلسا امام عادل وان ابعض الناس لی اللہ یوم النعمہ واشدہم عداوی رواة ابی داود و ابعدہم منہ مجلسا امام
 جائز رواة الترمذی وقال هذا الحدیث حسن غریب اور روایت ہو ابی سعید سے کہ کہا فرمایا پیغمبر اصلہ اللہ
 علیہ وسلم نے تحقیق محبوبہ دین لوگوں کا طرف اللہ کے دن قیامت کے اور بہت قریب ہکا اس سے ساز و رے مجلس یعنی مرتبہ کے امام عادل
 اور تحقیق بہت دشمن رکھا گیا لوگوں میں طرف اللہ کے دن قیامت کے اور سخت ترین انکا دن قیامت کے اور عذاب کے اور ایک روایت میں

عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احب الناس لی اللہ یوم القیامہ واقربہم منہ مجلسا امام عادل وان ابعض الناس لی اللہ یوم النعمہ واشدہم عداوی رواة ابی داود و ابعدہم منہ مجلسا امام جائز رواة الترمذی وقال هذا الحدیث حسن غریب اور روایت ہو ابی سعید سے کہ کہا فرمایا پیغمبر اصلہ اللہ علیہ وسلم نے تحقیق محبوبہ دین لوگوں کا طرف اللہ کے دن قیامت کے اور بہت قریب ہکا اس سے ساز و رے مجلس یعنی مرتبہ کے امام عادل اور تحقیق بہت دشمن رکھا گیا لوگوں میں طرف اللہ کے دن قیامت کے اور سخت ترین انکا دن قیامت کے اور عذاب کے اور ایک روایت میں

تَأْفِقُ ذَلِكَ إِلَهُكُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَعْلُومٌ الْيَقِينَةُ بَدَلِي عَنْهُ فَلَهُ يَوْمُ أَوْ لَقِيَهُ أَمِيَّةٌ أَوْ لَهَا مَلَأَمَةٌ وَأَوْ سَطَعًا نَدَامَةً
 طَائِفٌ هَا خَرَجِي يَوْمَ الْيَقِينَةِ اور روایت ہے ابی امر سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے میں کوئی شخص کہ سدا و ہوا کہ اس شخص کو کانہ بن کا
 اس شخص کو نہ کرے گا اس کو اللہ عزوجل طوق پڑا بہ اوں قیامت کے اتھا سکا چٹا ہوا ہوگا طرف گروں اسکی کے چھڑا دے گا اسکو نیکی اسکی یعنی صل
 واحسان اسکا یا ہلاک کرے گا اسکو گناہ اسکا یعنی ظلم وغیرہ اول سرداری کی ملامت ہوا چچ میں اس کے پیشانی ہوا و آخر اس کے سوالی ہوا قیامت کے
ف ملامت کے ہر طرف سے نشانہ تیر ملامت کا ہوتا ہے لوگ طعن کرتے ہیں کہ ایسا کیا اور ویسا کیا اور درمیان میں اس کے پیشانی ہوا کہ کتا ہو کیوں تھا
 کیا میں نے اور بار او ر سخت میں پڑا یہ اور یہ الہی ہوا دنیا میں ساتھ یہ ایسی اور شرمساری مغرولی کے اور آخرت میں ساتھ گرفتاری عذاب کے اور خاص
 قیامت کو اس لیے ذکر کیا کہ وہ اشد ہرج **وَعَنِ مَعْلُوبَةٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِنَاثِقٍ وَلَيْتَ أَمْرًا قَاتِقٍ**
اللَّهُ وَاعْدِلْ قَالَتْ قَاتِلْتُ أَهْلِي مَبْتَلًى يَفْعَلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ابْتَلَيْتُ اور روایت ہے
 معاویہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے معاویہ یا اگر سردار کیا جائے تو کسی کام کا پس ڈرنا اللہ سے اور انسان کہ یا معاویہ نے
 پس ہمیشہ ہا میں گمان کہ تالین گرفتار کیا جاؤں گا ساتھ کسی کام کے کلب بدمانے حضرت کے یہاں تک کہ گرفتار کیا گیا میں یعنی سعاری میری
 قسمت میں ہوں **وَعَنِ ابْنِ مَرْبُوتَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقَوْذُوا بِاللَّهِ مِنْ رَأْسِ الشَّيْبَعِينَ وَآمَارَةِ**
الصَّبْيَانِ رَوَى الْأَحَادِيثُ السَّيِّئَةِ أَحْمَدُ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ حَدِيثٌ مَعْلُوبَةٍ فِي حَكَايَا النَّبِيِّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے برائی سرکش ترس کی سے اور سرداری لڑکوں کی سے نقل کہین جھٹوں حدیث احمد بن حنبلہ روایت
 کی یہی نے حدیث معاویہ کی **لَا لُغْلُغَةَ مِنَ الْغُلَامَةِ** ظاہر ہے کہ مراد سرداروں دل سال ہجرت سے ہوا شامل ہوا مارت نیردین معاویہ کو کہ معاویہ بن
 سال کے ہوا یعنی بعد وفات حضرت کے اور مراد لڑکوں سے اولاد مردان کی ہرج **وَعَنِ ابْنِ مَرْبُوتَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا تَكُونُونَ كَذَلِكَ يُؤْمَرُ عَلَيْكُمْ** اور روایت ہے یحییٰ بن ہاشم سے کہ نقل کی یونس بن یحییٰ سے
 کہ نقل کی اس نے اپنے باپ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسے کہ ہو گئے تم ویسے ہی سردار کیے جاوینگے **تَرْفَعُ** یعنی جیسے تمہارے عمل ہو
 ویسے ہی تم پر عمل ہو گئے اگر عمل اچھے کرو گے اچھے عمل ہو گئے اور بے عمل کرو گے بے عمل ہو گئے **وَعَنِ ابْنِ مَرْبُوتَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ السُّلْطَانَ ظُلُّ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ يَأْوِي إِلَيْهِ كُلُّ مَظْلُومٍ مِنْ عِبَادِهِ فَإِذَا عَدَلَ كَانَ لَهُ الْأَجْرُ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الشُّكْرُ وَإِذَا
جَارَ كَانَ عَلَيْهِ نُصْرَةٌ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ النَّصْرَةُ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باوجود اسے خدا کا وزیر میں ٹھکانا پکڑ
 طرف اس کے ہر ظلم بندوں اس کے سے پس جب وقت کہ عدل کرتا ہے ہوا ہی واسطے اس کے ثواب و واجب ہوا ہی وصیت پر سکندر جب ظلم کرتا ہے ہوا ہی پر
 گناہ اور لازم ہر نصیت ہے کہ نافرمانی کا ہوا اس سے کہ وہ کرتا ہے وہ ایذا کو لوگوں سے جیسا کہ دفع کرتا ہے سایا یا یا آفتاب کے گرمی کی کہ کہیں نہ
 کیا جاتا ہے ساتھ سایہ کے محافظت و راحت سے فی النہایہ اور کہا طبی سے کہ ظل اللہ شبیم ہوا و جملہ یاوسی الیہ الخ میں اس کا ہوا یعنی جیسے کہ
 آلام پاتے ہیں چہ ٹھٹھک ساجہ کہ گزیر آفتاب کی سے اسی طعن آرام پاتے ہیں ٹھٹھک عدل اسکی میں گرمی ظلم سے و اوصاف ظل کی طرف اللہ کے
 بزرگی کے لیے چہ پاتا ہے بیت اللہ **وَعَنِ ابْنِ مَرْبُوتَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا تَكُونُونَ كَذَلِكَ يُؤْمَرُ عَلَيْكُمْ** اور روایت ہے یحییٰ بن ہاشم سے کہ نقل کی یونس بن یحییٰ سے
 اس لیے کہ کروا گیا ہوا وہ خلیفہ اللہ کا زمین میں کہ پھیلا تا ہوا اس کے عدل احسان کو اس کے بندوں میں **وَعَنِ ابْنِ مَرْبُوتَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا تَكُونُونَ كَذَلِكَ يُؤْمَرُ عَلَيْكُمْ اور روایت ہے یحییٰ بن ہاشم سے کہ نقل کی یونس بن یحییٰ سے

یَوْمَ الْقِيَمَةِ اِمَامًا جَائِزًا حَرَفًا اور روایت ہے حضرت عمر بن خطاب سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہترین بندگان خدا
 کیسے نزدیک اللہ کے باعتبار مرتبہ کے دن قیامت کے نام سارا میں کہنے والا ہوا جو تحقیق بہترین لوگوں کا تہذیب کا اعتبار مرتبہ کے
 دن قیامت کے نام ظالم غنی کہو الاہی **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَظَرَ إِلَى أَحَدِهِ
 نَظْرَةً تُخِيفُهُ لَخَافَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ رَوَى الْأَحَادِيثُ الْأَرْبَعَةُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ فِي حَدِيثٍ يَحْيَى هَذَا
 مَنْعُطٌ وَوَدَّ أَنْتَهُ ضَعِيفٌ اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ بن محمد سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص دیکھے طرف مسلمان بھائی اپنے کے
 دیکھنا نہ ڈرے نہ سکودے گا اسکو اللہ دن قیامت کے روایت کہین چاروں خدین ہر قبی نے سبیل ایمان میں اور کہا چھ حدیث بھی کے یعنی اس کے
 حق میں کہ نہ منقطع ہوا۔ روایت بھی کی ضعیف ہر حرف الا اناس حدیث کا اس باب میں اسناد ہر طرف اس کے کہ نہ مری ہوانے سے سخت عذاب کا ہوتا ہوں
 قیامت کے جب جائے نماز **وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ اَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ
 إِلَّا أَنَا مَا لِكُ الْمُلُوكِ وَمَلَائِكُ الْمُلُوكِ قُلُوبُ الْمُلُوكِ فِي يَدَيَّ وَأَتِ الْعِبَادُ إِذَا اطَاعُوا حَوَلْتُ قُلُوبَ مُلُوكِهِمْ عَلَيْهِمْ
 بِالرَّحْمَةِ وَالرَّافَةِ وَأَتِ الْعِبَادُ إِذَا عَصَوْا حَوَلْتُ قُلُوبَهُمْ بِالسَّخَطِ وَالنَّقَمَةِ فَسَامُوهُ سُوءَ الْعَذَابِ فَلَا
 تُشْغَلُوا أَنْفُسَكُمْ بِالْعَالَمِ عَلَى الْمُلُوكِ وَلَكِنْ اشْغَلُوا أَنْفُسَكُمْ بِالذِّكْرِ وَالتَّضَرُّعِ إِلَى الْغَلِيظِ مُلُوكِهِمْ لَكُمْ ذِكْرُ الْوَيْعِ فِي الْحَيَاةِ
 اور روایت ہے ابی الدرداء سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ و اما ہر قبی حدیث قسی میں کہ میں اللہ تعالیٰ میں کوئی عبودہ
 میں مالک ہوں بادشاہوں کا اور بادشاہوں کا بادشاہ دل بادشاہوں کے یہ ہے ہاتھ میں ہیں جو تحقیق بند سے یعنی اکثر یہ سے جسوت کہے مابوداری
 کریں میری بھیر دوں میں میں بادشاہوں کے کو یعنی ظالموں کے دلوں کو ان پر ساتھ رحمت و شفقت کے اور تحقیق سب محسوسات کہ افواہی کریں میری بھیر اگلی
 میں بادشاہوں کے دلوں کو یعنی عادل بادشاہوں کے لوگوں کو ساتھ ظلمی و عذاب کے پس ہو سچا و نیکی یعنی بادشاہ کے برے عذاب پس یہ مشغول کر دے پس اپنے
 انفسوں کو ساتھ بد دعا کر نیکی بادشاہوں پر لیکن مشغول کر دے اپنے نفسوں کو ساتھ ذکر کر کے یعنی ذکر رب کے اور زاری اور خواری کی دیکھو میری ہر تالہ
 نہ کہ میں ہر بادشاہوں تمہارے کو اور یاد رکھو ان اسکو تم سے نقل کی یہ الوعیم نے کتاب حلیۃ الاولیاء میں **بَابُ مَا عَلَى الْوَلَاةِ**
مِنْ التَّكْسِيرِ باب چہ بیان اس چیز کے کہ کون پر چڑھائی کر نیکیف اوپر کے باب میں ذکر تھا اسکا کہ یہ ت کو زمان پر اس کے ان چاہیے
 ماموں کی اور اس باب میں بیان ہوا اسکا کہ ماموں کو جس شے سے وہ ماموں کی ان چاہیے حجت پر **الفصل الاول** **مِنْ سَبِيلِ عَنِ**
 ابی موسیٰ قَالَ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي بَعْضِ مَجَالِسِهِ قَالَ بَرَاءُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَادَّاهُ سَنَةٌ وَادَّاهُ سَنَةٌ
 يَكْلَأُ تَعْسِيرًا أَمْتَفَقَ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ ما میں نے بعد اسکا اللہ علیہ وسلم جو تہذیب کا کسی کو اپنے ہمراہ میں سے
 چہ بعضے کام اپنے کے بعضے کو کر کے کلمہ پر روایت بتاتے ہیں لوگوں کے ساتھ اجرو تہذیب کے طاعت پر اور نہ بھائیوں کے ہر تہذیب کے لوگوں کو
 بہت خیر و احباب بنائے بہتات کہ رو انکو نہ اسیدت خدا سے بے گناہ ہوں ان کے و اسالی یعنی لوگوں سے نہ تو وہ خیر ہر میری ہوا و ستوار میں میں
 نہ الوعیم لوگوں کو کہ یہ کہ وہ خود کہ نہ زیادہ قدر و حسب نقل کی بیخاری اور سلم نے **وَعَنْ أَنَسِ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 تَعْسِيرًا أَوْ لَا تَعْسِيرًا وَادَّاهُ سَنَةٌ وَادَّاهُ سَنَةٌ وَادَّاهُ سَنَةٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسالی کہ یہ اور
 پیش کر دے اور اسکر میں یعنی ساتھ بشارت نے کے اور نہ نفرت دلاؤ یعنی ساتھ بہت ڈر نے کے ساتھ تکلیف نے کے اور نہ شوار کہ موجب ہوں چکار
 نقل کی بیخاری اور سلم نے **وَعَنْ أَبِي بَرْدَةَ** قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدَّكَ أَبَا مُوسَى وَمَعَاذَ إِلَى الْيَمَنِ

شخص والی کیا گیا امام لوگوں کی سے کسی چیز پہ بند کیا دروازہ اپنا اور یہ مسلمانوں کے یا مظلوم کے یا صاحب حاجت کے یعنی اپنے پاس آنے دیا
 اسکو وقت احتیاج کے یا حاجت روائی کے اسکی بند کڑے گا لٹا اور اسکو دروازے رحمت اپنی کے نزدیک ثابت اور مجاہدی اسکی کے یعنی طرف
 اللہ کے امر دنیا میں یا قیامی میں باطو و منقو کے دنیا میں بنی اسوقت کے کہ بہت محتاج ہو گا طرف اس کے **وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ كَانَ**
لَا يَبْعَثُ عَمَلًا شَرًّا عَلَيْهِمْ مِمَّا لَا يَكُونُ لَهُ دَوْرٌ وَلَا يَكُونُ لِقَبْلِهِ قَبْلًا وَلَا تَلَسُّوَانِ قَبْلًا وَلَا تَقْلِقُوا أَبْوَابَكُمْ دُونَ حَوَائِجِ النَّاسِ فَإِنْ فَعَلْتُمْ
شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَقَدْ حَلَّتْ بِكُمْ الْعُقُوبَةُ ثُمَّ كُتِبَ لَكُمْ مِنْ رَوَاكُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شعب ابی حمزہ اور روایت حضرت
 عمر بن خطاب سے یہ تحقیق وہ تھے بسوقت کہ بھیجے اپنے عالموں کو شہ طاب کے تھے انیر کہ نہ سوار نہ جو نہ ترک گھوڑے پر اور نہ کھانا سیدھا اور نہ پینو کپڑو
 یا یکل و نہ بنا کر بھیجے اپنے دروازے لوگوں کے حاجتوں کے وقت پہل کر کے تم کہ پسین سے پس تحقیق اور تو اسکی تیر پہنے یعنی دنیا و آخرت
 پہ بھیجے جاتے تھے موافقہ عمل لکین یہ دونوں نہیں جیتی تھے بدایاں میں ف جو علت میں کی سوار ہونے گھوڑے ترک کے سے کہ اور
 اتنا ہوتا تو سوار ہونے گھوڑے سے بی سہ طریق اول ہوگی ماطیسی کے نہ میں سوار ہونے گھوڑے ترک سے نہیں تکیب سے نہ نہ جاتے
 سیدھا اور نہ بنا کر بھیجے اپنے دروازے لوگوں کے حاجتوں کے وقت پہل کر کے تم کہ پسین سے پس تحقیق اور تو اسکی تیر پہنے یعنی دنیا و آخرت
وَالْخَوْفُ فِي باب جزم کے سے کا قضا میں کہ یہ نہ کہ نہ جانیسی بنی موافق کتاب و سنت و حجتہ کے عمل کرے و یہ بیان شے کے قضا
الْفَصْلُ الْاَوَّلُ عن ابی بکرہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یقضی فی
 حکم بکون انہن وفو وعضبان متفق علیہ روایت جہاں بکرہ سے کہ سنائیں نے غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فواتے حکم کرے کوئی حکم
 و میان شخصوں کے اس حالت میں کہ غضب میں ہو نقل کی یہ بخاری اور سلم نے ف کہا منظر نے اسلیعہ غضب نے ہو گا اجتہاد و فکر سے اس طین
 بہت گرمی اور بہت سردی اور بھوک اور پیاس میں اور بیماری میں نہ حکم کرے بل اگر حکم کیا اس حال میں تو جہاں ہو گا حکم اسکا ساتھ کہ بہت کے سے
وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنِیْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَكَمَ الرَّجُلُ كَمَا وَجَّهَهُ وَأَصْدَابُ فَلَهُ
الْجَرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ وَخَطَا فَكَانَ لَهُ جَرَانٌ وَاحِدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے اور ابو ہریرہ سے کہ کہا: دونوں نے فرمایا پیچیدہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے بسوقت کہ قصہ حکم کرے حکم پس اجتہاد کرے اور عو اب کیے یعنی واقع ہو حکم اسکا وافی حکم خدا کے پس اسطے اسکو ہر دو صل
 ثب میں ثواب اجتہاد کا اور ثواب پیونچنے کا حق پر جو بسوقت کہ حکم کیا اور بتا دیا پیچیدگی پس اسطے اسکو ہر ایک ثواب نقل کی یہ بخاری اور سلم نے
 ف یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ مجتہد کبھی خطا کرے یا جو کبھی عو اب و بہت تیر ثواب پاتا ہو کہ افعال اشیع در حد و اعلیٰ نے لکھا ہو کہ مذہب ابو حنیفہ کا
 ہے اس چیز کے گنہگار یا جائے بیان اسکا نہ جس میں یعنی کتاب و سنت و اجماع میں و نہ ممکن ہو اسکو گویا تو ہو گا مانتا فلک و تحریر کرے ثواب قبلہ کے
 پس و نصیب ہو گا اگر خطا کرے **الْفَصْلُ الثَّانِي فِي** فصل و کسر عن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خیر
 قاضیا بین الناس ففقدہ ثم یغفر لہم سبکین رواہ احمد والترمذی و ابوداؤد و انہما جہ روایت جہاں ہریرہ سے کہ کہا
 پیچیدہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شخص کی کیا قاضی و میان لوگوں کے پس تحقیق و جہ کیا گیا پیچیدگی کے نقل کی یہ احمد و ترمذی و ابو داؤد و ابو ہریرہ سے
 ف ہر دو صل سے غیبتاں ہو کہ ہر دو صلک دین سے نہ ہلاک بدن سے اسلیعہ کہ مبتلا ہو اساتھ رنج و کرم اور دوسرے دوا و بیماری مفت کی اور فح ہونا
 چھوڑے سے رنج ایک ساعت کا یا دیر رنج کرے یا کہ سبک سبکی قیامت تک باقی ہوں **وَعَنْ** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مَنْ بَغَى الْقَصْدَ أَوْ سَالَ وَكَلَّ إِلَى غَضَبٍ مِّنْ أَكْرَمٍ عَلَيْهِ تَوَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ مَكَابِدَهُ مَرَّوَاكُمَا التَّرمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَأَبْنُ مَاجَه

آیا ہر معنی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف علی یمنین صدقہ وہو فیہا فاجر یقطع
 بحال امری مسلم لقی اللہ یوم النبیۃ وهو علیہ غضبان فانزل اللہ تعالیٰ تضرعاً ذلک ان الذین یشترون
 فیہم الدنیا والآخرۃ منّا فلیلا الی اخر الا کثیر متفق علیہ اور روایت ہوا بن مسعود سے کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
 کہ قسم کھائے کسی چیز پر نہ ہو کہ اپنی مجلس خاتمہ کے میں محبوب ہو کہ اور وہ ہوشیار کہان میں جھوٹا کہ لیوے سبب قسم کے مال ایک شخص مسلمان کا
 ملاقات کرے گا اللہ تعالیٰ سے دن قیامت کے اور وہ اس پر جو کاغذے پس نازل کی اللہ تعالیٰ نے واسطے سچ کرنے اس نام کے یہ آیت تفسیق لوگ کہ
 خریدتے ہیں ساتھ خدا کے اور مومن اپنی کے مول تصور آخر آیت تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف صبا ایچ صبر کے معنی میں جس رزوم
 اور مراد میں صبر سے یہ کہ جس کہ بے سلطان ایک شخص کو یہاں تک کہ قسم کھائے ساتھ اس کے لئے لازم ہو واسطے صاحب اپنے کہ جبہ حکم حاکم
 اور علی بنی ب کے ہوا مراد علوف علیہ ہوا اس لیے میں صبر کیا کہ حکم موقوف و محبوب ہوا سپر و بعضوں نے کیا میں صبر وہ کہ قسم کھائیو اللہ اس کا
 دیہ و دست جھوٹ کتاب و قضاہ کرنے مال مسلمان کا کہ تا ہر اسی جہت سے فرمایا وہو فیہا فاجر مع وعن ابی امامۃ قال قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قطع حق امری مسلم یمینہ فقد اوجب اللہ لہ النار وحرّم علیہ الجنۃ
 فقال لہ رجل وایک ان شئاً یسیراً لک رسول اللہ قال وانک ان قضیت ما من امر لک رواہ مسلمہ اور روایت ہوا ابی امام سے کہ کفر فرمایا
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ لیوے حق شخص مسلمان کا ساتھ قسم اپنی کے تحقیق واجب کی اللہ نے واسطے اس کا ال و حرام کی قسم
 سبست پس کما واسطے ان کے ایک شخص اور اگر جب حق چیز تصور ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ لیوے حق شخص مسلمان کا ساتھ قسم اپنی کے تحقیق واجب کی اللہ نے واسطے اس کا ال و حرام کی قسم
 کی اللہ نے اس کی تاویل طرح کی گئی ہوا ایک تو یہ کہ محمول ہوا اس کے حلال جاننے کہ جب کہ طرے کسی ہوا و دوسرے یہ کہ وہ حق ال کا ہوا اور
 جائز ہو مگر نہ اس سے اور حرام ہوا سپر مل ہوا نہ جنت کا اول و دین ساتھ نجات پائے ہوں کہ اور دمی بھی مسلمان کے حکم میں داخل ہوا
 وعن ام سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال (انما انابکم واکرمکم فھمونی لانی ولعل بعضکم ان یکون لحن
 یخفیہ من بعض کافضی لہ علی نحو ما ائم مع منہ فمکن نصبت لہ بشی من حق کھنہ فلا یأخذ لہ فانما اقطع لہ قطع
 من النار متفق علیہ اور روایت ہوا ام سلمہ سے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: والاسکے میں کہ میں آہن ہوں اور جو حق تم بگڑتے
 آتے ہو طوف میرے اور شاید کہ جس تمہارا ہونے خوب آتھ کہ نبیوار۔ تھ لیل اپنی کے کہ جس سے پس حکم کہ باہن میں واسطے اس کے ہوا پس اند
 اس پس کے کہ نہ تا ہوں میں اس سے پس وہ شخص کہ حکم کروا میں واسطے اس کے ساتھ کسی چیز کے حق بہائی اس کے سے پس نہ لیوے اس کو حق
 اس کے میں کہ حکم نہ باہن میں واسطے اس کے ایک ٹکڑے کا آگ سے قتل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف میں آدمی ہوں یہاں ہوا سپر کہ
 اور نیسان لبیدہ میں ہوا آدمی سے اور وضع بشری متخی ہوا سکی کہ نہ ادا آکے اس کو کو سواے ظاہر کے کہ یعنی میں آدمی ہوں عارض
 ہوتے ہیں مگر احکام و عوارض بشری اور باقی چھوٹے گئے ہیں میں احکام جہت کے سواے اس چیز کہ تائید کیا بتا ہوں ساتھ وحی کے
 اور تعلیم کیا جا تا ہوں جانب حق سمان سے حال یہ کہ میں بحسب ظاہر کے حکم کہ تاہن موجب تقریر ہی کہ پل اگر اس کا حق ہوتا ہوا و اس کی حیرت ہائی
 میں سمجھا کہ حق اسی کا ہوا و اس کو دلوایا تو وہ اس کو اپنے حق میں حلال نہ جانے بلکہ یہ جانے کہ نہ آگ کا مجھے ملایا ہوا چیز کہ اس سے سن
 وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لئن ابغض الرجال الی اللہ الا کذا الخصم متفق علیہ
 اور روایت ہوا عائشہ سے کہ کما پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مبعوض تین مردوں کا طرف اللہ کے بہت باغی جگڑا ہوا و ان کی نیکی

اشعث سے یہ کہ ایک شخص قوم کاندہ سے اور ایک شخص خضرموت سے جھگڑتے ہوئے آئے حضرت کے پاس چچ مقدمہ ایک زمین کے
 میں تپس کہا حضرمی نے یا رسول اللہ تحقیق زمین میری چھین لی جو مجھے اسکے باپ نے اور وہ زمین جو چچ ہاتھ اسکے کے یعنی اب فرمایا حضرت نے
 یہ نہ آیا بڑا شہرت ہے۔ لہذا زمین کے حق میں نہ کہہ سکتا میں اسکو سطح قسم پرانے کی زمین یا مٹاؤ وہ زمین میری جو چھین لیا ہوا اسکو جسے
 باپ اسکے نے ہے۔ جو انسانی واسطے قسم کھانے کے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین دیکھنا کوئی مال بدستہ قسم کے مگر کس ملاقات کہے گا اس سے
 اس حالت میں کہ نہ کہتا ہوا ہوگا یا بے برکت یا بے اہل ہوگا پس کہا کہ سی نے کہ وہ زمین اسکی ہر نقل کی یہ ابو داؤد نے وعکن عبد اللہ بن
 ابیہس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اکبر الذنبا ان یشرک باللہ وعقوق الوالدین والیہمین النہوس
 ورا حلف حالیف مدہ یملون صلیہ فادخل ذہب امیتل جناح بعوضہ الا جعلت نکتہ فی قلبہ الی یوم القیامۃ مرادہ انہ
 ونزل ہذا حدیث نبوی اور یہ روایت جو عبد اللہ بن ابیہس سے کہ کما فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت بڑا گناہ ہے کہ جو ان بن
 شرک کرنا ہو ساتھ نہ کہہ یا فرمائی باپ کی اور قسم جھوٹی کہہ لی اور زمین کہہ لی کسی قسم کھانے والے نے ساتھ نہ کہے قسم جھوٹی نہ کہہ
 اس قسم میں ماننا بڑا بیعت یعنی تھوڑا سا جھوٹ اور نہایت مگر نہ کہہ انا جاتا ہوں ایک نکتہ بیچ ان سے کے قیامت تک بنی اور وہ اسکی
 اس حدیث میں ظاہر ہے کہ نقل کی یہ مذہبی نے اور یہ حدیث غریبہ حدیث میں نہیں کہہ سکتے ہیں یہ وہ اسکو چھوٹی قسم کھانے کو ایک گناہ گذشتہ
 اور پھر اس کے مذہب میں کفار و منہیں جو مجزوبہ و استغفار کے اور اس میں و مید واقع ہوا ہوا ساتھ آگ کے چنانچہ اسی سبب سے اسکو نحو و سنجہ میں
 کہ غوطہ دیتی جو قسم کھانے والے کو آگ و فرخ میں غم سے کہتے ہیں غوطہ میں نے کوا و قضیوں میں کہ واقع ہوتی جو اور ساتھ اسکے مال لوگوں کا قیام میں
 اسی قبیل سے جو اور قسم صبر کی تفسیر پہلی فصل میں گذر چکی جو اور اصل اسکا ساتھ یعنی غم سے کہ بچ ہوتا ہوا اور قیامت تک یعنی ان اس نکتہ کا کہ قبیلہ
 بن سے جو باقی رہتا ہوا قیامت تک پھر سترت ہوگا اس پر وال اسکا اور عذاب پس کیا حال ہو جب کہ ہو جھوٹ محض اور لو کہ میں حضرت نے
 تین چیزیں اور خاص کیا اخیر کو انہیں سے ساتھ وعید کے تاکہ جانا جائے کہ یہ بھی انہیں میں سے ہو اور داخل ہو اگر کیا زمین یہ فرمایا بخوف اسکے
 کہ لو کہ حقیر جانیں اسکو بگالان سکے کہ یہ کبار سے زمین جو مانڈ لگے اور مانڈ اسکے لاحق کرنے میں قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر چ حدیث
 خیر میں فاتک کے عدلت سدادہ الزور بالاشراک باللہ وعکن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یخلف
 احد عندک منہ بری ہذا علی یمن اثمہ ولو علی سواک احضر الکتبوا مقعدا من الناس راو وجبت کہ الناس راوہ املاک ابو داؤد
 و ابن ماجہ اور روایت جو جابر سے کہ کما فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین قسم کھانے کوئی نزدیک نہ میرے کے کہ یہ جو اور قسم جھوٹ کے
 اگرچہ کہ اس اور پھر سواک نہ کہے مگر نہ کہہ یا کہ تا جو تباہ بیٹھنے اپنے کی آگ میں یا فرمایا کہ واجب ہوتی جو اسکے لیے آگ نفس کی یہ مالک راو داؤد
 بن ماجہ نے و سبب یا قسم کھانے کی قبہ لگائی اس لیے کہ وہ جگہ بزرگ ہو جان جھوٹی قسم کھانی بہت بڑا گناہ و اس طرح جھوٹی قسم کھانی
 موجب عتاب ہے جو ان کا سبب اس لیے کہی کہ بہت حقیر جو بیعت شک ہونے کے قدر و قیمت یہاں کی جو وعکن عبد اللہ بن
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یخلف احد عندک منہ بری ہذا علی یمن اثمہ ولو علی سواک احضر الکتبوا مقعدا من الناس راو وجبت کہ الناس راوہ املاک ابو داؤد
 و ابن ماجہ اور روایت جو جابر سے کہ کما فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین قسم کھانے کوئی نزدیک نہ میرے کے کہ یہ جو اور قسم جھوٹ کے
 اگرچہ کہ اس اور پھر سواک نہ کہے مگر نہ کہہ یا کہ تا جو تباہ بیٹھنے اپنے کی آگ میں یا فرمایا کہ واجب ہوتی جو اسکے لیے آگ نفس کی یہ مالک راو داؤد
 بن ماجہ نے و سبب یا قسم کھانے کی قبہ لگائی اس لیے کہ وہ جگہ بزرگ ہو جان جھوٹی قسم کھانی بہت بڑا گناہ و اس طرح جھوٹی قسم کھانی
 موجب عتاب ہے جو ان کا سبب اس لیے کہی کہ بہت حقیر جو بیعت شک ہونے کے قدر و قیمت یہاں کی جو وعکن عبد اللہ بن

کیا جاتا جو اپنے نیک اسکا اپنے طعام و شراب بہشت کے سے اور اس میں ہمارے فتنے میں لے والے سے کہ فرشتہ عذاب تباہی و جہاں بل شیطان
نقل کی یہ سلم نے و عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اغتوت قد ما عندہ فی سبیل اللہ
فقد اکتسب اللہ فی الجہاد اور روایت ہر ابی عبس کہ کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کہا کہ آلودہ ہو دو نون قدم کسی بندے کے بیچ راہ اللہ کے
یعنی جہاد میں پھر سوچئے اسکو آگ نقل کی یہ بخاری نے ف یہ کتاب یہی جی سے راہ جہاد میں رہیں گے کہ جب گدہ آلودہ ہونا قدموں کا
راہ جہاد میں کہ یہی اولیٰ از و زک کا ہوا تو نفس جہاد کا کیا کچھ اب ہو گا وح و عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال لا یجوع کافر ولا یظمأ ولا یموت الا کافر او مسلم اور روایت ہر ابی ہریرہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین جمع ہونا کافر و مسلم
اسکا ان و میں کہی نقل کی یہ سلم نے ف اس حدیث میں بشارت خاص ملے ہے کہ جہاد میں کسی کافر کو ماروہ ہرزہ و زمین جہاد کا اور
حقیقت میں یہ بیان فضیلت جہاد کا ہوا ہے لکھو کہ جہاد کا غالب ہو کہ کسی کافر کو مار گیا اور جو کوئی کہ جہاد کے اوسمیں کہتا و قتل
شکر اسکی جزا بھی بہشت ہو و عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خیر معاش الناس
لحمہ رجل منسک عمن فرسہ فی سبیل اللہ یطیر علی منہ کل اسمعہی ع او فرعہ طار علیہ یبکی الفل والفرس
مطانہ او مہل فی شیعہ فی راس شیعہ من ہذا الشیعہ او یطن واد من ہذا لا وریہ نفیم الصلوۃ ویؤتی
الزکوۃ ویعبد لہ حتی یاتیہ الیقین لیس من النار الا فی خبر زکاة مسلم اور روایت ہر ابی ہریرہ کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے بہترین زندگانی وہ کہ جسے اپنے انبیاء و نگاہی اس شخص کی ہو کہ کشتی و لاہر باگ اٹھو اپنے کیج راہ خدا کے جلدی چلتا ہو اور بہشت
گھوڑے کی جبکہ سنا ہو آواز ڈر کی یا فیرا دسی چاہی دوتا ہو سوا ہو کہ گھوڑے پر یعنی طوطاں واز و فیرا دسی کی ڈھونڈتا پھر تاجی مے جانا
او میرا جگہ گلان موت کے یعنی دنا نہیں ہو کہ سے اور جہان نہیں اس بلکہ ڈھونڈتا پھر تاجی اسکو یا زندگانی اس شخص کی کہ قتی یا کت یونین
رہتا ہو چوٹی پہنائے ان بہانوں میں یا رہتا ہو چوٹی پہنائے کے ان نالوں میں قائم رہتا ہو نماز کو اور دینا ہو زکوۃ یعنی گروہ بکریاں حد نصاب کو
پہنچتی ہیں و بندگی کرتا ہو پروردگار اپنے کی بہت تک آئے اسکو موت نہیں ہو لوگوں کی گرج بھلائی کے نقل کی یہ سلم نے ف اگرچہ بھلائی کے
کہ نگاہ رکھتا ہو انکو اپنے شر سے اور نگاہ رکھتا ہو اپنے نہیں اسے اور ساتھ انکے خیر میں شریک ہو نہانی میں صل میں اس حدیث کے غبت دانا ہو چہلو
کرنے دشمنان چین کے اور مجاہدہ نفس و شیطان کے اور اعراض ستیغہ لذات و شہوات اور تنبیہ ہو اس پر کہ غنی الطل کے لوگوں کیج یا مہدین ان تقویت
شرعیہ کے تو کہے والا کوشہ گزنی کرے اور کمانووی نے کہ اس حدیث میں میل ہو انکے لیے کہ فضیلت دیتے ہیں شہ گزنی کو غنی الطل پر وہ نہیں
خلاف شہور ہو کہ شافعی اور اکثر علما تو کہتے ہیں کہ اختلاف فضل جو بشرط طامیہ و سلامتی کے فتنوں اور مذہب ایک جماعت زیادہ کا یہ ہو کہ گزنی
افضل ہو اور دلیل پڑھی ہو انہوں نے ساتھ اس حدیث کے اور جواب یا ہو کہ یہ معمول ہو اور نہانہ فتنوں کے یا اس شخص کے حق میں ہو کہ نہ
سلامت رہیں گے اسے اور نصیب کرے وہ لوگوں میں یا پورا رہے انبیا صلوٰۃ اللہ علیہم وراکم صواب وراکم بعدین و علما اور زیادہ فتنہ و
رکھنے والے اور حاصل کرتے تھے منافع اختلاف کے مثل نماز جہاد و جماعت اور نماز جنازہ اور عبادہ و رضایہ و رمانہ انکے کے مع و عن
ذید بن خالد بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ہجر عاذا فی سبیل اللہ فقد کرم من خلف عاذا فی اہلہ فقد
عزاکم اللہ عاذا و راہ جہاد میں خالہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے کہ سامان رست کر دیا جہاد کو نبیوں کا بیچ راہ اللہ پس متیق
جہاد کیا اسے یعنی حکم جہاد کو نبیوں کا دیکھا رکھتا ہو اور شریک ہو چوچ تو اب جہاد کو نبیوں کا دیکھا رکھتا ہو چوچ ان کے کے بعضی خدمت کا نااہل ہے

مہر شریفین اس کتاب
دوسرے شریفین اس کتاب
اسلامیہ

کہ چہرے فرمایاں مسما جاسے میں لڑی بہت سبب سے چہرے۔ دیکھا جو بزرگی اور ثواب شہادت کا نقل کی یہ ہماری تہمید کے واسطے
 مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قَاتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ
 أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ الْآيَةُ قَالَ إِنْ أَفْلَحَ سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَوَاهُ ثُمَّ فُجِّعَ
 حَاضِرٌ خَصِيرُهُمْ فَتَدَابَلُ مَعْلَقُهُ بِالْعَرَضِ شَرَحَ مِنَ الْجَدِّ حَيْثُ سَأَلَتْ ثُمَّ نَاقَ وَبِئْسَ الْفَعْلُ الْفَعْلُ الْفَعْلُ الْفَعْلُ الْفَعْلُ الْفَعْلُ
 فَقَالَ هَلْ تَسْتَهْتَمُونَ شَيْئًا لَوْلَا أَنِّي سَأَلْتُ عَنْهُمْ لَوَضَّحْتُ لَكُمْ مِنْ الْجَدِّ حَيْثُ شَرَحْنَا فَعَلْ ذَلِكَ رَأَيْتُمْ كُنْتُمْ مَكْرِبٌ فَكُنَّا رَأَوْنَاهُمْ
 لَنْ يَذْكُرُوا ابْنَ أَبِي سَيْبٍ لَوْلَا أَنَا نَرَبُّ بَرِيدُكَ أَنْ تَرُدَّ أَمْرُ وَلِحَافٍ فِي أَحْسَانٍ وَنَحْنُ نَقْتُلُ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً أُخْرَى فَقَالَ لَوْلَا
 أَنْ لَيْسَ لَكُمْ حَاجَةٌ تَوْكَؤُا تَوْكَؤُا مُنْذِرٌ وَابْتِ هُوَ سَدِيقٌ مَعَهُ كَمَا بُوَ حَيْثُ مِنْ سَعِيدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ مَعْنَى اسْتِ يَكُنْ كَمَا كُنْ كَمَا كُنْ
 کہ اسے گئے چہ راہ اللہ کے مژدہ بلانہ میں نزدیک پروردگار اپنے کے روزی دیے جاتے ہیں آخر یہ کہ ما تحقیق بوجہ معنی کے پیغمبر اللہ
 علیہ السلام سے پس فرمایا ارہ احب انکی بی شک کہ جانوروں پرندہ سبز رنگ کے میں اسے لکھتے تھیں میں لکھائی تھی نیچے عرش کے کہ بزرگ گھوڑوں کے
 میں یہ کہ کھاتے ہیں بدشت میں سے جہاں چاہتے ہیں پھر کھانا پکرتے ہیں طرف ان تندیوں کے پس جانتا ہر طرف کے پروردگار انکا جملہ کھانا
 و مانا ہو کیا چاہتے ہو تم کسی چیز کو عرض کرتے ہیں کس چیز کو چاہیں ہم اس حال میں کہ ہم بیوے کھاتے ہیں بدشت میں سے جہاں سے چاہتے ہیں
 پس کرتا ہر اللہ تعالیٰ یہ ساتھ انکے یعنی پوچھتا ہر تین بار پس جب کہ دیکھتے ہیں کہ نہیں جھوٹے جلتے پوچھنے سے یعنی جب جاتے ہیں کہ مراد پروردگار
 تعالیٰ کو کہ چاہیں عرض کرتے ہیں میں پروردگار جاسے چاہتے ہیں ہم یہ کہ چہرے تو جہاں ہماری بیج بد لون ہمارے کے یعنی اور دنیا میں بھی تو تاکہ
 مانے جاویں ہم چہرہ دیری کے ایک با او پس جب کہ دیکھتا ہر اللہ تعالیٰ کہ نہیں لکھتے کچھ حاجت یعنی حاجت عین سلیمہ مائی انہوں نے چہرہ
 کھانا راوی اللہ کے چہرے جلتے ہیں نقل کی یہ سلم نے وف نہیں لکھتے کچھ حاجت بسبب حاصل ہونے ثواب عظیم کے پہلی بار میں روایہ
 ہوگا تو مثل اس کے ہوگا او اسکی حاجت ہی نہیں سنیے کہ ثواب کا ایک ہی ہوسہ وہ حاصل ہو چھوٹے جلتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ پوچھتا چھوڑ
 دیتا ہو اگر کما جائے کہ اور دوسرے بار بھی مثل پہلے ہی ثواب کے ہو تو با فائدہ ہر سوال کہنا کا اعداد اور وہ کہ بد لون میں نامتے جاویں راہ خدا کی
 میں و بارہ بواب اسکا علمائے بدیاب کہ مراد و مقصود انکا اس کلام سے قائم ہونا ہی ساتھ موجب شکر کے بیج مقابلہ نعمت کے کہ انعام کی ہر
 اللہ تعالیٰ نے انکو تہ حقیقت سوال و اداروں کے یا شاید کہ نہ خیال میں آیا ہو کہ دوسرے بار بہتر و کامل تر جزائے پہلی ہائے سبب
 قوت استعداہ مناسب کے لیکن حق تعالیٰ نے جانا بجزیران عاود کے کہ اسلئے ہوگی لیجانا کہ حاجت نہیں ہو اسکی پس چھوڑ دیا پوچھنا اسے
 تنبیہ لکھایا کہ رخصتا۔ وان شہدا کبچ بد لون جانو۔ ان کے مانند کھینچے جہاں کے ہر جہند وقون میں بسبب ٹکریہ و شیف کے اور بقصد
 داخل کرنے انکے کے بہشت میں ساتھ اسصورت کے نہ خلق ساتھ ان باہان کے اور ساتھ لئے راہ کے بیج بد لون جانوروں کے جگہ پر تین
 بہشت میں اپنی پرانی میں خوشبو و مال و جوہر میں ہاں کی اور دیکھتے ہیں انوار و ہاں کی اور لذت پاتی ہیں و خوش حال ہوتی ہیں ساتھ اسکی اور تہ قرب حضرت
 رحمان کے اور جوار ملائکہ مقرب کے اور میں راہ اللہ تعالیٰ کی اس تیر میں بزرگان فرحین ہاں امہ اللہ بن فہمہ اور اسے اثبات تناسخ کا نہیں تھا اسے
 کہ جو تناسخ کے فائل میں انکے نزدیک تناسخ اسکو کہتے ہیں کہ رجوع کرے ارواح بدن میں بیج اس عالم کے بیج آخر کے اسے
 کہ وہ ٹکریں آخر کے اور بت و نا کے اس میں سے یہ بھی معادہ مہاکریت مخلوق و موجود ہر جیسا کہ مذہب اہل سنت کا ہر بن ع و عن
 ابی قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَفَ فِيهِمْ فَذَكَرَ لِقَصْرٍ أَنْ الْجَهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْإِيمَانُ بِاللَّهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ

آخر جہاں کاعلامات ساعت سے شروع و عن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کفر بقرآن غازیاً
 او یخلف غازیاً فی اہلہ یخیر اصحابہ اللہ یفارقہ یوم النہد رواہ ابو داؤد اور روایت ہوالی با اس سے کہ نقل کی پیغمبر صلی اللہ علیہ
 وسلم فرمایا جس شخص نے کہ جہاد کیا اور نہ سامان درست کر دیا کسی مجاہد کا کیا نیا بت نہ کسی غازی کی پیچ پس اندون اس کے ساتھ شریک ہو جائے گا
 اللہ اس کو کوئی مصیبت سخت پہلے روز قیامت کے نقل کی یا بودا دے و عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال جاهدوا
 المشرکین باموالکم و انفسکم و البسک و کمزواہ ابو داؤد و النسائی و الدارمی اور روایت ہوا اس سے کہ نقل کی پیغمبر صلی اللہ علیہ
 وسلم سے فرمایا جہاد کرو تم شریک سے ساتھ مالوں اپنے کے اور جانوں اپنے کے اور بائوں اپنے کے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے ف جہاد کرنا
 ساتھ مال جان کے یہ جو خرچ کرے مال جہاد میں و فدا کرے جان اپنی اس میں رنجی ہو اور زبان کا جہاد یہ کہ نہ دست کرے لگے تب تک یا ورین
 باطل کی اور بدعا کرے اگر وہ ذلیل ہوں و شکست پاویں و رڈ رائے ان کو ساتھ قتل و قید کرنے کے اور مانند ان کے کا و رو عا کرے مسلمانوں کے
 فتح کی و غنیمت ہاتھ لگنے کے اور رغبت دلائے لوگوں کو جہاد کی ح و عن ابی مہزبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 افسوا للسلام و اطعموا الطعام و اخریوا الہام و اؤمروا بالحق و انا و قال ہذا احکم حثیث غریب اور روایت ہوالی ہریرہ
 کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے افشا کر و سلام یعنی سلام کرو آشنا و آشنا و آشنا پورا کر کھاؤ کھانا اور مارو کھو پی کفار کی یعنی جہاد کرو وارث کیے
 جاؤ گے بہشتوں کے یعنی بہشتیں ملیں گی نقل کی یہ ترمذی نے اور کما یہ حدیث غریبہ و عن فضالہ بن عبید عن رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم قال کل موت یحکم علی کلمہ الا الذی مات مرابطاً فی سبیل اللہ فانہ ینمی لہ عملہ الی یوم النہد و یامر
 ذینہ القبر رواہ الترمذی و ابو داؤد و رواہ الدارمی عن عقبہ بن عامر اور روایت ہریرہ بن عبد اللہ بن عبید سے کہ نقل کی پیغمبر صلی اللہ
 علیہ وسلم سے فرمایا ہر میت ختم کیا جاتا ہوا و پھر اپنے کلمے کی عمل اس کا نہ کی تک ہر بعد مرنے کے عمل میں بتائیں اس کے لیے ثواب جدید یہ کہ جہاد
 مگر وہ جس کو ہر حالت جو کیداری کے سچ راہ اللہ کے پس تحقیق شان یہ کہ بڑا پایا جاتا ہوا اس سے اس سے عمل اس کا قیامت تک و اس میں بتا ہوا
 فتہ قبرتے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور نقل کیا اس کو دارمی نے عقبہ بن عامر سے فرمایا جاتا ہوا عمل اس کا یعنی پیغمبر پختہ ہوا
 اس کے ہر لحظہ ثواب جدید اس لیے کہ اس نے فدا کی جان اپنی سچ اس چیز کے کہ عود کرتا ہوا فسخ اس کا طرف سلیج کہ وہ احیاء دین کا ہر ساتھ حق و حق
 دشمنوں کے کہ وہ کفار ہیں ح و عن معاذ بن جبل انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قاتل فی سبیل اللہ
 فوائ نافی فقد وجبت لہ الجنۃ و من جرحہ جرحاً فی سبیل اللہ او نکتہ نکتہ فماتہا تجزی یوم النہد کا غزوہ کا کانت لوہا الزفر
 و منہا السنک و من جرحہ جرحاً فی سبیل اللہ فان علیہ طایع الشہداء ام رواہ الترمذی
 و ابو داؤد و النسائی اور روایت ہوا ہر معاذ بن جبل سے یہ کہ انہوں نے سنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جو شخص بڑا چ راہ اللہ کے
 بعد فراق اوشنی کے پس تحقیق واجب ہوئی واسطے اسکے بہشت یعنی ابتداء و جو شخص زخمی کیا گیا زخمی کرنا بھی ساتھ ہتیار دشمن کے سچ راہ اللہ
 یا مصیبت انہم کے ہو گیا یا غیر دشمن سے مصیبت ہو گیا یا پس تحقیق وہ زخم آئے گلان قیامت کے مانند اکثر اس چیز کے پایا جاتا تھا دنیا میں یعنی
 جیسے کہ وہ زخم بہت تارہ تھا دنیا میں نگاہ سکار عفلان کا ہو گا اور بوا سکی شک کی اور وہ شخص نکلا اس کے چھوڑا چ راہ اللہ کے پس تحقیق اس
 بھوٹے پر پھوٹے واسطے ہر ہر ہوگی شہیدوں کی یعنی خلاصت شہیدوں کی ہوگی تاکہ جانا جاوے کہ اسے کسی کی کسی چیز ترقی دین کہیں یا جھوٹا
 جزا مجاہدین کی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے ف منی فواق کے یہ کہ ہر میں و در میان دو دعوہ و ہنہ و ہنہ کی فرق ہوتا ہے یعنی ایک بار

دو سو و پچاسی کلو و ہایا بعد از ان تھوڑی دیر میں پھر دو ہا سن پر کا نام کہ در میان دو سو و پچاسی کے ہوتی ہر فواقی ہوا و در میان ہر دو زبان قلیل ہر جمع
وَعَنْ خُرَيْمِ بْنِ كَانَتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اتَّقَى فَقَعَتْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كُتِبَ لَهُ بِسَبْعِ مِائَةِ
ضِعْفٍ رَوَاهُ الْبُزْجَانِيُّ وَاللَّسَّائِيُّ اورو روایت ہر خرم بن کانک سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خرچ
کرے کہ خرچ ہیج راہ خدا کے یعنی جہاد میں لکھا جاتا ہر واسطے اسکے ثواب سات سو چند نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے
یہ دونی و جبرہ اور اللہ جسکو چاہتا ہر زیادہ ہی اس سے ثواب دیتا ہر و عَنْ ابْنِ أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ تَهْطِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفَتْحُهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفَتْحُهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ رَوَاهُ الْبُزْجَانِيُّ اورو روایت ہر ابی ہر سے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین صدقوں کا سایہ خمیہ کا ہر کہ دیا جائے ہر راہ اللہ کے یعنی مجاہد کو دے یا حاجی کو یا مانتہ لائے کلو
دینا خادم کا ہر راہ خدا کے یعنی ملک کو دے یا ماریہ دے یا ہر راہ اللہ کے دینا او مثنی کا ہر کہ جست کرے اسپر یعنی ایسی ہا و مثنی کہ اس سے کہ
ہوئے ہر کہ جست کرتا ہر اسپر یعنی فضل ہر کہ اسیل و مثنی راہ خدا میں سے کہ سوانی کے لیے نقل کی یہ ترمذی نے و عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُلْجُ النَّارُ مَنْ لَكَ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ حَتَّى يَبُوءَ بِاللَّيْنِ فِي الصُّرْحِ وَلَا يَخْرُجَ عَلَى عَيْنِ
عَبَّاسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ رَوَاهُ الْبُزْجَانِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ فِي الْاُخْرَى فِي مِثْرَى مُسْلِمًا أَبَدًا اَوْ فِي الْاُخْرَى لَمْ يَفُفْ
عَبَّاسًا أَبَدًا وَلَا يَخْرُجُ النَّارُ وَلَا يَبْذُرُ فِي قَلْبِ عَبَّاسٍ اورو روایت ہر ابی ہر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہیں نہ لے ہوگا آگ میں نہ شخص کہ رو یا خوف خدا سے یہاں تک کہ خود کہے دو و متحصنوں میں نہ نہیں جمع ہوگا او پر بندے کے عبا ہر راہ
اللہ کے اور دعوان و وزخ کا یعنی جو کوئی عبا را کو وہ ہوا راہ خدا میں نہ دعوان و وزخ کا اسکو نہیں ہر نہ چتا یعنی مجاہد و وزخ میں نہ جاتا نقل کی
یہ ترمذی نے اور زیادہ کیا نسائی نے اور روایت میں ہر دو و نوں متحصنوں سما ہر کہ بھی یعنی عبا اور دعوان و وزخ کا مسلمان کنگاں میں نہ نہ ہوگا
او ایک و روایت نسائی کی میں ہر چہ بیٹ بندے کے کہ بھی یعنی عبا اور دعوان نہ جمع ہوگا اور نہیں جمع نہ تا بخل را یاں کامل ہر چہ ان کے کہ
کہ بھی ف یہاں تک کہ خود کہے الخ اسکو تعلیق بالمال کہتے ہیں یعنی بیت کہ دو و و ہا ہر چہ تیون میں نہ تا بخل را یاں ہر چہ ہر اسکا
و وزخ میں نہ جانا مال ہر و عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ لَا تَمْسُكُمَا النَّارُ عَيْنُ بَكَّتْ مِنْ خَشْيَةِ
اللَّهِ وَعَيْنُ بَاثَتْ شَرُّهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ رَوَاهُ الْبُزْجَانِيُّ اورو روایت ہر ابن عباس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے دو و متحصنوں میں نہ نہیں لگے لگے آگ تک کہ وہی ہر خوف خدا سے اور دوسری وہ آگ کہ رات گزارے نگہبانی کرنی ہوئی ہر چہ
راہ خدا کے یعنی رات کو مجاہدوں کی نگہبانی کرنی میں کہ فاسے نقل کی یہ ترمذی نے و عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مَرْجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعِبَ فِيهِ عَلَيْهِ مِنْ مَاءٍ عَذْبَةٍ فَجَبَّاهُ فَقَالَ لِمَا عَذَرْتُ النَّاسَ قَالَتْ فِي هَذَا الشَّعْبِ فَذَكَرَ
ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَقْعَلُ فَإِنَّ مَقَامَ أَحَدٍ كَرَفٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَواتِهِ فِي بَيْتِهِ سَبْعِينَ
عَامًا اَوْ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَعْرِفَ اللَّهُ لَكُمْ رُبَّكُمْ خَلَكُمْ لِحُكْمِ اللَّهِ اَوْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَاقٍ نَافَةٍ وَجَبَتْ لَهُ
الْجَنَّةُ رَوَاهُ الْبُزْجَانِيُّ اورو روایت ہر ابی ہر سے کہ کہا لے را ایک شخص صحابیوں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے میں سے ہر چہ ہر اسکا نہیں تھا
ایک چہ ہر ابی ہر سے کہ اس خوش گلو و اسکو اور کہا فاشکے آگ میں نہ لوگوں سے اور دعوان اس سے ہر ہر کے میں ہر ذکر کی گئی یہ بات ہر
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا نہ کہ تو یہ سنیے کہ تحقیق شمرنا ایک ہر ہر سے ہر راہ اسکی سے گھر میں نہ نہ کیا نہیں

یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے کہ کونسا عمل ملوں میں اتنا نفع ہے کہ نہ ہو شک میں اور نہ جہاد نہ خیانت نہ جو حسین یعنی غنیمت
میں حاصل ہو حسین اگرچہ مقبول کہا گیا ہے کسی چیز تازہ میں افضل ہو فرمایا دلازی قیام کی بہتر شوق ہو کسائی اور ابو داؤد باقی حدیث میں
ساتھ حال اپنے کا اور بیان اپنے کے کمال اپنے اور غازیوں کے سامان جہاد میں صرف کرے اور زخمی ہو اور مارا جائے اور جانتا چاہیے کہ شیون میں
بیان و تعلیم افضل حال کا ساتھ اعمال مختلف کے آیا ہو اور اصل حجب در میان حدیثوں کے ساتھ اسکی ہر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مقام میں ساتھ
اُس چیز کے کہ مناسب حال سائل کے دیکھا جواب دیا جس میں نشان نکلیا اور شوق کا دیکھا جواب دیا کہ افضل حال تو وضع اور نرم خوئی جو ماندا شوق
سلام اور نرم کرنے کلام کا اور اگر نشان نکل دخواست کا پایا فرمایا کہ افضل اعمال سخاوت ہو مانند کھانا کھلانے کے اور کمال عبادت میں دیکھا تو جواب
دیا افضل نماز مسجد کی ہر جس مراد افضل اعمال یہ حق سائل کے ہر راستہ و دیہ ہر کہ جہاد افضل حال ہے اور شوق اس کلام کے اور جگہ بھی گئے چکا ہر مع
وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا هَمَّ بِدُعَاةِ النَّاسِ إِلَى الْغَزَا فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَيَوْمَئِذٍ مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيهَا مَرْمِيَةٌ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَبِأَمْنٍ مِنَ الْغَزَا لَا كَبِيرٌ وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَابُوتُ الْوَفَا وَالْكَافَرُ الْكَافِرُ تَابُوتُهَا
خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَيُرْوَجُ ثَنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ مَرَّةً مِنَ الْحَوْثِ مِنَ الْعَرَبِ وَتُشْفَعُ فِي سَبْعِينَ مَرَّةً مِنَ
مُرَادَةِ الْقَوْمِ فِي الْجَنَّةِ اور روایت ہر مقام میں ہر مدیکر سے کہ فرمایا پانچویں خیر اصلہ اللہ علیہ وسلم نے واسطے شہید نزدیک خدا
چھ خصلتیں میں بخش کی تائی ہر واسطے اسکے بیچ اول دفع کے یعنی بیچ اول قطع خون کے کہ گرتا ہو اور دکھلایا جاتا ہو ٹھکانا اسکا بہشت
میں سے یعنی جان نکلنے کے وقت اور محفوظ رہتا ہر عذاب قبر سے اور پس میں گواہی دہاٹ بڑی سے یعنی عذاب آگ کے سے اور رکھتا ہے گوا
اسکے سر پر تاج و قار کا کہ یا قوت حسین کا بہتر ہو گا دنیا سے اور اُس چیز سے کہ دنیا میں ہر اور نکل دین میں بجائگی بہتر ہے بیان ہر سنی سے اور
شفاعت قبول کیا جائے گی بیچ ستر آدمیوں کے قریبوں اسکے سے نقل کی یہ ترمذی نے و عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من لقی اللہ بقلوبہ من جہاد لقی اللہ و فیہ ثلث مراد اللہ بقلوبہ و انما ما جہ اور روایت ہر ابی ہریرۃ
کہ فرمایا پانچویں خیر اصلہ اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ملاقات کرے اللہ تعالیٰ سے بن شر کے جہاد سے ملاقات کرے گا اللہ تعالیٰ سے حال
میں کہ اسکے دین میں نقصان ہو گا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف بن اشک مراد سے علامت ہر نے جو کوئی میں بغیر علامت جہاد سے
کہ زخمی یا غبار راہ یا رنج بدن یا خچ کرنا مال کا یا تیار کر دینا اسباب مجاہدوں کا وہ مرگا اس حال میں کہ اسکے دین میں خند ہو گا اور ہو سکتا ہو
کہ حدیث معمول ہو اور پر اشخص کے فرض ہو جہاد اس پر ورنہ کیا ارادہ تیاری اسباب اسکے کا اور کہا طیبی نے کہ جہاد شامل ہر جہاد کا قتل
اور جہاد نفس شیطان کو اور ہو نہ ہر اسکی حدیث ابی امامہ کو صحیح و عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجد المسلم القتل الا کما یجد احدکم القرمص
مراد انما لزم مذبذوف الشاکل والذائر مراد قال لزم مذبذوف هذا حدیث
حسن غریب اور روایت ہر ابی ہریرۃ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شہید نہیں پاتا کہ قتل کا مگر جیسے کہ پاتا ہو ایک
تمہارا کہ کھانے چوٹی کا نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ حدیث حسن غریب ہر کہ طیبی نے کہ یہ
وہ شہید ہو کہ لذت پاتا ہو ساتھ نے جان کا راہ خدا میں جو خوش ہوتا ہے افضل اسکا ساتھ اسکے اتنی اور احتمال ہو کہ مراد یہ ہو کہ رنج قتل شہید
بہشت لذتوں کے پاتا ہو جہاد شہید نہیں ہر کہ ہر مذہب کے کائنات چوٹی کے کبچا ہے کہ ساتھ اسکے نہیں خوش ہو مے و عن ابی امامہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ قَطْرَتَيْنِ وَاتْرَئِينَ قَطْرَةً دُمُوعٌ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَقَطْرَةً
 دُمُوعٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمَّا الْكَرْبَانُ فَكَرْبَانِ سَبِيلِ اللَّهِ وَاتْرَئِي قَرْيَتَيْنِ مِنْ فَرَاخِ اللَّهِ تَعَالَى رَوَاهُ الطَّبْرَقِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ
 حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي مَسْعُودٍ كَقَوْلِهِ كُنْتُ فِي حَزْرَتِ بِيَارِ طَرَفٍ لَكَ وَطَرَفٍ لَكَ
 وَرَوَاهُ نَوَاسُ بْنُ سَمَاعٍ كَبَسَبْخُونُ خَدَاكَ أَوْ رَوَاهُ سَلْمَانَ كَأَنَّكَ لَوَاحِجٌ لَكَ وَرَوَاهُ نَوَاسُ بْنُ سَمَاعٍ
 نَشَانِ بِيَارِ اللَّهِ كَأَنَّكَ لَوَاحِجٌ لَكَ وَرَوَاهُ سَلْمَانَ كَأَنَّكَ لَوَاحِجٌ لَكَ وَرَوَاهُ نَوَاسُ بْنُ سَمَاعٍ
 قَدَمُ رَكْبَتَيْنِ كَأَنَّكَ لَوَاحِجٌ لَكَ وَرَوَاهُ سَلْمَانَ كَأَنَّكَ لَوَاحِجٌ لَكَ وَرَوَاهُ نَوَاسُ بْنُ سَمَاعٍ
 جَائِسٌ مِثْلُ مِثْلَانِ كَأَنَّكَ لَوَاحِجٌ لَكَ وَرَوَاهُ سَلْمَانَ كَأَنَّكَ لَوَاحِجٌ لَكَ وَرَوَاهُ نَوَاسُ بْنُ سَمَاعٍ
 رَجُلٌ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ قَالَ كَرِهْتُ لَدُنَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُكَلِّبَ الْجَاهِلُ الْكَافِرَ وَأَنْ يُزَيِّنَ بَيْنَ
 سَبِيلِ اللَّهِ وَبَيْنَ نَحْوِ اللَّهِ لَدُنَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَوْدُ أَوْ رَوَاهُ سَلْمَانَ كَأَنَّكَ لَوَاحِجٌ لَكَ وَرَوَاهُ نَوَاسُ بْنُ سَمَاعٍ
 كَأَنَّكَ لَوَاحِجٌ لَكَ وَرَوَاهُ سَلْمَانَ كَأَنَّكَ لَوَاحِجٌ لَكَ وَرَوَاهُ نَوَاسُ بْنُ سَمَاعٍ
 فَتَنَ سَوَاحِدُ يَوْمٍ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ سِوَاكَ وَرَوَاهُ سَلْمَانَ كَأَنَّكَ لَوَاحِجٌ لَكَ وَرَوَاهُ نَوَاسُ بْنُ سَمَاعٍ
 سَائِدُ كَأَنَّكَ لَوَاحِجٌ لَكَ وَرَوَاهُ سَلْمَانَ كَأَنَّكَ لَوَاحِجٌ لَكَ وَرَوَاهُ نَوَاسُ بْنُ سَمَاعٍ
 غَالِبُ سَائِدُ كَأَنَّكَ لَوَاحِجٌ لَكَ وَرَوَاهُ سَلْمَانَ كَأَنَّكَ لَوَاحِجٌ لَكَ وَرَوَاهُ نَوَاسُ بْنُ سَمَاعٍ
 اسلبيہ کہا بیضاوی نے اسکی تفسیر میں یعنی ساتھ سلف کے ہر رضا اعلیٰ کرنے وجہ حاشیہ کیا ساتھ باہر رہنے کے جہار سے اور مال خراج کرنے سے
 پس باز رہنا قوت و تیار ہونے اور سلف کہ تیار ہوا گواہ پر ہلاک کرنے اُنکے کے اور نیچے دریا کے آگ ہر اہم مقصود و قوت دیا سے و بیان کرنا اسکا ہر
 کہ یہ غلبہ غلبہ عظیم و اسلبيہ کہ جاری ہوا والا دریا کا پتہ بہت ہی آفات و ہلاک کی جگہ نہیں بلکہ پتہ پتہ کی پیدا ہوتی ہر اہم مقصود کہ
 کہ یہ سلف ظاہر ہر اسلبيہ کہ اللہ تعالیٰ قادر ہر چیز پر ہے و سکن آخر اچھڑا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لَمَّا نَزَلْنَا فِي الْفَجْرِ الدِّمِ
 يُحْبِبُهُ النَّفْسُ لَهُ الْفَجْرُ تَمَيُّدٌ وَالْفَجْرُ لَهُ الْفَجْرُ تَمَيُّدٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي مَسْعُودٍ كَقَوْلِهِ كُنْتُ فِي حَزْرَتِ بِيَارِ طَرَفٍ لَكَ
 ہنہ علیہ سلم سے فرمایا ہر سلف والہ از راہیں کہ ہونے اسکو واسطہ اسے ثواب شہید کا ہر اور ڈوبنے والا دریا میں اسے لیے ثواب و شہید کا
 ہر نقل کی یا بوداؤنے ف ان و خصوصاً ثواب شہید کا اس صورت میں ہر کشتی میں بیجا ہوا واسطہ جہاد کے یا طلب علم کے یا حج یا مائتہ اُنکے
 اور شجارت اس واسطہ حاصل کرنے قوت نفس و دفع عیال کہ ہوا و ہر بیعت کشتی کے حاصل نویسی حکم رکھتے ہر نوع و عن ابی مالک الشعمری
 قَالَ مَغْفَتْ رَمَى نَوَاسُ بْنُ سَمَاعٍ لَدُنَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَتَلَ أَوْ قَتِلَ أَوْ وَقَصَّ قُرْبَهُ أَوْ يَمُوتُ
 وَتَمَّتْ عَنْهُمَا أَوْ مَاتَ عَلَى الْفَرَسِ بِيَارِ حَنْفٍ سَمَاءُ اللَّهِ ذَاكَ شَهِيدٌ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي مَسْعُودٍ
 ابی مالک شعمری سے کہا سنا میں نے اپنے خیر خیر علیہ سلم سے فرمایا جو شخص کبار حج راہ اللہ کے یعنی جہاد کے لیے اور ماننے اسکے کے پس کیا
 میں سبب ترشی ہونے کے یا مارا گیا یا کھلا اسکو گھوڑے اسکے نے یا اونٹ اسکے نے یا کانا اسکو ہر طے جانور نے یعنی سانپ غریہ نے یا مر گیا اپنے
 یہ سبب ہر مائتہ کسی موت کے کہ چاہا اللہ نے پس تحقیق وہ شہید ہی حقیقی یا حکمی مر اسے یہ بہشت ہر بیعت اول ہی داخل ہوگا اسیر یا تو شہدا
 اور میں کہ نفس کی یا بوداؤنے و سکن عبد المؤمن کہ وفان رَمَى نَوَاسُ بْنُ سَمَاعٍ لَدُنَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَتَلَ أَوْ قَتِلَ أَوْ وَقَصَّ قُرْبَهُ أَوْ يَمُوتُ

اور لکھا ہر علمائے کبار نے اس جہاد حق میں ہر خدمت کے لیے جہاد و جہاد جہاد کے لیے ہو اُس کے لیے حصہ عین ہر جہاد و جہاد ہر جہاد ہر جہاد کے
اور شرح است میں لکھا ہر اختلاف کیا ہو علمائے بیچ اس جہاد کے کام کے لیے تقرر کیا ہو ہر اختلاف کرنے جانور و جنگی لیا و حاضر ہو وہ جنگ
میں یا اُس کے لیے حصہ ہر نہیں پس کہا بعضوں نے کہ میں حصہ کے لیے قتال کرے یا نہ قتال کرے فقط اسکی جہاد عمل ہی کی ہر اور یہ قول ازانی
اور حق کا اور ایک قول شافعی کا ہر دو قولوں میں سے اور کہا مالک نے اور احمد نے کہ اُس کے لیے حصہ یا جائے اگرچہ قتال کرے جبکہ ہر ساتھ لوگوں کے
وقت قتال کے انتہی اور جو حکم ایک قول کہ جب قتال کرے اور نہ شرط کیا جو بیچ جہاد اس کے قتال تو جمع کیا جائے درمیان جہاد اور
حصہ کے یہ اور ظاہر قاعدہ مذہب متقدمین کے ہے کہ جہاد جہاد اور جہاد و دونوں جمع ہوتی ہیں و معنی و عن ابی ہریرہ ان رجلاً قاتل
رسول اللہ رجل یزیداً اچھا ہذا فی سبیل اللہ و هو یکتب فی مرضا من عمر بن الخطاب فقال انبی صلی اللہ علیہ وسلم لا اجر لک ولا
ابنوداؤد اور روایت ہریرہ سے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ایک شخص راہ رکھتا ہر جہاد کا حال لکھ دے چاہتا ہر حال اسباب
مال اسباب نیل سے ہر یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جواب اس کے نقل کی کہ ابو داؤد و ترمذی اس لیے کہ سے جہاد اللہ کے لیے نہ کیا بلکہ
مقصود مال متاع دنیا ہی کا تھا اور جہاد اللہ کے لیے کہ اور مقصود مال و غنیمت کا بھی ہو تو وہ ثواب پاتا ہر لیکن کم اس سے
کہ حاصل اندہ ہی کے لیے جہاد کرے اور مقصود اسکو غنیمت نہ ہو معنی و عن معاذ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقرو
غزو ان فاقا من ابغی وجہ اللہ و اطاع الا مامراً و اتقوا الکفریمہ و کما قال الشریک و اجتنب لنفسا ذوات نوامہ و بھما
اجر لک و اقامت غزائے و بریاء و سمعہ و عصی الہما و افسد فی الامراض فانہ لم یزج جمہا لکفافی مراد
مالک و ابوداؤد و النسائی اور روایت ہر معانی سے کہ کہا فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد و قسم کا ہر جس نے طلب کی رضا
مولیٰ کی اور اطاعت کی امام کی اور خرچ کیا جائے مال اپنے کو اور معاملہ نہ کیا شریک سے اور پختہ ہر افساد کرنے سے یعنی تجاوز نہ کیا حد سے
بیچ مارے اور لوٹے اور ویران کرنے اور خیانت کرنے پس تحقیق سو ہر ہر اسکا اور جاننا اسکا موجب جہاد و ثواب کا ہر تمام اور جس نے جہاد کیا بطریق
فخر اور کھانے اور سنانے کے یعنی نام کے لیے اور نافرمانی کی امام کی اور فساد کیا زمین میں پس تحقیق نہ پھر ساتھ بدلے کے یعنی اُس کے گناہ
اس طرح کے جہاد سے زمین بخشے جائیگے اور نہ ثواب ملے گا نقل کی یہ مالک ابو داؤد و نسائی نے و عن عبد اللہ بن عمر انہ قال یا
رسول اللہ اخبرنی عن الجہاد فقال یا عبد اللہ بن عمر و ان فاکلت صابراً غلبت باعدتک اللہ صابراً غلبت باعدتک اللہ صابراً غلبت باعدتک اللہ
مراد یہ فاکلت باعدتک اللہ مراد یہ فاکلت باعدتک اللہ مراد یہ فاکلت باعدتک اللہ مراد یہ فاکلت باعدتک اللہ مراد یہ فاکلت باعدتک اللہ مراد یہ فاکلت باعدتک اللہ
اور روایت ہر عبد اللہ بن عمر و ابن عباس سے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ خبر دو مجھ کو جہاد سے یہ کس طرح کا جہاد موجب ثواب کا ہر پس فرمایا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عبد اللہ بن عمر و اگر لڑے تو در حالیکہ صبر کرنا والا اور ثواب چاہنے والا ہر اٹھائے گا تجھ کو اللہ ہر کرنا والا
اور ثواب چاہنے والا اپنے ملا ہو ساتھ ان و صفوں کے واسطے اس چیز کے کہ روایت کیا گیا ہر کما تفتشون تموتون کما تموتون تحشون
اور پانچواں ثواب ان کے کا اور اگر لڑے گا تو واسطے دکھلانے اور بہتایت کرنے کے یعنی فخر کرنے کے لوگوں میں کہ میں زیادہ ہوں تم سے مال و لشکر
اور اتباع عین اٹھائے گا تجھ کو اللہ و کھلائی والا اور بہتایت کرنا والا اپنے کہا جائے تیرے لیے و حق قیامت کے کہ یہ لڑا تھا واسطے دکھلانے
فخر کرنے اور حاصل کرنے مال و منال بہت کے امیر عبد اللہ بن عمر و اگرچہ اس کے لڑنے کا مارا جائے گا اٹھائے گا تجھ کو اللہ ہر اس حال کے
نقل کی یہ ابو داؤد نے و عن عقبہ بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اعلم انما احدث رجلاً فمضی لا یمرن ان

و عن عقبہ بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اعلم انما احدث رجلاً فمضی لا یمرن ان

جہان کو گتے ہیں کیا۔ واری میگی جہاد و رائق سہا۔ سی کے ہوا ہوا و اول اسکے و ہر جس بریک سلطان سکول کہتے ہیں۔ ع۔ ح۔ الفصل الثانی

فصل سہم عن عبد بن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان شئت على يد رجل بالسهم الواحد لئنك

نفر جند صابغ فنجس في صدغه الخنزير والواحي به ومثله فانزواوا تركوا وان تركوا احب الي من ان تركوا

كل شئ بلهوا فيه الرجل بارض الا رميه بقوسه ونا ديبه فانه ومدا نكته امراته فانه من الحق مروا

الترمذی وانی ما جده و مراد اودا و دوا الدار من ومن تركه الزمی بعد ما عله رغبه عنه فانه تركها اوقال كرمها

روایت جو عقبین عامر سے کہ سنابین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہے تحقیق اللہ جل جلالہ کے تائید سے چھیننے کے کفار پر

تین شخصوں کو بہشت میں لے جائے گا۔ اس کے لئے کہ اس پر کعبہ کی بیعت ہوئے کہ کتاب کے معنی ہائے نبی سے کہ جہاد میں کام لے اور دوسرے

تیر چھیننے والے کو معنی جہاد میں تیر سے لے والے تیر کے کو بیعت ہوئے جہاد میں تیر کے کو خوار و اناتیر سے خوار اسکا خواہ پہلے یا انسانی پر اسکا اور تیسری

کہ اور سہا۔ سی کہ و گتے وان پہنے سیکھو۔ سی اور تیر اندازی تمہاری بہت سی یا بھی شرف سے سوار ہوئے جو چاہے کیلئے ساتھ اسکا آدمی باطل

اور زار و ای مگر تیر اندازی کی کہی کہان اور اب سکھاتا ہے گتے کو کہ کیلئے اندازی میوسی سے تیر تحقیق چیزیں جن میں نقل کی تیر مذی اور اب

اور زیاد کیا اودا و دوا و داری نے کیا اور جو شخص جو تیر اندازی سے لے سکتا ہے اس کے سبب بزرگوں کے اس سے تیر اندازی

ایک نعمت ہو کہ چاہے یا اسکا یا فدا یا کفران کیا اس نعمت کا ف بیعت میں جو تیر اندازی سے لے سکتا ہے جو تیر اندازی سے لے سکتا ہے جو تیر اندازی سے لے سکتا ہے

عمل سے جہاد ہو۔ سہا سے مانند مسابقت کے ہوا ہوا اور گتے اور انت پر و غیر انداز و عقلانی فی الحج السلی قال سمعت

رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من بلغ اسمي في سبيل الله فهو له زجه في الجنة من رمي اسمي في سبيل الله

فهو له عدل عمر من ثواب شبيه في الا سلام كانت له نور يوم القيمة ورواه ابو داود

الفصل الاول والثاني والثالث والرابع والاربعون في رواية من سب شعبة في سبيل الله نكده في الا سلام

اور روایت ہر ابی نجیح سلمی کہ سنابین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ چھینے تیر سچ راہ انداز کے بیٹے کا فر دہن واسطے

ایک رجبہ یا بہشت میں اور جو شخص کہ چھینے تیر سچ راہ انداز کے بیٹے کا فر دہن واسطے اس کے ابیر بردہ زادہ کے بیٹے کا فر دہن واسطے

بوزعہ ہوتا اسلام میں جو گاہ یا واسطے اسکے نور دن قیامت کے نقل کی بیعتی نے شعلہ ایمان میں روایت کیا اودا و دوا نے جہاد جہاد میں

بہ فی سبیل اللہ و نسائی نے جہاد ہوا و دوسرے و بیعتی یا فیضیت تیر میں اور ترمذی نے دوسرا و تیر اور بیعتی اور ترمذی کے جو

جو شخص کہ بوزعہ ہوا بیعتی یا فیضیت تیر میں اور ترمذی نے دوسرا و تیر اور بیعتی اور ترمذی کے جو

انہا اور کاظم الشیب نے فیضیت تیر میں اور ترمذی نے دوسرا و تیر اور بیعتی اور ترمذی کے جو

میں کو اسلئے کہ نسائی نے فیضیت تیر میں اور ترمذی نے دوسرا و تیر اور بیعتی اور ترمذی کے جو

بیعتی کی میں جیسے کہ اوپر مذکور ہوا انانی الاسلام جو جواب سکا کہ سنے اسکے کہ میں فی روایت البیہقی والترمذی فیضیت تیر میں اور ترمذی میں

یون ع۔ ح۔ وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا سبق الا في حصن اخصف واحفر رواه الترمذی و ابو داود

والنسائی اور روایت ہر ابی ہریرہ کہ کافرا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین حلال چھین لیا کہ ساتھ مسابقت کے مگر چھیننے کے یا اونٹ و گتے

یا گتے دوڑانے میں نقل کی تیر مذی اور اودا و دوا و داری نے سب اس سال کو کہتے ہیں کہ دوڑ و غیر میں شرط کیا جائے اور ظاہر اس حدیث

عبد بن عمر
روایت
کے بیٹے کا
فر دہن واسطے

بہ

بھی مسابقت اور شرط کہ فی ہر گھوڑ و طین نقل کی یا بودا و داور نسا بنی اور نقل کی تیرہ تہی ساتھ یادتی بعض نقل لفظ اور معانی کے بیچ باب
غصب کے ف جلت کوہ میں یہ ہر کوہ کوہ یعنی والدہ و اترے زکوۃ دینے والوں اور حکم کر کے انکو مواسی رہاں میرا پس آوا و جہاد کے مال
والے اپنے موضع سے دور جا بیٹھیں اور زکوۃ لینے والے کو شقت میں ڈالیں وہ وہیں جا و بتر و دونوں مکروہ و ممنوع ہیں اور جہاد گھوڑ و طین کے
ایک شخص کو چھپانے گھوڑے کے لگا لیا کہ گھوڑے کو ڈانٹتا رہے تا وہ آگے بڑھے جادوے اور جہاد کے ایک گھوڑا چھپا کر گھوڑے کے
رکھے اور جہاد گھوڑا سوری کا تھک جا و تو اس گھوڑے پر سوار ہو گیا بھی منع ہو + ع ح و عکن ابی قتادۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قَالَ خَيْلُ الْخَيْلِ الْأَذْمَرُ الْأَقْوَمُ الْأَكْرَمُ ثُمَّ الْأَقْوَمُ الْخَيْلُ طُلُقُ الْبَنِينَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَذْمَرُ فَكَيْفَتْ عَلَى هَذِهِ السَّيَاحَةِ رَوَاهُ
الترمذی و اللکھنوی اور روایت ہوائی قتادہ سے نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا بہترین گھوڑوں کا گھوڑا سیاہ ہے کہ پیچ پیشانی
اُسکی کے تھوڑی سی سفیدی ہو اور ناک کی طرف سفیدی ہو پھر وہ گھوڑا بہتر ہے کہ جسکی پیشانی پر تھوڑی سی سفیدی ہو اور ہاتھ پانوں سفید
ہوں لیکن زبان ہاتھ سفید نہ ہو و اگر سیاہ پس کمیت اور پاسی علامت کی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے ف کیت اس گھوڑے کو کہ بہترین گھوڑوں
عیال اسکی سیاہ ہو و باقی سب اور پاسی علامت کے یعنی سیاہ گھوڑے میں کہ کسی گئی سفیدی پیشانی وغیرہ کی + ع ح و عکن ابی وہب الجعفی
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِكُلِّ كَيْفٍ اسْتَرْجَلٍ وَاسْتَرْجَلٍ اسْتَرْجَلٍ أَوْ أَذْمَرُ اسْتَرْجَلٍ رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ وَ الشَّعْبَانِيُّ اور روایت ہوائی وہب جہمی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم ہے کہ گھوڑا گھوڑا سفید پیشانی
اور سفید ہاتھ پانوں کا یا سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پانوں کا یا سیاہ و سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پانوں کا نقل کی یا بودا و داور نسا بنی
اشترکت ہیں گھوڑے سب رنگ اور فرق کیت و اشترکت ہیں یہ ہر کیت کی دُم و عیال سیاہ ہوتی ہو و اشترکت کی شرح + ع ح و عکن ابن
عباس قال قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَيْلِ فِي الشَّعْبَانِيِّ وَابْنُ دَاوُدَ اور روایت ہوائی عباس سے کہ فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت گھوڑوں کی چھ گھوڑوں سب رنگ کے ہر نقل کی یہ ترمذی اور بودا و داور نے و عکن ابی وہب الجعفی
أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَقْصُوا نَوَاحِي الْخَيْلِ وَلَا مَعَارِفَهُمْ وَلَا أَنْفَهُمْ فَإِنَّ أَنْفَهُمْ مَعَارِفُهُمْ
وَمَعَارِفُهُمْ لَا تَوَاصِلُهَا مَقْصُودُهَا الْخَيْلُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہوائی ابن عباس سے کہ نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے فرماتے نہ گھوڑوں کے پیشانیوں کے اور نہ عیالوں کی اور نہ دُمیں کی اسلیئے کہ میں انکی چوریان انکی دیکھ ان سے مکھیان و تیرہ
عیالوں کی سب گرم ہونے انکی کے ہین و انکی پیشانیوں کے بالوں میں بھی ہر جہاد نقل کی یا بودا و داور نے و عکن ابی وہب الجعفی
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْطِنُوا الْخَيْلَ وَاصْصُوا بِأَوَاصِهَا وَاعْجَازِهَا أَوْ قَالَ أَكْذَابُهَا وَقِيلَ دَوَاهَا
وَلَا تَعْلِدُ دَوَاهَا الْكَوَارِثُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہوائی وہب جہمی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے باندہ کر گھوڑے
اور ہاتھ پیر کر و انکے پیشانیوں اور انکی پیٹھوں پر یا فرمایا بے عجز ہا کے انکا ہا سنا یک ہی میں رگٹے باندہ کر گھوڑوں میں ورنہ
باندہ کر گھوڑوں میں چلے کہاں کے نقل کی یا بودا و داور نسا بنی نے ف باندہ کر گھوڑے یہ کنایہ ہر فرما کر انکے سے جہاد کے یہ اور ہاتھ
پیر نے سے مقصود صاف کرنا انکا ہر گرد و عباس سے و پچا نا حال فرسی انکے کا ہر اور اس انکی احت بھی حال ہوتی ہر انکو اور عادت
جاہلیت کی تمکلی چلے کہاں کے گھوڑوں کی گردنوں میں باندھتے تھے تا نظر نہ لگے اس منع فرمایا اسلئے تنبیہ کرنے کا سب سے روایت ہر زمین کرتا
یا اسلیئے لگانے اسکا + ع ح و عکن ابن عباس قال قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنُ الْعَبْدِ لَا تَقُولُ

اللہ سبحانہ سے منع الفصل الثانی فصل درمیر و کسریٰ صحابین و ذاعا القامدین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اللہ سبحانہ کہ لا تموتی فی بکونہا و کان اذا نعت سربہ اوحیٰ لہم من اول اللہ ہر و کان صحابہ و کان یبصر بکونہ
 اول اللہ ہر ما توتی و کذا مالہ مر و اذ الذمیدی و ابوداؤد و الذامیدی روایت ہے حضرت داعمہ قادی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الہی برکت دے واسطے میری امت کے پہلے اول روز او کی کے لئے اول روز میں طلب علم کریں یا کسب یا سفر وغیرہ کے
 برکت حاصل ہو اور میں اور تھے حضرت جس وقت بھیجے مشاکبہ یا یا اصبحیہ اوسکو اول روز اور تھا حضور الہی صحتا مال تجارت کیے
 اول روز میں لدا رہا اور بہت ہونا اس کا نقل کی ترمذی و ابوداؤد اور داہجی و عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیکم باللحیۃ فان لا یرض نکلہی باللیل مر و اذ ابوداؤد اور روایت ہے انس کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لازم کرد
 تم اپنے پر رات کو چلنا اس لیے کہ تحقیق زمین لٹھی جاتی ہے رات کو نقل کی یہ ابوداؤد یعنی تمناعت نکردن چلنے پر بلکہ کچھ رات کو بھی جا کر اوسے
 کہ آسان ہوتا چلنا اور خیال کرتا ہے راہ چلنے والا کہ تھوڑا چلا ہوں حالانکہ چلا ہوتا ہے بہت اور یہ ہوتا ہے سبب ہونے شغل کے چلنے سے اور نہ کہ
 حال و نشان کے کہ یہ چیزیں بھاری کر دیتی ہیں چلنے کو بوجھ نظر چلنے والی کے اور یہ مراد نہیں ہے کہ دن کو چلو ہی نہیں جیسا کہ جو حدیثوں میں آیا کہ
 چلا کرو اول روز اور آخر روز میں اور کچھ رات کو بوجھ و عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جلدہ اذ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قال الذاکب شیطان والذاکبان شیطانان والثلثۃ ترکب مر و اذ مالک والذمیدی و ابوداؤد و البیہقی اور روایت ہے
 عمرو بن شعیب کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اسے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ایک سے ایک شیطان اور دو سوار
 شیطان ہیں اور تین سوار ہیں نقل کی یہ مالک ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے یہ تین سوار ستمی اسکے میں کہ او کو سوار کہیں سبب
 اونکے کے محفوظ شیطان سے اور نہ کیا ایک سوار اور دو سوار کو سفر کرنے سے اس لیے کہ ایک ہونے میں تو جماعت فوت ہوتی ہے اور عند الحاجت
 کوئی مددگار نہیں ہوتا اور ہر امر میں در ماند ہوتا ہے اور اگر وہ ہوں تو اون میں سے ایک گریجا رہا ہو یا مر جاوے تو مضطر ہوتا ہے دوسرا خوش ہوتا ہے
 شیطان یا ملو یہ کہ ساتھ اونکے شیطان کہ حکم کرتا ہے ساتھ شر کے اور ساتھ الفس شیطان فرمایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر میں چاہے کہ
 تین آدمی ہوں یا جماعت سے نماز پڑھیں اور اگر ایک کچھ کام کو جاوے تو ہاتھی میں اور پسینس پکڑیں اور اگر اوسکے آئے میں تاخیر ہو تو ایک
 اون دونوں میں کا واسطے خبر اور تحقیق حال کے جاوے اور ایک سبب کے پاس بیٹھا ہے مع ح و عن ابی سعید الخدری ان
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان ثلثۃ فی سفر فلیؤمروا احدہم مر و اذ ابوداؤد اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ یہ کہ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب وقت کہ ہو دین تین شخص یعنی مثلاً سفر میں پس چاہیے کہ امیر کریں ایک کو اور میں نے سر رٹھروں افضل کو
 اور میں نقل کی یہ ابوداؤد و عن تین شخص یعنی جماعت ہو کہ اقل اوسکے تین میں اور ایسی ہی جبکہ وہ ہوں اور اکتفا تین پر اس لیے کیا کہ پہلے
 گد چکا کہ دو سوار شیطان ہوں میں اور امیر کرنے کو حکم اس لیے کیا کہ اگر نزاع کسی امر میں واقع ہو تو اوسکے طرف رجوع کریں امیر کو چاہیے کہ
 خیر خواہ اور مہربان اور خادم ہو اور چاہیہ کہ وارد ہو اور کہ یہ قوم خلو مع ح و عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 قال خیر الصحابۃ اربعۃ و خیر الشراۃ اربعۃ و خیر البیوش اربعۃ الا ف و لن یؤکلب لئی عشر الفامین فہ مر و اذ الذمیدی
 و ابوداؤد و الذمیدی قال الذمیدی و ابوداؤد اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا بہترین صحابہ اور رفقہ
 چار ہیں اور بہترین چھو لشکروں چار سو ہیں اور بہترین بڑے لشکروں کے چار ہزار ہیں اور بہترین مغلوب ہونے پر ہزار سبب کے نقل کی

عجلہ فرمائیے
 کہ یہ حدیثیں
 صحیح ہیں
 روایت کی ہیں
 صحابہ کرام سے

کوئی شخص صحیح ساتھ اس کے متعلق نہوا سلیکے ثابت ہوا کہ حضرت خطیب پرستے تھے عوف بن ابی اوشین پر اور شقت جانوں کی لیے مقصد جانوں
یہ کہ سوار ہو کر باسانی مقصد کو بھونچے اور زیادہ تکلف اور کمونہ بھونچا دے اور حاجتیں لیے بیٹھنا اور کھڑا ہونا اور سوارانے اچا حاجتیں
زمین پر رد اگر نہ جانور پر اور جانور پر سو اسواری کی کیجئے بھونچا دے مکروہ و عمن انس قال کنا اذا ازلنا من نزلنا لا نسمع حتی
یخل إلنا حال مروا ابوداؤد اور روایت ہر انس کے کہ کھاتے ہم سو تکملہ اور تے نزل میں نہ پڑتے نماز نفل یہاں تک کہ کھولے جاتے
اسباب جانوروں کے نفل کی یہ ابو داؤد سے صحیح اسے اس طرح کا اطلاق اکثر نماز نفل پر آتا ہے اور بعضوں کے کہ نماز و نماز چاشت ہے کہ اور تے
کے وقت وقت اسکا ہوتا ہے حاصل یہ کہ باوجودیکہ صحابہ کو اہتمام نماز کا بہت تھا لیکن عایت جان جانور دن کی مقدمہ جانتے تھے
وَعَنْ بَرِيدَةَ قَالَ بَيَّنَّا مَرْسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْنَعُ سَاحِرًا فَقَالَ يَا مَرْسُولَ اللَّهِ اِمْرُكَبْ
وَأَكْثَرُ الرَّجُلِ فَقَالَ مَرْسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَنْتَ أَحَقُّ بِصَدْرِي كَأَنَّكَ الْإِنَّمَا أَنْتَ جَعَلْتَهُ لَكَ فَتَرَى
مَرْفَاقَهُ الْبَرِيدِيُّ وَأَبُو دَاؤُدُ اور روایت ہر بید کے کہ اس وقت کہ غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے ناگمان آواؤں کے پاس ایک شخص
ساتھ اس کے تھا کہ مایعے سوار تھا وہ گدے پر اس کا اس شخص نے یا رسول اللہ سوار ہوا دیر بھی سرکا وہ شخص نے تاکہ حضرت اس شخص پر آیا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں سوار ہوتا میں آپ تو لایق تر ہونے جانور کے اگلے جانب گم رہ کر دالے تو اسکو واسطے میرے لیے
صریح کہے تو وہ اپنے سرکنا اسکا تو اس لیے تھا کہ اس نے گم کر دانا میں اسکو واسطے آپ کے پاس سوار ہو حضرت نے آئے اس کے نفل کی
یہ ترمذی اور ابو داؤد نے فاسمین نہایت انصاف در تواضع ہر حضرت کی کہ راضی ہوے مجھے پر اس شخص سے عمن وعَنْ
سَعِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ بَرِيدَةَ قَالَ قَالَ مَرْسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ إِبِلُ الشَّيْطَانِ وَيَبُوتُ الشَّيْطَانُ
وَأَمَّا إِبِلُ الشَّيْطَانِ فَقَدْ رَأَيْتُهَا يَخْرُجُ أَحَدُ كَرِيحٍ بَيِّنَاتٍ مَعَهُ قَدْ اسْتَمْتَحَ فَلَا يَعْلَمُ بَعْدَ امْتِحَانِهَا وَبَرِيدٌ بِأَخْبَرِهِ
فَلَمَّا انْقَطَعَ بِهِ فَلَا يَحْكُمُ وَأَمَّا يَبُوتُ الشَّيْطَانِ فَلَمَّا امْرَأَهَا كَانَ سَعِيدٌ يَقُولُ كَأَنَّهَا كَالْهَذِيهِ الْاِقْصَاصِ
الَّتِي يَسْتُرُ النَّاسُ بِالْذَّبَابِ رَوَاهُ أَبُو دَاؤُدُ اور روایت ہر سعید بن ابی ہر کے کہ نقل کی ابی ہر کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم ہونے ہونے دن واسطے شیطانوں کے اور ہونے گھر شیطانوں کے لیے پس ہر دن شیطانوں کے پس تحقیق دیکھا میں نے انکو ٹھکتا ہے
ایک تمہارا ساتھ اجمعی انٹیون کے کہ تحقیق فرمایا انکو پس نہیں چڑھتا کسی دن پر یعنی احتیاج نہیں رکھتا انکو کہ کوئل پس ہر روز ہر
یعنی سفر میں ساتھ مسلمان بھائی اپنے کے اس حالت میں کہ تحقیق تھا کہ ہر وہ چلے سے یعنی نہ بھینچے نہ بھینچے پس نہیں سوار کرتا اسکو اور ہر گھر
شیطانوں کے پس نہیں دیکھا میں نے انکو تھے سعید کہ راوی حدیث کے ہیں کہ تھے نہیں گمان کرتا میں دن لہرون کو گھر بچے کو ہاتھ میں لے لے
ساتھ ریشمی کپڑے کے نفل کی یہ ابو داؤد نے فاسمین ہونے میں دن واسطے شیطانوں کے انہ حاصل یہ کہ یہ دن واسطے تغاؤر نام اور چکی کوئل
چلتے ہیں واسطے رفع احتیاج اپنی کے اور مسلمانوں کے پس چونکہ جانور بید کے گئے ہیں واسطے نفع اوٹھانے کے ساتھ سوار ہونے کے اور سوار
کرنے کے لیکو پس جبکہ نہ اپنی کام میں آیا اور نہ سوار کیا کسی ٹھکے ہوئے کو اور پس ہر طاعت کی شیطانی اور شیطان خوش ہوا اس سے
پس گویا کہ وہ شیطانوں کے لیے ہیں پس اس سے معلوم ہوا کہ کوئل گھوڑے کہ بیان امر آگے کہتے ہیں منع ہے اور شیطانوں کے لیے ہونے
ہیں اور بعضوں کے کہ ہے کہ قول فاما ابل الشيطان الخ قول راوی حدیث کا ہے یعنی ابو ہر کے کا اور حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی وہی جمل سابق ہے یعنی یوں ابل الشياطين و یوت للشياطين اور بعضوں کے کہ حدیث تا قول فلم یأمر به اور مراد لہرون کی یا تو انار یا

میں نے یہ حدیث
سنی ہے اور میں نے
اسے صحیح سمجھا ہے

اور ہوجا ہوں کہ اونکو ریشمی کپڑوں سے تنہا کر کر رہا ہے میں یا وہ گھر کہ جنکو دیوا گریبان ریشمی کپڑے کی بنا کر لگاتے ہیں اور ظاہر ہے کہ
 نہ اتنا اونسے ہی نہیں بلکہ سبب پوشش کرنے اور ملکی کے ساتھ حریر کے اور منسل کرنے مال کے اور تقاضا اور دریا اور اسرافت میں و عن
 سہل بن یحیٰ عن ابيہ قال غزوة فامع النبي صلى الله عليه وسلم فصبوا الناس المنازل وقطعوا الطريق فبعث
 بنی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منادیا ینادی فی الناس ان من حیق مذکرا او قطع طریقا فادعهم ہانکہ رفاۃ ابونا ذر اور روایت برہس
 بن سعاد نے کہ قتل کی اپنے باپ سے کہ ہا بہاد کیا ہے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تنگ کیا لوگوں کو منزلوں کو لینے بعض نے
 بلا حاجت یا زیادہ حاجت مکان رو کر لیے سبب تنگی کی جبکہ اور دینار قطع کیا اور انہوں نے راہ کو لینے سبب تنگی کے نہ سیکہ گئے رہے
 والو پس سبیحانی صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا یو الیکو کہ آؤ اگرے لوگوں میں یہ کہ جو شخص تنگ کے منزل کو یا قطع کرے راہ کو پس نہیں ثواب
 جہاد اوسکے لیے لینے سبب پہنچانے کے لوگوں کو قتل کی یہ ابو داؤد و عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان احسن فخذل
 الرجل انما اذا فدي من سفر اقل اللیل مروا ابسودا و ذ اور روایت جابر سے کہ قتل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا بہترین اقا
 داخل ہونے مرد کے اپنی لحد والوں پاس جبکہ آوے سفر سے اول شب پر نقل کی ابو داؤد و عن یہ اس صورتیں جو کہ سفر قریب ہو اور پھیلے
 جو گذر کہ رات کو نہ آوے وہ سفر دور و دراز میں ہو اور نو دی نے کہا اگر سفر دور کا بھی ہو اور خبر گھر میں آنے کی دقت بھی نہ ہو تو مضائقہ
 نہیں رات کے آنیکا اور بعضیوں نے کہا مراد داخل ہونے سے گھر والوں پاس جاع ہر اسلئے کہ ساز کو شہوت بہت ہوتی ہے جہل شہین
 صحبت کر چکا تو آرام سے سو کا اور حق بوی کا بھی جلدی اور ابو گانح الفصل الثالث فصل میری عن ابی قتادہ قال
 کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان فی سفر فخرکس بلیس اذ خضع علی منبرہ و اذا ستر من قبل الصبح
 نصب ذراعہ و وضع مراسیہ علی کفہ رواہ مسلم روایت ہرالی متاؤہ کہ کہاتھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسبوق
 ہوتے سفر میں پس اور تہ آخر رات کو لینے پھیل کر کے لیٹے واپسی کر دے اور مسبوق کہ اور تہ کچھ پہلی صبح سے تو لٹھاکرے ہاتھ پانچے دایا
 اور کہتے سر اپنا اپنی پتیلی پر لیجے تاکہ غالب نہ ہونید نقل کی یہ سلم نے و عن ابن عباس قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم
 عبد الله بن مسعود في سرية فوافق ذلك يوم الجمعة فعدا اصحابه وقال تخلف واحتي مع رسول الله صلى الله
 عليه وسلم ثم انهم فلما حصل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه فقال ما معك ان تغدو مع
 اصحابك فقال ردت ان اصلي معك ثم لعمركم فقال لو انفق مالي الاخرى جميعا ما اذرتك فصل ثم فرغ
 رواه الترمذي اور روایت ہر ابن عباس کہ کہا سبیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن مسعود کو حج ایک چھوٹے لشکر کے پس
 موافق ہوا یہ دن جمعہ کے لینے اتفاقاً روز جمعہ کے حکم کیا تھا جہاد کے جانے کا پس صبح کو گئے یا اس کے لینے لشکر کے ٹول کہ عہدہ اؤنگے لئے تھے اور
 کہا عبد اللہ نے اپنے دل میں یا کسی یار سے کہ پیچھے رہو نگاہ میں اور نماز پڑھو گا جمعہ کی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر جاؤ مظلوم
 ساتھ اور کچھ چن چن پڑھ چکے عبد اللہ ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھا حضرت نے اونکو پس فرمایا یا اس حیرت منگ کیا جھگو جھگے
 جانے سے ساتھ یاروں اپنے کے پس کہا ارادہ کیا تھا میں نے یہ نماز پڑھوں میں ساتھ تمہارا پھر چالمون میں اونسے فرمایا اگر خراج آپے تو جو
 چیز کہ زمین میں ہر سبب پاؤیگا تو اب صبح کو جانے اور دیکھا نقل کی یہ ترمذی نے ف اس میں نہایت تاکید اور سبب اللہ پر حج ثواب
 جہاد کے اور نماز جمعہ پہلے آنے وقت سے فرض نہیں ہوتی ہر اور ٹھکانا روز جمعہ کے بعد داخل ہونے وقت کے حرام ہر اور سپر کہ جمعہ

اس پر لازم و نزدیک جمہور علماء کے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے رد اور بسبب ضرورت کے سفر کرنے میں ساتھ فوت ہونے فرصت کے اور وقت اور باتندوں کے لیکن مکروہ ہر کہ باعث اعراض اور تعاضل کا ہر طاعت سے اور نزدیک شافعی کے سفر و رجوع کے اگرچہ پہلے زوال سے اور وقت صبح کے ہر حرام کرکڑانے سفر السعاده صبح و عین ابی مرزوقہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصحب لمن ینکح نرقعاً یمنہ لجلد ثم رواہ ابو داؤد اور روایت ہر ابی ہریرہ کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ساتھ ہر فرشتے اس قافلہ کے کہ اس میں ہر چہ ایسے کا نقل کی یہ ابو داؤد و توفیت کے چہ پر سوار ہونے اور استعمال میں لانے اس کے سے منع فرمایا ہر اس لیے کہ شان تکبر کی ہر اور لباس عجم کا ہر صرح و عن سہیل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید القوم فی الشجر خاد مہم فممن سببہم ثم یخذلہم لیسبقوا بکل الا اللہ ما رواہ الترمذی فی شعب الیمان اور روایت ہر سہل بن سعد کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سردار قوم کا سفر میں خادم اور کا ہر پس جو شخص پیشدستی لگیا اور ساتھ خدمت کرنے کے نہیں پیشدستی لجاوے گا اس کے ساتھ عمل کے مگر شہادہ کی نقل کی یہ سہیلی نے شعب الیمان میں فینے سردار کو چاہیے کہ خدمت کرے قوم کی اور قائم ہو ساتھ مصالح اون کے کر اور رعایت احوال اون کے نگاہ ہر باطن میں اور بقصر لکھا مراد یہ ہر کہ جو کوئی خدمت کرے اگرچہ ظاہر میں دینی اور کا ہو سپاہ و کا ہر حقیقت میں سببیت تو اب کے اور یعنی مناسبت میں ساتھ قول حضرت کے فمن سقیم الخ یعنی کوئی عمل افضل خدمت نہیں ہے کہ مردان خدمت بجائی رہند مگر لڑنا اللہ کی راہ میں چنگ مارا جاوے اور فضیلت تھا و کی پادشہ باب الکتاب الکفار و دعائهم الالسلام باب ہر بیچ لکھنے نامہ کے طرف لکھار کے اور بلالے اون کی کے طرف اسلام ف بلا انکار کل ان اسلام کے پہلے لڑنے کے واجب ہر اور لڑنا پہلے بلانے کے طرف اسلام کے حرام اگر نہ پہنچے ہو اون کو دعوت اور تمجب ہر بلانا اگرچہ یعنی ہر اون کو دعوت اور اکثر بلانا ساتھ لکھنے خط کے ہوتا ہر خصوصاً بادشاہوں اور امیرین کو چاہیے کہ نے نامہ کے میں کا فر بادشاہوں کو نامہ قصیر اور نجاشی اور کسر کے اور حضرت جب ہجرے حدیبیہ سے تو ارادہ کیا یہ کہ لکھیں نامہ طرف قصیر کے پس عرض کیا لوگوں نے کہ وہ نہیں پڑھتے میں نامہ کو مگر یہ کہ ہو نہ کیا کیا پس جوانی حضرت نے مہربان دی کی اور وعدہ دینے ہر سترین طریق ایک طریق محمد اور دوسرے میں رسول اور تیسرے میں اللہ اور کی مہربانہ پر اور وارڈ ہوا ہر کہ لکھتے الکتاب ختمہ و الطبرانی صرح الفصل الاول فی فضل من عن ابن عباس عن ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی قیس بن عوف الی الاسلام وبعث یمکناہ ابیہ دخیہ الکلبی و امرہ ان یدفعہ الی عظیم بصری لیدفعہ الی قیس فاذا فہ یسیر اللہ الرحمن الرحیم من محمد عبد اللہ و رسولہ الی ہر قل عظیم الروم سلام علی من اتبع الہدی اما بعد قال النبی یداعیہ الاسلام اسمہ وسلم واسمہ یؤتک اللہ اجرک مرئین وان تولیت فعلیک اسم الامرینین و بالکل الکتاب نعالوا الی کلمہ سواہ بیننا و بینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشکر الا اللہ ولا یحکمنا بعضنا بعضاً امر بان من دون اللہ فان تولوا فقلوا لا شہدوا باننا مسلمون متفق علیہ و فی ہر وایہ وسلم قال من محمد رسول اللہ وقل انم الذین ینسبون الی اللہ عابۃ الاسلام روایت ہر ابن عباس سے یہ کہ بنی حنی علیہ وسلم نے لکھا طرف قصیر یعنی بادشاہوں کے و حالیکہ بلاتے تھے اس کو طرف اسلام کے اور بھی نامہ یا طرف اس کے ساتھ دہیہ کلی صحابی کے اور حکم کیا اس کو یہ کہ چھوٹا دے اور نامہ کو طرف حاکم بصری کے تاکہ چھوٹا دے حاکم بصری اس نامہ کو قصیر کے پس ناگمان اس نامہ میں کھا ختم شروع کرتا ہوں ساتھ

طرف اللہ کے اور نہیں تھا یا نجاشی کہ جبکہ حضرت نے نامہ لکھا وہ نجاشی کہ نماز پڑھی اور پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کی سیلیم نے فیئہ دہم
 ہوا ہو اسکو کہ کیا یہ وہ نجاشی کہ جبکہ حضرت نے نماز پڑھی عریہ میں غالبانہ کہ وہ مخلص اور خادم تھا حضرت کا اور ان کے اصحاب کا اور نام اسکا
 اصمہ تھا جب اسکی خبر موت کی آئی تو حضرت نے فرمایا میرا مرد صلی بحالی تمہارا اصمہ اٹھو اور نماز پڑھو اسپر اور تھے یہ دونوں سلمان اور
 منقول ہو کہ تھنہ میں لکھے حضرت نے نامہ طرف کے بادشاہوں کو اور بھیجا عمرو بن ضمیر کی کو پاس نجاشی کے اور جب لکھا نجاشی نے نامہ حضرت
 کا تو تخت سے اتر کر زمین پر بیٹھا اور چومانا سے کو اور دونوں انکھوں پر رکھا اور حکم کیا ساتھ پرستے ملے کے اور جب صلح ہوا اسکے کہ صلی اللہ علیہ وسلم
 لایا اور کہا اللہ ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ اور کہا الرمن جاسکتا حضرت پاس قح حاضر ہوا، حضرت کی خدمت بابرکت میں رہی پھر
 بیٹے کو تحفہ لیکر حضرت کے پاس اور بیٹا اسکا راہ میں مرا پھر حضرت نے دوسرا نامہ لکھا اسکو اور وہ دونوں نامے موجود ہیں اسکی اولاد میں ایک
 تعظیم کرتے ہیں اسکی اور برکت طلب کرتے ہیں ساتھ اسکے قد بر شرح ومعنی سلمان بن بکریدہ عن ابیہ قال کان رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اذا امر امیرا علی جلیس أو سرید أو صاۃ فی خاصۃ یستقوی اللہ ومن معہ من المسلمین خیرا فقال
 اعزوا باسم اللہ فی سبیل اللہ فانلوا من کفر بیلہ اعزوا ولا تغلوا ولا تغربوا ولا تمثلوا ولا تقتلوا اولئک اذا لقیتم
 عدوکم من المشرکین فادعہم الی ثلاث خصال أو خلل فایتیم من ما آجبتک فاقبل منهم وکف عنهم ثم ادعہم الی
 الاسلام فان آجبتک فاقبل منهم وکف عنهم ثم ادعہم الی التحویل من دایرہم الی دایرہ المهاجرین واخبرہم انفسہم فقلوا
 ذلک قالہم ما لہم ہاجرین وعلیہم ما علی المهاجرین فان ابوا ان یقولوا ما لہم ہاجرین انہم یموتون کاغراب المسلمین یسجد
 علیہم حکم اللہ الدری یجرى علی المؤمنین ولا یموتون لہم فی الغلبۃ والفی شئ الا ان یجہدوا مع المسلمین فان ہزبوا
 فسہم الجریۃ فان ہزبوا فاقبل منهم وکف عنهم فان ہزبوا فاستعن باللہ وقاتلہم واد اخاصرت اہل حضر
 فاکردوا ان یجعل لہم ذمۃ اللہ وذمۃ نبیہ فاجعل لہم ذمۃ اللہ وذمۃ نبیہ ولكن اجعل لہم ذمۃ
 وذمۃ اصحابک فانکم ان تحرفوا ذمۃکم واذمۃ اہلہم من ان تحرفوا ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ وان خاصرت
 اہل حصن فاکردوا ان تذر لہم علی حکم اللہ فلا تذر لہم علی حکم اللہ ولكن انزلہم علی حکمک فانک لا تذر
 انصب حکم اللہ فیہم اہل کلا رواۃ مسلمہ اور روایت ہر سلیمان بن بریدہ کہ نقل کی اپنے بچہ کہ کہاتے رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم جب سردار کرتے اسی سر کو بڑے شکر پر یا چھوٹے شکر پر نصیحت کرتے اسکو بھی حق نفس اسکی کے ساتھ تقوی اللہ کے اور نصیحت کرتے اسکو
 بچ حق ان لوگوں کے کہ ساتھ اسکے ہوتے سلمانوں سے ساتھ نیکی کے یعنی سلوک و احسان اور نرمی کرنا اسے پھر فرماتے حضرت جہاد کرو اور جو
 بنابے لیے ساتھ نام اللہ کہتے را خدا کے یعنی واسطے ضمانندی اسکی کے اور بول بولی کرتے دین اسکے کی اور اس شخص سے کہ کفر کیا اسے
 ساتھ اللہ کے جہاد کرو اور نہ خیانت کرو نعمت میں اور نہ عہد توڑو اور نہ مسئلہ کرو یعنی اعصار مانند اکان وغیرہما کے نہ کاؤ اور نہ مار ڈالو
 اگر کون کو اور حسب قہقہ ملاقات کرے تو اوامیر اپنے دشمنوں کے مشرکین میں پس بلاؤ انکو طرف تین چیزوں کے یا کہا طرف تین خللاں کے پھر
 جو چیز ان تین چیزوں میں سے قبول کریں تجھے اور اختیار کریں مشرک پس قبول کر ان سے اور باز رہ ان سے یعنی اس سے زیادہ تکلیف ہے
 پھر بلاؤ انکو طرف اسلام کے پس اگر قبول کیا تجھے پس قبول کر ان سے اور باز رہ ان سے پھر بلاؤ انکو طرف نقل سے یعنی چلانی کی اپنے ملک سے
 یعنی دار الحرب طرف ملک ماجرین کے یعنی دار الاسلام کے اور خبر دے انکو یہ کہ اگر کریں وہ یہ یعنی اپنے ملک چلے آدین دار الاسلام

مطابق حق جلد سوم
 کتاب الجہاد باب کتاب النصار
 ۳۷۸
 طرف اللہ کے اور نہیں تھا یا نجاشی کہ جبکہ حضرت نے نامہ لکھا وہ نجاشی کہ نماز پڑھی اور پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کی سیلیم نے فیئہ دہم
 ہوا ہو اسکو کہ کیا یہ وہ نجاشی کہ جبکہ حضرت نے نماز پڑھی عریہ میں غالبانہ کہ وہ مخلص اور خادم تھا حضرت کا اور ان کے اصحاب کا اور نام اسکا
 اصمہ تھا جب اسکی خبر موت کی آئی تو حضرت نے فرمایا میرا مرد صلی بحالی تمہارا اصمہ اٹھو اور نماز پڑھو اسپر اور تھے یہ دونوں سلمان اور
 منقول ہو کہ تھنہ میں لکھے حضرت نے نامہ طرف کے بادشاہوں کو اور بھیجا عمرو بن ضمیر کی کو پاس نجاشی کے اور جب لکھا نجاشی نے نامہ حضرت
 کا تو تخت سے اتر کر زمین پر بیٹھا اور چومانا سے کو اور دونوں انکھوں پر رکھا اور حکم کیا ساتھ پرستے ملے کے اور جب صلح ہوا اسکے کہ صلی اللہ علیہ وسلم
 لایا اور کہا اللہ ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ اور کہا الرمن جاسکتا حضرت پاس قح حاضر ہوا، حضرت کی خدمت بابرکت میں رہی پھر
 بیٹے کو تحفہ لیکر حضرت کے پاس اور بیٹا اسکا راہ میں مرا پھر حضرت نے دوسرا نامہ لکھا اسکو اور وہ دونوں نامے موجود ہیں اسکی اولاد میں ایک
 تعظیم کرتے ہیں اسکی اور برکت طلب کرتے ہیں ساتھ اسکے قد بر شرح ومعنی سلمان بن بکریدہ عن ابیہ قال کان رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اذا امر امیرا علی جلیس أو سرید أو صاۃ فی خاصۃ یستقوی اللہ ومن معہ من المسلمین خیرا فقال
 اعزوا باسم اللہ فی سبیل اللہ فانلوا من کفر بیلہ اعزوا ولا تغلوا ولا تغربوا ولا تمثلوا ولا تقتلوا اولئک اذا لقیتم
 عدوکم من المشرکین فادعہم الی ثلاث خصال أو خلل فایتیم من ما آجبتک فاقبل منهم وکف عنهم ثم ادعہم الی
 الاسلام فان آجبتک فاقبل منهم وکف عنهم ثم ادعہم الی التحویل من دایرہم الی دایرہ المهاجرین واخبرہم انفسہم فقلوا
 ذلک قالہم ما لہم ہاجرین وعلیہم ما علی المهاجرین فان ابوا ان یقولوا ما لہم ہاجرین انہم یموتون کاغراب المسلمین یسجد
 علیہم حکم اللہ الدری یجرى علی المؤمنین ولا یموتون لہم فی الغلبۃ والفی شئ الا ان یجہدوا مع المسلمین فان ہزبوا
 فسہم الجریۃ فان ہزبوا فاقبل منهم وکف عنهم فان ہزبوا فاستعن باللہ وقاتلہم واد اخاصرت اہل حضر
 فاکردوا ان یجعل لہم ذمۃ اللہ وذمۃ نبیہ فاجعل لہم ذمۃ اللہ وذمۃ نبیہ ولكن اجعل لہم ذمۃ
 وذمۃ اصحابک فانکم ان تحرفوا ذمۃکم واذمۃ اہلہم من ان تحرفوا ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ وان خاصرت
 اہل حصن فاکردوا ان تذر لہم علی حکم اللہ فلا تذر لہم علی حکم اللہ ولكن انزلہم علی حکمک فانک لا تذر
 انصب حکم اللہ فیہم اہل کلا رواۃ مسلمہ اور روایت ہر سلیمان بن بریدہ کہ نقل کی اپنے بچہ کہ کہاتے رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم جب سردار کرتے اسی سر کو بڑے شکر پر یا چھوٹے شکر پر نصیحت کرتے اسکو بھی حق نفس اسکی کے ساتھ تقوی اللہ کے اور نصیحت کرتے اسکو
 بچ حق ان لوگوں کے کہ ساتھ اسکے ہوتے سلمانوں سے ساتھ نیکی کے یعنی سلوک و احسان اور نرمی کرنا اسے پھر فرماتے حضرت جہاد کرو اور جو
 بنابے لیے ساتھ نام اللہ کہتے را خدا کے یعنی واسطے ضمانندی اسکی کے اور بول بولی کرتے دین اسکے کی اور اس شخص سے کہ کفر کیا اسے
 ساتھ اللہ کے جہاد کرو اور نہ خیانت کرو نعمت میں اور نہ عہد توڑو اور نہ مسئلہ کرو یعنی اعصار مانند اکان وغیرہما کے نہ کاؤ اور نہ مار ڈالو
 اگر کون کو اور حسب قہقہ ملاقات کرے تو اوامیر اپنے دشمنوں کے مشرکین میں پس بلاؤ انکو طرف تین چیزوں کے یا کہا طرف تین خللاں کے پھر
 جو چیز ان تین چیزوں میں سے قبول کریں تجھے اور اختیار کریں مشرک پس قبول کر ان سے اور باز رہ ان سے یعنی اس سے زیادہ تکلیف ہے
 پھر بلاؤ انکو طرف اسلام کے پس اگر قبول کیا تجھے پس قبول کر ان سے اور باز رہ ان سے پھر بلاؤ انکو طرف نقل سے یعنی چلانی کی اپنے ملک سے
 یعنی دار الحرب طرف ملک ماجرین کے یعنی دار الاسلام کے اور خبر دے انکو یہ کہ اگر کریں وہ یہ یعنی اپنے ملک چلے آدین دار الاسلام

پس واسطے اُنکے بد و چیر کہ واسطے مہاجرین کے ہوا اور اپنی بد و چیر کہ مہاجرین پر ہر پس اگر نہ قبول کریں اُنکے اُنکے ملک سے پس خبر دے لے لگو
یہ کہ وہ ہوں گے مانند کفار و کفرانوں کے بارے کیا جاوے گا آپ حکم خدا کا وہ کہ جاری کیا جا تا ہر مسلمانوں پر یعنی واجب نماز
اور زکوٰۃ وغیرہ کا اور قصاص اور دیت اور مانند اُنکے کا اور نہو گا واسطے اُنکے غنیمت اور فی مین کچھ حصہ مگر یہ جہاد کریں یا نہ مسلمانوں
یعنی اور مہاجرین کے لیے بغیر جہاد کے جی حد مقرر تھا پس مثل اُنکے ہونگے پس اگر وہ قبول نہ کریں یہ پس سوال کر اُنسے خیر کیا پس اگر
انہوں نے قبول کیا تبسے پس قبول کر اُنسے اور باز رہ ان سے پس اگر وہ غنائین پس مدد چاہ اللہ سے اور لڑا اُن سے اور حق جو تھو گھیر تو ایک
قلعہ والوں کو اور سب والوں کو یعنی کفار لو پس چاہیں تبسے یہ کہ تے تو واسطے اُنکے ذمہ اللہ کا اور ذمہ بنی اُسکے کا پس نہ تو انکو ذمہ اللہ کا اور
ذمہ بنی اُسکے کا و لیکن دے تو انکو اپنا ذمہ اور ذمہ اپنے یاروں کا اسیلے کہ تحقیق تم اگر توڑو اپنا ذمہ اور ذمہ اپنے یاروں کا سہل تر ہے اس
کہ توڑو ذمہ اللہ کا اور ذمہ رسول اُسکے کا اور اگر گھیرے تو ایک قلعہ والوں کو اور چاہیں تبسے یہ کہ نکالے تو انکو اور حکم اللہ کے پس نکل
اُنکو اور حکم اللہ کے و لیکن نکل تو انکو اپنے حکم پر اسیلے کہ تحقیق تو نہیں جانتا ہر کچھ چوچکا تو حکم اللہ کو انہیں یا نہیں یعنی کیا جانتا ہر کوا
کہ کہ اُنکے نکالنے کا کیا ہر تو نے صواب ہر نزدیک خدا کے اور موافق حکم اُسکے کے ہر یا نہیں شاید کہ چوک گیا ہو تو جیسکے حکم مہاجرین کا ہر جیسی
نقل کی یہ علم نے ف پہلے جو لفظ تم ادعیم کا فرمایا بیان اُسکا یہ کہ جب سچا مانو نے چیزوں مذکورہ کو بطریق اجمال کے پس جان حکم کا
بطریق تفصیل کے پس بلا انکو پہلے طرف اسلام کے کما نو دیئے کہ سب صحیح مسلم کے نسخہ میں تم ادعیم ہی ہی اور کما قاضی عیاض کے کہ
صواب دیت ادعیم کی ہر بد و ن لفظ تم کے چنانچہ تاب بی عبید اور سنن ابی داؤد وغیرہ میں بھی بغیر لفظ تم کے ہر اسیلے کہ بغیر تیر خصال کے ہر
غیر انکا اور کما ماری نے کہ تم بیان زائد ہی دار و دیوار واسطے اقتل کلام کے اور یہ بیان پہلے چیر کا ہر تین چیزوں میں سے اول لفظ
مع المسلمین تک اسی کا تہی اور دوسری چیز مقرر لڑا جزیہ کا اور تیسرے لڑنا ہی اور حضرت نے جو ہجرت کا حکم کیا کہا بعضوں نے ہجرت
ارکان اسلام سے تھی پہلے فتح مکہ کے اور وہ چیر کہ واسطے مہاجرین کے یعنی ثواب و رستہ ہونا مال فی کا اور یہ استحقاق تھا حضرت کے
زمانے میں اسیلے کہ مال فی حنیج کیا جاتا تھا مہاجرین پر وقت نکلنے سے طرف جہاد جس وقت کہ حکم کیا انکو امام نے برابر ہر کہ ہوں کافی د
لو کہ مقابل دشمن کے ہن یا نہیں بخلاف غیر مہاجرین کے کہ نہیں تھا واجب پھر نکلنا طرف جہاد کے اگر ہوں مقابل دشمن کے وہ لو کہ
کفایت کریں اور یہی سننے میں اس قول حضرت کے و علیہم علیہ مہاجرین یعنی جہاد اور مانند لعاب مسلمانوں کے کہ رہتے ہیں جنگ میں و الف
میں اور غنیمت اور فی کے ایک ہی سننے میں کہ اُن مال کو کہتے ہیں کہ کفار سے یا تھے لگے اور بعضوں نے فرق کیا ہر کہ غنیمت وہ مال کہ جنگ شقت
یا تھے لگے اور فی وہ کہ بغیر جنگ شقت کے یا تھے آوے اور ذمہ یعنی عہد و امان اور اگر توڑو اپنا ذمہ اچھے اسکے میں کہ اگر توڑا انہوں نے
عہد اللہ کا اور رسول اُسکے کا نہیں جانے گا تو کہ کیا کہے ساتھ اُنکے یہاں تک کہ اذن دیا جاوے لگو ساتھ وحی کے اور مانند اُنکے کے اُن کے
حق میں اور یہ متعدد ہر چہ سبب رہے تیری جگہ اترنے وحی کے سے بخلاف اسکے کہ جب توڑیں وہ عہد تیرا تو جب انار گیا انکو کہے گا ساتھ
اُنکے قتل کرنے اُنکے سے یا مقرر کرتے جزیہ سے یا بندی کرنے تکے سے وغیرہ ایک مجسمہ صلہ کے کہ دیکھ لے گا اُنکے قصین دشمن
وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الْقِيَامَةِ قَامَ فِيهَا الْعَدُوُّ وَأَنَّهُ خَرَعَ مَالَهُ
الْشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَقْتُلُوا الْعَدُوَّ وَلَا تَقْتُلُوا الْعَدُوَّ وَلَا تَقْتُلُوا الْعَدُوَّ وَلَا تَقْتُلُوا الْعَدُوَّ وَلَا تَقْتُلُوا
أَنَّ الْجَنَّةَ ظِلَالُ السَّيْفِ ثُمَّ قَالَ لَأَنَّهُمْ مَنَزِلُ الْكِتَابِ وَحُجْرَتِي الشَّجَابِ وَهَذَا مِنْ الْأَخْبَارِ بِإِذْنِ اللَّهِ وَنَحْنُ نَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ مُشَوِّعٌ

مسلمانوں کو احوال اس غزوہ کا دوستی کریں یا ان جہاد اپنی کی پس خبر دی حضرت نے صحابہ کو ساتھ راہ و روش اپنے کے کہ راہ دہ کر تے تھے
نقل کی یہ بخاری نے تو یہ کہ معنی چنانہ ایک خبر کا اور اظہار کرنا خبر دوسری کا یعنی اگر حضرت چاہتے کہ ایک قبلہ بنا دو جاہلین تو یہ نہیں
ایسا مشہور کر دیتے کہ اور جگہ جاوینگے اور یہ ایسے تھا کہ دشمن غافل رہیں یہ قسم خد سے تھا جیسا کہ آیا ہر خبر خبیثہ اور یہ تو یہ بطریق
تعریض اور کنایہ کے تھا نہ ساتھ قول صریح کے جیسا کہ ایک جگہ نے جہاد کا اور ذکر کرتے تو اب الیہ اور جگہ کا اور کیفیت اس راہ کی ہے ۔ ۱۰۰
طرف نکالتے صریحاً کہتے تھے کہ میں لندن نکلے جاؤں ، بعد ازاں ہمارے ساتھی نکلتے ، جہاد کہ جہاد ہوگا ، اشارہ و لطف حق جہاد کے کیا
معلوم و معروف تھا بہ نسبت کعب بن مالک اور کعب اسحاق حضرت کے ساتھ نہ تھے نہ مدینہ میں رہتے تھے چنانچہ فقہ ابن کثیر اور دیگر
قرآن مجید میں لینے وہ جہاد کہ پہ بلا و سخت کے پڑا تھا اس میں اور دور دراز ایسے کہ آدھ تو کہ در میان مدینہ اور شام کے ہر چہ نہ نزل
مدینہ سے اور یہ اخیر غزوہ حضرت کے غزوہ نبینہ تھا کہ اسلحہ میں ہوا اور نبی نبی شکیہ میں حاجہ و امان اور ہنہ میں فتح و عین جہاد کا حال
مَنْ مَّوَلَّاهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خَدُّهُ مُتَّقٍ عَلَيْهِ اور ایسے جہاد سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
لِإِنِّي قَرِيبٌ بِقُلِّ كِي يَخْجَارِي اور سلم نے ف لینے کہ و زب کرنا لڑائی میں زیادہ مفید ہوتا ہے بہت لڑنے سے اور فریب اس طرح
دے کہ میدان جنگ سے ہٹ جاوے تا غنیمت غافل ہو اور خیال رہے کہ جنگ سے پھر گیا پھر کا تک کرت پس اس طرح اور مانڈا اسکے
فریب کرے اور صریح جھوٹ نہ بولے اور لفظ خد سے ساتھ زبر اور پیش رخ اور جزم دال کے ہر اور زبر افصح ہے یعنی حرب نام ہوتی ہے
ایک فریب کے اور ساتھ زبر رخ کے بھی آیا ہے لینے نوع از فریب اور ساتھ پیش رخ اور زبر دال کے لینے جنگ بہت فریب لینے والی
لینے آدمی کے خیال میں کچھ ڈالتی ہے چرب جنگ کرتا ہے تو امر خلافت اسکے ظاہر ہوتا ہے جیسا کہ ضحکہ اور نسبت کہتے ہیں اسکو کہ
بہت ہنستا ہے اور بہت کھیلتا ہے اور اتفاق ہے علما کا اسپر کہ جائز ہے فریب کرنا ساتھ کفار کے لڑائیں مگر جس صورت میں کہ انہیں
نقص عہد و امان ہو تو نہ کرے فتح و عین اللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغزو یا فیرسلیم و یسوی
من الانصار یفعل اذ انما یسقیہ الباء عزیذا و ابن الجراح ح و اوائی مسند اور روایت ہے انس سے
کہ کہاتھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جہاد میں لینے ام سلمہ کو اور لکھی عورتوں کو انصار میں سے ساتھ اپنے حبوت کہ جہاد کرتے
حضرت یعنی صحابہ کے پانی پلاتین یہ عورتیں لینے غازیوں کو اور دو اگر تین زخون کی نقل کی یہ سلم اس صحت سے ہم
ہو کہ جہاد میں بیجا ناثر ہوں کا واسطے صحت پانی پلانے کے اور رد کرنے کے جائز ہے اور اگر واسطے صحت مباشرت و محبت
لیجاوین تو لونڈیاں بہترین نہ آزاد بیع و عین ام عطیہ فلت غزوہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنیع
غزوہ اذ انما یسقیہ الباء فاصنع انما الطعم ام ذالوی الجراح و اقول علی المرفعی ح و اوائی مسند اور روایت ہے
ام عطیہ سے کہ کہنا غزوے کے میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزوے پیچھے رہی تھی میں ان کے دیر زمین میں تیار کرتی تھی
میں واسطے اُن کے کھانا اور وہ اگر تھی میں زمینوں کی اور خبر گیری کرتی تھی میں بیماروں کی نقل کی یہ سلم نے
وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ الْيَسِيدِ وَالصَّيْلَانِ مُتَّقٍ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ
بن عمر سے کہ کہنا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے عورتوں کے سے اور لڑکوں کے سے نقل کی یہ بخاری و سلم نے
فت ہدایہ میں لکھا ہے کہ نہ قتل کجاوے عورت اور لڑکا اور نہ باماندہ اور نہ اندام اور نہ شیخ فانی لیکن لڑکا اور دیوانہ قتل کجاوے

عقال الطریقی از انجلی
کتاب فی التفسیر
الطریق فی تحقیق الایضاح
از امام ابو جعفر طوسی
در التفسیر علی
التعلیل فی نقل ۳۱۶

اِذَا الْكُفُورُ فَعَلَيْكُمْ يَوْمَ تَشْهَدُ اِذَا اَنْتُمْ كُفَرْتُمْ نَزَعُوهُمُ وَاَنْتُمْ بَنُو اَيْمَانِكُمْ مَرَوَاهُ الْاَلْبُحَارِيُّ
 اور روایت ہر ابی اسید سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلودن جنگ بدر کے جسوقت کہ صف باندھی بنے واسطے رہے قریش کے
 صف باندھی قریش نے واسطے بڑے ہمارے کے جسوقت کہ نزدیک پہنچیں وہ تمہارے سے ایسے کہ تیر پہنچ سکتے ان تکاس پس باروان کو
 تیر اور ج ایک روایت بخاری کے جسوقت کہ نزدیک پہنچیں وہ تمہارے پس تیر باروان کو اور باقی رکھو تیر یعنی سب تیر نہ خرچ
 کرو الو کچھ باقی بھی رکھو تا وہ غالب ہوں تمپر بسبب ہستے ہوئے تمہارے کے نقل کی یہ بخاری نے و حدیث سعد بن
 تضرعون سنن کوفی باب فضل الفقراء و حدیث البراء بن عتبہ رضی اللہ عنہ و سلمہ رفقہ طاقی باب المنجزات
 ابن سناء اللہ نقالی اور حدیث سعد کی کہ سر اسکا بل منصور بن یزید ذکر کریں گے ہم نبی باب فضل الفقراء کے اور حدیث براء کی کہ سر الو سکا
 بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطایع باب المعجزات کے اگرچہ ہے اللہ تعالیٰ الفصل الثانی فی فضل مدعی عن عبد الرحمن
 بن عوف قال عطاء اللہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم یبذل یربنا لہ مرواہ الذہبی روایت ہر عبد الرحمن بن عوف سے
 کہ کہا تعبیر کیا ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر میں ایک رات نقل کی یہ ترمذی نے ف تعبیر کیا یعنی میا کیا لڑائی کے لیے ساتھ بیٹھا
 ستیاروں کے اور برابر کین صفین اور قائم کیا ہر ایک کو ہم میں سے اس جگہ کہ مناسب تھے اسکے لیے رات کو تا دن کو اسی طرح کھڑے
 رہیں غر و عن المہلب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ہیکلکم العذر فلیکن شعائرکم حرم
 لا یخترن مرواہ الذہبی و ابوداؤد اور روایت ہر مہلب سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی غزوہ
 خندق میں اگر شب خون کریں تمپر دشمن پس چاہے کہ ہو سے علامت تمہاری فخرم لایحدین نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد و
 علامت شعائر ہونا چاہو کہ سلمان کون ہو اور کافر کون اور یہ قرار داد سپاہیوں کا ہے کہ ایک لی اپنی میں مقرر کر لیتے ہیں علامت
 اور اشتباہ نہ ہو کہ کس جانب کا ہو خصوصاً وقت شب خون کے کہ اشتباہ اس میں اکثر ہو تا ہر حائل یہ کہ اپنے لوگوں کو کندیتے ہیں کہ جب ہم
 پوچھیں کون تو یہ بولے بولنا اسطرح کی تو زبان انگریزی میں پھول کستے ہیں اور معنی اسکے یہ میں اور اتارنے والے ہم کے مدد دینے
 جاوین کا ذریعہ و عن سمرہ بن جندب قال کان متعاً من اھل الجھاد عند اللہ و شیعاً من الانصار
 عند الرحمن یعنی کسی اور غزوے میں نقل کی یہ ابو داؤد نے و عن سلمة بن الاکوع قال شرونا مع انی ہکیر من النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم فیکتتنا ہنہ نفثا ہنہ و کان شعثاً ثلث اللیلۃ امیت امیت مرواہ ابوداؤد
 اور روایت ہر سلمہ بن الاکوع سے کہ کہا جہاد کیا ہے ساتھ ابو بکر صدیق کے زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے میں پیش خون کیا ہم نے
 کفار پر در حالیکہ قتل کرتے تھے ہم انکو اور تھی علامت ہماری اس رات یعنی پہچان اپنے لوگوں کی کلمہ امیت امیت یعنی مار
 اور خدا سے تعالیٰ دشمنوں نقل کی یہ ابو داؤد نے و عن فیس بن عیاد قال کان اھلحاب الشہی صلی اللہ علیہ
 وسلم یکرھون الصوف عند القتال مرواہ ابوداؤد اور روایت ہر فیس بن عباد سے کہ کہاتھے صحابہ
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مکر وہ رکھتے آواز کو وقت لڑنے کے اپنے سواے ذکر اللہ کے نقل کی یہ ابو داؤد نے و عادیہ لڑنے
 والوں کی کہ وقت لڑائی کے آواز بلند کرتے ہیں یعنی شجاعت وغیرہ اپنی بیان کرتے ہیں تا رعب کفار پر پس صحابہ اس بات کی

رسول اللہ

کی حقیقت نہ جانتے تھے اس لیے کہ اس میں قرب الہی نہیں بلکہ بلند کرتے تھے اپنی آوازیں ساتھ ذکر اللہ کے کہ اس میں مطلب مادی دینا اور آخرت کی بڑائی
 وَعَنْ مَعْمَرِ بْنِ جَنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَهْلُوا شَيْخَ الْمَشْرِيقَيْنِ وَاسْتَحْيُوا شَيْخَ الْمَغْرِبَيْنِ
 حَبِيبًا نَعْمَ مَرُوءًا الْفَرِيقَيْنِ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہر عمر بن جندب سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا تامل کر دو گروہوں
 کی بڑی عمر والے اور زندہ رکھو چھوٹی عمر والے یعنی لڑکے ان کے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد وقت مراد بڑی عمر والوں کا یا تو جوان بنی قابل
 لڑکوں کے یا وہ بڑے کہ قوی اور قادر ہوں لڑنے پر اور شیخ فانی کو مارنا درست نہیں مگر جبکہ صاحب اسے اور تدبیر ہو لڑائی میں دفع
 وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَسَامَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَهْدِي الْبَيْدَ قَالَ أَتَرَى عَلَيْنَا صَبَاحًا وَحَرْبًا
 مَرُوءًا أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہر عمر سے کہ کہا حدیث کی محکو اسامہ نے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید کی طرف اس کے یعنی جبکہ سیر کر
 بیجا اسکو فرمایا غارت کرتو اپنا بروقت صبح کے اور جلادے یعنی کشتیاں اور درخت اور گھر ان کے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ابن ابی عامر ایک
 جگہ کا ہر شام میں اور اس سے معلوم ہوا کہ غارت کرنا اور جلانا شہر وں کفار کا جائز ہر شیخ وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَدْيَنَ إِذَا الْكُتُبُ كَفَارَتْهُمْ وَلَا تَسْلُوا السُّيُوفَ حَتَّى يَفْتَنُوا كَرُوءًا أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہر
 ابی اسید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن بر کے جس وقت کہ قریب آوین تمہارا کفار پس تیرا رو انکو اور مت سونو تروا
 یہاں تک کہ قریب پہنچیں وہ تمہارے نقل کی یہ ابو داؤد نے وَعَنْ دِيَّانِ بْنِ أَبِي سَبْعَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَرَأَى النَّاسَ يَجْعَلُونَ عَلَى شَيْءٍ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ انْظُرْ عَلَيْنَا الْجَمْعَ هَلْ كُنَّا بِمَجْمَعٍ فَقَالَ عَلَى رُءُوسِ
 قَتِيلٍ فَقَالَ مَا كُنْتُ هَذَا لِنَتَّقِلَ وَعَلَى الْمُقَدَّمَةِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ قُلْ لِي الْوَلَدُ لَا تَقْتُلُوا امْرَأَةً
 وَلَا عَسِيفًا وَلَا ابْنًا أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہر دیان بن سبع سے کہ کہتا ہے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غزوے میں پس
 دیکھا لوگوں کو کہ جمع ہو رہے ہیں ایک چیز پر پس سچا حضرت نے ایک شخص کو اور فرمایا دیکھ کس چیز پر جمع ہو رہے ہیں یہ پس یا وہ شخص اور کہا
 جمع ہو رہے ہیں ایک عورت پر کہ ماری لٹی ہو وہ پس فرمایا تم سے یہ لڑتی یعنی پس کیوں مارا اسکو اور تجھے اٹلی فوج پر خالد بن ولید سچا حضرت نے
 ایک شخص کو اور کہا کہ اسے واسطے خالد کے کہ نہ ماری عورت کو اور نہ مزدور کو نقل کی یہ ابو داؤد نے ف مراد مزدور وہ مزدور
 کہ لڑنا نہ ہو بلکہ خدمت کے لیے ہو شیخ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انْظُرُوا إِلَيْنِمْ اذْهَبُوا وَسَلِّمُوا
 وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ لَا تَقْتُلُوا شَيْخًا قَابِلًا وَلَا طِفْلًا صَغِيرًا وَلَا امْرَأَةً وَلَا تَقْتُلُوا وَخَمُوا عَنَّا يَمُومًا وَصَلُّوا
 وَأَحْسِنُوا فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْحَسَنِينَ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہر انس سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 یعنی مجاہدون کو وقت بھیجنے کے جہاد کے لیے روانہ ہو ساتھ نام خدا کے اور توفیق و تائید خدا کے اور اوپر دین رسول خدا کے نہ مارنا
 تم نہایت بوڑھے کو اور نہ چھوٹے لڑکے کو اور نہ عورت کو اور نہ خیاں نہ مکر نہ غیبت میں اور جمع کرنا تم مال غنیمت کا اور صلح
 کر دو تم پسین ساتھ ترک تنازع کے یا کفار سے اگر مصلحت دیکھو یا سنو اور اوپر لپنے اور نیکی کر دینے پس اس لیے کہ خدا کے تعالے
 دوست رکھتا ہر نیکی کرنے والوں کو نقل کی یہ ابو داؤد نے ف نہایت بوڑھے کو یعنی مگر جبکہ ہو لڑنے والا یا صاحب اسے و تدبیر تو
 اس صورت میں اسکو بھی مارو اور ظاہر یہ کہ لفظ صغیر بدل دیا بیان ہر لفظ طفل کا یعنی لڑکا کہ بعد بلوغ کو نہ پہنچا ہو اور ہتھنا
 کیا گیا ہر اس سے وہ لڑکا کہ ہو یا شاہ یا لڑنے والا اور نہ عورت کو یعنی جبکہ نہ وہ لڑنے والی اور نہ ملکہ اور صاحب اسے

[illegible]

این کتاب بنویسند که
در این کتاب بنویسند که

کہا ہوا زن پس تحقیق اختیار کی ہنہ بندی اپنی پس خطبہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس تعریف کی اللہ ساتھ اس چیز کے کہ لایق ہو
 ہو پھر فرمایا اس پر بعد اسکے لینے حمد و ثناء کے پس تحقیق بھائی تمہارے لینے دینی بھائی یا نسبتی کہ ہوازن میں آئے تو بکر کر لینے شرک و گناہوں سے
 اور تحقیق میں نے مناسب کیا کہ چیر دوں طرف اُنکے بندی انگلی پس جو شخص چاہے تم میں سے کہ بخوشی چیر دے بندی پس چاہیے کہ کوئے او جو چاہے تم میں
 یہ کہ ہو لینے ہمیشہ رہے او پر نصیب اپنے کے یہاں تک کہ دین ہم اسکو عوض اسکا دل اسچیز سے کہ انعام کرے اللہ او پر ہمارے غنیمت میں سے پس چاہیے کہ کوئے
 لینے جسکو منظور ہو کہ اپنے حصے کی بندی سے بغیر عوض کے بیان کرے پس کہا لوگوں نے لینے بعضوں نے یا سہوں نے بغیر تمیز کے کہ تحقیق خوش ہوئے ہم
 ساتھ اسکے لینے چیر دینے بندی کے یا رسول اللہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ہم نہیں جانتے ہیں کہ کون اُنھی ہو اہم میں سے او نہیں جدا
 کر سکتے اسکو اُس کے کہ نہیں رضی ہو اس پر جاؤ یہاں تک کہ لاؤں طرف ہمارے سردار تمہارے امر تمہارے لینے تفصیل پس پھر گئے لوگ پس کلام کیا اُسے
 سرداروں اُنکے نے پھر پھر کر اُنکے لوگ حضرت کے پاس اور خبر دی حضرت کو کہ تحقیق دو دراضی ہو اور اذن دیا لینے پھر نے بندی کا نقل کی بھاری
 ف ہوازن نام ایک سید کا ہوا اُسے دحض کے پاس سلمان ہو کر بعد اُس کے کہ لوٹا مال اٹھا اور بندی کی لٹی اولاد اُنکی اور تقسیم کی کئی صحابیوں
 اور غزوہ ہوازن کہ اسکو غزوہ جین بھی کہتے ہیں واقع ہو ابجد فتح مکہ کے اور غنیمت اُس میں بہت ہاتھ لگی اور حضرت نے اذن چاہا صحابہ کرام پھر بندگی اسلئے
 کہ اموال اُنکے اور بندی انگلی ہو لٹی تھی ملک کا ہرین کی پس نہیں چاہتا پھر اُنکی ملک کا بغیر وزن انگلی کے نزع و عن عثمان بن حنیف قال کان
 ثقیف حلیف البنی عقیل فاسرت ثقیف رجلین من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اسرا صاحب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم رجلاً من بنی عقیل فاقنقوا فظنوا حوہ فی الحرۃ فترید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فنادا کما محمد یا محمد فیدہ اخذت قال جریوہ حلفاء کثیف فترکہ ومضى فنادا لا یا محمد یا محمد فرسمہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فرجع فقال ما ساندک قال انی مسہر فقال لو فلتا و انت تملک امرأۃ افلحت کل الفلاح فقال فعدک
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالرجلین اللذان اسرا ثم ثقیف تاواہ اسرا اور روایت ہے عمران بن حصین کہ کما تھے ثقیف ہم قسم نبی عقیل کے پس قید کے ثقیف
 نے دو شخص اصحاب حضرت کے سے اور قید کیا اصحاب حضرت کے ایک شخص کو نبی عقیل میں سے پس مضبوط باندھا صحابہ نے اسکو اور ڈالا اسکو سندستان میں پس اسے
 اس پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس پکارا قیدی ای محمد ای محمد کس سبب پکرا گیا ہوں میں نہ سرا یا بسبب تقصیر تم قسموں نے کہ ثقیف ہیں لینے انہوں
 نے دو مسلمانوں کو قید کیا تھا تجو اُنکے بدلے میں قید کیا پس جوڑا اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسی جگہ اور شریف لے گئے پھر پکارا اُسے حضرت
 ای محمد ای محمد پس رحم کیا یا اس پر حضرت نے اور پھر پس نہ سرا یا کیا حال ہو کر کہا اُسے تحقیق میں سلمان ہوں پس فرمایا اگر کتا تو اس کلمہ کو اسحٰب بن لوگ
 ہوتا اپنے امر کا لینے حالت اختیار میں لطیف غرت کے پہلے قیدی کے کہ کتا تو چھٹکارا یا تا تو پورا چھٹکارا لینے دنیا میں چھٹکارا یا تا قید سے دعویٰ میں
 دوزخ سے کما راوی نے پہنچو دیا اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدلے اُن دو شخصوں کے کہ قید کیا تھا انکو ثقیف تھے نقل کی یہ سلم نے ف ثقیف نام قید کا
 ہو ہوازن میں مہ حلیف لینے ہم قسم تھے نبی عقیل کے کہ یہ بھی ایک سید ہوا عرب میں قبائل البہین ہم قسم دو ہم ہوتے تھے کہ نیک بد میں ایک سر
 شریک ہو کر رہتا تھا اسلام کا آیا تو جو قسم تھی حلیف کے موافق تھی کہ تمی ثابت رہی اور جو خلاف حق کے تھی موقوف کی گئی اور حکم ہوا کہ
 حلف اسلام کی ہو کافی عذر قید کیا اہل بیت بد میں اُن صحابیوں کے کہ قید کیا تھا انکو ثقیف تھے عادت یوں تھی کہ حلیف کو جب ہم حلیف کے گرفتار
 تھے اور حضرت نے بھی موافق عادت اُنکی کے یہ فعل کیا لو ظاہر صحت اس میں تھی اور حرہ ساتھ نزع کے نام ایک میں کا ظاہر بد میں کہ اس میں تجربہ سادہ
 اور میں سلمان بن گو یا خبر دی اسلام سابق سے یہ معلوم ہو گا کہ جو قید ہوا اور دعویٰ کوئے کہ میں سلمان ہوں تو قبول نہ کیا جاوے قول اسکا

تجسیر کو سبب بنائے اسکے لئے مخالف اُس چیز کے کہ ظاہر قرآن ہو اور تہذیبی نے بھی اُس پر حکم غارت کا کیا ہے اور طبیعی نے کہا کہ حکم کرنا مسخر بنانے کا موجب لیکن نہیں ایسے کہ غریب کسی صحیح بھی ہوئی ہے برعکس و عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي سَبْعِي فَرَكِيَّةَ نَزَرْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا تَوَلَّيْتُهَا فَمَنْ أَنْتَبَ السَّعْرَ قُبِلَ وَمَنْ لَمْ يَنْتَبَ لَمْ يَقْتُلْ فَكُسِفُوا مَا بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَجَعَلُونِي فِي السَّبْيِ مَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّاهِمِيُّ وَرَوَيْتُ بِرِوَايَةٍ عَنْ عَبْدِ قَطِيٍّ عَنْ كَسَا تَحَامِينَ بَنِي تَيْمِ بْنِ قُرَيْظَةَ كَيْ رَوَّاهُ الْإِسْلَامِيْنَ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تھے دیکھتے صحابہ یعنی زیر ناف کھول کر لڑاؤ کو نہ دیکھیں آئے تھے پس جس کی سیکی جیسے ہو بال یعنی زیر ناف کے و بتخص مارا جاتا ایسے کہ علامت بلوغ کی ہو پس گناہا اقبال کر نہ والوئے اور جبکہ مجھے ہوتے مارا جاتا ایسے کہ وہ دیر تک ہر کسی کو بھی زیر ناف سے پس پایا اسکو کہ جب تھے بال پس ٹھہرایا مجھ کو تہذیبی میں نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ و دارمی نے ف کہا تو رشتہ ہی نے کہ گرد آگیا جبنا بالو تھا علامت بلوغ کی بنا پر ضرورت کے ایسے کہ اگر پوچھے جاتے احلام سے یا سن بلوغ سے تو سچ کہتے خوفِ اللہ کے ع وَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قُبِلَ الصُّلْحُ فَكُتِبَ إِلَيْهِ مَوْلَاهُ جَعْفَرٌ قَالُوا يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ مَا حَرَجُوا إِلَيْكَ مِنْ غَنَةٍ فِي دِينَتِ وَإِنَّمَا حَرَجُوا هَؤُلَاءِ مِنَ الْبَرِّ فَقَالَ نَاسٌ صَدَقُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ رَدُّهُمْ لَكُمْ مَعْصَبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَا أَرَأَيْتُمْ تَقْتُلُونَهُمْ بِمَعْرِفَتِهِمْ حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ كُرْمًا مِنْ نَهْرٍ بِرَفَافٍ كَرْمٌ عَلَى هَذَا وَابْنُ أَبِي يَزِيدَ هُمْ وَقَالَ هُمْ عَتَقُوا وَاللَّهُ مَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَيْتُ بِرِوَايَةٍ عَنْ حَضْرَتِ عَلِيٍّ سَے کہ اس نخل کتنے ایک غلام ہونے

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی دن حدیبیہ کے پہلے صلح سے پس لکھا طرف حضرت کے غلاموں کے مالکوں نے لکھا اسی قسم کے لکھا نہیں نخل بطرف تمہارے رغبت کرنے کی وجہ دن تمہارے کے اور رے اس کے نہیں نخل میں بھاگ کر غلامی سے یعنی واسطے خلاصی ہوئے غلامی سے پس کہا کتنے لوگوں نے یعنی صحابہ میں سے کہ سچ کہا ان کے مالکوں نے یا رسول اللہ پھر دیکھے ان کو طرف ان کے جس قسم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ نہیں دیکھتا میں تم کو کہ باز آؤ اسی گرد و قریش یعنی نافرمانی اور حکم نفرت سے یا تنگ بھیجیگا اللہ تمہارے شخص کو کہ مایہ گردن تمہاری اس حکم پر یعنی اوپر پھیرے ان غلاموں کے اور لاحق کرنے ان کے و اگر الحرب میں بعد لائے اسلام کے اور قبول کیا پھر لکھا اور فرمایا یہ میں آزاد کیے ہوئے خدا تعالیٰ کے قتل کی یہ ابو داؤد و حضرت غصہ ایسے ہو کہ ان لوگوں سے کیا حکم شرع کا ان کے حق میں ساتھ گمان اپنے کے اور گواہی دی ان کے مالکوں کے دعویٰ کی اور حکم شرع ان کے حق میں یہ تھا کہ وہ ہوتے سبب نخل کے اور ہر شخص کو آزاد و بجز اسلام کے نہیں جائز تھا پھر نا اٹھاپس تھی مدد کرنی ان کے مالکوں کی زیادتی پر فَعَالِ الْفَصْلِ الثَّالِثُ مَصْلَحَتِي عَلَى النَّبِيِّ عَمْرٍ

قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ فَقَدْ عَاهَدُوا إِلَى الْإِسْلَامِ وَلَكِنْ يَمُودُونَ أَنْ يَقُولُوا اسْلَمْنَا فَجَعَلُوا يَقُولُونَ صَبَانًا صَبَانًا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَأْسِرُ وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَسْبَدَةً حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمَ مَعْرِجَةِ خَالِدٍ قَاتَلَ كُلَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَسْبَدَةً فَقَاتَلَ وَاللَّهِ لَا أَقْتُلُ أَسْبَدِي وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسْبَدَةً حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَذَّكَاهُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِنْ مَصَاصِغِ خَالِدٍ

مَرْثَتَيْنِ مَرَوَاهُ الْهَيْثَمِيُّ وَرَوَيْتُ بِرِوَايَةٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ سَے کہ کہا صحابی صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن لیث طرف بنی حذیرہ کا نام ایک قبیلہ کا ہے پس اسی قبیلہ کے سبب اس نظر آئے کہ اسلام لائے ہم کہنے لگے کہ اسلام کا کلمہ اسلام کا کما حقہ پس شروع کیا کہ کتنے تھے صبا نا صبا یعنی نخل دین اپنے سے طرف دین اسلام کے پس شروع کیا خالد نے قتل کیا اپنے

دل میں وجہ تیرے دل میں ہر آپس پھر ایک اور ارض نے پس کیا میں پھر آیا میں حضرت کے پاس درہمان ہوں میں نے تمہارا اسلام کیا نقل کئی ابو داؤد نے حضرت نے اسکو رد کیا ایسے نہیں کہ جواب موافق مدعا نکلے کے دے آوے اور پھر اپنے طرف ہمارے کفار کے پاس پھر اسلام لائیں بھی تمہارا ذکر ملکہ وہاں جا پھر وہاں انکر تمہارا اسلام کرنا ہے **وَعَنْ يَحْيَى بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَنْ جَاءَ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ لِيُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ أَفْوَكَ الْقَوْلِ لَقَدْ كُنْتُ أَصْغَرُ مِنْكُمْ وَأَكْثَرُ عِلْمًا وَأَكْثَرُ دِينًا** یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخصوں کو کہ آئے تھے سید کے پاس خبر دار ہو قسم ہر خدا کی اگر نہ موتی شریعت یہ کہ الہی نہیں ہمارے جاہل البتہ تارائیں میں تمہاری نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد سیلہ کذاب نے دعویٰ نبوت کا کیا تھا اور نام اُون، و تونین، تونہ، ان کا عذر مذہب میں واحد اور برائے انکار تھا اور انہوں نے حضرت کے سامنے انکر کہا نہ خدا ان سیلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم نبیوں کا نام نہ اور فرمایا **يَحْيَى بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ أَوْفُوا بِالْعَهْدِ فَإِنَّهُ لَا يَذِيذُ بَعْدَ الْعَهْدِ يُؤْتِيهِ اللَّهُ الْفَتْحَ كَمَا يُوْتِيهِ الْغُلَامَ الْفَتْحَ** وہ کہ محمد بنو اہل صفی الکلام مرقاہ الذم مدعی من ہر بنی حنین بن ذکوان عن عمر و قال حسن اور روایت ہر عمر بن شعیب کے نقل کی اپنے پاس اُنہوں نے نقل کی اپنے دادا سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے خطبہ میں پورا کرو جاہلیت کی قسم کو پس تحقیق وہ نہیں زیادہ کرتا اسکو یعنی اسلام زیادہ نہیں کرتا اس قسم میں مرقوہ کو یعنی اسلام میں بجا عہد و سہل نہ زیادہ ترہ جفا ساتھ کیے نہیں رکھتا اور نہ پیدا قسم کو ہیج اسلام کے نقل کی یہ ترمذی نے طریق حسین بن ذکوان سے عمر سے اور کہا جس ہر ف پورا کر جاہلیت کی قسم کو یعنی عہد و قسمین کہ زمانہ جاہلیت میں اوپر مدد کرتے آپس کے ہوں پورا کرو موجب اللہ تعالیٰ کے اوفو بالہو اور مرد و عہد قسمین میں کہ زبان ترکھین میں جیسک اللہ تعالیٰ نے فرمایا و تعادوا و تعادوا علی البر و التقویٰ الاتقا و تعادوا علی اللہ و العہد و ان حاصل کہ جو میں ہر عہد یا جاہلیت میں فتون اور قتال ہر واقع ہو میں منع کیا گیا پورا کرنا انکا اسلام میں موجب (آنحضرت کے اہل صفی الاسلام اور جو کہ ہوں جاہلیت میں اوپر نصرت و ظلم اور صلہ ارحام کے اور مانڈا انکی پس اسلام مقوی اور مؤید انکا ہر موجب سید حضرت کے ایما حلف کا انجا جاہلیت ہر مرد و اسلام الاشدہ اور نہ پیدا کردہ الزم اسلیے کہ اسلام کافی ہر جم و احب ہونے مدد کرنے باہر کر کے اور کہا طیبی نے کہ نیک لفظ صلفا میں محل و جو کو ہو انکی یہ کہ ہر کے لیے ہو یعنی کوئی قسم نہ پیدا کرو اور دوسرے کہ نبی کے لیے ہو کہتا ہوں کہ ظاہر وجہ دوسری ہی ہر اور مؤید ہر اسکو قول ظہر کا یعنی اگر قسم کھائی ہو جو جاہلیت میں کہ مدد کرے بعض تمہارا بعض کی پس مسلمان ہو پورا کرو بشرطیکہ مدد حق پر ہو و لیکن پیدا کر قسم اسلام میں کہ وارث ہر بعض تمہارا بعض کا حق ہو و ذکر حدیث علی المسئلون شکافہ ما تم فی کتابنا فی قصاص اور ذکر کی گئی حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ اسکی یہ ہر مسلمان کا حق ہو سچ کتاب قصاص کے **الفصل الثالث** فصل تیسری عن ابن مسعود قال جاء ابن التواحة وابن اثال من مرسوك مسيلة الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال لهما اتشهدان اني رسول الله فقالا شهدان مسيلة رسول الله فقال النبي صلى الله عليه وسلم امئت بالله ورسوله لو كنت فان لا مرسوك لا نقتلنا فقال عند الله قضت الشبهة ان رسول لا يقتل مروا احمدا روایت ہر ابن مسعود سے کہ آیا مینا نوحہ کا اور مینا قتل کا کہ الہی تھے سیلہ کذاب کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا واسطے اُون دونوں کے آیا تو اہی دیتے ہو تم کہ تحقیق میں رسول خدا کا ہوں کہا اُون دونوں نے کہ تو اہی دیتے ہیں ہم کہ سیلہ رسول خدا کا ہر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایمان لایا میں ساتھ اللہ کے اور رسول اس کے اگر ہو تار میں قتل کر نیوالا ایچوں کو البتہ قتل کر تار میں تم دونوں کو کہا عبد اللہ بن مسعود نے کہ جابجائی سنت

یہ کہ المیچی نہ مارا جادے یہ الریحہ سارا و رخت کے اور سختی قتل ہو نقل کی یہ احمد نے ف المیچی کے جو جواب دیا تو یارنگار کیا حضرت کی رسالت کا اور رقر کیا سلیہ کے تابع دار مونیکا اور پھر حضرت نے جو فرمایا است بالہم تو اس میں بات تو انصاف طلبی اور علم اور عقلی کرتا ساتھ عذاب نئے نہ ہو اور اس میں رمزیہ ساتھ انکار نبوت ان میں کہ اور کذب جو اسکی کے فرع باب قسمۃ الناس فیہم والغلول فیہم باب ہرچہ بیان تفسیر کرنے غنیوں کے اور خیانت کرنے کے مال غنیمت میں و غنیمت اس میں کو کہتے ہیں کہ انہ سے حاصل ہو مانتہ قتال کے اور بغیر قتال کے جو حاصل ہو اسکوئی کہتے ہیں الفصل الاول فصل میں عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فلما نزل القرآن کلمہ من قبلنا انک بانک اللہ راوی صغفنا و عجزنا فطبتہا لکنا متفق علیہ روایت ہریریہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا پس سنیں حلال تعنی غنیمت واسطے کیسے پہلی ہم یہ سبب اسکے کہ اللہ تعالیٰ نے دیکھا ضعیف ہونا ہمارا اور عاجز ہونا ہمارا پس حلال کیا اس غنیمت کو واسطے جاری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا طیبی کہ حرف ف کلمہ فلم تل میں عاطفہ کہ عطف کیا ہر اس کلام پر کہ پہلے اس سے ہر س یہ تہم ہر کلام سابق کا جیسے یہ فصل میں ابی ہریرہ مذکور ہو اور اگلی استونہیں یہ معمول تھا کہ جب جہاد کرتے تو جمع کرتے غنیمت کو پس اگر اور تری آل آسمان اور جلاوتی اسکو تو جہاد انکا مقبول ہو اور تین تو نہیں فری و عن ابی قتادہ قال حرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم نامر حناہن فلما التقینا کانت المسلمین جملہ قرابت رجلا من المشرکین قد عدا رجلا من المسلمین فضربتہ من فراسہ علی حبیل عاتقہ بالسيف فقطعت الذراع و قبل علی فطعن فی ضقة و جدت منہا ریح الموت ثم ادرکہ الموت فامر مسلمی فحقت عمرہن الخطای فقلت ما بال الناس فقال امر اللہ ثم رجعوا و جلس النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال من قتل قتیلا لہ علیہ بنتہ فکے سلبہ فقلت من یتہمل فی ثم جلست فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلہ فقلت من یتہمل فی ثم جلست ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قتل ما لک یا ابا قتادہ فاخبرنیہ فقال رجل صدق و سلبہ عنہ من ماضیہ مرقی فقال ابوبکر کما ہا اللہ اذا کایہم الی اسلم من اسلم اللہ یقاتل عن اللہ و رسولہ فمطیت سلبہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدق فاعطیہ فاعطایہ فاعتقت بہ عرقا فی بنی سلمہ فابنہ الاول مال ناثلتہ فی الاسلام متفق علیہ و روایت ہریریہ قتادہ سے کہ کما نقلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سال غزوہ خین کے میں کہ بعد فتح مکہ کے واقع ہوا پس جبکہ ہم نے جماعت مسلمانوں کے ساتھ کافروں کے لڑنے کے لیے ہوئی مسلمانوں کو صورت شکست کی پس دیکھا میں نے ایک شخص کو مشرکین میں سے کہ تحقیق غالب ہوا ایک شخص پر مسلمانوں میں پس مارا میں نے اسکو پیچھے اسکے سے اوپر گھروں اسکیکے ساتھ تلوار کے پس کانی میں نے زہ اور متوجہ ہوا وہ مشرک مجھ پر پوچھا کجگو پیمبا کہ بانی پرچے اس سے بو موت کی یعنی قریب مرگ ہوا پھر پایا اسکو موت نے پس چوڑ دیا کجگو پھر ملا میں عمر بن خطاب پس کہا میں نے کیا حال ہو تو لو گا کہ جالتے میں پس کہا حکم ہو اللہ کا یعنی یہ قضاء و قدر الہی سے ہوا ہر پھر پھر مسلمان یعنی بعد شکست کے لڑنے کے لیے اور میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں فرمایا جو شخص کہ شکست لیکو یعنی کافروں میں واسطے اسکے ہو قتل کرنے پر تابد یعنی آخرت ایک ہی ہو پس اسے اسکے ہر اسباب سکایں کہ میں نے اپنے ان میں سے ایک کو ابی دجاو واسطے سیر کہ میں نے اس مشرک کو مارا ہر پھر بیٹھا میں پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مانند اس قول پہلے کے یعنی جو شخص تیرے سے پس کہا میں نے گواہی دیا واسطے سیر کہ میں نے اس مشرک کو مارا ہر پھر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مانند اسکے پس کھڑا ہوا میں پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اوتے کے خاص سوائے تقسیم کرنے مام شکر کے یعنی حضرت بعضے غازیوں کو کچھ حصہ دے دیتے تھے یہ مستحسن سے واسطے رغبت دلانے کے قتال میں نفل کی یہ بخاری
 اویس نے وعنه قال نقلنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أيها الناس ما من النجس فأصابني شارب أو شارب
 المسن أو الكبد أو مثقو عليه أو رويته أو ابن عثرت كما زادوه ويا أيها من حضر من الله عليه وسلم من حصه سوائے حصہ ہمارے کے جس میں سے
 پس ہونچی محلو ایک اونٹنی اور شرافت کہتے ہیں اونٹنی بوزی بوزی کو نفل کی یہ بخاری اور سلم نے وعنه قال قال ذهب قریس لہ فاخذ ما
 اعدوا فظهر عليه المسلمون فرقة عليه في من رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي رواية ابن عبيد لہ فظن بالرسول
 فظهر عليه المسلمون فرقة عليه خالد بن الوليد بعد النبي صلى الله عليه وسلم أو البخاري اور رایت ہوا بن عمر سے
 کہ کہا جاگ گیا گھوڑا اور کاسا پس کچھ اسکو دشمنوں نے یعنی کافروں نے پھر غالب ہوئے کافروں پر مسلمان پس پھیر دیا گیا وہ گھوڑا
 ابن عکینہ ابو نعیم میں داخل نہیں کیا گیا ہے زمانے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ایک روایت میں ہے کہ جاگ گیا عیلام
 عبد اللہ کا اور جالاروم میں پس غالب آئے اور یہ مسلمان پس پھر عبد اللہ پر بیٹے غلام کو خالد بن ولید نے اور یہ بعد زمانہ حضرت صلی
 علیہ وسلم کے تاحیت ہوا اسی اور سلم نے نقل کی یہ بخاری نے ف کہا ابن ملک نے اس سے معلوم ہوا کہ کافر اگر مسلمان کے غلام جگے ہوئے
 پھر لین تو مالک نہیں ہوتے واجب ہر پھر دنیا اسکا مالک کو بیچ قیمت کے اور بعد اسکا اور یہی قول ہمارا ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ اگر جاگ جاوے
 غلام مسلمان یا تو قی کا اور وہ ہو مسلمان اور داخل ہو اگر حرب میں اور کفار پر لڑیں اسکو تو زمین مالک ہوتے اس کے وہ نزدیک بل صیف کے اور صاحب جہنم نے
 کہا کہ مالک ہو جاتے ہیں وہ اس کے اور یہی کہا مالک و لحدہ نے لیکن اگر مرد ہو کر جاگے اور اسخون نے پکڑ لیا تو مالک ہوتے ہیں اس کے اتفاقاً اولیٰ اسطرح
 اوتے جاگ کر لیا اور اسخون نے پکڑ لیا تو مالک ہو جاتے ہیں اس کے وع وکن جبر بن مطیع قال مشیت انا وعثمان بن عفان
 الى النبي صلى الله عليه وسلم فقلنا أعطيت بني المطلب من حمير خيبر وكننا ونحن نأكل واحد منكم فقال انا بنو هاشم
 وبني المطلب فقلنا جبر بن مطيع قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم كعب بن عدي بن مسعود بن نوفل بن عبد مناف او البخاري اور
 روایت ہر پھر بنی ہاشم کے چلا میں اور عثمان بن عفان طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ہے کہ دیا آپ نے بنی مطلب کو جس خیر میں سے
 اور پھر دیا بکھو اور ہم ایک مرتبہ میں بنی بنیست آپ پس فرمایا سوائے اسکے نہیں کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک میں کہا جبر بن عثمان
 تقسیم کیا بنی ہاشم کے اسلئے بنی جبر ہاشم کے کہ عثمان وغیرہ تھے اور واسطے بنی نوفل کے کہ جبر وغیرہ تھے پھر نفل کی یہ بخاری نے ف
 اور یہ پھر بنی بن عثمان اور بنی مطلب ہج ایک مرتبہ کے بنی بنیست آپ اسلئے کہ ہم سب اولاد عبد مناف کی ہیں اور یہ یون پر کہ ہاشم اور
 مطلب اور نوفل اور عبد مس سب بیٹے عبد مناف کے ہیں اور عبد مناف چوتھے جد ہمارے اور آپ کے ہیں اسطرح کہ جبر بنی ہاشم بن عدی بن نوفل
 بن عبد مناف اور عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف اور محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف
 تھے اور ایک میں بیٹے ہاشم بن عبد شمس بن عبد مناف اسلئے کہ تھے وہ موافق اور موجب آپ ہیں اور مددگار ہیں نہ تھی وہ میان اوتے مخالفت جاہلیت میں اور
 اسلام میں تفصیل تو کی یہ کہ بنی عبد شمس اور بنی نوفل نے بسبب مخالفت اور عداوت آپ کے عبد مناف کا ساتھ بنی ہاشم کے نہایت پر ویش و تر کرین یتاک
 کہ پھر کرین وہ فتنہ بنی ہاشم علیہ وسلم کے تین پس اس وقت میں بنی مطلب بنی ہاشم کے ساتھ متحدہ و موافق تھے اور بنی تقسیم کیا انہیں اسلئے کہ تھی وہ
 اوتے اور وہاں بنی ہاشم کے موافقت بلکہ مخالفت ظاہر تھی پس اسلئے محروم کیا اسکو جس سے باوجود کہ وہ ذوی القربی سے تھے بنی ہاشم
 ابی ہریرہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايما قبا قبا ايما قبا قبا ايما قبا قبا ايما قبا قبا ايما قبا قبا ايما قبا قبا ايما قبا قبا

ابن عکینہ ابو نعیم میں داخل نہیں کیا گیا ہے
 زمانے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ایک روایت میں ہے کہ جاگ گیا عیلام
 عبد اللہ کا اور جالاروم میں پس غالب آئے اور یہ مسلمان پس پھر عبد اللہ پر بیٹے غلام کو خالد بن ولید نے اور یہ بعد زمانہ حضرت صلی

اور عثمان بن عفان کی بیعت میں نہ آیا اور عثمان کے پاس تھمت کے لیے بیٹے، تحفہ ردا کرتے اور سکوا اور اتفاق کرتے ہیں علماء اور برک
 کہ جازیزہ غازیہ کو کھانا طعمہ غنیمت میں سے پہلے تقسیم کے بعد رعایت کے جب تک کہ دارالحرب میں نہ ہو، عن عبد اللہ بن مسعود
 قال صبت حذر ابی بن عقیقہ کو مخرجہ قال لزمنا ففعلت لا اعطی الیوم احد من هذا شئنا قال لفت فاذا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم یبتسم الی شفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود کہ کہا ہوا ہوا میں ایک تھیل کہ کہ جری ہوئی تھی چربہ تہ دن خیر کے
 یہ اس وقت یا میں نے اس کو اہ چنایا اپنے سے اور کہا میں نے اپنے سے نہیں لیا جان نہ نہ کھانچا، ان کیسے اور میں نے کچھ پس ہر کوہ کیا میں نے لگایا
 پیچیدہ مسئلہ اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے طرف سے اپنے اس فعل میرے نقل کی یہ نجای اور ہونے و ذکر حدیث ابی ہریرہ
 ما اعطیتہ فی باب سراقہ انوار ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کہ اس کو اس کا یہ ہوا عطا کیا، باب رزق و لاد کے لیے اور مصابی
 و لے نے یہاں ذکر کی ہوا الفصل الثانی فی فضل ہریرہ عن ابی امامہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ فضلہ
 علی الانبیاء او قال فضل ابی عن الامیر و احل لنا الغنائم رواہ الدیلمی روایت ہے ابی امامہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نے بزرگی دی مجھ کو انبیاء پر یا فرمایا بزرگی دی امت میری کو اور امتوں پر اور جلال کین ہمارے یہ غنیمتیں نقل کی یہ تہہ میں نے
 و بسملہ انبیاء بزرگی کا یہ امر دیکھو اور بزرگی ان بھی دین اور یہ بزرگی بھی دی کہ لال کین غنیمتیں ہیں و عن انس
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یومئذ یعنی یوم حنین من قتل کافرًا قالہ سلبہ فقتل ابو مطلقہ یومئذ
 عشرين رجلاً و اخذ اسلامہ رواہ الداری روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نے اپنے دن خیر کے
 جو شخص کہ مارے کسی کا دو کوس اور اس کے لیے ہوا سبب اس کا پس قتل کیا ابو طلحہ نے اس دن میں شخصہ ملو اور یہ اسباب اس کے نقل کی یہ اور
 و عن عوف بن مالک الاشجعی و خالد بن الولید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی فی السلہ
 لبقائل و کم یحسب السلب رواہ ابو داؤد اور روایت ہے عوف اور خالد بن الولید سے کہ یہ پیچیدہ مسئلہ اللہ علیہ وسلم نے کلمہ مابین اباب
 مقبول کہ وہ قتل کر دے اے کے لیے ہوا و جنس نکالا اس اسباب میں سے اپنے جیسے غنیمت میں سے کالتے تھے نقل کی یہ ابو داؤد و عن
 عبد اللہ ابن مسعود قال لکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یومئذ یسیر ابی جہل و کان قتله رواہ
 ابو داؤد اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود کہ کہا حصہ سے زیادہ دی مجھ کو پیچیدہ مسئلہ اللہ علیہ وسلم نے دن برکتے تر و ارجہ بل کی اور نے
 ابن مسعود کو قتل کیا تھا ابو جہل کہ نقل کی یہ ابو داؤد و عوف ابو طلحہ کہ وہ انسا یہ پہنچا، اما او ابہو جس شہایت کو قتل کر نہیں لے، ابو کا کا ہوتا
 اسی جیسے شہید کہ اس اسباب میں بھی ابن مسعود کو قتل فرمایا اور فیصل سے یہ مقدمہ یہ فیصل میں نہ کہ ہر چاہ و عن عقیقہ کہ ابی اللہ قال انھما
 خبہ معہ سادین فکلمہ فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و کلموا ابی مملوک فامر فی فقلت سبیفا فاذا انا ابی مملوک فامر فی
 یقول من رونی متکبر و کھنت عنہ زفیہ کنت رقی ہذا انبا بن فامر فی بطو کہ نہ نہ ہوا و حسن بصرہ ہا رواہ ابی ہریرہ
 و ابو داؤد و رانیہ انھما عند قولہ انتلج اور روایت ہے حمیر غلام ابی لکم سے کہ کہا عافہ ہوا میں خروہ حمیر میں ساتھ
 مالکون اپنے کے پس کلام کیا مالکون نے میرے مقدمہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے او کلام کیا انھوں نے سفرت سے
 اپنے معلوم کر دیا حضرت کو یہ کہ میں مملوک ہوں پس حکم کیا مجھ کو او تھا وں تھیا اور ہوں ساتھ مجاہد ونگے پس بنایا یا میں ملو ار
 اپنے ایک تلوار میری گردن و الدی پس ناگمان میں کہیں تھا او سکھو اپنے زمین پر بسبب صغر برسن کے یا کو تہ قدی کے پس حکم کیا

و عن انس
 قال قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم
 یومئذ یعنی یوم حنین
 من قتل کافرًا
 قالہ سلبہ
 فقتل ابو مطلقہ
 یومئذ عشرين
 رجلاً و اخذ
 اسلامہ رواہ
 الداری

نفس بنی لادن
 و عن انس
 قال قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم
 یومئذ یعنی یوم حنین
 من قتل کافرًا
 قالہ سلبہ
 فقتل ابو مطلقہ
 یومئذ عشرين
 رجلاً و اخذ
 اسلامہ رواہ
 الداری

میں سے اور نہ کھادین اوس سے اسلئے کہ ضرورت سے ہوئی اور اباحت کہ تھی اور الحرب میں باعتبار ضرورت کے تھی اور جبکہ ساتھ ساتھ نہ ہو بلکہ عام یا کھانہ نہ دوانہ
 بھیرو و اسکو طرف غنیمت کے جبکہ تقسیم ہوئی ہو اور الحرب میں اگر نہ بھیرو اوٹھایا نہ دے و عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اَذْكُوا الْخَيْاطَ وَالْخَيْطَ وَايَاكُمْ وَالْعُلُولَ فَإِنَّهُ عَاكِسٌ عَلَى أَهْلِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ وَرَوَاهُ
 النَّسَائِيُّ عَنْ ثَعْمَرِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ۖ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہنے ادا
 کرو ناگاہ اور رسولی میں مال غنیمت میں سے اس قدر بھی نہ بھیرا کہ اور جو جو خیانت کرنے سے یعنی غنیمت میں یا سطلت اسلئے کہ تحقیق خیانت کرنا
 عار ہو گا خیانت کرنا جو الوہب و ن قیامت کے نقل کی یہ وارمی نے اور نقل کی نسائی نے عمرو بن شعیب سے اوسنے اپنے باپ سے اوسنے اپنے دادا سے
 وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ دَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعِيرٍ فَأَخَذَ وَبَرَةً مِنْ سَنَامِهِ
 ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَيْسَ لِي مِنْ هَذَا الْفَنَى شَيْءٌ وَلَا هَذَا وَرَقَمَ رَضْبَعَهُ إِلَّا الْخَمْسُ الْخَمْسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ فَأَذْوَ
 الْخَيْاطَ وَالْخَيْطَ فَقَامَ رَجُلٌ فِي يَدِهِ كَبَّةٌ مِنْ شَعِيرٍ فَقَالَ اخْذْتُ هَذِهِ لَمْ يَلَمْحُوا بَرَةً عَنَّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ائْتُمَّا مَا كَانَ لِي وَلِإِنِّي عَبْدٌ لِمُطَلِّبٍ فَهُوَ لَكَ فَقَالَ لَمَّا إِذَا ابْلَغْتَ مَا دَرَى فَلَا رَيْبَ لِي فِيهِ وَبَدَّ هَارِدًا وَابُودًا وَ
 اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اوسنے اپنے دادا سے کہ کنا نزدیک ہو ہے بنو خدیج صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کے
 بس لی شیم او کی او کے کوہان میں سے پھر فرمایا اے لوگو تحقیق شان یہ ہو کہ نہیں واسطے یہ اس مال فی میں سے کچھ اور نہ یعنی شیم مذکور اور اونٹ
 او گلی اپنی یعنی جس کو گلی پر شیم تھی او کو اوٹھایا لوگوں کے دکھانے کے لیے مگر خمس و خمس بھی نہیں بخرج کیا تھی یہ یعنی تمہارے مصالح میں قسم
 ہمسایہ اور گوشت وغیرہ فلک سے پس ادا کرو ناگاہ اور رسولی کو پس کمر ادا کیا شمس کہ او کے ہاتھ میں ایک ٹکڑا تھا اونٹ کی رسی پر کیا کہ کیا تھا میں او کو ناگاہ
 درست کروں میں ساتھ ساتھ بالاکن کچھ کی سلی کو پس یا یا بنو خدیج صلی اللہ علیہ وسلم نے ایہ جو چیز کہ ہو واسطے اے اور اوٹھایا اولاد عبدالمطلب کے ہیں وہ واسطے
 یعنی جو چیز کہ پیر اور اونٹ کے حصہ کی ہر ساف کیا ہے او کو تیرے لیے اور جو کچھ کہ اور مجاہدوں کے حصہ کا ہے او کو بخشو ناٹا ونے چاہی کہ اس شخص نے
 جس وقت کہ پہنچی یہ رسی اس حد کو گئے گناہ کو کہ دیکھا ہو نہیں پس نہیں حاجت میکہ اوس میں او چھینک یا اوس رسی کو نقل کی یہ ابو داؤد و عَنْ
 عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَعْثٍ مِنَ الْغُلَامِ فَلَمَّا سَلَّمَ اخَذَ وَرَقَةً مِنْ جَنْبِ الْبَعِيرِ ثُمَّ قَالَ
 وَلَا يَحِلُّ لِي مِنْ غَنَائِمِكُمْ مِثْلُ هَذَا إِلَّا الْخَمْسُ وَالْخَمْسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ رَوَاهُ ابُودَاؤُدَ ۖ اور روایت ہے عمرو بن عبسہ سے کہہا
 نماز پر ہوائی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف ایک اونٹ کے کہ تھا غنیمت میں کا یعنی او کو تیرو کیا پس جبکہ سلام پیرا لی شیم
 اونٹ کی پہلو سے پھر فرمایا نہیں ملال ہو واسطے میرے تمہاری غنیمتوں میں سے فائدہ اس کے مگر باخجوان حصہ اور باخجوان حصہ بھی خرچ کیا
 جاتا ہے بیچ حاجتوں تمہاری کے نقل کی یہ ابو داؤد و ابولہب یعنی کوہان کی ایک جانب سے پس ہو گا حصہ تمہارا او کے پہلو میں کا حصہ تیرا
 عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ لَمَّا قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْدُودِي الْقُرْبَى بَيْنَ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ
 أَيْتُهُ أَنَا وَعُمَانُ بْنُ عُفَانَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ لَا إِخْوَانَنَا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ لَمْ يَكُنْ قَبْلُ هَذَا قَالُوا وَضَعَكَ اللَّهُ
 مِنْهُمُ ارْتِ إِخْوَانًا مِنْ بَنِي الْمُطَّلِبِ أَعْطَيْنَاهُمْ وَرَكْنًا وَإِنَّمَا قَدْ بَنَيْنَا وَقَدْ أَبْهَمُوا وَاحِدَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ هُمُ وَاحِدٌ هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَفِي
 رِوَايَةٍ أُخْرَى دَاؤُدُ وَالنَّسَائِيُّ وَفِيهِ أَنَا وَبَنُو الْمُطَّلِبِ لَا نَفَرَيْنَ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا اسْلَامٍ

نقد و تحریف

حدیث کے اور حقیقہ کے نزدیک غنی ہر سال میں اڑتالیس درہم ہیں کہ ہر مہینے میں چار درہم دے اور اوسط کے درجے والے ہر چوبیس درہم ہیں کہ ہر مہینے میں دو درہم دے اور اوسط فقیر ہر چوبیس درہم دے اور ہر مہینے میں ایک درہم دے اور ہر مہینے میں لکھا ہے کہ مذہب ہمارا مستقل جو عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہم اور انکا رہنمائی کیا اور سکا کہنے سے مجاہدین و انصار میں سے اور اس حدیث میں ایک ایک دینا جو یعنی ہر ایک سے روایت کی گئی محمول ہر ایک پر کہ یہ بطریق صلح کے تھا اس لیے کہ میں نہیں فتح کیا تھا عنوة یعنی لڑکر بلکہ ازماہ صلح کے پس واقع ہوئی صلح اور سپہ سالار کہ اہل بنی فقیہ سے پس مقرر کیا اور جو کچھ کہ مقرر تھا فقرائے بزرگ و عسکریں کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصلوا جنگا ن فی أرضنا حتی یصل علیکم علیکم السلام و لا یصل علیکم السلام و لا یصل علیکم السلام و لا یصل علیکم السلام اور روایت ہر ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میں لائق و قبیہ ایک مین میں اور نہیں مسلمان ہر جزیرہ نقل کی یہ اور بنی امیہ اور ابو داؤد و غیرہ معنی لائق الخ یعنی دو دین ایک مین میں بطریق ساواۃ نہ جاسمیں یعنی مسلمان کو نہ جاسمیں کہ اعتبار کرتے رہا دار الحرجۃ کہ وہ میان کافروں کے ذلیل ہونا اور نہیں اور کافروں کو دار الاسلام میں بغیر ہر یکے نہ رہتے دے اور باوجود قبول جزیرہ بھی انکو نہ رہا دینے سے کہ ظہار ہر مقررین کہ ان دونوں صورتوں میں کفر اور دین اسلام سادہی ہوتے ہیں اور یہ جاسمیں بلکہ جاسمیں کہ مسلمان قوت اور غرہ سے ہوں اور کافریہ ذلیل اور بعضہ تک کہ اس حدیث میں اشارہ ہر طرف جلا وطن کرنے سے اور نصارت کے جزیرہ رہتے تا وہ میں دو قبیہ نمون یا اعتبار اسکے کہ اہل کتاب اہل قبیہ ہیں اور ہر ایک کا ایک قبیہ ہر غیر قبیہ اہل اسلام کے اور نہیں مسلمان ہر جزیرہ یہ کہ ایک ذمی جزیرہ دیا کرتا تھا اور اب مسلمان ہو گیا پہلے اور جزیرہ کے تو مطالبہ کیا جاوے اس سے اس لیے کہ وہ مسلمان ہر اور مسلمان ہر جزیرہ یہ نہیں دے و عسکریں انفس قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالد بن الولید الی اکیڈرہ و صفا فاخذہ و انزلہ فی حصن لہ و صفا و صفا علی الخیرۃ و رواہ ابو داؤد اور روایت ہر انس سے کہ کہا بجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو طرف الکرہ روکے پس لایا و لکھو خالہ نے اور انکے ہر بیوی کو اور لے آئے اور لکھو حضرت کے پاس پس معاف کیا واسطے اوکے خون اوکا اور صلح کی اور شہرہ ہر نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اکید ساتھ پیش ہمزہ اور زبر کاف اور جزیم ہی اور زبر وال کے بادشاہ معاویہ کا اور دوسرے ساتھ پیش اور زبر وال کے اور جزیم و اوکے نام ہر ایک شہر کا شہروں شام کے سے نزدیک تبوک کے اور اکید نصرانی تھا اوکے لیے حضرت نے حکم دیا تھا کہ مارا نہیں ٹھہرے پاس ہے تا یہ جب وہ آیا تو جزیرہ مقرر ہوا اور سپہ سالار ان وہ مسلمان کامل ہو چکے و عسکریں حارب بن عبید اللہ عن جده انی اصابہ عن ابنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما العشور علی الیہود و النصارى لیس علی المسلمین عشوراً رواہ احمد و ابو داؤد اور روایت ہر حرب بن عبید اللہ سے کہ نقل کی اپنے عہد سے یعنی اپنے نانا سے اس نے نقل کی باپ اپنے سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا سے اسکے نہیں کہ غنیمت سے دسواں حصہ اور ہر ہر ہر نصارت کے ہر اور نہیں مسلمان ہر دسواں حصہ یعنی بلکہ ہر دسواں حصہ ہر نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد و عسکریں مراد دسواں حصہ مال تجارت کا ہر دسواں حصہ صدقات کا اس لیے کہ مسلمان ہر دسواں حصہ صدقات کا ہر چچ حامل زمین اوکی کے اور خطاب نے کہا کہ یہ دسواں حصہ ہر چچ کہ لازم ہر عشر سے وہ ہر صلح کی گئی ہر او سے اور ہر وقت عقد ذمہ کے اور شرط کی گئی ہر او ہر اور اگر صلح نہیں کی گئی ہر کسی چیز پر لازم نہیں مگر جزیرہ اور یہ قول شافعی کا ہر اتنے اور ہر ہر ہر ہر ہر کہ اگر وہ لیتے ہوں ہم سے دسواں حصہ وقت داخل ہونے ہمارے کے شہروں اوکے میں تجارت کے لیے تو لینگے ہم سب ہی ان سے اس وقت کہ آویگے وہ شہروں ہمارے میں اور اگر وہ نہ لیتے ہوں گے ہر سے

یہ حدیث صحیح ہے اور اس سے ظہر بن جلد سوم میں مذکور ہے

از کی قصدا فی الزکی قصدا علی الذم علیہ وسلم کی آؤنی کا تھا پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین از کی قصدا سے اور زمین مروت اور کوفہ کی
ولیکن روکا اور کوفہ کو دے دیا کی نے اپنے اللہ سے لے لیا کی آؤنی کو روکا واسطے صلے کیے مگر یہ کہ لایا تھا روکا تھا اسطرح قصدا روکا تھا واقعہ کو لائی
اور خون ریزی حرم میں پہلا وقت اس کے سے پھر فرمایا قسم ہر اوس کی کہ جان میری اس کے دست قدرت میں ہے نہ طلب کرے گئے قریش مجھ سے کوئی بات کہ
اوس میں تیسٹیم اللہ تعالیٰ کے حرم کی گرد و گنگا او کو وہ لینے اس صلح میں جو کچھ قریش مجھ سے دیا کی تنظیم کی بات طلب کرے گئے قبول کرو گنا پھر اوس یا آؤنی کو پس
اوشی وہ جہ کیسہ ہوئے اوسے نبی راہ اہل مکہ کے سے اور توجہ ہوئے اور طرف یہاں تک کہ اترے بیچ نہایت جانب مدینہ کے ایک جگہ پر کھڑا سا تھا
بانی اوس میں نے ایک گڑھے میں خنڈا سا بانی تھا اوپر اوڑھے لیے تھے بانی کو آدمی کو تھوڑا تھوڑا پس نہر تک کی لوگوں نے یہاں تک کہ کھینچ ڈالا اوس بانی کو
یعنی خنڈوڑا پانچو کہ درنگ کرے اور مجھ سے بلکہ سب کھینچ ڈالا اور نکالت کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کی پس نکالا حضرت نے ایک تیر
اچھے تر کشت میں سے پھر حکم فرمایا صحابہ کو یہ کہ رکھ بن تیر کو بانی میں پس قسم ہر خدا کی بیٹہ جوش مار مارا بانی واسطے اوس کے ساتھ میری کے لینے ساتھ بانی کے
کہ میرا بکے او کو یہاں تک کہ پھرے بانی سے لینے پھرے اور نہوڑ بانی باقی تھا صمدیہ نام ایک موضع کا ہے قریب مکہ کے کہ اکثر اوس کا حرم میں ہے
اور وہ نو کوں ہے کہ سے او بیچ دوس دیکھتے سو کے اہم بعض کہتے ہیں مابین تین سے نو تک کو اور بیان یہ لائے تعین کیا اسلئے کہ روایتیں او کی گنتی میں
مختلف آئی ہیں بعضی روایتوں میں جو وہ سو اور بعضی میں پندرہ سو اور بعضی میں ایک ہزار چار سو یا زیادہ اور یہ عبارت غریب ہے اسلئے کہ ظاہر
یہ تھا کہتے ایک ہزار چار سو یا ایک ہزار پانچ سو وغیرہ فلک اور طبقین ان روایات میں یوں دیکھی ہے کہ پہلے حضرت ساتھ چار سو صحابیوں کے کھلے بعد ان
نوبت نبوت زائد ہوئے گئے پس جسے کہ اول دیکھا کہ ایک ہزار چار سو کے بعد ازان اور فوج آئی او کو نہ دیکھا اور نہ دیکھا پندرہ سو روایت کیا اور نہ
تحقیق تعین کی کہ ہزار چار سو یا زیادہ غرض جیکہنا ہم کہنا کہ اذ جاء بدیل بن ورقہ الخزاعی فی نفس من خراة ثم اتاه معروہ بن
مسعود وسان الحدیث الی ان قال اذ جاء سہیل بن عمرو فقال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اکتب ہذا اما قاضی علیہ و عہد
رسول اللہ فقال سہیل واللہ لو کنا نعلم انک رسول اللہ ما صدقناک عن البیت ولا قالناک ولکن اکتب محمد بن عبد اللہ
فقال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم واللہ انی لرسول اللہ وان کذبتمونی اکتب محمد بن عبد اللہ فقال سہیل وعلم ان
لا یتیک منارجل وان کان علی ذینک الا رد دتہ علینا فلما خسر من قصیدۃ الکتاب قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا صحابہ قوموا فانحرموا ثم اخلقوا ثم جاء نسوة مومنینات فانزل اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا لا اجزاءکم المؤمنات من حجات
الکبیرۃ فذا ہم اللہ تعالیٰ ان یرد وہن وان یرد وہن الصداق پس اس وقت میں کہ صحابہ اسطرت تھے ناگمان آیا نبی واسطے
صلح کے بدیل بن ورقہ خزاعی بیچ ایک جماعت کے خزانہ پھر آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عروہ بن مسعود اور بیان کی بخاری نے حدیث
یہاں تک کہ کہا اس وقت کہ آیا سہیل بن عمرو کہ وکیل تھا مکہ کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حضرت علی کو کہ تو یہ وہ چیز ہے کہ صلح کی محکمہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہا سہیل نے قسم ہر خدا کی اگر ہم جانتے کہ تم رسول اللہ ہونے منع کرتے ہم کو خانہ کعبہ سے اور نہ لڑتے ہم سے لیکن
کہ محمد بن عبد اللہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہر خدا کی تحقیق میں البتہ رسول اللہ ہوں اور اگر جھوٹا جانتے ہوں تم کو کہہ دو علی محمد بن عبد اللہ
پس کہا سہیل نے اور اس پر کہ آوے تم سے اس ہم میں سے کوئی شخص اگرچہ ہو تم سے دین پر گریہ ہو دو اسکو میری پس قبول کیا یہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اور بیان سہی حدیث میں اختصار پہلویا یہ روایت بخاری سے کہ اوس میں اس قدر مذکور ہے پس جبکہ فارغ ہوئے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی کے مصلحانہ کے سے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابیوں کو کہ کھڑے ہو دو اور فوج کرو لینے جانور

اور اس وقت کہ ہزار چار سو یا ایک ہزار پانچ سو وغیرہ فلک اور طبقین ان روایات میں یوں دیکھی ہے کہ پہلے حضرت ساتھ چار سو صحابیوں کے کھلے بعد ان نوبت نبوت زائد ہوئے گئے پس جسے کہ اول دیکھا کہ ایک ہزار چار سو کے بعد ازان اور فوج آئی او کو نہ دیکھا اور نہ دیکھا پندرہ سو روایت کیا اور نہ تحقیق تعین کی کہ ہزار چار سو یا زیادہ غرض جیکہنا ہم کہنا کہ اذ جاء بدیل بن ورقہ الخزاعی فی نفس من خراة ثم اتاه معروہ بن مسعود وسان الحدیث الی ان قال اذ جاء سہیل بن عمرو فقال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اکتب ہذا اما قاضی علیہ و عہد رسول اللہ فقال سہیل واللہ لو کنا نعلم انک رسول اللہ ما صدقناک عن البیت ولا قالناک ولکن اکتب محمد بن عبد اللہ فقال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم واللہ انی لرسول اللہ وان کذبتمونی اکتب محمد بن عبد اللہ فقال سہیل وعلم ان لا یتیک منارجل وان کان علی ذینک الا رد دتہ علینا فلما خسر من قصیدۃ الکتاب قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صحابہ قوموا فانحرموا ثم اخلقوا ثم جاء نسوة مومنینات فانزل اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا لا اجزاءکم المؤمنات من حجات الکبیرۃ فذا ہم اللہ تعالیٰ ان یرد وہن وان یرد وہن الصداق پس اس وقت میں کہ صحابہ اسطرت تھے ناگمان آیا نبی واسطے صلح کے بدیل بن ورقہ خزاعی بیچ ایک جماعت کے خزانہ پھر آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عروہ بن مسعود اور بیان کی بخاری نے حدیث یہاں تک کہ کہا اس وقت کہ آیا سہیل بن عمرو کہ وکیل تھا مکہ کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حضرت علی کو کہ تو یہ وہ چیز ہے کہ صلح کی محکمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہا سہیل نے قسم ہر خدا کی اگر ہم جانتے کہ تم رسول اللہ ہونے منع کرتے ہم کو خانہ کعبہ سے اور نہ لڑتے ہم سے لیکن کہ محمد بن عبد اللہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہر خدا کی تحقیق میں البتہ رسول اللہ ہوں اور اگر جھوٹا جانتے ہوں تم کو کہہ دو علی محمد بن عبد اللہ پس کہا سہیل نے اور اس پر کہ آوے تم سے اس ہم میں سے کوئی شخص اگرچہ ہو تم سے دین پر گریہ ہو دو اسکو میری پس قبول کیا یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور بیان سہی حدیث میں اختصار پہلویا یہ روایت بخاری سے کہ اوس میں اس قدر مذکور ہے پس جبکہ فارغ ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی کے مصلحانہ کے سے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابیوں کو کہ کھڑے ہو دو اور فوج کرو لینے جانور

ہی کے سپر سرنڈا و سپر آئین کتنی ایک عورتیں مسلمان ہو کر پس نازل کی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اسی کو جو ایمان لائے ہو حقیقت کہ آؤں تمہارے
 پاس عورتیں مسلمان ہجو کر کر آخر آیت تک پس منع کیا مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے یہ کہ بصرہ میں آؤں کو حکم کیا مسلمانوں کو یہ کہ بصرہ میں نہ رہو نہ رہو
 یہ حکم احصار کا ہی پس یہ زیادت نامی کے فوج کیجا وہی اگر بصرہ میں نہ ہو اسلئے کہ عیدینہ میں مل سے ہر نہ حرم سے اور ہر نزدیک حرم میں نہ بیج کرنا نظر کر
 اور اس کا وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ بعض عیدینہ حرم میں ہی اور بعض مل میں اور مولف نے یہاں ہی اختصار کیا ہی نہ چاہیہات صحیح بخاری میں دیکھتے
 معلوم ہوتی ہی اور بصرہ میں نہ رہنے اگر خداوند کا فرعون تو ان مسلمان کی بیج طلب ان کے آؤں اور یہ وہ دیکھتے ہوں تو نہ اور ان کا بصرہ یا جاؤ اور غیر ہر ایک
 وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم بصرہ میں نہ رہ کر کا اور طلب کرنا اور ہر وقت میں ہوا تھا بصرہ میں نہ رہا اور صلح مدون کے بصرہ میں نہ رہی تھی جب عورتیں آئیں
 تو اللہ تعالیٰ نے حکم کیا کہ صلح میں نہ رہو نہ بصرہ میں نہ رہا پتا تھا عورتوں کا بصرہ تو نہ کو بعد امتحان کے نہ بصرہ میں نہ رہا : ح تہ رجوع الی المدینہ قحی
 ابو بصیر رجل من قریبین وهو مسلم فارسلوا فی طلبہ رجلین قد فعلوا فی السجلین فخرجاہ حتی اذا بلغا ذوالالحلیفۃ نزلا
 یا کون من قریب فقال ابو بصیر لحد السجلین واللہ فی الذی سیفک ہذا یا کلاک جیدا ارنی انظر الیک فلم تلمنہ
 فخر بہ حتی بردوا لآخر حثی الی المدینۃ فدخل المسجد یعد وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقد رانی ہذا دغرا
 فقال قیل واللہ صا حثی وانی نقول کجاء ابو بصیر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویل لکم ہم مشعر حرب لو کان لہ
 احد کلماتہم ذلک عرف انہ سیر ذلک الیکم فخرج حثی الی سیف البحر قال وانفلت ابو جندل بن ابی سہیل فحق
 بانی بصیر فجعل لا یخرج من قریبین رجل قد اسلم الا لحق بانی بصیر حتی اجتمع من قریبین صباہ فواللہ ما یسعون
 یسیر خرجت لقریش الی الشام الا اعترضوا لها فقتلوہم وادخلوا الموالہم فارسلت قریش الی النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم تاکیدہ اللہ والاسلام لئلا یسئل الیکم فمن انما فہو امین فارسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم الیکم رواؤا البخاری
 بصرہ میں حضرت علی اللہ علیہ وسلم طرف مدینہ کے پس آئے حضرت کے پاس ابو بصیر کہ ایک شخص قریش میں سے تھے اور قریب مسلمان پس
 نیچے کفار قریش نے او کی تلاش میں دو شخص پس حوالہ کیا حضرت نے ابو بصیر کو اون شخصوں کے بیٹے بوجہ عہد کے پس لکے وہ ابو بصیر کو
 لیکر یہاں تک کہ جب پہنچے وہ ذوالحلیفہ میں اور سے اس حال میں کہ کہتے تھے مجھ کو بن ابی پس کہا ابو بصیر نے واسطے ایک شخص کے اون دونوں
 میں سے قسم خدا کی تحقیق میں گمان کرتا ہوں یہ تلوار تیری امی فلانے جی بڑا کھانا بکھاؤ دیکھو میں طرف اس کے پس قدرت دی اس شخص نے
 ابو بصیر کو اور پر دیکھتے تلوار کے پس مارا ابو بصیر نے اس کو یہاں تک کہ خندا ہو گیا وہ بیٹے کو مارا اور بھاگ گیا دوسرے شخص یہاں تک کہ آیا مدینہ میں اور
 داخل ہوا مسجد میں دوڑتا ہوا بیٹے خوف قتل کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دیکھا اسنے خوف پس کہا اس شخص نے کہ مارا گیا
 قسم خدا کی ساتھی میرا تحقیق میں بھی مارا ہوا ہوں یعنی ذرا ہوں قتل سے یا قریب ہوا میں اس کے قتل کے وہ مجھ کو مارا ابو بصیر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 وایوان اکی کو یہ ابو بصیر کہ قریب لائے لائی کا ہی اگر ہوتا واسطے اس کے کوئی مدد کار تو مدد کرتا اس کی پس بنی ابو بصیر یہ بات معلوم کیا کہ حضرت بصرہ کے
 اس کو طرف کا فروئے پس نکلا ابو بصیر مدینہ سے یہاں تک کہ آیا کفار دیکھا مارا دئی اور بھاگ آیا ابو جندل بن سل کا فروئے پاس اور ملا ابو بصیر کے ساتھ بیچ
 یہ حال کہ نہ نکلتا تھا قریش سے کوئی شخص کہ اسلام لایا تھا کہ ملتا تھا ساتھ ابو بصیر یہاں تک کہ جمع بی قریش سے ایک جماعت کو یہ قسم یہ خدا کی بیعت
 وہ کسی خافہ کو قریش کے کہ نکلا طرف شام کے کہ یہ کہیچا کرتے اس کا قبول کرتے اس کو اور لینے مال اس کا پس بنی قریش کے لیے طرف بنی قریش اصل اللہ
 علیہ وسلم کے اس حال میں کہ قسم دیتے تھے حضرت کو اللہ کی اور حق قرابت کی کہ ان میں اور حضرت میں تھی کہ مگر یہ کہ یہ جماعت کو یہ کہیچا کرتے ابو بصیر کے

۴
 یہ حکم احصار کا ہی پس یہ زیادت نامی کے فوج کیجا وہی اگر بصرہ میں نہ ہو اسلئے کہ عیدینہ میں مل سے ہر نہ حرم سے اور ہر نزدیک حرم میں نہ بیج کرنا نظر کر

اور یاروں اور اس کے کہ آوین مریہ میں اور تعرض نہ کریں قافلہ ہمارا کیونکہ جس کی ہمت نہ ہو کہ اس کو بھلا دینا اور وہ بھلا دینا اس کو کوئی آوے حضرت کے پاس کہ سے ہم میں سے مسلمان ہو کر پس ہ امن میں جو اور نہ پھر میں اس کو ہمارے طرف سے پیشانی پتہ قریش اس شرط سے اوکھا کہ ابو بصیر کو منع کریں ہم اس شرط سے باز نہ آئیں پس پھر پھر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو طرف ابو بصیر کے اور یاروں اس کے کہ معنی اور منع کیا تعرض سے اور اپنے پاس بلا بھیجا نفل کی تہ بخاری نے ف اگر ہوتا واسطے اس کے ان کے ایک معنی تو وہ میں جو نہ کہ اس کو اور دوسرے معنی اس کے یہ میں کہ کاشکے کوئی ہوتا اور معلوم کر داتا اس کو کہ نہ آوے میرے پاس پھر ہندوان اور ہونہ ندوان اس کو اس کے میں اور یہ معنی اس میں ساتھ سابق حدیث کے اور جب بنی ابو بصیر انہ ابو بصیر معلوم کیا یہ حضرت کے اس قول سے سرحد لوکان لا احدا سلیہ کہ یہ شعر ہے اس پر کہ نہ حضرت ٹھکانا دینگے اس کو اور نہ دینگے اور ابو خبیل بنیاسیل کا ہر وہ سہیل کہ صلح کے لیے آیا تھا اور ابو خبیل سلام لایا تھا کہ میں اور رکھا تھا اس کو اس کے اپنے قیدی میں پس اقول تو وہ بھاگ کر مدینہ میں آیا تھا اس کو حضرت نے بصیر و اس کا بعد بیت سی ٹکرا کی اور سی دی تھی اس کو پھر دوبارہ وہ بھاگ کر ابو بصیر کے ساتھ آ ملا: ح ع وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَلَّيْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّرُكَيْنِ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ عَلَى ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ عَلَى أَنَّ مَنْ آتَاهُ مِنْ الشُّرُكَيْنِ رَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِمْ وَمَنْ آتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَوَّدُوهُ وَعَلَى أَنَّ يَدْخُلُهَا مَنْ قَابِلٍ وَيُقْبَلُ بِهَا ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَا يَدْخُلُهَا إِلَّا الْيَهُودُ وَالنَّصَارَةُ وَالسَّيِّفُ فِي الْقُرُونِ نَحْوَهُ فَجَاءَهُ أَبُو خُبَيْلٍ لِيُحْجِلَ فِي قِيْدِهِ فَحَقَّ مَا الْكَلْبُ مَتَّفِقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے برابر بنی عازب کے کہ صلح کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شریکوں سے دن حدید کے میں نیز ہر کہ جو آوے حضرت کے پاس شریکوں سے یعنی مسلمان ہو کر پھر دین اس کو طرف شریکوں اور جو اس کو شریکوں کے پاس مسلمانوں میں سے نہ پھر دین اس کو اور اس پر کہ داخل ہوں حضرت کے میں سال آئندہ اور پھر میں اوس میں دن یعنی اور اس سال میں نہ آوین اور یہ کہ نہ داخل ہوں کہ میں مگر اس حال میں کہ تحصیل میں ڈالے ہوئے ہوں ہتھیار اور تر و دار اور کمان اور مانند اس کے پس اب ابو خبیل اس حال میں کہ چلتا تھا بیرون میں پس پھر یا حضرت نے اس کو طرف شریکوں کے نفل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف طلبان کہتے ہیں چہرے تھیلے کو کہ اوس میں ہتھیار وغیرہ رکھ کر زین سے باندھ لیتے ہیں اور بیان مراد یہ ہے کہ ہتھیار سیافون وغیرہ میں ہوں گئے اور کھلے لیکر بصورت غلبہ اور قہر اور مستعد لڑائی کے نہ آوین اور ابو خبیل بن سہیل سلام لگے ہی میں اس کو شریکوں نے قید کر رکھا تھا جس ایام میں کہ صلح حدیبی ہوئی وہ حضرت کے پاس بھاگ کر آئے حضرت نے حسب عہد کے اس کو حوائے شریکوں کے کر دیا یہ فرما کر کہ صبر کرا تو ابو خبیل اور امیر ابو ایوب کا ابو اللہ تعالیٰ تیرے لیے وضع فرمے لیے خوشی اور خلاصی دیکھا اور لکھا ہو لکھا ہے کہ قبول کرنا حضرت کا ان شرطوں کا تھا سبب ضعف حال مسلمانوں اور عاجز ہونے ان کے کے مقابلہ کفار سے یا سبب حرام اور حرم اور عدم اذن کے اور بت سی مصلحت کے لیے تھا اور انجام کار کو فائدے اس کے بہت سے ظاہر ہو کہ کفر فتح ہوا اور ان کے لوگ مسلمان ہو گئے اور ظاہر ہوا دین حق اور حقیقت میں یہ فرمانبرداری امر رب کی اور اظہار کمال عبودیت کا: ح ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَطُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَنْ جَاءَنَا مِنْكُمْ كَرْدًا عَلَيْهِمْ وَمَنْ جَاءَنَا كَرْدًا عَلَيْنَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْتَ كَتَبْتَ هَذَا قَالَ نَعَمْ يَا مَنْ ذَهَبَ مِنْكَ الْيَهُودُ فَابْعَدُ اللَّهُ عَنْكَ وَكَرِهْنَا أَنْ نَسْجُدَ لَكَ فَجَاءَ وَخَرَّ جَدًّا وَكَاهُ مَسْلُومًا اور روایت ہے کہ قریش صلح کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے شریکوں کی خبر میں کہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص آوے ہمارے پاس تم میں نہ پھر دین اس کو تم پر اور جو آوے ہمارے پاس ہم میں پھر دین اس کو تم پر عرض کیا صانع نے پیغمبر تعجب جان کر یا رسول اللہ کیا لکھ دین ہم یہ فرمایا کہ ان تحقیق نشان یہ ہے کہ جو شخص جاوے گا ہم میں سے طرف اس کے پس در کیا ہوگا اس کو اللہ یعنی اپنی رحمت سے اس لیے کہ مرتد ہوگا اور جو آوے گا ہمارے پاس اوس میں سے قریب ہے کہ اگر دانا لکھا اللہ واسطے اس کے کشادگی اور خلاصی نفل کی

خبر فقہاء الخیرین والکلمۃ قالت عایشہ کان ابی یقسم الخیرین والعبد رداہ ابوداؤد اور روایت جو عائشہ سے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لے گئے تھیں پس بناوا سکود واسطے بیویوں کے اور لونڈیوں کے کہ حضرت عائشہ نے سے باب پہنچنے حضرت ابو بکر تقسیم کرتے واسطے اترادو غلام کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف پس معلوم ہوا کہ انکے مخصوص ساتھ عورتوں کے تھے ولکن حضرت نے تخصیص کی تھی نہ و عنہما مالک بن اوس بن الحدادیان قال ذکر عمر بن الخطاب یومما التقی فقال ما اتاح حق هذا التقی منکم وما احدا مننا یا حق یہ من اصحابی الا انک علی متانہ لانا من کتاب اللہ عن رجل و قسم رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الرجل یوقد مہ والرجل و بکلاء والرجل و عیالہ والرجل و حاجتہ رواہ ابوداؤد اور روایت جو مالک بن اوس بن حدادیان سے کہ ما ذکر کیا عمر بن خطاب نے ایک دن فی کا اور کہ انہیں میں لائق تر ساتھ اس فی کے تھے اور میں کوئی ہم میں سے لائق تر ساتھ اس فی کے کسی سے لیکن ہم اور ہر مرتبہ اپنے کے میں کتاب اللہ غرض ہے اور تقسیم کرنے پہنچنا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے پس شخص اور قدیم ہونا اسکا اور شخص اور شجاعت و شفت و سعی اوکی اور شخص اور عیال و کے اور شخص اور حاجت اوکی نقل کی یہ ابوداؤد نے ف نہیں میں لائق تر انہی بات حضرت عمر نے دفع تو ہم کے یہ قرانی کہ تو ہم جاتا تھا کہ وہ خلیفہ آنحضرت کے لائق تر ہوں اوکے جیساکہ آنحضرت تھے اوکی نفی کی کہ میں بھی حق اسکا نہیں ہوں بعد ازاں نفی کی حقیقت کی علی السہو کہ انہیں کوئی ہم میں سے لائق تر ساتھ اسکا ہے لیکن ہم اور ہر مرتبہ اپنے کے میں کہ بیان کیا گیا جو کتاب اللہ سے مانند قول اللہ تعالیٰ کے للفقراء المساکین میں آیتوں تک و قول اللہ تعالیٰ کے والیون من اللہ ما جریع الا انہم اتوا تہ یک غیر ہوا و آیتیں کہ دلالت کرتی ہیں اور تفاوت مراتب علیہ کے اور تقسیم کرنے پہنچنا صلی اللہ علیہ وسلم سے عطف کیا گیا جو کتاب اللہ پہنچتی تفاوت مراتب جو موافق تقسیم حضرت کے کہ رعایت کرتے تھے اصحاب بدر کی اور اصحاب بیت الرضوان کی اور اہل عیال و ایک اور فائدہ کے کہ جیسے تفصیل کیا او سکود ساتھ قول اپنے کے شخص اور قدیم ہونا الخ یعنی تقسیم کرنے فی کے میں لحاظ قدامت کا اور شجاعت کا اور شفت کا اور اہل و عیال ہونیکا اور حاجت کا جابجہ یہی امتیاز ہے جو شخص کو اوکے موافق او سکود بھیجے یح و عنہ قال قال عمر ابن الخطاب انما الصدقات للفقراء والمساکین حتی یبلغ علیہم حکیم فقال ہذا یلوکوا ثم قتلہ واغلو انما غنمکم من شئ فان یلوکوا ولا یلوکوا حتی یبلغوا ان السبیل ثم قال ہذا یلوکوا ثم قتلہ مما افاء اللہ علیہ من اهل القرۃ حتی یبلغ للفقراء والذین جاؤا من بعدہم ثم قال ہذا استوعبت المسلمین عامة فلان عشت فلیا بنی النبی وھو یمر وھو یرضیہا انہ یعرفونھا حبیبنا رواہ فی شرح السنۃ اور روایت جو مالک سے کہ کناز بھی حضرت عمر بن خطاب نے یہ آیت کہ بیچ بیان مصارف زکوٰۃ کے جو سوا اس کے نہیں کہ صدقہ یعنی زکوٰۃ واسطے فقیروں اور مسکینوں کے یہ بیکار کے کہ ہر بیچہ علم حکیم تک اور کما یہ یعنی زکوٰۃ واسطے اوں کو گو کہ یہ یعنی اوں انخاص کے کہ ذکر کیے گئے اس آیت میں ہر نرمی یہ آیت کہ بیچ بیان تقسیم غنائم کے جو جانو کہ تحقیق وہ چیز کہ غنیمت میں لی جوتے کہ پہنچتین واسطے اللہ کے جو باخچان حصہ اسکا اور واسطے رسول کے یہاں تک کہ پہنچے لفظ و ابن السبیل تک ہر کما کہ یہ یعنی مال خمس کا واسطے دوزی فقرے وغیرہ کے جو ہر نرمی یہ آیت کہ بیچ بیان مکرم فی کے جو جو چیز کہ وہی اللہ نے اپنے رسول کو مستیو غنیم سے یہاں تک کہ پہنچے اس آیت تک واسطے فقیروں کے اور اوں کو گو کہ کہ آئی اوکے پیچے ہر کما کہ اس آیت نے پورا کیا مسلمانوں کو سکوبوں اگر مذہ را میں پس البتہ پہنچے گا چوٹی کو اس حال میں کہ وہ ہر کما سر و معیر میں کہ نام جو ایک موضع کا حصہ اوکے اسوال فی سے یہ پسینہ لاوگی او میں پیشانی اوکی نقل کی یہ شرح السنۃ میں ف ایک نسخہ میں ہوں جو ثم قرأ والذین جاؤا پس تقدیر یہ ہوگی یہاں تک کہ پہنچے للفقراء و آیتوں تک کہ ہر نرمی آیت والذین جاؤا من بعدہم اور اس آیت نے پورا کیا الخ یعنی اس آیت میں سب مسلمانوں کو مذکور ہر خلاف پہلی دونوں آیتوں کے کہ ایک

خاص ہوا اہل ذکوہ کے لیے اور دوسری اہل غم کے لیے اور اس حضرت عمر کی یہ تہی کہ فی میں سچ سن نہ لکھ لے جیسے کہ غنیمت میں لکھتے ہیں و لیکن تم م
صالح مسلمانوں کے لیے ہوا اور مقرر کیا گیا ہوا ان کے لیے اور تفاوت درجہ کے جیسے کہ مذکور ہوا اکثر ائمہ اہل فتویٰ اسی طرف گئے ہیں سو اہل امام شافعی کے
جیسے گذرا اور رعایت تفاوت درجہ میں کا بھی مذہب حضرت عمر کا ہوا اور حضرت ابو بکر برابر ہی دیتے تھے رعایت کرتے تھے سبقت وغیرہ کی اور
فرماتے تھے کہ انہوں نے عمل کیا یہ خدا کے لیے اجر اور نیکو افتخار ہے اور ساتھ تفصیل کے اسوالمین میں دخل نہیں اور حضرت عمر زیادہ دیتے تھے حضرت عائشہ کو
پسندت حضرت اور اسامہ بن زید کو پسندت ابن عمر کے اور حمیر نام ایک شہر کا یہ زمین سے اور سر و نام ایک موضع کا یہ تعلقات حمیر اور مال
ملکہ کا یہ یہ کہ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ اگر زندہ رہا میں اور شہر کثرت سے ہوے اور مال فی بہت لاتے گئے تو مسلمان نہ کہو اس میں سے بہو چھوگا اگر چہ
دیکھو شہر دن اور موضع میں رہتے ہو گئے اور سنت اوکو حاصل کرین کی ہوگی ع ع وَعَنْهُ قَالَ كَانَ فِيمَا انْخَبَأَ بِهِ عَمْرُو
ان قَالَ كَانَتْ لِي سَوَّلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ صَفَا ابْنُ النَّضِيرِ وَخَيْبَرُ وَفَدَكَ فَاَتَانَا ابْنُ النَّضِيرِ فَكَانَتْ
حُبْسًا لِنَوَاسِيهِ وَامَّا فَدَكَ فَكَانَتْ حُبْسًا لَابْنَاءِ السَّبِيلِ وَامَّا خَيْبَرُ فَجَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ
اَحْزَامٍ خَزْنٍ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَخَزْنٌ نَفَقَةٍ لِهَيْلِهِ فَاُخْضِلَ عَنْ نَفَقَةِ اَهْلِهِ جَعَلَهُ بَيْنَ فُقَلِّ الْمُهَاجِرِينَ رَوَاكُ ابْنُ اَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہوا اس کے کہ اسے سچ اوس چیز کے کہ حجت بکری ساتھ اس کے حضرت عمر نے یہ کہ اسے حضرت عمر نے تین سفایا بنو انصاریہ
اور نیز اور مذک پس بنو انصاریہ یعنی مال کہ حاصل ہوتا تھا او کی زمین تمام جو بنو انصاریہ مقرر واسطے حاجات حضرت یعنی واسطے ضیافت ممانوں کے اور
تہیاء و سواری مجاہدوں کے وغیرہ مال اور حاصل مذک تمام جو بنو انصاریہ مقرر واسطے مسافروں کے مال اپنے پاس کئے تھے اگرچہ وطن میں مال ہوا اور نیز یہ کہ اسے اس کو
حضرت تین حصے دے دیے دیان مسلمانوں کے او ایک حصہ واسطے خرچ اہل عیال اپنے کے پس جو کہ بہت بچہ اہل عیال ان کے سے گردانے اس کو در میان فقرا
مہاجرین کفیل کی یا ابو داؤد کف حجت پوری یعنی جب حضرت عباس اور حضرت علی جگہ تھے ہوئے تھے حضرت عمر کے پاس و در مقدمہ مذک کے تو حضرت
عمر نے دلیل پوری ساتھ اس کے کہ اسے حضرت عمر نے انہ او تہیاء و سواری مجاہدوں کے پس اس کا کیا کسی نہ او بنو بعد از ان حضرت عمر نے اون دو صحابیوں کو و مذک یعنی او کو
مال کیا کہ بطور حضرت صرف کہ تین دیان اس کو اور سفایا جس صفی کی جو سفید و کو کہتے ہیں کہ چھانٹے امام اپنے لیے غنیمت میں کوئی چیز تہیاء بنو انصاریہ کے
اور یہ بات خاص حضرت ہی کے لیے ہوا کہ اس کے ساتھ اور بھی کچھ لین جو حاجت میں لوٹدی یا قلام یا تروار یا گھوڑا وغیرہ مذک اور یہ بعد حضرت کے
او کسی امام کے لیے درست نہیں اور بنو انصاریہ یعنی زمین او کی کہ بعد بلا وطن کئے اس کے لائے گی اور مذک نام ایک قریہ کا یہ قریات غیر ہے
اور ہی حضرت کے لیے آدمی زمین او کی کہ صلح کی اہل اس کے سے آدمی زمین او کی کہ پس وہ بھی خاص حضرت کے لیے تھا اور نیز یہ کہ اس کو اور بطرح مذکور کے
اس لیے تقسیم کیا کہ غیر کے کاؤن بہت تھے جسے بغیر فتح کے گئے تھے اور نیز یہ حضرت غم غم لیے تھے اور جسے صلح فتح کے گئے تھے بغیر قتال کے وہ فی تھے
خاص حضرت کے لیے تقسیم کئے تھے اس کو جو ان مناسب ملے تھے اپنے حوائج میں اور اپنے اہل برادر مصالح مسلمین پر پس تقضی ہوئی قسمت و برابر ہی
اس کو کہ ہوا تمام اس کا در میان حضرت اور لشکر مسلمین تین حصے ع الفصل الثالث فصل فی عمن المَعْدُو قَالَ ابْنُ عُمَرَ
بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَضِيَ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهُ فَدَكَ فَكَانَ
يُفْقِنُ فِيهَا دَبْعُو مِنْهَا عَلَى صَفِيرِ بَنِي هَاشِمٍ دَبْعُو مِنْهَا اَيُّهُمْ وَانْ فَاطِمَةُ سَأَلَتْهُ اَنْ يَجْعَلَ لَهَا فَا فِي فَدَكَ فَكَانَتْ
كَذَاكَ فِي حَيَوَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ فَلَمَّا اَنَّ وَلِيَّ ابْنِ عُمَرَ عَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَيَوَتِهِ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ فَلَمَّا اَنَّ وَلِيَّ عُمَرَ عَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ

اور میں آنحضرت اور میں ذرنا میوان کا اگر ترک کروں کسی چیز کو ام آنحضرت سے میل کرونگا حق سے پس صدقہ اوں کا کہ مدینہ میں تھا پھر کیا اوں کو عمر نے علیؑ اور عباسؑ کو
 اور نیزہ اور قدح حضرت عمرؓ نے اپنے پاس رکھا اوں کا یہ صدقہ رسول خدا کا جو تھے یہ واسطے حقوق حضرت کے کپڑے تھے اور سپر کیا اوں کو اوں کو کہ والی امر تھا پس وہ
 اب تک سی حال پر میں اور اور روایت میں حضرت ابو بکرؓ کے جواب میں آیا ہے کہ بعد نقل کرنے حدیث لا نورث ما ترکنا صدقہ کے فرمایا یہ مال سیکھو تہ میں ہے پس جب مر گیا
 تو اوں کے ماتہ میں ہو گا کہ ولی ام ہو بعد سیر اور ما ندا وٹے اور بہت سی روایتیں آئیں میں صلی ستہ میں طرق متعدد ہیں اور یہاں ظاہر ہوتا ہے کہ حدیث لا نورث
 ما ترکنا صدقہ اور ہونا اسوالات آنحضرت کا مشترک در میان مسلمانوں کے اور مصالح اوں کے کے اور تو بغیر ام اوں کے کا ساتھ والی کے تنفی علیہ ہے در میان صحابہ کے
 حتی کہ حضرت علیؑ اور حضرت عباسؑ کو مخصوص ساتھ ابو بکرؓ کے نہیں رضی اللہ عنہم اجمعین لیکن اشکال بیان یہ وارد ہوتا ہے کہ اگر دینا اس اموال کا علیؑ
 اور عباسؑ کو صواب تھا تو کیوں نہ یا حضرت عمرؓ نے اوں کو پہلی بار اور اگر صواب نہ تھا تو کیوں دیا آخر کو جواب یہ کہ نہ یا پہلے اس طرح کہ طلب کرتے تھے وہ
 یعنی مالک کر دینا اور دیا آخر کو بروجہ تصرف و تولیۃ کے عیسیکہ آنحضرت تصرف کرتے تھے کہما خطابی نے کہ یہ تفسیر شکل ہے اسلئے کہ علیؑ اور عباسؑ نے
 جب لیا یہ صدقہ حضرت عمرؓ نے شرط مذکور پر اور انہو کے اعتراف بھی کیا کہ آنحضرت کی میراث نہیں اور بزرگوں مہاجرین کے نے اوں کی گواہی دی ہے
 کیوں خصوصیت کی وجہ اوں کی یہ ہے کہ شرکت تولیۃ میں انہو شرانقی آئی اور طلب کی قسمت تاہر کوئی اپنے حصہ میں مستقل ہوتا ہے تیر وقت کہ جس تفسیر کی
 حضرت عمرؓ نے مانہ جاری ہوا وہ سپر نام ملک کا اسلئے کہ قسمت الماک میں ہوتی ہے اور ساتھ دراز ہونے زمانے کے گمان ہوتا ہے ملک کا کہ اقلو اور شکل تر
 اوں کے تفسیر فاطمہؓ نے کہا ہے اسلئے کہ اگر کہیں ہم کہ حضرت فاطمہؓ جا لہ جنین ساتھ اس سنت کے تو بعید ہے اور اگر کہیں کہ شاید اتفاق نہ پڑا ہو اوں کو اس وقت کہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تولیۃ اشکال آتا ہے کہ بعد سے حدیث کے ابو بکرؓ سے اور گواہی دینے صحابہ کے ساتھ اس کے کیوں نہ قبول کی اور غصہ ہو میں اور اگر غصہ
 پہلے سے حدیث کے سے تھا تو کیوں باز آئیں غصہ سے حتی کہ اتنا طول کھینچا اور ناز زندگی مہاجرت کی ابو بکرؓ سے جواب اسکا کہ مانی نے بیچ شرع بخاری کے
 یہ لکھا ہے کہ انہو غصہ فاطمہؓ کا ایک امر تھا کہ حامل ہوا بے شک بشریک اور جاتا رہا بعد اس کے اور مہاجر ان انقباض اور کوفت طبیعت ہلاکت نہ ہجران
 محرم یعنی ترک سلام اور ما ندا اس کے کے انتہی اور یعنی روایات میں آیا ہے کہ جب واقع ہوا اور میان ابو بکرؓ اور فاطمہؓ کے جو کچھ کہ واقع ہوا تو گئے ابو بکرؓ فاطمہؓ
 کے پاس اور کھڑے ہوئے اوں کے دروازے پر گرمی آفتاب میں اور غر خواہی کی اونے اور کما کہ قسم خدا کی قسم اب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
 محبوب تر ہو نہ دیکھ سیر قرابت اپنی سے لیکن میں کیا کروں کہ سنا ہے میں نے اس حدیث کو پھر غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحابہ گواہ ہیں اس پر
 پر رضی ہو میں فاطمہؓ اور نقل کیے جاتے ہیں اس قضیہ میں اقوال اہل ابطال کہ نہیں اعتماد اوں پر واللہ اعلم بحقیقۃ الحال یہ تقریر ترجمہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ
 کے لکھی گئی ہے بطور اختصار کہ جسکو مفصل دیکھنا منظور ہو اس مقام کا ترجمہ مذکور میں دیکھے واللہ العالی والموفق **کتاب الصیۃ**
والذی بکلمہ باب بیچ بیان شکار اور جانورن ذبح کیے گئے کے ف شکار کرنا حلال ہے غیر حرم میں واسطے غیر محرم کے اور شکار کے
 سباح ہونے پر وارد ہوئی ہے کتاب وسنت اور منعقد ہوا ہے اس پر اجماع است اور بیچ رسالہ ابن ابی حنیفہ کہ امام مالکؒ نے سب میں لکھا ہے کہ مکروہ ہے
 شکار کرنا سو لوں کے لیے اور یہ قصہ دو لوں کے سباح ہے اور ثابت نہیں ہوا ہے کہ حضرت نے بذات شریعت خود کیا ہو لیکن لغت پر اوں کی کی ہے ع ح
الاصول فصل سہم عن عدی بن حاتم قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ ارسلت
 کلک فاذا کما سم اللہ فان اسک علیک فاذا رکعہ حیثا فاذا رکعہ وان اذ رکعہ قد قتل وکما اکل منہ فکلہ وان
 اکل فلا کما اکل فانما امسک علی نفسہ فان رجذت مع کلک کلبا غیرہ وقد قتل فلا کما اکل فانک لا تدری
 انہما قتل واذا اصیت بسہمک فاذا کما سم اللہ فان غاب عنک یوما فک تجل فیہ الا ان سہمک فکل ان شئت

کثیر کرے ایک تھارہ چھری باجی کو اور آرام کو جانور مذبح کو قتل کی یہ حکم آرام سے انھیں چھوڑا و اسکو تمام جاوے اور سرد ہو جاوے
 اور کاجلہ اور یہ بیان ہوا احسان کر نکاح و بیچ میں کہ یہ چھری جلدی ذبح کرے اور بعد ذبح کے نمٹا ہو جاوے کما ہی علماء ہمارے نے کہ مکر وہ ہر
 پرست کیونچا جانور کاجلہ نمٹنے ہوئی اور سبب ہو کہ نہ تیز کرے چھری ساتھ ذبح کے اور نہ ذبح کرے ایک کو سامنے دوسرے کے اور بانوں
 کسینچا نہ لیمبا و بیچ کی جگہ اسکو کہارا وہ اسکو ذبح کا کرتا ہوا و عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یحییٰ ان تصدیر جیمہ او غدرھا للقتل متفق علیہ اور روایت ہوا ابن عمر سے کہ کما سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
 نہ فرماتے اس کے نشانہ شہر لیا جاوے یا یہ یا غیر اسکا واسطے قتل کے قتل کی یہ بخاری اور سلم نے ف جیسکہ بیان چورنگ کاٹنے میں بڑی
 وغیرہ کی کسی جانور جیتے بر تیر وغیرہ سے نشانہ لگاتے ہیں اس سے منع فرمایا یہ معنی ہیں کہ منع فرمایا اس کے نہ کیا جاوے جانور بغیر ذابانی کے
 یہاں تک کہ مر جاوے و عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکن من اتخذ شینا فینہ الشر ثم غصضا متفق علیہ
 اور روایت ہوا ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اس شخص کو کہ شہر کو نشانہ اوچیز کو کہ اوہ میں روح ہو قتل کی یہ بخاری اور
 سلم و عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یخدن واشینا فینہ الشر ثم غصضا واکہ مسلم اور روایت ہوا
 ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بکرو نشانہ اوچیز کو کہ اوہ میں روح ہو قتل کی یہ سلم نے ف یہی تحریم کے لیے ہی
 بموجب قول حضرت لعن اللہ من فعل ہذا اور اس میں ذاب و میا حیوان کا اور ضائع کرنا مال کا ہوا و عن جابر قال غصی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم عن الشرب فی الوجہ و عن الوسم فی الوجہ واکہ مسلم اور روایت ہوا جابر سے کہ کما منع فرمایا نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم نے شہر پر نبی آدمی کے یا جانور کے شہر پر یا بچہ یا کڑا وغیرہ نہ مارے اور منع فرمایا داغ دیتے شہر پر قتل کی یہ سلم نے
 و عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم من علیک حمار و قد وسم فی وجہہ قال لعن اللہ الذی وسمہ واکہ مسلم اور روایت ہوا
 جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گدرا ایک گدما اس حال میں کہ تحقیق داغ دیا گیا تھا اس کے شہر پر فرمایا لعنت کرے اللہ اس شخص کو کہ گدما
 ہوا اسکو قتل کی یہ سلم ف اگر کما جاوے لعنت کی حضرت نے داغ دینے والی کو مال انکے منع کیا کیا ہی لعنت کرنے مسلمان کیسے جواب یہ کہ احتمال ہے
 کہ داغنے والا مسلمان ہو یا موہل نفاق سے اور احتمال ہے یہ کہ وہ عاقل ہو یا اخبار بالغیب ہو کہ وہ مستحق اکھا ہو اور جانا پناہ کہ وہ عاقل ہو یا مستحق
 بالاجماع خواہ آدمی ہو خواہ اور حیوانات لیکن جانور زکوۃ و جزیہ کو داغنا سوا شہر کے بعض اشیاء مستحب کما ہوا جابر نے جو غیر انکے کے لیے اور مقصود
 تمیز و تعین ہوا آدمی کے داغنے میں اخبار و اثنا قولہ انہا محلفات آئے ہیں بعض اقوال الت کرتے ہیں امیر کہ اچھا نہیں اور بعضے اور ہیں کہ
 او بعضے اور ہیں کہ اس میں دلالت ہے کہ انہا انصرہ زبجیا ایک بیب کہ ابن بن لعین پاس پس قصہ کی اوست اور داغ
 اور جب نہ نبی ہو سعد بن معاذ اذن دیا آنحضرت زکوۃ دینا کا اور جب درم ہوا داغ دیا اور داغ مار لیا اور سعد بن ابی زرارہ کو
 اور لکھا ہو علماء کہ نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر رات در حقیقت کہ وہ اسکا اور ضرورت ہو یا نہ ہو کذا کہ فی سفر السعاده اور لکھا ہو
 علماء کہ داغ اسباب ہستہ ہو کہ کرنا اسکا قادت اصل یہ بخانات او بلا بٹ کہ ابابہ لکھتے ہیں اور انظرن غالب بیان سہی حاصل ہو چکا
 اور مختاریہ ہو کہ مکر وہ تحریمی ہو کہ وقت حصول طہر نہ اسے ساتھ بلکہ اس کے گدے کو منحصر ہو علاج نہ ہوتا کہ انہا
 سبب ہو کہ عرب اعتقاد رکھتے تھے کہ یہ انہا پر تھا اس میں کسی پر و انہا کے نہ پرین اور باقی کہ انہا کے نہ پرین اور باقی کہ انہا کے نہ پرین
 و عن انس قال غدت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واکہ مسلم اور روایت ہوا انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

[illegible][illegible]

خیر کے سے پس کہا یہ کھانا ایسا کہ پرندہ یا اونٹنی چرندہ پھر تیرت مارا جاوے۔ پوچھے گئے ابو حاصم معنون خلیفہ کے سے پس کہا بھریے یا اور کسی
 درندہ نے پکڑ لیا موسیٰ جانور کو اور پاوے اسکو کوئی پس جھین لےوے اس سے اس جانور کو پھر مرد جاوے اس کے باطن میں پہلے ذبح کرنے اسکے سے
 نقل کی یہ ترمذی نے وعن ابن عباس ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفی عن شریطۃ الشیطان زادہ بن
 فرما الذبیحۃ یقطع منها الجذء ولا تغری الا وداجم ثم تترك حتى تموت ثم روا ابو داود وک اور روایت ابن عباس ابی ہریرۃ
 یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا شریطۃ شیطان سے زیادہ کیا ابن عباس نے بیان اسکا کہ وہ یہ کہ جانور دو رو کیا جاوے اس سے چمڑا اور وہ
 کاٹی جاوے رگین گردنی پھر چھوڑ دیا جاوے یہاں تک کہ مرد جاوے نقل کی یہ ابو داود نے فہل جاہلیت کا تھے تھے خور اسکا پوت
 جانور کے حلق کا اور چھوڑ دیتے تھے اسکو یہاں تک کہ وہ مرد جاوے تا اور اسکو شریطہ اس سے بیک کہ اسکا شریطہ معنی اشترانے کے ہر ماخوذ ہر
 شرط حجام سے یا شرط معنی علامت کے ہر اور اسکو اضافت طرف شیطان اسلئے کی کہ وہ باعث اس عمل پر اور راضی ساتھ اسکے ہر ذبح
 وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ذکوة الجحین ذکوة امہ ورواہ ابو داود والدارقونی ورواہ
 الترمذی عن ابی سعید اور روایت جابر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذبح کرنا بچہ کا کہ مان کے پیٹ میں ہر
 ذبح کرنا مان اسکی کا ہر نقل کی یہ ابو داود اور دارمی نے اور نقل کی ترمذی ابی سعید سے یعنی ذبح ہوتا مان کا کافی ہر واسطے حلال
 ہونے پیٹ کے بچہ کے پس اگر بکری ذبح کی گئی اور اسکے پیٹ میں بچہ مر گیا حلال ہر کھانا اسکا تینوں اماموں کا یہی مذہب ہر لیکن امام شافعی
 کے نزدیک حلال ہر خواہ بال نکلے ہون یا نہیں اور امام مالک کے نزدیک اگر تمام ہو خلعت اسکی اور نکلے ہون بال اسکی اور امام ابوحنیفہ
 نزدیک حلال نہیں ہر کھانا اسکا مگر یہ کہ نکلے زندہ اور ذبح کیا جاوے اور قول زفر اور حسن بن زید کا بھی یہی ہر روایت کی یہ کہ آنحضرت
 فرمایا ہر کہ جب گریزے شکار یا نہیں کھانا یا ہے اسکو باحتمال اسکے کہ شاید پاسے مر ہو پس ام کیا کھانیا کو وقت ذبح تک کے ہر نکلے جان کے
 اور یہ ہر ہر اس بچہ میں معلوم نہیں کہ وہ سب کچ کرنے مان کے مر ہی یا دم کھٹ کر اور اگر بچہ زندہ نکلے دلجب ہر ذبح کرنا اسکا بالاتفاق ذبح
 اس حدیث کے کلام ہر نزدیک امام صاحب اللہ علم فرج وعن ابی سعید الخدری قال قلنا یا رسول اللہ نکلنا الذبائح وندبح
 البقرۃ والشاة فجدد فی بطننا الجحین انقلیدہ ام ناکلہ قال کلوا ان شئتم فان ذکوة ذکوة امہ ورواہ ابو داود ورواہ
 ما جہ اور روایت ابی سعید خدری کے کہ کہا ہے یا رسول اللہ نہ کرتے ہیں ہم اونٹنی کو اور ذبح کرتے ہیں ہم گائیں اور بکری پس جاتے
 ہیں ہم اسکے پیٹ میں بچہ لینے مردہ کیا پسینک میں اسکو یا کھادیں اسکو فرمایا کھاو اسکو گھاس پس تحقیق کرنا اسکا کھانا اسکو کا ہر نقل کی
 یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے وخریزہ مارنا اونٹ کے سینہ میں اور یہ سنت ہر دن میں اگرچہ ذبح بھی جائز ہر اور ذبح کا نکلے کی گونا
 یہ بکری وغیرہ میں سنت ہر ذبح وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل
 عصفورا فاقطعہا بغير حقہ اسالہ اللہ عن قتلہ یقول یا رسول اللہ ما حقہا قال ان یدبھا فاقطعہا ولا یقطع
 ماسھا فیرمی بها مرواہ احمد والنسائی والدارقونی اور روایت ہر عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے یہ کہ نیمبر خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قتل کرے چڑیا کو پس اس چیز کو کہ زیادہ ہو اس بڑی ہو میں یا چھوٹو ہو میں بغیر حق اسکے کے کہ وہ متفق ہوتا کہ
 ساتھ کھانے اسکے سوال کر گیا اس اللہ قتل اسکے سے یعنی عتاب و عذاب کر گیا اس پر دن قیامت کے کہا لیا یا رسول اللہ اور
 کیا ہر حق اسکا فرمایا یہ کہ ذبح کرے اسکو لینے نہ مارے اسکو اور طرح اور کھاو اسکو اور نہ کائے سر اسکا اور پسینک و اسکو نقل کی یہ

یہ حدیث صحیح ہے
 کہ اگر بچہ مر گیا
 تو ذبح کرنا حلال ہے
 اگر بچہ زندہ ہو
 تو ذبح کرنا حلال ہے

مذکور ہیں کہ کیا حضرت نے کھائی ہیں اور کیا کبابین کھائی اور احکام و آداب کھانے کے اور پینے کے مذکور ہیں **۴۰ الفصل الاول** فصل ہیں
 عن عمر بن ابی سلمة قال كنت غلاما في حجر رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت يدي تطيش في الصحفة فقال لي
 رسول الله صلى الله عليه وسلم سم الله وكل بيمينك وكل مما يليك متفق عليه روايت جو عمر بن ابی سلمہ
 کہ کما تخمین اور کابچ پرورش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھا ہاتھ میل جوالی کرتا پینے کی یعنی کبھی ہفتھ سے عادت اور کابچ اتنے پانی میں ہر
 ڈالتا تھا پس فرمایا پیو خدا صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ کہ اور کھا ساتھ دائیں ہاتھ اپنے کے اور کھا اس بائیں کے کہ متھس پر سے جو لیجئے اپنے آگے سے کھا
 نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف گئے ہیں جو ہر صراط اسکے کہ تینوں امر اس حدیث میں استنباط کیے ہیں اور اسی طرح حکم کرنے کا آخر کھانے میں استنباط
 کے لیے ہے اور بعضوں نے کہا کہ امرائین ہاتھ سے کھانے کا وجہ ہے جو اور جو سور کے نزدیک یہ بھی ہو کہ اگر کسی آدمی کھانے میں متھیں تو بسم اللہ کہیں اور
 بعض علماء کے نزدیک کہ امام شافعی بھی اس میں ہیں بسم اللہ ایک کی ہمت کو کافی ہو اور بسم اللہ کسی وقت پینے پانی اور دوا وغیرہ کھانے بسم اللہ کہنے
 کے ہر وقت شرع کھانے کے **۴۱ ع ۱** عن حذيفة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشيطان ليس خيلا
 استطاع ان لا يدرك اسم الله عليه رواه مسلم اور رایت ہر ضایفہ سے کہ کافرا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان حلال جاتا ہے
 کھانے تو بیبا اسکے کہ نہ نام لیا جادو سے اللہ کو اس پر نقل کی یہ مسلم نے ف حلال جاتا ہے الخ یعنی قادر ہوتا ہے اس کے کھانے پر بھولنا ظاہر ہے اور بعضوں نے یہ
 تاویل کی ہے کہ برکت بجا ہو کھانے کی گوہر شیطان کھا گیا اس کو اور یا بہ مراد ہو کہ مرت کرنا ہی سکوا اللہ تعالیٰ کی خیر مرضی کی جگہ پر **۴۲ ع ۱** عن
 جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل الرجل بيته فذكر الله عنده فحوله وعنده طعامه قال
 الشيطان لا مبيت لكم ولا مشارة اذا دخلتم بيوتكم ان الله يند رحوه قال الشيطان اذركم المبيت واذ
 لم يذكروا الله عند طعامه قال اذركم المبيت والعشاء واه مسكهم اور رایت ہر باہر سے کہ کافرا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نے جوقت کو داخل ہو مراد اپنے گھر میں بیٹھے رہنے کی جگہ پس یاد کرے اللہ کو وقت داخل ہونے اپنے کے اور وقت کھانا کھانے اپنے کے کتا و شیطان
 یعنی اپنے تابعداروں سے عین جگہ اس گھر میں ٹھکوا اور نہ کھانا اور جوقت کو داخل ہو یعنی مرد گھر میں پس یاد کرے اللہ کو وقت داخل ہونے گھر کے کتا و
 شیطان یعنی اپنے تابعداروں سے پانی تنہ جگہ اور جب یہ یاد کرے مرد اللہ کو وقت کھانے اپنے کے کتا و شیطان پانی تنہ جگہ اور کھانا نقل کی یہ مسلم نے **۴۳ ع ۱** عن
 ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اكل احدكم فليأكل بيمينه واذا شرب فليشرب بيمينه رواه مسلم
 اور رایت جو ابن عمر سے کہ کافرا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جوقت کہ کھا وے ایک ہاتھ پس بائیں کے کھا وے ساتھ دائیں ہاتھ اپنے کے
 اور جوقت کہ پیوے پس بائیں کے پیوے ساتھ دائیں ہاتھ اپنے کے یعنی بائیں پانی وغیرہ کا دائیں ہاتھ سے پکڑے نقل کی یہ مسلم نے ف ظاہر امر میں
 وجوب کے لیے ہے جو جیسے کہ گئے ہیں طرف اسکے بعض علماء اور مؤرخ اس کی حدیث صحیح مسلم کی کہ آنحضرت نے دیکھا ایک شخص کو کھانے بائیں ہاتھ سے پس
 فرمایا کہ کھا اپنے دائیں ہاتھ سے کھا نے کہ نہیں طاقت رکھتا میں فرمایا پس طاقت کیسے تو پس اس کا دھماکا دھماکا طرف سے اپنے کے بعد اسکے اور طہرائی نے
 روایت کی ہے کہ آنحضرت نے دیکھا سببہ سلمیہ کو کھانے بائیں ہاتھ سے پس بدو علی حضرت نے اس پر پس ہو نچا اس کو طہمون پس مرگئی وہ اور جو ہر سہ
 حل کیا جو اس کو درجہ سببہ **۴۴ ع ۱** عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ياكلن احدكم بشماله ولا يشرب به الا
 فان الشيطان ياكل بشماله ويشرب به رواه مسلم اور رایت جو ابن عمر سے کہ کافرا یا پیو خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھا وے ایک ہاتھ
 ساتھ بائیں ہاتھ اپنے کے اور نہ پیوے ساتھ بائیں ہاتھ اپنے کے سببہ کہ شیطان کھانا جو ساتھ بائیں ہاتھ اپنے کے اور پیو ہا جو ساتھ بائیں ہاتھ اپنے کے نقل کی یہ مسلم نے

فکما تورثتی نے کہ منی بہ ہرن کہ شیطان برا گنہگار بنا ہے، دستوں کو اس کام پر اور کما جیسی نے کہ حدیث محمول ہو ظاہر ہے پر اور حسن بن سنان
روایت کی جو اپنے مسند میں ساتھ سند حسن کے ابو ہریرہ سے کہ جب کھاوے ایک تمھارا تو چاہیے کہ کھاوے اپنے دائیں ہاتھ سے اور چپے دائیں ہاتھ سے اور
بیسے دائیں ہاتھ سے اور ویسے دائیں ہاتھ سے ایسے کہ شیطان کھانا جو بائیں ہاتھ سے اور چپا ہو بائیں ہاتھ سے اور دینا ہو بائیں ہاتھ سے اور دینا ہو بائیں ہاتھ سے
مَالِکٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِلَيْثِهِ أَصَابِعَهُ وَيَلْعَقُ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يَمْسَحَ بِهَا رَدَاكَ مُسْلِمٌ اور روایت ہے
کعب بن مالک سے کہ کھاتے پیہر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے ساتھ تین انگلیوں کے ہنہی ساتھ گونگے اور اٹھلی شہادت اور بیچ کی انگلی کے اور چاتے تھے ہاتھ اپنے
بعد فارغ ہونے کے کھانے سے پہلے پونچے سے ہنہی ساتھ دوال و فوہر کے نقل کی یہ سلم نے فکما تورثی نے کہ تین انگلیوں سے کھانا سنت جو پس ملاوے ساتھ اٹھے جو ہنہی اور
پانچویں کو مگر واسطے ضرورت کے اور ساتھ اپنا ہنہی انگلیاں اور پہلے بیچ کی انگلی کو پونچے پھر اسکے پاس کی انگلی کو پھر انگلی کو اور طہرائی کے روایت کیا جو عام ہنہی سے
اس طرح کہ تھے حضرت کھاتے ساتھ تین انگلیوں کے اور استقامت کرتے ساتھ جو ہنہی انگلی کے اور بیچ حدیث مرسل کے جو کہ اخذت صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے تھے ساتھ
پانچ انگلیوں کے اور شاید کہ یہ محمول ہو چلی خبر کے کھانے پر یا کہ کبھی پس ملے کھاتے ہون بیان ہوا کہ ہے اور اکثر اوقات عادت تین ہی انگلیوں سے کھانے کی تھی
اور بعضی روایت میں بعد غلط سہما کے غلط لکھی کا بھی آیا جو دریک ہی ہادہ کیا جو تم لکھا یعنی ہاتھ پاتے پھر دھوئے اسکو دعوت و عن جابر آت
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا يَلْعَقُ الْأَصَابِعَ وَالْعَصْفَةَ وَقَالَ أَنْتُمْ لَا تَدْرُونَ فِي آيَةِ الْبُرْكَهَ رَدَاكَ مُسْلِمٌ اور روایت ہے
جابر سے یہ کہ پیہر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ چاتے انگلیوں کے اور کابی کے اور فرمایا کہ تحقیق تم نہیں جانتے کہ بیچ کس انگلی بانو لے کے جو
برکت نقل کی یہ سلم نے ف حوت و او و الصنفۃ میں مطلق جس کے ہے جو پس کابی و فوہر پہ چلی جاوے پھر انگلی اور غلط آید ساتھ تانیت کے جو
اور مزید اسکا لکھا آیا جو اور بعضی نسخوں میں یہ ساتھ و ضمیر کے جو یعنی بیچ کس کھانے کے برکت جو آس کھانے میں کہ کھایا جو اس میں کہ ہا ہو اور موثر ہو اسکی
حدیث آئندہ فائدہ دینی فی اہی طعام کون البرکۃ اور یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ سنت چائنا انگلیوں کا جو اور آٹھانا اس خبر کا کہ انگلیوں میں نہ
داخل کرنا انگلیوں کا تھمنہ میں بلانہ دعوت و عن ابن عباس أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلْتَ أَحَدًا لَمْ يَكُنْ يَلْعَقُ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَ الْأُصْبُعَ فَالْيَدُ مَسْحُورَةٌ
حَتَّى يَلْعَقَ الْأُصْبُعَ فَالْيَدُ مَسْحُورَةٌ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ پیہر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو فوہر کہ کھاوے ایک تمھارا پس
نہ پونچے ہاتھ اپنا یعنی کسی خبر سے یہاں تک کہ چات لے انگلیاں ہاتھ کی یا چوٹاوے انکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف چوٹاوے یعنی کسوا سے
ان لوگوں میں سے کہ گھن آوے انکو اندیسی اور لونڈی اور لڑکوں اور خادم کے ایسے کہ انکو لذت حاصل ہوتی ہو اس سے اور انھیں کے حکم میں
ٹاگر میں اور وہ لوگ کہ بزرگ ماہرین اسکو دعوت و عن جابر قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَلْعَقُ يَدَكَ حَتَّى يَلْعَقَ الْأُصْبُعَ
أَحَدًا لَمْ يَكُنْ يَلْعَقُ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَ الْأُصْبُعَ فَإِذَا سَقَطَتْ مِنْ أَحَدِكُمُ اللَّفْظَةُ فَلْيَبِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ
أَذَى ثُمَّ لِيَاكُلْهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ فَإِذَا خَفَرَ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْعُهَا فِي أَيِّ طَعَامِهِ يَكُونُ الْبُرْكَهَ
رَدَاكَ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کھانا میں نے پیہر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فراتے تھے یہ کہ شیطان حاضر ہوتا ہو ایک تمھارے کے پاس
نزدیک خبر کے کسواں اسکے سے یہاں تک کہ حاضر ہوتا ہو نزدیک طعام اسکے کے پس چوٹ کرے ایک تمھارے سے لغتہ پس چاہیے کہ دور کرے اس خبر کو کہ
لکی جو اس لغتہ کو مٹا دے پھر چاہیے کہ کھاوے اسکو اور نہ چھوڑے اسکو واسطے شیطان کے پھر جبکہ فارغ ہو کھانے سے پس چاہیے کہ چات لے انگلیاں
اپنی پس تحقیق وہ نہیں جانتا کہ بیچ کون سے طعام اسکے کے ہی برکت نقل کی یہ سلم نے ف دور کرے الخ اور اگر سخت پر پڑے نو دھو ڈالے اسکو اگر
مکن ہو والا کھلاوے اسکو کئے فی وغیرہ کو اور چھوڑنا اسکا شیطان کے لیے یا تو محمول ہو حقیقت پر کہ وہ کھانا جو یا کنا یہی مصالح کرنے لغتہ کے سے اور

حقیر جاننے آئے۔ اور تعلق ہونے سے ساتھ اخلاق شکہوں کے کہ اس کے آئنا کر کھانے کو تنگ جانتے ہیں اور یہ مال شیطان میں اور پھر وہ
 تاکید دفع کبر اور مال کے توافیق کے فرمایا پھر جبکہ فارغ ہوا رخ و عین ابی جحیفہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا اسئل
 منکم اداء البخاری اور روایت ابی جحیفہ سے کہ کما فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کہا میں نے کیا لگا کر نفل کی بخاری نے ف کما
 سفر السعادت کے صنف نے کہ لکھ کر نابین فہم پر کیا کہ ہم پر لوز میں پر کے دوسرے پر چار زلوٹ بیٹھے اور ہر سے یہ کہ ایک ہاتھ زمین پر بیٹھے اور دوسرے
 ہاتھ سے کھانا کھا دے اور یہ تینوں فہم میں منعمی اور بعضوں نے چوتھی قسم یہ بیان کی کہ لکھ کر بادیار یا انڈا کے سے بیٹھے لگا کر بیٹھے اور سنت یہ ہر
 کھانے میں کہ جھک کر اور متوجہ ہو کہ طرت کھانے کے بیٹھے اور تفسیر کیا ہر اکثر ان کے لکھ کر کے کو ساتھ جھک کر بیٹھنے کے ایک جانب کو دو جانبوں میں سے
 ایسے کہ اسطرح کھانا خضر کرنا ہر کہ کھانا گولہ فیوم میں سہولت سے نہیں ہو چتا اور گوارا نہیں ہوتا اور یہ طریقی نے کتاب علی الدیوم واللیلہ میں لکھا کہ
 نہ کھا دے نہ لکھ کر اور نہ منعمی بل پر کر اور نہ کھانا ہو کہ لکھ بیٹھے دو زانو بالصورت افعا طینی ہو شریک کر اور دونوں کو کھڑے کر کر بیٹھے کتا بیٹھا ہر یا
 دونوں ہاتھ پر بیٹھے یعنی اگر وہ پادشاهان مال کو کھائے اور بیٹھے بائیں زانو پر رخ و عین قتادہ عن انس قال ما اکل النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم علی خوان ولا فی سکو جہ ولا خبز لہ مرقی قبل لقنادہ علی ما یا لکون قال علی السقور رواہ البخاری اور روایت ہر
 قتادہ سے کہ نفل کی انس سے کہ لکھا نہیں کہا یا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوان پر اور نہ نشتری میں اور نہ پکا لگی حضرت کے لیے چائی کما گیا واسطے
 قتادہ کے کہ کس خیر پر کھانے تھے کما دستخوانوں پر نفل کی یہ بخاری نے ف خوان پر بیٹھے کہ خوان پر کھانا طرفہ میں ہا لون کا اور شکہوں کا ہر جھکنا
 نہ پڑے کھانے کے لیے اور کمرہ ساتھ پیش ہیں کہ اور کاف اور رائے مستند و مضمومہ کے ہر اور بعضوں نے زیر سنہ فاصوب جانا ہر ہر منعمی نشتری یا پکی
 کہ چٹنی یا چار و غیرہ میں کہتے ہیں دستخوان پر تا اس سے رغبت کھانے کی طرف ہو اور کھانا ہضم کرے پس خبر دی کہ حضرت کے دستخوان پر وہ نہ ہوتی خیر
 جیسے کہ زغفہ لون اور چین ہا لون اور شکہوں کے دستخوانوں پر ہوتی ہیں اور نہیں پکا لگی یعنی پکا لگی حضرت کے لیے چائی اور نہ کھانا اسکو
 ہرگز خواہ پکائیں نکلے یہ یا فیکو کے لیے جیسے کہ اور حدیث میں آیا کہ نہیں کھائی حضرت نے چائی کذا فیل اور جو مکینج لقی کرنے کھانے کے خوان پر جگہ
 سوال کی تھی کہ پھر کھانا کما ہے پر کھکر کھانے تھے بجائے خوان کے کوئی اور چیز ہوتی تھی یا نہیں بخلاف کھانے کے نشتری وغیرہ میں کہ منعمی مطلق ہر پس
 کما گیا قتادہ سے اور کس خیر پر کھانے تھے یعنی جگہ کہ ہر حضرت کی سنت کے تھے اور سوال کرنا ان کے احوال سے حقیقت میں سوال کرنا حضرت کے احوال سے تھا
 یا یہ کہ ضمیر لکون کی حضرت اور صحابہ کی طرف پیچیدہ اہا خبر حدیث سے معلوم ہوا کہ دستخوان پر کھانا کھانا سنت ہر اور خوان پر بدعت لیکن جائز ہر اگر سنت
 تکبر نہ ہو ع و عین انس قال ما اعلم النبی صلی اللہ علیہ وسلم راہی یخیفام قفا حتی لحنی باللہ ولا راہی شاة سبیطاً
 بعینہ قطرداۃ البخاری اور روایت ہر انس سے کہ لکھا نہیں جانتا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ دیکھی ہو روٹی پلی یعنی چائی ہر لٹک کہ
 ملاقات کی اللہ تعالیٰ سے یعنی وفات ہوئی آپ کی اور نہیں دیکھی کبریٰ مہمخت کی ہوئی ساتھ آنکھوں اپنی کے کبھی نفل کی یہ بخاری نے ف سمیط
 اس کبریٰ کو کہتے ہیں کبھونی جاتی ہر چڑھے سمیت بعد از دور کرنے بالون کما تھربانی گرم کے اور یہ حادث چین ہا لون سے ہر ایسے خاص لکھو بیان کیا اور
 لفظ بعینہ تاکید کے لیے ہر جیسے کہ کہتے ہیں کتبہ بیدہ وشی برجلہ و عین سید بن سعد قال ما راہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 التی من حین انبعث اللہ حتی قبضہ اللہ وقال ما راہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مخلص من حین انبعث اللہ حتی قبضہ
 اللہ قبل لیف کنتم تا لکون الشیعہ غیر مخلص قال لکنا نطعمہ ونشغہ فیطعمو ما طان وما بقی ثوبنا فاکلنا رواہ البخاری
 اور روایت ہر سہل بن سعد سے کہ لکھا نہیں دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ اسوت سے کہ کھانا لکھو اللہ نے رسول کریم بیان تک کہ فیض

کے دستخوان پر
 کمرہ کے ساتھ
 پیش کیا جاتا
 ہے اور کھانا
 کھانے کے لیے
 چائی ہوتی
 ہے اور نہ کھانا
 اسکو ہرگز
 خواہ پکائیں
 نکلے یہ یا
 فیکو کے لیے
 جیسے کہ اور
 حدیث میں آیا
 کہ نہیں کھائی
 حضرت نے چائی
 کذا فیل اور
 جو مکینج لقی
 کرنے کھانے
 کے خوان پر
 جگہ سوال کی
 تھی کہ پھر
 کھانا کما ہے
 پر کھکر کھانے
 تھے بجائے
 خوان کے کوئی
 اور چیز ہوتی
 تھی یا نہیں
 بخلاف کھانے
 کے نشتری
 وغیرہ میں کہ
 منعمی مطلق
 ہر پس کما
 گیا قتادہ سے
 اور کس خیر پر
 کھانے تھے
 یعنی جگہ کہ
 ہر حضرت کی
 سنت کے تھے
 اور سوال کرنا
 ان کے احوال
 سے حقیقت میں
 سوال کرنا
 حضرت کے
 احوال سے تھا
 یا یہ کہ ضمیر
 لکون کی حضرت
 اور صحابہ کی
 طرف پیچیدہ
 اہا خبر حدیث
 سے معلوم ہوا
 کہ دستخوان
 پر کھانا کھانا
 سنت ہر اور
 خوان پر بدعت
 لیکن جائز ہر
 اگر سنت تکبر
 نہ ہو ع و عین
 انس قال ما
 اعلم النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم
 راہی یخیفام
 قفا حتی لحنی
 باللہ ولا راہی
 شاة سبیطاً
 بعینہ قطرداۃ
 البخاری اور
 روایت ہر انس
 سے کہ لکھا
 نہیں جانتا میں
 پیغمبر خدا
 صلی اللہ علیہ
 وسلم کو کہ
 دیکھی ہو روٹی
 پلی یعنی چائی
 ہر لٹک کہ ملاقات
 کی اللہ تعالیٰ
 سے یعنی وفات
 ہوئی آپ کی اور
 نہیں دیکھی
 کبریٰ مہمخت کی
 ہوئی ساتھ
 آنکھوں اپنی
 کے کبھی نفل
 کی یہ بخاری
 نے ف سمیط اس
 کبریٰ کو کہتے
 ہیں کبھونی
 جاتی ہر چڑھے
 سمیت بعد از دور
 کرنے بالون
 کما تھربانی
 گرم کے اور یہ
 حادث چین ہا
 لون سے ہر ایسے
 خاص لکھو بیان
 کیا اور لفظ
 بعینہ تاکید
 کے لیے ہر جیسے
 کہ کہتے ہیں
 کتبہ بیدہ وشی
 برجلہ و عین
 سید بن سعد
 قال ما راہی
 رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم
 التی من حین
 انبعث اللہ حتی
 قبضہ اللہ وقال
 ما راہی رسول
 اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم
 مخلص من حین
 انبعث اللہ حتی
 قبضہ اللہ قبل
 لیف کنتم تا
 لکون الشیعہ
 غیر مخلص قال
 لکنا نطعمہ
 ونشغہ فیطعمو
 ما طان وما بقی
 ثوبنا فاکلنا
 رواہ البخاری اور
 روایت ہر سہل
 بن سعد سے کہ
 لکھا نہیں
 دیکھا پیغمبر
 خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم نے
 سیدہ اسوت سے
 کہ کھانا لکھو
 اللہ نے رسول
 کریم بیان تک
 کہ فیض

عبدالمجید
ابن ابی نعیم

روح کی انکی اللہ تعالیٰ نے اور کہا سہل ہے کہ نہیں یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چنانچہ اسوقت سے کہ بھیجا اکتوا اللہ نہ یہاں تک کہ وفات کی انکی اللہ نے
کہا لیا یعنی سہل سے کہ طرح تھے تم کھاتے جو یعنی روٹی اسکی چھپی کہا سہل تھے ہم پہنچے جو کو اور پھونکتے اسکو پس اکتوا لہی یعنی جھوسی اسکی اور وہ
چکر باقی رہتی نہ کرتے ہم اسکو یعنی پانی میں گوندہ لیتے اور پکاتے اسکی مدلی پھر کھاتے ہم اسکو نقل کی یہ بخاری نے ف بھیجا اکتوا اللہ نے کہا نقلانی
کہ گمان کرتا ہوں میں یہ کہ سہل ہے امترا کیا ساتھ اس کہنے کے اسوقت سے کہ تھا پہلے رسالت کے اسلئے کہ تشریف لے گئے تھے آنحضرت ان ایام میں
دو بار جانب شام کے تجارت کے لیے اور پھر ازہب کی ضیافت کھائی اور لوگ وہاں کے فروخت والے تھے ظاہر یہ کہ آنحضرت نے انکے پس بھی ہوا اور بعد
ظہور نبوت کے تنگی معاش شہرہ ہو اسوقت میں کیا مذکور تھا ایسی چیزوں کا اور اس حدیث میں بیان ہے آنحضرت کے ترک تکلف کا اور نہ اہتمام کے عظام کا
پس نہیں متوجہ تھے طرف انکے گراں حیات اور اہل غفلت + ع و عن ابی ہریرۃ قال ما عاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاما
قطران استخاف اكله وان کرهہ ترکہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہنا نہیں عجب کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی
طعام کو بھی اگر رغبت ہوتی اسکی کھاتے اسکو اور اگر ناخوش بننے چھوڑ دیتے اسکو نقل کی یہ بخاری اور سلم و عنہ ان رجلا کان
یاکل ککلا کثیرا فاسلم وکان یاکل قلیلہ فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المؤمن یاکل فی معاد واحد
والکافر یاکل فی سبعۃ امعاء و رواہ البخاری و دروی مسلم عن ابی موسی وابن عمر المسند منہ فقط و فی اخری اللہ
عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صافہ ضیف و هو کافر فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بشاة فخلبت فشرب حلا ثم اخی فشربه حتى شرب حلاب سبع شیا ثم انه اصبح فاسلم
فامر لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشاة فخلبت فشرب حلا ثم اخی فشربه حتى شرب حلاب سبع شیا ثم انه اصبح فاسلم
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن یشرب فی معاد واحد والکافر یشرب فی سبعۃ امعاء اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ
ایک شخص تھا کہ کانا بہت پیچہ مسلمان ہوا اور کھانے لگا کہ پس نہ کر گیا یہ روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذیابقیق ہوسن کھانا جو کالے شریک
اور کھانے کھانا سات انشویون میں نقل کی یہ بخاری نے اور روایت کی سلم لے ابی موسی اور ابن عمر سے سند اس حدیث سے فقط یعنی جو کچھ کہ اسنا کیا گیا ہے اس
حدیث سے طرف آنحضرت کے کہ وہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو ان المؤمن یاکل الخ یعنی سلم کی روایت میں یہ قصہ مذکور نہیں ہوا لکن شخص
کھانا بخلا فقط قول مذکور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا گیا ہے اور روایت سلم کے ابی ہریرہ سے آیا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ان آیا ایک
سنان اور وہ تھا کہ پس حکم فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دہنے ایک بکری کے پس گئی دو بکری پس بیا اس شخص نے دو دو آہوا اسکا پھر
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دہنے ایک اور بکری کے پس بیا اسکو ہی یہاں تک کہ پیدا دو دو سات بکریوں کا پھر تحقیق اس سنان نے صبح کی پس اسلا
لایا پھر حکم فرمایا واسطے اسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دہنے ایک بکری کے پس گئی پس پیدا دو دو اسکا پھر فرمایا ساتھ دہنے ایک اور بکری
پس بیا یہ سنا سارا دو دو اسکا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو دو بٹا بٹا ایک جانتی میں اور کافر پٹیا ہے ساتھ انشویون میں وقت کہتے ہیں کہ
آدمی کے پٹ میں سات انشویان ہوتی ہیں درمیان ہوا ایک انشوی اس سات انشویوں سے قلت حرص کی اور کثرت حرص کی ہے یعنی مسلمان جس کم
کرتا ہے کم لگائی اور کافر جس زیادہ کرتا ہے زیادہ لگتا اور غلبہ کے جو یاد رہا جو ایک شخص خاص کہ حالت اسلام میں کم کھانے لگا اور حالت کفر
زیادہ کھانے لگا یا یاد ہوسن کا کل بیان ہے کہ سبب برکت ذکر الہی کے اور نور و معرفت ایمان کے میر موتا ہے و غبت اور اہتمام کھانے کی طرف اسکو بہت
نہیں ہوا ہنگامات کا فکر اور غفلت میں تنہی ہے اس پر کہ ہوسن کی شان سے یہ ذکر لازم کرے صبر و قناعت کو اور زہد و ریاضت کو اور انکے کیسے

حضرت پر ابوی غالی رکھے مسجد کو کہ باعث نور انیت دل اور صفائی باطن اور شب بیداری وغیر ذلک کا ہر آہی کہ ایک غیور ابن عمر کے پاس آیا اور طعام بہت کھایا فرمایا کہ بارگاہ رسکو میرے پاس لانا عت اس کی یہ لکھی ہے عمار نے کہ وہ مشابہ کفار کے ہوا اس صفت میں اور جو کوئی مشابہ کافروں کے ساتھ رکھے صحبت اسکے ساتھ نہ رکھنی چاہیے اور پیش کم کھانا نزدیک عطا اور صاحبان ہمت اور اہل معنی کے محمود ہو اور خلافت کا مقام مان بھوک کہ حد فراط کو پہنچے اور سبب صفت بدن اور خلائق سے جانی کی ہوا اور کار سے ہار کے ممنوع اور شافی طرفہ صفت کہ یہود و ع ۹

عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْأَتْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہر ابی ہر برہ سے کہ کافر ابی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طعام دو کا کفایت کرتا ہے تین کو اور طعام تین کا کفایت کرتا ہے چار کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے و یعنی جو طعام کی سیر کر دے دو کو کفایت کرتا ہے تین کو بطور قناعت کے اور قوت دیتا ہے انکھلاعت پر اور دو کر تا ہر ضعف کو آنے نہ یہ کہ سیر کر دیتا ہے تین کو اور اسی طرح جملہ بعد کو سمجھ لے اور غرض یہ کہ آدمی کو چاہیے کہ قناعت کرے پٹ بھرے کہ پر اور صرف کر زائد کثرت اور فحش کے ۴ ع ۹ عن جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةِ وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہر جابر سے کہ کما سنائے نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے کھانا ایک کا کفایت کرتا ہے دو کو اور طعام دو کا کفایت کرتا ہے چار کو اور طعام چار کا کفایت کرتا ہے آٹھ کو نقل کی یہ مسلم نے و اس میں بھی ہی تادل ہے کہ جابر کی حدیث میں مذکور ہوئی لیکن اوپر کی حدیث میں بحباب ثمالی کے فرمایا اور میں صاحب میں بطور قناعت کے یہ اختلاف بسبب تفاوت احوال اشخاص کے ہے آہی کہ حضرت عمر نے فرمایا ایک دفعہ مسالی میں کہ نصیب کیا میں نے کچھ جون اوپر ہر گھر والوں کے شل مرد آنکے کے یعنی تانے طعام میں شریک ہوں سچے کہ آدمی الاک نہیں ہوتا ہے آدھا پٹ کھانے میں ہر تقدیر بیان و غبت دلاتی ہے اور ہر خبر گیری کرنے فرما کے اور قناعت کرنے کے نہ کفایت پر ۴ ع ۹ عن عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الثَّلَاثَةُ يَكْفِي لِقَوْلِ الْمُرُفِّقِ تَذْ هَبُ يَبْعُضُ الْاِخْتِنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہر عائشہ سے کہ کما سنائے نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے تین چار دیتا ہے ہر کے دل کو دور کرتا ہے بعض غم کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے و بدینہ بنایا جاتا ہے آٹھ اور دو دوسرے کہ شل حیرہ کے ہونا ہے اور کبھی اس میں شد بھی مال دینے میں سفید ہوتا ہے مانند دو دوسرے کے سچے اسکو تین کہتے ہیں شفق میں ۴ ع ۹ عن اَبِيٍّ خَاتَمِ طَادَعِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامَ صَنْعَةٍ فَذْ هَبْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ خُبْزٌ شَعِيرٌ وَمِنْ قَاضِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدْ يَدُ قَوَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبَعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالِ الْقَصْعَةِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ يَوْمِئِذٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہر انس سے ہے کہ ایک درزی نے بلایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے کھانے کے کہ تیار کیا تھا اسکو یعنی دعوت کی آپ کی پس گیا میں ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پر حاضر کی روٹی جو کہ اور شور با کہ اس میں تھا کہ دو اور گوشت خشک پس کیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کما ش کرتے تھے کہ دکنار بن ہلال کے یہ ہیں ہمیشہ پیچ و ست کھانا ہوا کہ دو پیچے اس دن کے یعنی پیچ محبت رکھنے حضرت کے اس سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے و انس ج ساتھ حضرت کے گئے یا تو انکا بھی دعوت کی ہوئی یا بسبب اسکے کہ خادم حضرت کے تھے بیعت حضرت کے گئے رضاعری ہا کہ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہو کہ زکریا یا تھ کا جانب پیالہ میں اگر مختلف ہو طعام اور نا خوش کر کے مصاحب یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ قبول کرے دعوت محتاج اور اہل حرفہ کی اور غبت کرے اس خبر یہ کہ آگے لا دین اور کھلا دے خادم کو ساتھ انچا اور سنون پر محبت کہ کی اور اسی طرح مسنون پر محبت ہر اس خبر کی کہ دوست رکھتے تھے اسکا حضرت ۴ ع ۹ عن عَمْرِو بْنِ اُمِيَّةَ اَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَنِبُ مِنَ اَبْنَاءِ

شَاةٍ فِي يَدَيْهِ قَدْ جِي إِلَى الصَّلَاةِ فَأَلْفَا هَذَا السَّيْلَيْنِ النَّبِيُّ يَحْتَرِيزُ بِمَا تَمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَرَوَاهُ ابْنُ مَرْوَانَ
 امیہ سے یہ کہ انھوں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کاشٹے تھے گوشت شادہ بکری کے کہ تھا پکا ہوا تھیں پھر پلائے گئے طرف مذکر کہیں اللہ بٹانہ کو
 اور اس پھری کو کہ کاشٹے تھے گوشت ساتھ اسکے پھر کھڑے ہوئے اور ناز پر مری اور وضو نہ کیا نفل کی یہ بخاری اور مسلم نے وف معلوم ہوا اس حدیث سے کہ
 جائز ہو گا گوشت کا پھری سے اور یہ وقت احتیاج کہ ہوا اگر گوشت کھا ہوا ہو کہ احتیاج کاشٹے کی نہ کھتا ہو تو کہ وہ ہو گا تا اسکا پھری سے اور اسکو تکلفات
 عجیبوں کے گناہ جیسے کہ دوسری فصل میں آویگا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسا بہت کرے داعی حق کی اور حاضر ہو کہ نماز میں لگا کہ معلوم حاضر ہوا اور یہ اس صورت میں
 کہ نہ خوف ضائع ہونے طعام کا اور نہ خواہش شدید اسکی طرف اور نہ خوف ہونے پانے طعام کا بعد اسکے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پکی ہوئی چیز کے کمانے سے وضو کرنا لازم
 نہیں آتا **ع ۱۸۰** عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحِبُّ الْخُلُوعَ وَالْعُسْلُوعَ وَدَاةَ الْبُخَارِيَّةِ وَرَوَاهُ ابْنُ مَرْوَانَ
 عائشہ سے کہ کاشٹے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے پیچھے اور شرمندہ کو نفل کی یہ بخاری نے وف معلوم ساتھ ماوراء نعر کے اطلاق کیا جاتا ہے
 اس چیز پر کہ نہ شحاس اور چکنائی سے کٹانی مجمع البحار اور بعضوں نے کہا کہ مطلق بتی چیز کو حلو کہتے ہیں پس اس صورت میں لفظ والعسل تخصیص
 بعد تعمیم کے ہو گا اور کہا خطابی لے کہ محبت حلو کی حضرت کو بسبب کثرت خواہش نفس کے نہ تھی بلکہ حب حضرت کے سانسے آتا تو اس طرح رغبت سے تناول
 فرماتے کہ معلوم ہوا کہ حضرت کو مرغوب ہر **ع ۱۸۱** عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ أَهْلَهُ أَلَا دَمٌ فَقَالَ مَا عِنْدَنَا
 إِلَّا خَلٌّ فَذَعَابُهُ جَعَلَ يَأْكُلُ بِهِ وَيَقُولُ نَعَمْ أَلَا دَمٌ لَخَلٌّ نَعَمْ أَلَا دَمٌ لَخَلٌّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ ابْنُ مَرْوَانَ جَابِرٌ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم نے انگا اپنے کھڑے کو کون سے لاؤں پس کہا انھوں نے کہ نہیں نزدیک ہمارے مگر سر کہیں منگوا یا اسکو اور شروع کیا کانا دہنی کا ساتھ لے کے اور
 فرماتے تھے چھالا لون ہر سر کہ اچھا لاؤں ہر سر کہ نفل کی یہ مسلم نے وف مکر فرمایا واسطے سہانہ کرنے کے بیچ تریف سر کے کہ اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ یہاں ہو گا
 کرنی کھانے میں اور باز رکھنا نفس کو لذائذ سے ابھی بات ہو اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی قسم کھاوے کہ میں روٹی لاؤں سے نہیں کھانے کا اور پھر
 کھاوے سر کو تو ماث ہو گا اور حدیث میں آیا ہر کہ سر کہ لاؤں اپنا کا ہر صلوات اللہ علیہم اجمعین اور منافع سر کے کہ کتب طب میں بہت لکھے ہیں **ع ۱۸۲**
ع ۱۸۲ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُمَاةُ مِنَ الْمَرْقِ وَمَاءُ هَاشِيشَاءَ الْغَيْبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مِنَ الْمِتِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَوَاهُ ابْنُ مَرْوَانَ جَابِرٌ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھنی من سے ہو اور پانی اسکا شفا ہو واسطے آنکھ کے نفل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور یہ ایک روایت مسلم کی یوں کہ
 کھنی اس آیت سے ہو کہ نازل کی اللہ تعالیٰ نے اور یہ موسیٰ علیہ السلام کے وف کما ساتھ زبرکان اور جزم سیم اور نہ بہرہ کے اوپر وزن رحمت کی ہو دیکھیں
 سفید ہوئی جو ہند ہے کہ کہ اسکو شحم الارض بھی کہتے ہیں اور بیان اسکو کھنی کہتے ہیں اور وہ حلال ہر اگرچہ کہ وہ جانیں اسکو بیان کے بسبب ام
 عادت کے پس فرمایا حضرت نے کہ وہ جملہ من سے ہو کہ قوم موسیٰ علیہ السلام پر اتنی تھی جیسے کہ قرآن مجید میں فرمایا دَاخِرْنَا عَلَيْهِمُ الْغُلَامَ وَالسُّوَى اور
 جملہ من سے جو اسکو فرمایا تو مراد شابت دینی جو اسکو ساتھ اسکے یعنی جیسے کہ من بے محنت و کلفت آسان سے اتنی تھی یہ بھی بشارت میں سے
 نکلتی ہو یا منفعت میں مشابہ اسکے ہر والا اثنی عشر اسراہیل ایک چیز تھی مثل ترنجبین کے کہ آسان سے اتنی تھی اور یہ ویسی ہی نہیں اور پانی
 اسکا شفا ہر آنکھ کے لیے کہا بعضوں نے کہ جس صورت میں کہ مخلوط ہو ساتھ اور دواؤں کے اور بعضوں نے کہا سفر اور یہ ظاہر ہر بسبب
 مطلق ہونے حدیث کے اور بیان مفصل اسکا کتاب الطب الرقی میں آویگا انشاء اللہ تعالیٰ **ع ۱۸۳** عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْبَعًا يَأْكُلُ الْوُطْبَ بِالْفَتَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَرَوَاهُ ابْنُ مَرْوَانَ جَابِرٌ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھنی من سے ہو اور پانی اسکا شفا ہو واسطے آنکھ کے نفل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور یہ ایک روایت مسلم کی یوں کہ

جعفر سے کہ کما دیکھا میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو کھائے کھجور تازی ساتھ گڑھی کے نقاش کی یہ بخاری اور سلم نے فٹ یعنی دونوں کو
 ملا کر منہ میں رکھ لیتے اور نوش فرماتے ایسے کہ کھجور میں حرارت ہوتی ہو اور گڑھی میں برودت دونوں مل کر معتدل ہو جاوے اور بواسطہ اس کے یہ دونوں کرب
 میں کہ معتدل ماخیز باعث تعادل مزاج کی ہوتی ہو اور بہت نفع بخشی ہو اور ان میں شہین ذیل ہوا سپر کجا نرہ کھانا دو طعام کا اور صحت کرنا کا ان میں ہر ایک
 نہیں جو علماء میں چھوڑا اسکا کہ لو بعض علماء سے جو کہ بہت اسکی سفوفوں کو تو مول ہو اور پر غارت کرنے توسع اور زخم کا و کثرت کرنا سے کہ بغیر مصنفین کے
 کہ قال ابو یوسف **و** عن جابر قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی الظفران فحیی الکلیات فقال علیکم بالامور
 مِنْهُ فَإِنَّهُ أَطِيبٌ فَقِيلَ أَلَمْ تَرَ عِیَ النِّعَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ بَنِي إِدْرِعاها مُتَفَقِّ عَلَیْهِ اور وہ بہت ہو جائے کہ کمانے
 ہم ساتھ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر انظر ان کہ تمام کیا جگہ کا جو رب کے شہت سے بھل چکے ہو کہ دنت کے پس فرمایا قصہ کر دینے یا وہ بھل کا اس سے
 کیونکہ وہ اچھا ہوتا ہو یہ نہ بد نہ بد و شہد ہوا جو یہ کیا گیا کہ اپنے چڑائی میں کہ بیان فرمایا ان میں کہ کوئی بی کر کہ نہ پائی ہیں اسے بکریاں نقاش کی بخاری
 اور سلم نے فٹ کیا گیا ان پندرہ پانچو ایک کھجور اور چرنے والے بکریوں کی ہو اور وہ اسکا اچھا ہوا ہوا خوب جانتے ہیں لوگوں نے سوال مذکور کیا اور
 نہیں کوئی نبی الخ مراد یہ جو کہ نہیں رکھا اللہ تعالیٰ اللہ منعم بنوہ کا ویا ورون اور بادشاہوں اور غنیمتوں میں بلکہ چار لکھ دینے بکریوں اور غنیمتوں میں
 ابن حنفیہ سے عیسے کہ بہت کیا گیا جو کہ حضرت ابوب علیہ السلام نہا تھے اور حضرت زکریا علیہ السلام بڑھتی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بکریاں چرنے سے
 نہایت شیب کی حاجت اور حکمت میں بھی کہ خداے طلال کا ویا ورون عمل صانع کرین پھر یہ چرنے بکریوں کے یہ فائدہ اور زیادہ تھا کہ انہی کو بڑا
 اور غنیمت نہ تھے اللہ تعالیٰ کے حاصل ہوتی تھی و بطور عابروسی کا اور شفقت غرابا نہ حفاظت کی تھی یا جو کہ اللہ تعالیٰ ہندوی کی حضرت
 موسیٰ علی بنیاد و طلیہ العبد و السلام کو کہ اے موسیٰ تو جانتا ہو کہ میں نے تجھ کو بکریوں بنوہ دی ہو حضرت موسیٰ نے مرض کیا کہ ہر دو کلاوی خوش تاجر
 اسکو فرمایا اور کہ اس میں کہ تو چار آٹھ بکریاں ہو دی ہیں میں اس بھائی کے بکریوں تو تو ذرا چھپے اسکے اور بیچ و تب میں چار لکھ اس میں اور جب تو ہو چکا اس
 بکری کے پاس تو تو نے نہ اسکو مارا اور نہ قصہ کیا اس پر بلا شفقت کی اور کہنا نہ بیچ میں ڈالا تو نے اور چار چار تین تین بکری اور چھوٹی بکریں جس سے وہ کسی وہ
 زوی اور حست نہ شفقت تھی نہ ازادان پر تو حست کی تھی تجھ پر نہ زوی اور بزرگ مید لہا **و** عن انس قال رأیت النبی صلی اللہ
 عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِعًا أَبَا بکرٍ رَدَّیَ رَدَّیَ یَا کُلُّ مِنْهُ أَکَلَفَ ذَرِیعًا رَدَّیَ اَلْمُسْلِمُ اور وہ بہت ہو اس سے کہ کما دیکھا میں نے نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم کو چھ بکریے اور بہتیت انھما کے کھائے کھجورین اور ایک روایت میں کہ کمانے کھجورین سے کمانے جلد نقاش کی یہ سننے **و** ف مرو
 اوقات یہاں یہ کہ کوئی زین پر لگے اور زانو کھڑے کہنے اور جلد سلجے کھاتے تھے کہ کوئی کام ہم پیش ہو گا جلد بلکہ نہ تھے اس سے فائدہ اس
 کام میں شغول ہوں **و** عن ابن عمر قال سمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقرن الرجلین بین النملین حتی
 یستأذین اصحابہ متفق علیہ اور وہ بہت ہو ابن عمر سے کہ کمانے کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ میں کہ بہت ہو دی رہا ان کو کھجورین
 یعنی دو دو ہا کھشی کھاوے یہاں تاکہ انوں طلب کرے اپنے ساتھ والوں کے فضل کی یہ بخاری اور سلم نے فٹ کیا سید طلی نے کہ حکم بیچ وقت غزوہ تبوک میں سائن کے تھا
 اور بعد از حصول فنا اور موت طلال کے منور ہوا اس امر اس حدیث کے منع کہ ہم میں کو جسے کہ کھجورین سے کہ سے لوجب دلانے کیا اللہ تعالیٰ نے پھر زنی کو تو جس کو زنی
 اگر جمع کرو تو علم و کرم نہیں اور نوابی ہو کہ اگر ساتھ والے شریک میں بیچ کر دینے میں اور انی میں کمانے کھاتے کہ بعد زنج کرنے کفر مزہ ہو گا و کہ اس سے سلور
 بیچ غیر صورت کے اوبار و گمراہی طالع موت کا بانی ہو گیا نہ صحر از کہ بادلالت ان کے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انوں کو تو قرین کو ہوگی اور باحت اشتہار
 بیچ غیر صورت شکر کہ **و** عن عائشہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تجزواہل بئیت عندہم التمر دینی رَدَّیَ

اور روایت ہے کہ ان بنی امیہ نے کہا کیا نہیں تم میں کرنے والے ہیں کھانے اور پینے کے کہ وسعت کرتے ہو اس میں جو چاہئے اور جس طرح چاہئے جو
 البتہ تحقیق دیکھا میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں کہ نہیں پلے نئے کا رو کھو اس قدر کہ بھر دے بیٹے کئے کو نقل کی یہ مسلم نے
 ف کہ کیا نہیں تم بظاہر کہا ابین کو با صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بنی امیہ کے اضافت انکی طرف الزام کے لیے جو کہ نہ اختیار کیا انھوں نے واقعہ
 حضرت کا بیچ اعراض کرنے کے دنیا سے اور مذہبوں اسکی صلہ و حدیث اول میں بیان کیا کہ بعض ایام گذرنے کے کھانا انکا سوائے کھجور کے نہ تھا اور وہ کھا
 حدیث میں کھانا وہ بھی پلے پلے سے کھا بعد ازاں کہنے ہیں کہ چہ کھجور سے نہ تھا بلکہ فارہ سے کھاتا تھا فقیر کے کوئی کھا دے جو کہ آنحضرت نے اختیار کیا تھا فقیر
 تجربہ کو اللہ تعالیٰ نے اسی مقام میں قائم رکھا اور حقیقت میں وہ سبب علت اور نہی کی نہ تھا بلکہ سبب حوادث اور ابتلا و روز ہ اور تقویٰ اور قناعت اور تعلیم اور عین
 است کے شاہد ع و عن ابی ایوب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکی بطعام اکل منه وبعث بفضلہ الی وارتہ
 بعث الی یوماً بقصعة لم یأکل منها لاک ق فیھا واما نسألنہ احراماً ہو قال لا و لکن الرہہ من اجل ریحہ قال فانی اکثرت
 ما کرہت واکہ مسلم اور روایت ہے ابی ایوب کہ کما تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو کھا کر اپنے پاس کھا لگاتے اس سے ابی ایوب نے کہا ہوا کھا
 میرے پاس اور تحقیق انھوں نے بھیجا میرے پاس ایک لہ نہ پیا دہر لکھا تھا اس میں کما یا تھا اس میں سے اس لیے کہ تھا اس میں پس ابی ایوب نے حضرت سے کہا
 کیا حرام جو پس یعنی آپ پر والا اگر مطلق حرام ہوتا تو تکے پاس کیوں بھیجتے فرمایا کہ نہیں بلکہ یہ کہ وہ رکھتا ہوں میں اسکو بسبب اسکی کہ کما ابی ایوب نے پس
 تحقیق میں بھی کہ وہ رکھتا ہوں اس چیز کو کہ کہ وہ رکھی آپ نے نقل کی یہ مسلم نے ف حضرت جو بیعت کر کر کہ سے مدینہ میں و فقی افزا ہوئے تو اول
 ابو ایوب انصاری کے ساتھ تھے اور شاید کہ یہ ذکر بھی ہوئے کھانے بھیجے ملا نہیں دنوں کا ہوا اور کہ وہ رکھتا ہوں الخ یہاں عیب کرنا لہام کا نہیں تم
 بلکہ بیان ہوا ان کا حضور مسجد سے اور خطاب بنا کر سے اور کہنا وہی نہ کہ اس میں تصریح ہے اس غریب امت اسکی ولیکن فرود ہو سکے بے کہ ارادہ کرے حاضر ہونے
 جماعت کا اور لائق ہو ساتھ اس کے چہرہ پر ہو کی اور آنحضرت ترک کرتے تھے پس کو ہمیشہ اس لیے کہ وہ متوقع رہتے تھے آنے والی کے ہر ساعت اور انتظار کیا ہوا
 علمائے پس ابی ایوب اور گندہ کے آنحضرت کے حق میں پس کما بعض علماء کہ حرام نہیں چہ نہیں اور ہم نہ ہو آئے نزدیک کہ سکرو سہی ہیں اس
 حدیث سے معلوم ہوا کہ اسجب ہوا وسط کھانے والے اور پینے والے کے یکساں بنی چہ اس نے کھانا ہوا پیا ہوا تو فقیر کے اسکو مخرج ہوا ہوں کہ اور کہہ رکھی آپ نے
 اس میں اشارہ ہی ملتا کمال متابعت کے یا ارادہ رکھتے ہوں وہ حاضر ہونے جماعت کا ع و عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
 من اکل ثم اوبصل فلیعزل لنا و قال فلیعزل مسجداً و اول یقع فی بیتہ و ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی یغدا فیہ
 خضر ک من یقول فوجد لہا ریحاً فقال قد یوہا انی یغدا فیہ و قال کل فانی انکاحی من لا یناحی متفق علیہ
 اور روایت ہے جابر سے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر کوئی کھا دے پس یا پیا یعنی کچی پس چاہے کہ کسود ہے یعنی حاضر ہو مجلسوں میں رہیں
 یا فرمایا پس چاہے کہ کسود ہے مسجد ہاری سے یا فرمایا بیٹھ رہا ہے گھر میں اور تحقیق بنی امیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے لائی گئی ایک اندری کہ اس میں نماز اول قسم
 تر کار ہوں کی سی یعنی پس اور پیا نا و گندہ نا و غیر پس ابی امین بوفرا یا یعنی بعض ام سے کہ لیا و اسکو معنی فلانے شخص کے پس اور اشارہ کیا طرف
 ایک شخص کے اپنے اصحاب میں سے کہ حاضر تھا ان فرمایا یعنی اس شخص کی طرف ان الفاظ کہ لیا کہ لیں نہیں کھانا اس لیے کہ میں سرگوشی کرتا ہوں اس شخص کے کہ میں
 سرگوشی کرتا تو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مسجد ہاری میں ظاہر لفظ مفرد سے معلوم ہوا ہے کہ یہ حکم مسجد نبوی کے لیے ہوا و صیغہ تکلم مع الخیر کا
 واسطے تعلیم کے ہے لیکن چونکہ شکر ہو علت حکم اور سا جبکہ بلکہ تمام مجالس میں داخل مجلس ذکر اور درس اور صحبت و برکات و طہار کا ایسا ہی ہوا کہ اور
 اہتمام کر کے اور جس ہوا و یعنی ولایات سا جہا بھی لایا ہوا وہ میرے ہر باب کا ہے اور بقیہ میں لفظ اگر شکاوی کا ہوا تو مراد یہ کہ آنحضرت نے مدینہ میں

بھی فرمایا کہ

بھی فرمایا کہ

اس سبب سے تھا کہ گناہ خوب ہوا اور زیادہ لذت ہونا اور اس لیے کہ دور ہونا جو نجاست کی جگہوں سے اور مثال ترمذی میں حضرت عائشہ سے نقل کیا کہ کما نہ تھا گوشت است کا محبوب تر حضرت کو و لیکن چونکہ گوشت پانے تھے گریہ ایک مدت کے اور گوشت دست کا بھلا ہوا پس رکھتے تھے اسکو اور روایت بن ابیہ کہ حضرت نے فرمایا کہ لذت ترین اور خوش ترین گوشت پخت کا ہر طرح **و عن عائشہ** قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْطَعُوا النَّعْمَ بِالسَّكِينِ فَإِنَّهُ مِنْ مَنَعِ الْأَعْلَامِ وَأَنْتُمْ سَوْفَ قَاتِلُوهُمْ أَهْلًا وَأَهْلًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ فِي شُعْبِ الْأَيْمَانِ وَقَالَ لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيٍّ وَروایت ہو عائشہ سے کہ کما فرمایا اصل خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کما گوشت کو ساتھ چھری کے یعنی چھری سے کما کر کھاؤ اس واسطے کہ یہ فعل محبوبان کا اور دانتوں سے نوجا کھاؤ اسکو کہ اسے کہ دانتوں سے کھانا لذت مند اور خوب کر اور نقل کیا یہ ابو داؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کما وہ دونوں نے کہ یہ حدیث حسین بنی بنی باعتبار سند کے بلکہ تصیف ہوتی بھی کہتے ہیں اسے عرب کو اور یہاں ہر فارس اور ہر یک کما کر کھاؤ اور اگر کچھ چھریوں سے کما کر کھاتے تھے اور کچھ حضرت سے بھی چھری سے کما کر کھاتے ہوا یہی ہے نصیبی کہ اگر گوشت نرم و خیمہ بود دانتوں سے کھاوے چھری سے کما کر کھاوے اور اگر خنجر ہوا چھری سے کھا کر کھانا **و عن عائشہ** قَالَتْ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَمْعَةٌ عَلَى دَلْدَادٍ مَلَقَتْهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ وَيَعْلِي مَعَهُ يَأْكُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلِي مَعَهُ يَا عَلِيُّ ذَاكَ نَائِتَةٌ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَشَعِيرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مِنْ هَذَا قَاتِلٌ فَإِنَّهُ أَوْفَى لَكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَعْبُودٍ اور روایت از ام النذر انصاری سے کہ کما آتے میرے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ساتھ انکے تھے حضرت علیؑ اور ہمارے خوشے کھجور کے تھے ہوتے تھے پس شروع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھانا اس میں سے اور حضرت علیؑ بھی حضرت کے ساتھ کھانے لگے یہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؑ کے بارہ اسکا کھانے سے اور علیؑ اسے کہ نہ لٹا ہوا رکھنا چھری یعنی چھری سے اٹھے ہو اور رقبہ ہو پر پیغمبر و ہر کما ام نہ نہ نے کہیں نہ کیا کیے بیچ انکے لیے یعنی حضرت کے لیے اور انکے ہر ایمان کے لیے چند اور جو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز علیؑ اس میں سے کھا لیے کہ تمہیں یہ بہت سونق ہو واسطے تیرے نقل کی یہ ابو داؤد ترمذی اور ابن ماجہ نے اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ پر پیغمبر کما کر کھا اور رقبہ کو خور و ہر ملکہ کما بعد اللہ کے رقبہ کو پر پیغمبر کما بہت نفع ہوتا ہے اور تندہ سنگ پر پیغمبر کما سفر ہر طرح **و عن انس** قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ النَّعْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَعْبُودٍ فِي شُعْبِ الْأَيْمَانِ اور روایت جو انس سے کہ کما تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھاتے تھے کما کھانے کو بیچے کما کھانے یعنی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں و طرفہ آنحضرت کما کھا اور کی حاجتوں کو اپنی حاجت پر قدم کھتے تھے پس پہلے اوپر کھا کما اہل اعیال کو اور مسانوں کو اور محتاجوں کو ہاتھ دینے تھے اور جو بیچنے کا کھانا وہ اپنے لیے رکھتے بسبب حمایت کرنے طریق تواضع اور صبر کے اور اس میں وہی اکثر اختیار متکبرین کے کما کرتے تھے بیچنے کے کھانے سے اور جب تک کہ بیچنے کو مدد **و عن نبیئہ** عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ فِي قِصْعَةٍ فَلَيْسَ بِمُسْتَعْتَبٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ رِجَالُهُ اور روایت جو نبیئہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کھاوے پیالہ میں پھر جائے اسکو انتظار کرنا جو واسطے اس کے پیالہ نقل کی یہ ابو داؤد ترمذی اور ابن ماجہ و دارمی نے اور کما ترمذی نے کہ یہ حدیث خیر ہر طرف ظاہر ہو کہ پیالہ حقیقت میں انتظار کرنا چاہی اور لکھا ہو کما کہ چاہتے سے تواضع اور بری ہونا جو کبھی سے اور وہ سبب مغفرت کما ہوں کما ہر اور صفات انتظار کی پیالہ کی طرف اس لیے کہ وہ سبب انتظار کا ہے **و عن ابی ہریرۃ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاتَ وَفِي يَدَيْهِ قِصْعَةٌ فَلَيْسَ

یہ جو کہ اول آپ نے جلالیہ کا کیا نام وہ کچھ علاج کو ہے اور پھر جبکہ علاج آسان بادا کہ اس میں نفع جلد ہو ازماہ شفقت کے بیان فرمایا اور پھر پھر
کہ طبیب اسکو علاج دور دراز میں دے اور جو کہ بنانا اسکا اور کیفیت استعمال اسکی کی طبیب کو آسان تر تھی اسکی حلال فرمایا اور لکھا ہوا علمائے کرام
حدیث میں دلیل جو اس پر کہ جرح کرنا اور مشاورت کی طبیب کا ہے جواز دہراویلیہ کا عارض بن کلمہ ابتدا و اسلام میں ہر اور اسلام الہا اسکا ثابت نہیں
ہوا اور **عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ السَّيِّئَ بِالْوُطْبِ رَدَّ اَلْيَوْمِذِي وَزَادَ ابُو دَاوُدَ**
وَقَالَ لَيْسَ بِهَذَا ابْنُ دَاوُدَ هَذَا ابْنُ هَذَا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور وہ حدیث عائشہ سے یہ کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے غریبہ ساتھ کھوسوان بازو کے نقل کی یہ ترمذی نے اور یاد کیا ابو داؤد نے یہ کہ فرماتے حضرت ترمذی جانی جو کہ ان کی بی بی کجور کی
ساتھ سرور کی اسکی کہ بننے غریبہ کے اور سرور کی غریبہ کی۔ اس حدیث میں ہے کہ ابو کہ ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریبہ و طیبی ہے کہ شاید مراد غریبہ کے
غریبہ کا جو کہ وہ بار و طیب بن جائے اور اسکا پختہ گرم ہر نہیں اور جو اس کے پختہ لکھو کہ۔ یہ اور کہ جامعہ سورنے کہ مراد یعنی سے زبردہ جو کہ وہ سرور ہوا اور
عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَی النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْرِ عَيْنِي فَجَعَلَ يَقْنِئُهُ وَيَخْجُجُ الْمُسَوِّمَ مِنْهُ رَدَّ اَلْيَوْمِذِي وَزَادَ
ابُو دَاوُدَ اور روایت ہر اس سے کہ کمالانی گئی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کجور کہ نہ اس میں کچھ سے پڑے ہوئے تھے
پس شروع کیا حضرت نے کہ چہ تھے اسکو اور نہ کہ تھے کچھ سے اس میں نہ نقل کی یا ابو داؤد نے ف اور روایت کی طبرانی نے ساتھ اسناد حسن کے
ابن عمر سے بطریق مرفوع کے منہ فرمایا حضرت نے چہ نہ کجور کے سے پس نہی محمول جو کجور تھی بدلائے دفع و سوس کے یا کہ ان اسکا محمول جو بیان جواز پر مرفوع تھی
جو اور کہ طیبی نے کہ اس حدیث میں دلیل جو اس پر کہ طعام نجس نہیں ہوتا کچھ سے کہ پڑنے سے اتنی اور مطالبہ یومنین میں لکھا جو کہ اگر کثیرا یومنین یا
سبب میں پڑ گیا ہو تو حلال ہو کہ اگر از اس سے ممکن نہیں بلکہ جب بد کیا گیا تو مکمل اسکا حکم کمی اور بجز اور پڑ اور اس سے یا نور کا جو کہ بننا نہیں لکھا کہ کمالانی
اکلا حرام ہو اور اگر پانی اور کھانے میں پڑ جائے تو یہ نہیں ہوتا اور **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُحِبَتْ لِي**
فِي بَنَاتِي قَدْ عَابَا لِي السَّيِّئَ فَنَسْتَمِي وَنَقَطَمُ رَدَّ اَلْيَوْمِذِي وَزَادَ ابُو دَاوُدَ اور روایت جو ابن عمر سے کہ کمالانی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کثیرا یومنین کا
غریبہ جو کہ پس نگوانی بخیر اور بسم اللہ کی اور کمالانی اسکو نفی کی یہ ابو داؤد نے ف یہ مثل بسم اللہ کہنے کے جو اول عام میں داخل فیج میں جیسا کہ
عوام الناس کہہ کو کہنے میں اور کہ مفسر نے کہ اس میں دلیل جو اوپر ہر رت چستہ کے اسلئے کہ اگر وہ نجس ہو تو پیچھی نجس ہو کیونکہ پیچہ نہیں بقا بدون کچھ
تہ **عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّيِّئِ الْجُبْنِ وَالْعَزَاءِ فَقَالَ لِحَدَّثَنَا مَا أَهَلَّ اللهُ فِي كِتَابِهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ**
اللَّهُ فِي كِتَابِهِ مَا سَكَتَ عَنْهُ فَعَوْنًا عَفَا عَنْهُ رَدَّ اَلْيَوْمِذِي وَزَادَ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَمَوْثُوفٌ عَلَى الْاَصَحِّ
اور روایت جو سلمان سے کہ پوچھ گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گئی تہ او۔ پیر سے اور پوسین سے یا گو فرستے پس فرمایا حلال ہو چہ جو کہ حلال کی
اللہ نے اپنی کتاب میں پیچہ بیان کیا حلال ہونا اسکا اپنی کتاب میں اور زراہ وہ پیچہ جو کہ ایم کی اللہ نے اپنی کتاب میں اور جس خبر سے کہ سکوت یا یا یعنی نہ حلال کی نہ حلال کی
وہ اس قسم سے کہ معاف کیا اس سے یعنی انہما لکھنے اس کے اور براح کیا کمالانی اسکا نقل کی یہ ابن ماجہ اور ترمذی نے اور کہ حدیث غریبہ جو اس میں ہے جو کہ حدیث
موقوف ہر ف یعنی ان میں پیچہ ان کا حکم پوچھا کیا حلال ہیں یا ہر ام ایک تو گئی کو پوچھا ہوا ابتدا و اسلام میں شہسہ پڑا ہو کہ اس کے حلال ہونے میں ہے
آدمیوں کو اسلئے پوچھا دوسرے پیچہ کو پوچھا کہ وہ جگہ اشتباہ اور سوال کی ہو کہ چستہ سے بننا ہو اور تیسرے پوچھا ویر کو کہ ساتھ زیرت
اور اہم مدودہ کے ہر اور اکثر شرح نے اس خطہ کو کہ ہر جمع فری کی کہ ساتھ زیرت اور اہم مقصورہ کے جو معنی گوہر کے اور بعضوں
نے جمع فری کی کہا یعنی پوسین کے چنانچہ اسلئے ترمذی اس حدیث کو باب اللباس میں لایا ہو اور اس سے سوال کیا واسطے خبر

بَيْنَهُ فَقَبَضَ بِيَدِي الْيَمِينِ ثُمَّ قَالَ يَا عِكَوْاشُ كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَإِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ ثُمَّ أَوْثَقَنَا بِطَبَقٍ فِيهِ الْكَوَاتُ
 الْبَرِّ فَجَعَلَتْ أَكْلَ مَنْ يَبْنُ يَدَيْ دَجَالَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّبَقِ فَقَالَ يَا عِكَوْاشُ كُلْ مِنْ جِثِّ شَيْءٍ فَإِنَّهُ
 غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ ثُمَّ بَيْنَا بِمَاءٍ مَغْسَلٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِمِلْ كَفَيْهِ وَجْهَهُ وَذَلِيلَهُ وَرَأْسَهُ
 وَقَالَ يَا عِكَوْاشُ هَذَا الْوَضُوءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ وَذَلِكَ التَّوْمِيزُ أَيْ اذْهَبْ رَابِعًا وَابْنَ هِرَاشٍ بَنَ ذَوْبَ سَ كَمَا لَاقَا كَمَا هَارِ سَ
 آگے بڑھا کر بہت محاسن فیہ ہوا لیکن دوزیا میں نے اتمہ اپنا پیالہ کہ ہر جانب میں اور کھانا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے اپنے سے پس پھر لیا
 ساتھ بائیں اتمہ اپنے کے داہنا اتمہ سر پھر فرمایا اوی مکراش کا ایک جاگہ سے یعنی اپنے آگے سے اسلئے تحقیق ایک قسم کا کھانا جو پھر لایا گیا ہمارے
 آگے ایک طباق کہ اس میں کھجوریں تھیں رنگ بزم کی پس شروع کیا میں نے کھانا اپنے آگے سے اور جولا کی اتمہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے
 طباق میں یعنی ہر جانب میں یعنی ہر جانب سے کھانے تھے بسبب میل طبیعت کے اور واسطے رکھانے کے تو کون کو کہ چاہن تو کھجوریں ہر طرف سے
 کھا دیں اور جیسے کہ قدیم ساتھ فعل کے کی ساتھ قول کے بھی کی پس کما اوی مکراش کما جمان سے چاہے تو اسلئے کہ یہ ایک رنگ نہیں پھر لایا گیا ہمارے
 پس پانی پر حوٹ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں اتمہ چنے اور ملی تروت اپنے اتمہ کی اپنے کمر پر اور اتمہوں پر کھینوں تک اور اپنے سر پر اور فسر دیا اسے
 مکراش یہ وضو جو اس کھانے سے کہ ستیہ کیا اسکو آگ نے یعنی یہ وضو فی بسبب اس طعام کے جو کہ لپکا گیا آگ سے نقل کی یہ ترمذی نے ف
 ایک قسم کا کھانا جو اور ہر جانب میں یکساں اتمہ ہر طرف دوزنا سوائے حوص وطع کے نہیں ہر بی اگر طعام کی طرح کا ہونا یا ہونا یا کسی ہی
 طعام لیکن ہر جانب میں علیحدہ علیحدہ رنگ کا مقتضا سے میل طبیعت کے ہر جانب سے کھانے جبکہ کھا ایک ہی ہوا اور ایک رنگ کا ہو ہر جانب میں اتمہ
 دوزنا معیوب و کردہ ہو اور جہان سے چاہے تو ظاہر ہو کہ کج کی جگہ مستثنیٰ ہو اسلئے کہ وہ جگہ اترنے برکت کی ہو اور احتمال بھی ہو کہ دکھانے کی
 مخصوص ہو ساتھ کھانے ایک رنگ کے اور یہ ایک رنگ نہیں کما ابن مالک نے کہ اس سے سمجھا گیا کہ اگر سیوہ بھی کیرنگ ہو تو اتمہ ہر جانب میں دوزنا
 نکلیا ہے اتمہ طعام سے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ طعام اگر کئی رنگ کا ہو تو جائز ہے کہ ہر حصے سے چاہے کھا دے ہر حصے سے کھا دے ہر حصے سے کھا دے
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اخَذَ أَهْلَهُ أَوْ عُلَا أَمْرًا بِأَحْسَاءٍ فَصَنَعَ ثُمَّ أَمْرَهُمْ تَحْسُوا مِنْهُ وَكَانَ يَقُولُ إِنَّهُ لَيَكُونُ أَوْادُ
 لِيَخْرُجَ رَيْسُهُ وَأَعْنُ فَوَادِ السَّقِيمِ كَمَا تَسْرُدُ الْوَاحِدُ لَكُنِ الْوَسْمُ بِلِلَاءٍ عَنْ وَجْهِكَ ذَاكَ التَّوْمِيزُ دَيْ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
 اور روایت ہے عائشہ سے کہ کھاتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ پہونچی اہل بیت آئے کو پ امر کرنے ساتھ حواء کے پرتار کیا جاتا
 پھر حکم کرتے آنکوں پس پیٹے اس میں سے اور نئے فوائے تحقیق سالہ البتہ فوت دیتا ہر دل علیکن کو اور دوز کر تا ہر دل یا سے رخ دیاری کو جیسے کہ دور کرتی ہے
 ایک تنہا ہی یعنی جماعت حوٹوں کی میل کو ساتھ پانی کے نہراپے سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کما یہ حدیث حسن صحیح ہر طرف حار ایک طعام جو کہ تیار
 کیا جاتا ہو آٹے اور پانی اور روغن سے اور کبھی شیرینی بھی اس میں ڈال لیتے ہیں اور اہل مکہ سے حریر بھی کتے ہیں اور تلبینہ بھی کہ جو فصل اول میں
 ذکر کیا گیا اور حضرت نے خطاب کیا عورتوں کو اسلئے کہ سالفہ کرتی ہیں دوج چھانے میل کے اور پاک کرنے نہر کے باصوت کہ فرمایا عورتیں حاضر
 تھیں ہر حصے سے اَبی حوٹوہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَجُوءُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيهَا شِفَاءٌ مِنَ السَّيِّئِ
 وَالْكُمَاةُ مِنَ الْمَيْتِ وَهَآ شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَذَلِكَ التَّوْمِيزُ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کھانا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم نے مجھ کو افضل قسم جو کھجور کی جت سے ہو اور اس میں شفا ہو زہر سے اور کھجوریں سے ہو اور پانی آسا شفا ہو واسطے کہ کھانے نقل کی یہ ترمذی نے
 ف جنت سے ہر نعمتی اصل ہو کشت سے آئی ہو مجھو بہشت میں ہوگی یا ایسی سود مند اور رحمت بخش ہو کہ گواہی بہشت سے ہو اور انہر اور اصوب

ابو جابر بن عبد اللہ
 بن عبد اللہ بن عبد اللہ
 بن عبد اللہ بن عبد اللہ
 بن عبد اللہ بن عبد اللہ

ابو جابر بن عبد اللہ
 بن عبد اللہ بن عبد اللہ
 بن عبد اللہ بن عبد اللہ
 بن عبد اللہ بن عبد اللہ

رہی کہ اور باعث ہوا اسکے آنے پر کہ ملاں کرے طعام نہ پے بسبب کھانے اس لڑکی کے بغیر کھنے بسم اللہ کے اور پکڑ لیا میں نے ائمہ اسکا پھر لایا
 شیطاں اس لڑکی کو تا ملاں کرے کھانے کو بسبب اسکے پس پکڑ لیا میں نے ائمہ اسکا بھی قسم جو اس ذات پاک کی کہ جان میری اس کے دست قدم میں نہ تھیں ائمہ
 شیطاں کا میرے ائمہ میں جو ساتھ ائمہ اس لڑکی کے زیادہ کیا حدیث نے باسلم نے ایک روایت میں کہ ذکر کیا آنحضرت نے نام خدا کا اور کھا کھا اناقل کی یہ
 سلم نے ہدف ایک روایت میں ہے جس سے یہ کہ جس سے یہ سہا آیا یعنی ساتھ ائمہ لڑکی اور ملاں کرے اور پھر اس وقت یہ لڑکی مخصوص ہوتی کہ وہ اور بیانات
 نہیں رکھتا کہ ائمہ اعلیٰ کا بھی ہوا ہے کہ لول فرمایا کہ ائمہ اعلیٰ کا بھی پکڑ لیا میں نے پکڑ لڑکی لول آئی تھی اور لول ائمہ اسکا پکڑ لیا خاص اسی کو کہ گریج
وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَ غُلَامًا فَأُلْفَ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ أَفَّاكَ الْغُلَامُ
فَالْتَزَقَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَ كَثَرَةُ الْكَلِّ شَوْمٌ وَأَمْرٌ بَرٌّ رواة البیهقی فی شعب الایمان
 اور روایت ہے کہ عقیقہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کیا یہ کہ مبین غلام پس ڈالیں گے اٹکے کجوریں پس کھائیں غلام نے بہت کجوریں
 پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بہت کھانا سبب اور ملاں کرے برکتی کی جو اور حکم کیا ساتھ مجھ دینے اسکے کہ نقل کرتے تھے شعب الایمان میں
وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّئًا إِذَا سَلَّمَ الْمَلِيحُ دَاكَا أَيْنُ مَا أَجَبَتْ رواہ الترمذی
 اٹکے کہ کما فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر پران اور تمہارے کا ٹکے ہر نقل کرتے تھے ان سے کہ اس سے کہ کتر جو محبت میں اور یہ ہر
 طرف فائدے کے اسی سبب سے فائدے کی جو اس پر کتر عارفین نے پس نہیں بتائی ہر اسے قول آنحضرت کا سید الا و امہ فی الدنیا والآخرۃ
عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوْضِعَ الطَّعَامُ فَاخْلَعُوا لَعَالَكُمْ فَانْهَ الْأَرْضَ لَا تَلَفَ رواہ
 روایت جو اس سے کہ کما فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وقت کہ کھا جاوے کھانا یعنی رو برو پس مکان ڈالو پوچھیں انہی اس سے کہ نکالنا
 پوچھوں کہ بہت راحت بخشنے والا جو واسطے قدموں تمہارے کے **وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتَ بِشَيْءٍ أَهْتَبَ بِهِ**
فَغَطَّى حَتَّى تَذْهَبَ قُوَّةُ دُخَانِهِ وَقَوْلِي إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا عَظِيمُ الْمَوْلَةِ مَرَاهُتًا
 الدارمی اور روایت جو اس سے کہ یہ کہ وہ نہیں جانتے کہ لایا جاتا ہر مہر و یک اٹکے حکم رہیں اسکے دھاک دینے کا پھر نہ جانکا جاتا تھان
 کہ جو سے جوش اور غلبہ و حویں اسکے کا یعنی شدت گرمی کی موقوف ہو جاتی اور نہ جانتے کہ عقیقہ سنان میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے
 جانا رہنا گرمی کا کھانے میں سے موجب کثرت برکت کا ہر نقل کی یہ دو فوہ حدیثیں دارمی نے وف ذکر فرمیں کہ الفانی جو بسبب اسکے کہ اکثر کھانا دہان کا
 فرمایا اور کھانے کا بھی ہی حکم کہ اور جاس منبر میں یہ روایت نقل کی جو اس پر دوا بالطعام فان الحار لا یبرک فیہ اور روایت کی سنی نے مرسل نئی
من الطعام الحار حتی یرد ع ع **وَعَنْ بُعَيْشَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ فِي قِصْعَةٍ ثُمَّ لَحَسَهَا فَقُلْ لَهُ**
الْقِصْعَةُ اعْتَقَكَ اللَّهُ مِنَ النَّارِ كَمَا اعْتَقْتَنِي حَمِيمُ الشَّيْطَانِ رواة زرین اور روایت جو پیشہ سے کہ کما فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم نے جو شخص کہ کھا دے پیالہ میں پھر چائے اسکو کتر واسطے اسکے پیالہ یعنی دہان حال سے اور کھاتر یہ کہ کتا جو دہان حال سے کہ آنا دے کتر کھانے
 دوزخ سے جیسے کہ آنا دے کتا تو نہ کھو شیطاں سے یعنی کھانے اسکے سے باخوش ہونے اسکے نقل کی یہ زرین عوف اور زرندی اور محمد و ابن ماجہ
 اور دارمی کی روایت میں آیا جو استغفر لا تعصمہ اور روایت کیا طبرانی نے عمر رضی سے من اهل القصة و لعل لسا الجہ شعبہ المعنی الدنیا والآخرۃ
بَلْبُ الصِّيَافَةِ باب جو یہ بیان فضیلت ضیافت اور آداب اسکے اور آداب مہمان اور مہمانی کرنے والے کے ہدف ضیافت مہمان
 ہوا ضیافت مہمان کی کیفیت مہمان ضعیف مہمان اور ضعیف مہمان کی یہ کہ رعایت حق ضیافت کی مکارم اخلاق اور سنجاب سے جو ضیافت

از کتب مسند دار
 جامعہ اسلامیہ
 لاہور

از کتب مسند دار
 جامعہ اسلامیہ
 لاہور

مسئلہ کرنے والے کے بعد تین دن کا بغیر استسما اسکی کے یہاں تک کہ تنگی میں نہ آئے اسکو غسل کی یہ بخاری اور مسلم نے فت نہایہ جنوری میں چھ مسنون حدیث کے کلمہ کو کہتے ہیں اور معالی کرے اول روز میں تکلف کرے جو ہو سکے اور روز دوم کے اور تیسرے میں اگر لادے مسلمان کچھ کہ حاضر ہو جائے تکلف بعد از استسما دیوے کے کہ سبب اس کے قطع سافت ایک رات دن کی کر سکے اور یہ جو واسطہ جائزہ کے اور معنی جائزہ کے کہ بخشش اور تحفظ اور لطف اور مرد و بہانہ وہ چیز جو کہ قوت ایک دن کا ہو اور سبب ہسکے مثل کو پہنچ جاوے اور بعد جائزہ کچھ دین صدقہ اور غیر زائد و احسان جو پس باین سنی جائزہ و مستاجر ہو گا ضیافت سے اور زائد ہو گا سپر اور معتدل ہو کہ یہ جائزہ بیان حطا اور لطف کا ہو کہ روز اول میں کرتے ہیں اور داخل ہو تین دن میں کذا قال الشيخ
رج اور ابو داؤد کی عبارت سے بھی لیا ہی معلوم ہوتا ہے کہ جائزہ اگر ام مسلمان کا ہو اول روز فرمایا میرے استاد بگاڑہ آفاق مولانا اسحق نے کہ یہ بھی جائزہ کے معنی اسی طرح جاتے ہیں اور زمین درست مانع لکھا ہو ملانے کہ اگر مسافر بسبب کسی عذر کے اور مرض کے زیادہ تین دن سے ٹھہرے تو اپنے پاس سے کھا و سدا صاحب خانہ کو تنگ نہ کرے ہرج و مرج عن عقبہ بن عامر قال قلت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم انک تبعتنا فنزل بقوم لا یقرؤنا فما ادری فقال لنا ان تنزلکم بقوم فامروکم بما ینبئکم بالصیغ فاقبلوا فان لم یفعلوا اخذوا منہم حق الصیغ الذی ینبئکم لہم متفق علیہ اور روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہما کہ کما میں نے دیکھے ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے تحقیق آپ بھیجتے ہیں کہ کو یعنی جہاد کے لیے یا اور کام کے لیے پس اگر تین میں جہاد تو ہم پر کہ نہیں مہمانی کرنے وہ ہماری پس کیا حکم فرماتے ہو یعنی آیا مہمانی بڑے زمین زمین پس فرمایا واسطے ہمارے کہ اگر آخر تم کسی قوم پر پس وہ زمین وہ حکمو وہ چیز کہ لائق ہو واسطے مہمان کے پس قبول کرو پس اگر زمین بہ یعنی مہمان کا حق زمین پس لینے مہمانوں کا کہ لائق ہو واسطے مہمانوں کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے فت ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہے وجوب ضیافت پر کہ اگر غریب کو زور دے دیوے اور یہاں جہت ہو ایک جماعت کو طار میں سے کہ ضیافت کو حق واجب جانتے ہیں اور مہم جو علماء اس حدیث کو تاویل کرتے ہیں کئی وجہ سے ایک تو یہ کہ یہ معمول ہو اور پر صورت مخصوصہ اور اضطرار کے اور شکیک پس صورت میں ضیافت واجب ہوگی اور اگر نہ کریں لینا اسکا بوجہ جائزہ ہو گا دوسرے یہ کہ یہ حکم اول اسلام میں تھا کہ غیری نفرا اور محتاجوں کی واجب تھی اسوقت میں جب وسعت ہوئی مسلمانوں کو تو یہ حکم منسوخ ہوا تبصرے یہ کہ یہیں پر صورت توجہ کے اہل فہم پر تھا کہ بیچ عقد دیکھ کہ شرط کی گئی تھی کہ اگر مسلمان لنگھان آئیں ضیافت کریں انکی واجب تھی ضیافت جب عقد نہ کے جو چھوے کہ یہ معمول ہو اس پر کہ اگر لایق ہو ماضیہ بدنے کے زیرین اور مہمانوں کے پاس وہ چیز تھی نہیں اور مہمان مضطر ہیں تو زور دے کر لیں ہرج و مرج عن ابی ہریرۃ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم او لیکلہ فاذا هو بابی بلو وعمر فقال ما اخرجکم امین یومکم ما ہذا الساعۃ قالوا الجوع قال وانا الذی نفسی بیدہ لا اخرجنی الذی اخرجکم امین یونکم ما ہذا الساعۃ قالوا نعم فقالوا انصار فاذہو لیس فی بیئہ فلما راتہ المرأۃ قالت مر جیبا و اھلک فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فلان قال کھب سیعند ب لنا من الناء اذ جاوا لا نصاری فنظرت فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصاحبیہ ثم قال لھد لہ ما احدث الیوم الیوم اھیا فامتی قال فانطلقا لھو ہم بعد فی فیہ بسر و تمرا و کطب فقال لھو امین ہذا واخذ المذیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاک والحلوب فذبح لھم فاکلوا من الشاة ومن ذلک العین فی وشربو اھلما ان شبعوا ورووا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی بلو وعمر و الذی نفسی بیدہ لتسکن عن هذا النعیم یوم القیمۃ اخرجکم من یونکم الجوع ثم کہ ترجعوا حتی اصابکم هذا النعیم رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے

کہ کھانے پیئیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن یا ایک ات یعنی گھر سے پہن گمان لے ابو بکرؓ اور عمرؓ سے پس فرمایا کہ کس منبر نے نکالا انکو تمہارے گھر سے اسوقت یعنی کون سی چیز باعث ہوئی کھانے کی اسوقت باوجودیکہ اسوقت میں عادت نہ تھی کھانے کی کیا بھوک نے نکالا انکو یعنی شدت بھوک سے کھل آئے ہیں فسر یا اور مجھکو بھی قسم ہو اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہر البتہ نکالا اس چیز نے کہ نکالا انکو یعنی بھوک نے انھوں میں اچھے وہ ساتھ حضرت کے پس آنحضرتؐ ایک شخص سے بیان انصار میں سے کہ نام انکا ابوالمیثم تھا پس انکا مکان وہ شخص تھا اپنے گھر میں پر جب وہ کھا حضرت کو اسکی حور نے کہا مرا یعنی خوشوقت آئے اور بل میں آئے یعنی اپنے لوگوں میں آئے پس فرمایا انکو پیئیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ان ہر غلامانی غلامانہ نہ کرے کہ اسے گایا ہوتا بیٹا پانی لا دے ہمارے لیے ناکمان آباد وہ شخص پس یکما طرف پیئیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا درود نون یا رون لگے کہ یعنی حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے پھر کہا اسے الحمد للہ نہیں کوئی آج کے دن بزرگتر باعتبار مسلمانوں کے مجھے یعنی میرے مسلمان فق کے دن بزرگتر ہیں اور دن کے مسلمانوں سے کہا رسولی نے پس گیدہ شخص یعنی بیٹا گیا انکھانے بغ میں اور پھر چھا دیا بھجونا آئے لیے پھر گنا اپنے بھوک کے دشت پاس اور لایا لگے پاس خوشکجھروں کا اس میں کجھوین نیم پختہ بھی تھیں اور شک بھی ورتو زادہ بھی پس کہا اسے کھاؤ اور کھا اور نبیؐ اسے چھری یعنی بکری ذبح کرنے کے لیے پس فرمایا انکو پیئیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کج تو دو دوہ والی سے یعنی بکری دو دوہ دیتی ہوئی نہ فوج کر پس ذبح کی اسے واسطے آنحضرتؐ کے اور یاروں اس کے بکری پس کبی وہ بکری اور کھایا اس میں سے اور پاس خوشہ میں سے اور پیالہ پانی پس جبکہ پیئیر کھانے سے اور پانی سے فرمایا پیئیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ابی بکرؓ و عمرؓ کے قسم ہو اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہر البتہ پوچھے جائے کہ تم اس نعمت سے دن قیامت کے نکالا انکو تمہارا سگسگروں سے بھوک نے پھر نہ بچے تم یہاں تک کہ پہنچی تمکو یہ نعمت فضل کی یہ سلم نے وف بھوک نے نکالا اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہر انظارالم وحمت کا احباب سے وصور تیکہ بطریق شکوہ اور مدد رضا اور اظہار جزع کے نہوا و بھوک جب وہ کی لگے اور مانع ہوندا عبادت اور کمال تلمذ سے ساتھ عبادت کے اور باعث ہر شغلی خاطر کی تو نکلتا اور علاج اسکے دفع کلزاسا چھ کی سب کے اسباب بلع سے اور سی کرنی اسکے دفع میں جائز بلکہ لازم ہوتی ہر اور بنا بھی نزدیک دوستوں کے اور طلب کرنا طعام کا اسے وقت یقین کے ساتھ قبول کرنے اسکے کہ یہ تکلف اسوقت میں مباح ہوتا ہر بلکہ باعث ازادیا و محبت کا ہو اور آیا ہر کہ جب مابہ بھوکے ہوتے تھے حضرتؐ پس حاضر ہوتے اور دیکھتے حال بالکمال کو پرخ بھوک وغیرہ جانا رہتا اور ساتھ فورانیت شہود کے سیر ہوتے اور اسٹھ خطاب کیا ساتھ صیغہ جمع کے یا تو مجاز یعنی دیا اکثر کو حکم کل یا باقل جمع دو میں اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہر شہدائام عورت اجنبیہ کا اور کلام کرنا اس سے بنا بر ضرورت کے اور اذن دینا اسکا مسلمان کو پرخ داخل ہونے گھر زوج کے وصور تیکہ اسن ہوا وقت سے اور یقین ہوا اسکا کہ خاوند راضی ہوگا اسکے آنے سے اور کہا اکھمد اس سے معلوم ہوا کہ سب ہر شک کرنا وقت لمو نعمت کے اور مستحب ہر اظہار خوشی کا معبر و مسلمان کے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ سب ہر کھانے سے پہلے لانا میوہ کا ان کے مسلمان کے اور جلدی سے لے آنا اس چیز کا کہ مسعود ہوا اور پیلہ طرح لکھا نووی نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ پیئیر بھر کر کھا آنحضرتؐ کے زمانہ میں بھی تھا اور ردوا ہو اور اسکی کراہت میں جو کچھ آیا ہر نووہ معمول ہوا سپہ کراہت اور ماہومت نکریے اسپہ کہ موجب سنگم اور فراموشی کا ہر حال محتاجوں سے اور پوچھے جاؤ گے لایہ سوال بعضوں کا حق بن بطریق توبیخ و سرزنش کے ہو گا اور بعضوں سے واسطے احسان بنانے اور اظہار نعمت و کراہت کے ہر تقدیر ہر نعمت پر سوال و پرسش ہوگی کہ ادا سے حق شکر اسکے کا کیا یا نہیں

فَسَالِ اللہَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ وَذُکْرِ حَدِیْثُ لَیْ قَسْعُوْدٍ کَانَ رَجُلٌ مِّنْ لَّانَصَارِیِّیْنَ بَابِ الْوَلِیْمَةِ اور ذکر کی گئی حدیث علیٰ سوسو

انصار کی کہ اول میں اسکے یہ لفظ ہو کان رجل من الانصار باب ولیمہ میں کہ کتاب النکاح میں گذر الفصل الثانی فصل دوسری عن اقدم ابن معدی کرب سیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما مسلم صاف قوما فاصبتم انصب فخر واما کان حقا علی کل مسلم فخر حق یاخذ لہ یقرأہ نین لہ ذرہم ذرہ الناری ذرہ ذرہ ذرہ لہ دایما رجل صاف قوما فخر یقرأہ کان لہ

۴۷
منہاج برحق جلد سوم
کتاب الاطعمہ بالنبیؐ

ثُمَّ بَابِي يَكُونُ عَادَةً خَرَجَ إِلَيْهِ ثُمَّ يَعْمُرُنَا : وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ أَكَلَ مِنْ رَوْحِ نَارٍ : سَمِعَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ ثَمَّةَ عَائِمَاءَ بَارِدَةٍ فَشَرِبَ فَقَالَ : لَسْتُ عَنْ هَذَا النَّعِيمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَاتَّخَذَ مِنْهُ الْعِدِيُّ فَضْرَابٍ بِهِ الْإِرْضُ حَتَّى ثَمَّ ثَوَّلَ النَّبِيُّ مِلَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَمَسْهُو لَوْ كُنَّا عَنْ هَذَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ نَعَمْ الْإِيمَانُ ثَلَاثُ خُرُوفَةٍ كَفَّ بِهَا الرُّجُلُ عَوْدَتَهُ أَوْ لَسِرَ بِهَا سَدَّ بِهَا جُوعَهُ أَوْ حَجَّرَ بَيْنَهُ حُلَّ مِنْ الْيَمِّ وَالْقَدَرِ وَأَوَّاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعْبٍ لَا يَمَانٍ وَابْتِهَاجِي مَسْبُوتَةٍ كَمَا تَكَلَّمَ بِمَنْبَرِهِ

خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک بات گھر سے پس گزرے پھر پس بلایا پھر پس کھانے میں لڑنے لگے پھر گھر سے ابی کر صدیق پر پس بلایا انکو پس نکلے وہ طعن حضرت کے پھر گھر سے عمر پر پس بلایا انکو پس نکلے وہ طعن لگے پھر طے حضرت بیان تک کہ آنے تک ایک باغ میں کہ تھا بعض انصار کا پس کہا باغ والے کو کھانا ہو کھو کھو پس بلایا وہ خوش کھو روں کا اور رکھا اسکو پس کہا یا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور رکھے صاحب کعبہ منکوا یا پانی تھکا پس یا یعنی آنحضرت نے اور صاحب کعبہ پھر فرمایا کہ البتہ سوال کیے جاؤ گے تم اس نعمت سے قیامت کے کہا روئی پس لیا حضرت عمر نے خوش خوار اور مارا سکوز میں پر بیان کیا کہ کعبہ میں کھو روں کی طعن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پھر کہا یا رسول اللہ تحقیق ہم البتہ سوال کیے جاؤ گے اس سے دن قیامت کے کھانا مان لینی پوچھے جاؤ گے ہر نعمت قیل و دین سے مگر تین چیزوں سے سوال نہ ہوگا ایک کپڑا کہ ڈھانکے ساتھ اسکا دمی ستر اپنا یا آدروئی کا کہ بند کرے ساتھ اس کے بھوک اپنی کو یا سو رانج کہ داخل ہوا سینہ مارے گری اور سردی کے نقل کی یہ احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف بعض انصار کا احتمال ہے کہ یہ وہ ابو الشیم اور قضیہ ہو متعدد اور یہ بھی تامل ہے کہ کوئی اور ہو انصار میں اور مارا اسکو الخ یہ واقع ہوا حضرت عمر سے بسبب کمال خون بیت لکھی کہیں سوال ہوئے کے امیر بصریہ اور کلیہ سے اور لفظ حیرانہ پیش ت مطلوبہ کہیں

بعضی چیز کے اور ایک نسخہ صحیح میں سامعہ پیش ہم کہیں معنی سوانح کے یعنی چھوٹا سا مکان ہو مانند سوراخ چوہے کے کہ یہ تکلف داخل ہوا سینہ بسبب گرمی اور سردی کے + ع و عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أوتيت المائدة فلا تقوم رجل حتى ترفع المائدة فلا ترفع يدها وإن شرب حتى يفرغ القوم وليعد رفات ذلك يجلي جلسية فيقبض يدها وعسى أن يكون له في الطعام حاجة رواه ابن ماجه والبيهقي في شعب الایمان اور روایت ہر ابن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ کھانا پانا دے

دستر خوان پس آئے پھر کھانا پر کوئی شخص یہاں تک کہ اٹھا یا جاوے و ستر خوان اور نہ اٹھاوے اٹھا اپنا اگر پھر پٹ بھر گیا ہو یہاں تک کہ فارغ ہو قوم اور چاہے کہ اگر غدر کرے یعنی اگر اٹھ کر ہوا یا کھانے سے کھینچے پٹ اٹھ کھینچے قوم کو تو چاہے کہ غدر اپنا ظاہر کرے اسلئے کہ شرمندہ کرنا ہی ہوسنیشن اس کے کہ پس بیت لگا وہ اٹھا اپنا اور شاید کہ ہوا اسلئے اس کے کھانے کی خواہش نقل کی : ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف اس سے نکالا ہوا طائر کے کہ اٹھ کھانے نہ کھینچے پہلے ہر ایوں کے اگر وہ بعد اٹھ کھینچے اس کے کے واسطہ اور شرم کمین کھانے میں اور اگر کم خور ہو تو تھوڑا تھوڑا کھاوے تا آخر تک موافقت ممانوں کی کر کے + ع و عن جعفر بن محمد عن أبيه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أكل مع قوم كان أخوهم أكدا رواه البيهقي في شعب الایمان ص ۱۰۱ اور روایت ہر امام جعفر صادق بن محمد سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی امام محمد باقر سے

کہ کھانے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے ساتھ لوگوں کے ہوتے تھے سب کے اندر سے کھانے کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں یعنی مرسل چنانچہ لفظ مرسل کا اصول مستندہ اور نسخہ صحیح میں ہر ف امام محمد باقر نے معنی ہر سلع ہر انکو اپنے والد بزرگوار امام زین العابدین اور جابر بن عبد اللہ سے پس یہ حدیث مرسل ہے اور ہر سب کے الخ یعنی آخر تک کھانے سے حضرت اور اٹھ پہلے نہ کھینچتے تھے قوم سے با اول میں نہ کھانے یا کہ کھانے اور آخر میں کھانے یا کہ شرمندہ ہونا اٹھ کھانے سے نہ کھینچیں + ع و عن أسماء بنت يزيد قالت أني النبي صلى الله عليه وسلم

اس میں مردار اور جو کچھ کہ حرام ہو گا اس کا حلال ہو جائے جو یعنی مرد اضطرار کی کیا ہو اور بھوک کس قدر ہو کہ حسین حرام مباح ہو اگرچہ ظاہر عبارت یہ ہو کہ کیا چیز اور کس قدر حلال ہو چارے لیے مردار سے اور مقصود یہ نہیں ہو اور نہ جواب اس کا ہو بلکہ مقصود وہ ہو کہ جو اول مذکور ہوا اور بلاغ ابو داؤد کے جن اور کتب بطرانی وغیرہ میں یوں آیا ہو یا کل لنا المبتہ ساتھ پیش ہی کے یعنی کوئی حالت ہو کہ حلال کر لی ہو چارے لیے مردار کے کھانے کو اور یہ عبارت ظاہر ہے نہ ہی دلائل مقصود کے کذا قال التوربشتی اور کہ جو مقدار طعام مختار سے کی یعنی کس قدر طعام پانے ہو بیان کر دنا حال مختاری بھوک کا معلوم ہے کہ مرد اضطرار کو پہنچتی ہو یا نہیں گو یا کہ مخاطب باعث کیا اگرچہ سائل یہی فیج عامی تھا تا حکم عام ہو اور فیج جواب میں بھی صیغہ جمع کا لایا کہ کما کہنا ہے پنج جواب اس سوال کے اور صیغہ جمع ساتھ زبر کہ کہنے ہیں صیغہ کے کھانے پینے کو اور غیو فی ساتھ زبر کہ کہنے ہیں نام نہ کھانے پینے کو اور بیان انہی کی ساتھ پینے پیالہ وہ کہہ بیسے کہ کما ابو نعیم نے ہے یہ نفسی راوی کی ساتھ سماع کے ہوا دافع ہونی ہو اور روایتوں میں صالح کہ یہ نفسی راوی کی معتبر ہو اور قسم پانچہ کی ایچ یہ قسم کھانی حضرت نے پہلے منع ہونے سے یعنی حکم غیر اللہ کے قسم کھانہ نا چھپے نازل ہوا ہر باب نے قسم حضرت کی زبان سے حسب حادث کے نکال گئی ہو اور اس حالت میں یعنی مردار کو کیا حلال اس حالت میں کہ ایک پیالہ ۱۰۰ دھ کا صیغہ کو ابو داؤد وہ ۱۰۰ دھ کا نام کو پاتے ہو یا نہ یا کہ کیا نفاذ کیا کہ جماعت میں تم بھوکے پہنچو گے یہ حالت اضطرار کی ہو کہ روزانہ میں حلال ہے

وَعَنْ أَبِي دَاوُدَ الْكَلْبِيِّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَكُونُ بِأَرْضٍ فَصِيبُ بَنَائِنَا الْخَمْدَ لَمْ نَمُتْ بِهَا لَنَا الْمَبْتَةُ قَالَ أَلَمْ تَرَ نَصِطُجُوا وَنَقْبِقُوا وَنَخْفِئُوا بِهَا بَقْلًا فَشَا نَلْعَمُ بِهَا مَعْنَاهُ إِذَا لَمْ تَجِدُوا صَوْرًا وَخَشَا وَخَشَا فَالَمْ تَجِدُوا بَقْلًا فَتَلْعَمُوا فَخَلَّتْ لَكُمْ الْمَيْتَةُ وَالْأَلْيَاءُ اور روایت جو ابی واقعہ یعنی ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ تحقیق ہم ہوتے ہیں ایام زمین میں یعنی کبھی ایک ایسی جگہ میں پہنچتے ہیں کہ کچھ کھانے کی قسم سے نہیں پاتے ہیں پہنچتی ہو کہ اس زمین میں حالت مجھ سے کہی بھوک کی پس کب حلال ہوتا ہو چارے لیے مردار کا جس وقت تک صبح کو نہ پاؤ یا شام کو نہ پاؤ یعنی قسم کھانے پینے کی چیز سے یا نہ پاؤ اس زمین میں قسم نہ کراری سے لینے کچھ شکوہ میسر نہ ہو پس حال مختار اس مختار کے ہر یعنی کما و مردار اب راوی حامل سننے حدیث کے بیان کرتا ہو کہ معنی حدیث کے یہ ہیں جس وقت کہ نہ پاؤ تم کھانے پینے کی چیز نہ روز اور شب میں اور اسی طرح نہ پاؤ نہ کراری اور مانند اسکے قسم کھانے اور پونہ دینت کے سے کہ کھاؤ اور ساتھ اسکے سدر رقی کر و حلال ہو واسطے مختار سے مردار نقل کی یہ داری میں نفرت جتنا چاہیے کہ ان دونوں حدیثوں میں ظاہر میں نما روض ہو اسلئے کہ پہلی حدیث میں باوجود قدرت کے وہ پینے پر صبح کو اور شام کو اشبات بھوک اور مجھ سے کیا اور کھانا مردار کا مباح کیا اور دوسری حدیث میں شرط کیا نہ پاؤ کھانے پینے صبح شام کو بلکہ اس سے بھی زیادہ ٹھکی کے کہ وقت پانے کہ نہ پونہ کے بھی بھوک متحقق نہیں ہوتی اور مردار مباح نہیں ہوتا اور اسباب مختلف ان دونوں حدیثوں کے اختلاف ہو اور میان علماء مذہب کے

ابن امام ابو حنیفہ کا یہ ہو کہ حلال نہیں کھانا مردار سے مگر پنج حالت خوف و ہلاکت کے واسطے سدر رقی کے اور اسی قدر کہ سدر رقی کرے یعنی جان پنج رہے اور ایک قول امام شافعی کا بھی ایسا ہی ہو اور یہ تنگ ہو اور ساتھ اعتقاد و تقویٰ کے نزدیک تر اور مذہب امام مالک اور احمد کا اور ایک قول امام شافعی کا یہ ہو کہ جب اس مقدار پناؤ سے کہ جس سے سیر ہو جاوے اور حاجت نفس کی منتفی ہو حلال ہو کھانا مردار کا بیان نکال کر در اگر حاجت اپنے نفس کی یعنی قوت ہو اور سیری حاصل ہو جاوے اور اس قول میں دائرہ مسالہ کا اور رخصت کا وسیع جو حاصل یہ کہ معتبر نزدیک امام ابو حنیفہ کے سدر رقی ہو اور نزدیک اور لاموں کے حاصل کرنا قوت کا اور دلیل انکی حدیث اول ہو اور باوجود ایک پیالہ ۱۰۰ دھ کے مردار زمین اور ایک پیالہ کے رات میں کہ بیشک و شبہ سدر رقی اور اقامت نفس اس سے حاصل ہو جاتی ہو اگرچہ سیری حاصل نہ ہو کھانا مردار کا حلال کیا پس معلوم ہو کہ مرد اضطرار کی کہ سبب اسکے مردار صیغہ جو نہ حاصل ہوتا سیری کا جو کھانا مردار کا بقدر قوت کے درست ہو اور دلیل امام ابو حنیفہ کے

حَوَائِجِ النَّاسِ فِي رَهْجَةِ الْكُوفَةِ حَتَّى خَضَرَ صَلَوَاتُ الْعَصْرِ ثُمَّ لَبَّى بِمَاءٍ فَقَرَّبَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَذَكَرَ مَرَّاسَهُ
 وَرَجُلِيهِ ثُمَّ تَنَامَ فَقَرَّبَ فَغَسَلَهُ وَهُوَ قَائِمٌ كَقَوْلِ النَّاسِ لَا يَكْرَهُونَ الشُّرْبَ قَائِمًا وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ
 مِثْلَ مَا صَنَعَتْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے حضرت علیؑ سے کہ آنھوں نے نماز پڑھی پھر پیچھے واسطے بیٹھ کر نہ جگڑے لوگوں کے
 بیچ چوڑہ کوفہ کے بیان کیا کہ اوقات نماز عصر کا پھر لگا پانی پس پیا یعنی پہلے وضو سے دفع پیاس کے لیے اور دھو یا منہ اپنا اور ہاتھ اپنے اور ذکر کیا
 راوی نے سر لپٹا اور ہاتھ اپنے پھر کھڑے ہوئے حضرت علیؑ اور پیالہ پانی بچا ہوا اپنے وضو کا اس حالت میں کہ دو کھڑے تھے پھر کہا کہ تحقیق مجھے لوگ مکر وہ
 رکھتے ہیں مینا کھڑے ہو کر یعنی جانتے ہیں کہ ہر پنا کھڑے ہو کر کر دو جو اور تحقیق نہیں خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا انسان میں کہ کیا میں نے فعل کی بجائے
 وف ذکر کیا راوی نے الخ یعنی بچے کا راوی بھول گیا اس خبر کو کہ ذکر کیا اوپر کے راوی نے بیچ مقدمہ سر اور پانوں کے ذکر لطیفی حاصل یہ کہ بچے کا راوی بھول گیا
 تفصیل قول اور کہ راوی کی کہ آبا اسے کما مسح کیا حضرت علیؑ نے سر کو اور دھو یا پانی پانوں اپنے کو چنانچہ ظاہر یہی ہو کہ مسح کیا سر اور پانوں اپنے کو
 جیسا کہ روایت کیا گیا ہے اسے ایک روایت میں اور مراد ساتھ مسح پانوں کے دھونا وضو ہی یا موزے پہنے ہوئے تھے آپ مسح کیا اور اس
 حالت میں الخ یہ تاکید ہے تا وہ ہم نگرین کہ بعد کھڑے ہونے کے بیچکر یا ہو بلا اسی طرح کھڑے ہوئے پانی وضو کا پیا اور بانٹا چاہیے کہ حدیثوں میں
 نہی آئی کھڑے ہو کر پانی پینے سے اور فعل انخضت کا اور صحابہؓ کا خبر خلاف اسکے ثابت ہوا مواہب لدین میں حیر بن مطعم سے آیا ہے کہ انھوں نے
 دیکھا میں نے ابوبکر صدیقؓ کو کہ پینے تھے پانی کھڑے ہو کر اور امام مالک نے کہا کہ ہونا بھیکو کو حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ اور حضرت عثمان غنیؓ انہی تھے
 پانی کھڑے ہوئے پس دفع قاضی امین بون کہلوا دے کہ نہی واسطے تشریح یہی یاد کیا دے کہ نہی اس صورت میں ہو کہ عادت کریں لوگ کھڑے ہو کر پینے کی
 اور فعل حضرت کا واسطے بیان جواز کے تھا اور اسے اسکے پانی زفرم کا اور بچا ہوا وضو کا ستھنی کو نہی سے بلکہ ان کو کھڑے ہو کر مستحب ہی پینا ایسے بعض روایات
 فقہیہ میں آیا ہے کہ پانی زفرم اور پانی وضو کا کھڑے ہو کر پینا نہ لہذا پانی زفرم و عن جابر ان النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ كُوفَةٍ
 وَمَعَهُ صَلَاجٌ لَهُ فَسَلَّمَ فَدَا الرَّجُلُ وَهُوَ يَحْمِلُ الْمَاءَ فِي عَائِطٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ
 فِي شَنْتِهِ وَإِلَّا كَرَعْنَا فَقَالَ عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ فِي شَنْتٍ فَأَنْطَلَقَ إِلَى الْبَرَائِشِ فَسَلَبَ فِي قَدَحٍ مَاءً ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ
 دَلِجِينَ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَعَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے
 جابرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے ایک شخص پر انصار میں سے یعنی ابوالشیم کو اور ساتھ حضرت کے تھے ایک یارنگہ یعنی ابوبکر صدیقؓ پھر
 سلام طیک کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس جواب دیا اس شخص نے اور وہ پانی دے رہا تھا باغ میں پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جو
 تیرے پاس پانی پڑائی شک میں یعنی لانا ہو میں ہم اسکو اور اگر نہ تو یہ پاس البابانی فونڈی ہاں سے ہی لیگا تمہارا کہ پس کہا اس شخص کو میرے
 پاس جو پانی باسی شک میں پس کیا وہ طرف چھپر کے کہ تھا باغ میں پس ڈالا پیالہ میں پانی پھر دودھ دنا اس پانی پر بکری گھر کی پٹی جلی کا پس پانی صلی اللہ
 علیہ وسلم نے پھر لا باوہ کیا اور پیالہ ہلایا پس ہا اس شخص نے کہ آبا تھا ساتھ حضرت کے فعل کی یہ بنا رہی ہے ف کر مٹا کے سننے میں پٹی لیگے
 کر سدا کر کے کہتے ہیں اس جگہ کو کہ جہاں میں ہوا پانی نہ کھاکا یا جھوٹی سی خبر کو کہتے ہیں یعنی پٹی لیگے نہ سے بغیر ہاتھ اور باسن کے یعنی نہ
 لگا کر اور بعضوں نے کہا کہ کر کے کہتے ہیں پٹے پانی کو ساتھ ساتھ کے بغیر باسن اور ہاتھ کے جیسے کہ پٹے ہیں چاہے کہ کارع اپنے یعنی پانوں
 پانی میں داخل کرنے میں کہا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وارد ہوئی کو نہی کر کے سے بیچ حدیث ابن ماجہ کے پس یہ بھی صحیح ہے یا بیان جو ان کے عجیب
 عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَئِنْ بَشَّرْتُ فِي أَيْمَةِ الْفَيْصَةِ رَجُلًا مَجْجُورًا بِطَلَبِهِ نَارَ جَهَنَّمَ

یہ حدیث صحیح ہے
 اور روایت ہے

۱۰۰ ابن کچھ روایتیں کہ اور وہ ہر پیش کی روایت دوسری الامینون فالامینون اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے رعایت کرنی و امین
طرف کی کسی چیز کے دینے میں یعنی اگر یہ دین طرف والا کم رہے ہو بہت باتیں طرف والے کے اس لیے کہ مقدم کیا حضرت نے اعرابی کو ابو بکر پر
بے باطنی طرف ہونے اسکے کہ اور اس میں دلیل جو اوپر کمال عدلیہ شامی حضرت کے کہ باوجود فضل اور قریب حضرت ابو بکر کے اور شفاعت حضرت
عمر کے رعایت اعرابی کفر کی ترک نہ کی اور حضرت عمر نے جو عرض کیا یا دلالے کہ یہ عرض کیا کہ شاید حضرت کو یاد نہ آ ہو ہونا ابو بکر کا **و عن**
سُلي بن سعد قال اني التقي صلي الله عليه وسلم بقدر فتراب منه وعن عيينه علكم اضع القوم ولا شياخ عن يسار
فقال يا غلام اتاذن ان اعطيه الا شياخ فقال ما كنت لا وتر بفصل منك احد اياك رسول الله فاعطاه اياه متفق عليه
اور روایت ہر سعد سے کہ کمالا لگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ یعنی دودھ کا یا پانی کا پس پیا اس میں سے اور امینون حضرت کے تھا
ایک امر کا۔ جسے چھوڑا یعنی ابن عباس۔ نہ جسے بیٹھے تھے بائیں طرف حضرت کے پس فرمایا حضرت نے اے اللہ کے تو اذن دیتا ہو یہ کہ دونوں میں اسکو
جو مصلحت ہو پس کہا اس نے کہ میں ہوں میں ترجیح دیتا اپنے پر کسی کو ساتھ دینے سے ہوتے آپ کے کے یا رسول اللہ پس ہوا آنحضرت نے بھی ہوا
اس لیے کہ نقل کی یہ بنیادی اور مسلم نے اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ اولی اور احق ساتھ ابتدا کرنے کے دیا ان جو اگرچہ چھوٹا اور حقیر ہو
اگر مصلحت ہو اذن طلب کرے بائیں طرف والے سے اگر وہ اذن دے تو بائیں طرف والے کو دے رہا یہ کہ حضرت نے یہاں اذن طلب کیا کہ ابن عباس
سے اور اعرابی سے کہ اوپر کی حدیث میں نہ کو۔ جو اذن طلب کیا سب یہ تھا کہ ابن عباس کے قریبی تھے وہ بڑے قریش میں تھے ان کے تھے ابن عباس
کو ناگوار نہیں ہونے کا انکا دنیا اور انکی تالیف قلوب ہو کی صحبت و انکسار ابو بکر کا راسخ ہو گا اور اعرابی سے اگر اذن دینے تو شاید وہ مشغول
ہوتا اس لیے کہ دنیا اسلام لایا ہوا تھا پس تالیف قلوب اسکے کی نہ اذن دینے میں دیکھی اور فقہاء اتفاق رکھتے ہیں اس پر کہ ایثار طاعات میں جائز نہیں ہے
فقہاء تو یہ کہتے ہیں اور ظاہر ہے جو کہ اگر ایثار واجبات میں ہو تو حرام ہے اور اگر فضائل و مستحبات میں ہو تو مکروہ ہے مثلاً ایک شخص بانی دھوکہ کار کہتا تھا
اسکو ایثار کیا یعنی سیکہ دیدیا اور آپ عظیم سے نماز پڑھی یا کپڑے کہ حریہ ستر و کا گنا کسی اور کو دیا یا وہ آپ نماز نکلے پڑھی روانہ نہیں حرام ہے اگر
مصادیق میں یہ بلکہ کچھ ایسا تھا کہ وہی روایات بھی صف میں آنکر نماز پڑھی تو یہ اچھا نہیں کہ ہر اور امور دنیویہ میں ایثار محمود ہے اور بعض صوفیہ سے
طلحات میں ایثار منقول ہو غالباً وہ سبب غلبہ طالع ہو اللہ اعلم **و حدیث ابن قتادہ سند لکھتا ہے باب المعجزات ان شاء الله تعالى**
اور حدیث ابی قتادہ کی ذکر کی گئی ہم باب معجزات من انشاء الله تعالى الفصل الثاني من رسول الله صلى الله عليه وسلم
عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم دخلني نفسي فشرب وخرجت مني دابة مني دابة ما جئت الدابة فقال
الذي كنت احديث حسن فخرجت مني دابة مني دابة ما جئت الدابة فقال
پتے تھے اس حال میں کہ کفر سے ہوتے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کما ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن مجہوز ہے ہر طرف کا
کہ کما جلتے ہیں اور ہر کفر سے ہوئے اصل جو انکھا اور انکھا اور اونی یہ کہ کما جلتے ہیں اور سوا خلائد اب کے جو اور اسی طرح پنا کفر سے ہوئے
جیسے کہ زراہ **و عن عمر بن شعيب عن ابيه عن جدته قال اذيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بفريق قائما وقاعد**
دواة القومين اور روایت ہر عمرو بن شعيب سے کہ نقل کی اپنے آپ سے اپنے نقل کی اپنے آپ سے کما دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پتے
کھڑے ہو کر اور بیٹھے ہوئے نقل کی یہ ترمذی نے نقل کی ہے ہر یعنی ایسا بار بار بیان ہوا کہ یہ ایسا بار بار ورت کے اور بیٹھے ہوئے تمام اوقات میں ہر
و عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ينفس في الاواء او ينفس في رداءه او يدركه جبار وروایت ہر

[illegible]

ج

فصل پہلے حسن انس قال لقد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في هذا الشرب كله اغتسلوا بالليلين
 رواه مسلم ثم روایت جو انس سے کہ کما البتہ تحقیق بلایا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ اس پیلہ اپنے کے چنے کی قبرین سدی شہداء میں اپنی
 اور دو دفعہ غسل کی یہ مسلم نے وصیہ یا لا تحضرت کا انس کے پاس تھا آیا جو کہ اس پیلہ کی قبرین انس نے میراث انس سے اتھ لاکھ درم کو خریدا اور بخاری نے
 وہ پیلہ ابصرہ میں دیکھا اور اس میں بانی یہ نہ پہلے لکھے **وعن عائشة** قالت كنت أُنْبِئُكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَيَقُولُ يَوْمَ كَانُوا أَحْلَاهُ وَكَانَ عَرَاكَ بَيْنَهُنَّ عُدَّةٌ فَيُشْرِبُهُ عَشَاءً وَيُنْبِئُهُ عَشَاءً وَيُنْبِئُهُ عَشَاءً وَهُوَ عَدُوٌّ أَهْلُكُمْ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
 تھے ہم نبیذ بتاتے واسطے رسول خدا سے اسے اسے نبیذ یہ سلام کے ایک مشک میں کہ بند کیا جاتی تھی اور کہا بزرگ اس کو لا اور واسطے اس کے تمہارا نہ نیچے ہوگی
 وغیرہ کہتے تھے ہم مشک میں جو کپس پیتے حضرت اس کورات کو اور دوسرے ہمرات کو پس پیتے حضرت اس کو صبح کو غسل کی یہ مسلم نے وفات فرماتے تھے
 تو شہوان کے زمانہ کو اور بیان مراد یہ کہ اس مشک میں رائے نیچے کی جانب میں بھی تھا جیسے کچال میں ہوتا ہی نہیں سر مشک باور تھے اور نیچے کے
 زمانہ میں سے نکال کر پیتے تھے اور اس طرح نبیذ بتاتی غالباً جو اسے گرم میں جوتی ہوگی کہ قاتل تھیرا اس میں جلد ہوتا جو اور کبھی زیادہ ایک شب و روز سے
 مٹی کہ تین رات دن تک جگہ رکھنا آیا جو وہ جگہ سے کھینچا ہوگا **وعن ابن عمر** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يذوق
 أَوَّلَ اللَّيْلِ فَيَسْبِقُهُ إِذَا أَصْبَحَ يَوْمَئِذٍ وَلَيْلَتُهُ الَّتِي تَحْتِي وَالْعَدَا وَاللَّيْلَةُ الْآخِرَى وَالْعَدَا إِلَى الْعَصْرِ فَإِنْ بَقِيَ شَيْءٌ مِنْهَا
 الْفَادِمَ أَوْ أَمْرًا فَصَبَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت جو ابن عباس سے کہ کہ انہیں نبیذ صلی اللہ علیہ وسلم نبیذ دانی ہوتا تھی واسطے ان کے اول شبہا
 پیتے تھے اس کو جو وقت کے صبح کرتے اس دن اور اس رات کا قی الگ دن اور دو جرات اور اس سے اگلے دن صبح تک سیر الگ رات ہی کچھ پاتے اس کو فادہ کو
 یا حکم فرماتے جھینک دینے کا پس جھینک جاتی غسل کی یہ مسلم نے وفات حضرت جو نہ پیتے اور فادہ کو پیا دیتے بسبب یہ تھا کہ غیبت اور جاتی تھی نہ یہ کہ حدیث کہ نبیذ پیتی تھی
 اور اس کے جھینکے یا حکم کرتے اگر نبیذ پیتی حدیث کہ کپس اتنی کے لیے ہر نہ شک کے لیے امر کہا مسلم نے کہ ولات کرتی ہر حدیث اس پر کہ جائز ہوا کہ کو یہ کہہ دو
 اپنا دیکھ لکھنا اور اپنے ملک کو کھلا دے نیچے کا کھانا **وعن ابن عمر** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يذوق
 سِقَاكَ بَيْنَهُمَا لَعَنِي تَحْتِي مِنْ حِوَارَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت جو ابن عباس سے کہ کہ اس میں نبیذ الی جاتی واسطے نبیذ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشک میں ہر جوت
 نہ پاتے مشک بتاتی جاتی نبیذ حضرت کے لیے تھیں کہ اس میں غسل کی یہ مسلم نے **وعن ابن عمر** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يذوق
 اللِّبَاءُ وَلَا يَذُوقُ النَّقِيرَ وَلَا يَذُوقُ الْمَلَأَ يَذُوقُ الْمَلَأَ فِي أَشْفِيَةِ الْأَدَمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت جو ابن عباس سے کہ نبیذ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشک میں ہر جوت
 سن فرمایا نبیذ دانتے سے چھ باسن کرو کے اور لکھی باسن کے اور دوسرے فادہ ال کے اور لکھی کے باسن کے اور حکم فرمایا کہ نبیذ والی جادے سے چھ مشک کے
 غسل کی یہ مسلم نے **وف** ان غلظت من نبیذ بتاتے سے ابتدا سے اسلام میں منع فرمایا تھا بخوف اس کے کہ نہ جلدی سے اس سے اور نہ معلوم بجلال کا پس جب کھذا
 نامہ ہوا اور معلوم اور شہور ہوئی حرمت نشہ کی مباح ہوئی نبیذ بتاتی ہوا پس میں جیسے کہ حدیث ابنہ میں آیا ہوا ضیاء تحقیق اس کی کتابا لایان میں گذر چکی ہے
وعن بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعنتكم عن الظنوف فإن ظنفاك أهول شئاً لك من شئ ما وكل
 مسكركم وقول آية قال لعنتكم عن الشربة التي ظنفتك لادم فاشربوا في كل وعاء غير أن لا تشربوا من أدم رَوَاهُ مُسْلِمٌ
 اصداہیت ہر بریدہ سے یہ کہ نبیذ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ من کیا تھا میں نے تلو نبیذ دانتے سے غلظت نہ کو میں یعنی اور گمان کیا تھا کہ اصل میں
 دائرہ غلظت پر جو ایدیون نہیں جو اسلئے کہ کوئی غلظت حلال نہیں کرتا یا جو اس خبر کو کہ حرام ہے اور حرام نہیں کرتا اس خبر کو کہ حلال ہے اور حکم یہ کہ جو چیز نشہ لاوے
 حرام ہے یعنی جس غلظت میں نبیذ ہو میں اور جو چیز نشہ نہ کرے حلال ہے جس غلظت میں نہ ہو اور ایک اور روایت میں میں آیا یہ کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اور کبھی ہزار دست کی جی باقی چر لکھا ہو علمائے کرام اسی بے حضرت اسکو دست رکھتے تھے اور جنوں نے کہا دست رکھتے تھے اسکو سبب ہونے کے
 سبب نہ کہ لڑائی جنت کے کپڑوں میں سے ہو اور وارو ہو یا نہ کہ ان کا جب الاوان الیہ انفرق رواہ الطبرانی فی الاوسط و ابن اسنی و ابو نعیم فی العلل و ترمذی
 کہ کہ دست رکھتے تھے اسکو سبب اس کے خطوط میں ہوتے تھے اس میں احمد وہیل خرد ہوتا ہے **و عن الحسن بن شعبان** ان النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم لم یجئہ رومیۃ صلیقاۃ الکلمین متفق علیہ و اسد وایت ہر مغیرو بن شعبہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہن جب دمی تنگ
 استینون کا فصل کی یہ بخاری اور سلم نے و امیکل در روایت میں آیا ہے کہ استینین ایسی تنگ نین کہ جب وضو کرنے لگے تو استینین پڑھنے میں استینون کے
 نیچے سے اتر نکالے دھونے کے لیے اور یہ بھی آیا ہے کہ یہ اجرا سفر کا ہے اور کہما جنوں نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ تنجب میں تنگ استینین بنی مغیر بن مخمر
 اس لیے کہ استینین صحابہ بنی مغیر بن مخمر کی فرخ تھیں اور کہا اب جہے کہ قول ائمہ کلا میں یہ ہے کہ اقامہ روات مذکور ہے ہر فرخ کرنا استینون کا انسانی ہوگا
 یہ کہ اس کی جاد سے قول ائمہ کا وہ فرخی مغیر یعنی زاد ازہر کے اور صحابہ سے جو منقول ہے وہ معمول ہے فرخی غیر مغیر اس لیے کہ اس پر متفق ہیں کہ وہ تنجب
 ہمارے کی سے ہو تنجب ہر فرخی استین کی بقدر ایک باشندے کے **و عن ابی ہریرۃ** قال قال آخرجت الینا عاتشۃ کساء ملہدا
 و انکرا علی ظانفہ قالت فوض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ہذا من متفق علیہ و اسد وایت ہر وہ سے کہ کہما کانی
 طرف ہمارے حضرت عائشہ نے ایک چادر پیوڑ کی ہوئی اور ایک تہ بند موٹا اور کہما قبض کی گئی نوح مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دو کپڑوں میں
 فصل کی یہ بخاری اور سلم نے و حضرت جود عاکی تھی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سکینا دہنتی سکینا یہ نسی کا اثر تھا اور اس حدیث سے معلوم ہوئی ہے منجبی حضرت کی دنیا
 اور دنیا کے مدق و برق سے پس لازم ہوا کہ یہ رویہ اس میں حضرت کے ہر صلت کی **و عن عائشۃ** قالت کان فرأش رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ینام علیہ و ملحشہ لیلیٰ متفق علیہ و اسد وایت ہر عائشہ سے کہ کہما تھا بچہ نا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ بچہ
 اس بچہ سے کا بھر ہوا اس کے اندر پوست کھجور کا یعنی روئی کی جگہ نقل کی یہ بخاری اور سلم نے و اور شامل ترمذی میں آیا ہے حضرت حفصہ سے کہ
 تھا بچہ حضرت کاٹ کاٹ کاٹ **و عن عائشہ** قالت کان و ساد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللی یسئلی علیہ من احم عشوہ لیلیٰ
 متفق علیہ و اسد وایت ہر عائشہ سے کہ کہما تھا نکیہ پیہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ نکیہ کہنے اس بچہ سے کا بھر ہوا اس کا پوست خواتم نقل کی یہ سلم
 و تکریر کرتے ہی تکیہ لگا کر بیٹھتے یا سوتے وقت سر نہیچے رکھتے اس سے معلوم ہوا کہ تنجب ہر بنا بچہ ہونے کا اور نکیہ واسطے سونے اور آرام کے لیکن یہی
 اس طرف اور انما کے تنعم میں ہوا اور آنحضرت دست رکھتے تھے تکیہ کو تو نکیہ کہتے تھے اس پر اور فہ مایا اگر تو شبو اور نکیہ کوئی دے تو روضہ کرے
 اور ان احادیث سے اور انما کے سے معلوم ہوا کہ طریقہ آنحضرت کا یہ تھا کہ نہ کہرتے تھے دنیا میں اور اعراض کرتے تھے متاع اور لذات دنیا سے اور لباس بھی
 موٹا اور بچہ پڑا نہ پتے اور آیا ہے کہ لباس حبیبیہ سے پہنتے اور تکلف نہ کرتے اور کبھی بیان جواز کے لیے کہ پڑا غیسر و قہمتی بھی پہنا ہے لیکن فی القور کسی کو بخشد یا ہو
 قید نہ تھی نفیس کپڑے کی اور عادت پگڑنی اسکی اور تکلف کرنا اس میں غلام سنت ہے اگر وہ اصل باحت رکھتا ہے اور اگر کپڑا موٹا و حقیر نسبت نعل ناہر سے
 یا واسطے اطمینان کے یا طبع اور سوال کے لوگوں سے بطریق ریا و سمع کے پہننے ہیچ ہو بلکہ اکثر اہل خیر و ایتانے بقصد ستر حال و عفت اور اظہار خدا کے
 کپڑے نفیس سنبلار پہننے چشم اخیار سے چھپایا ہے اور حاصل یہ کہ اگر بطور اسراف و تکبر کے نہ تو نین مضائقہ اسکا اور ایسا نہ روی ہر جگہ محمود ہے **و عن عائشہ**
 قالت الینا نحن جلہ فی بیتنا فی حجر الطہیرۃ قال قال کونی بکری ہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقبلا متقنعا
 سواہ الخاری اسد وایت ہر عائشہ سے کہ کہما اس وقت کہ تھے پہننے ہوئے پہننے گھوڑی بیچ گرمی دو پہر کے کہما کہنے والے نے واسطے ابو بردیث کے
 میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ولے ڈھانکے ہوئے سرانچا چادر کے کونے سے نقل کی یہ بخاری نے و ڈھانکنا سر کا تھا واسطے کرنا جو کچھ یا واسطے

الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مَخْذُومًا فِي رِجَالِهِ وَجَعَلَهُ فِي نِيدٍ أَلَمِيٍّ كَقَرْنِ الْخَيْلِ خَاتَمًا مَخْذُومًا وَرِيقُ نَفْسِهِ
 مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ كَيْفَ تَقْرَأُ هَذَا عَلَى نَفْسِكَ خَاتَمًا مَخْذُومًا إِذَا لَبَسَهُ جَعَلَ نَفْسَهُ مِثْلَ الْبَطْنِ الْبَطْنُ مِثْلُ الْبَطْنِ مِثْلُ الْبَطْنِ
 روایت جو ابن عمر سے کہ اس نے بنو ابی ہاشم علیہ السلام نے چھاپ سونے کی اور ایک روایت میں یہ زیادہ آیا ہے اور پہنا اس کو چھاپنے کے ساتھ اپنے
 پیر چھپنے کے یا اس کو پیر بنوائی چھاپ چاندی کی کھروا گیا اس میں محمد رسول اللہ اور قریب ایک کھروے کوئی مانند نقش چھاپ میری کے کمر پر اور تھے ضرر
 جب پہنتے چھاپ کے تھے گینہ اس کا اپنی پہیلی کی طرف نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وہ سونے کی میں پہلے حرام پہنے سونے کے مردوں پر کہا امام محمد نے
 موطاء میں کہ نہیں جائز مرد کو یہ کہ چھاپ پہنے سونے کی یا لوہے کی یا کانٹے وغیرہ کی اور نہ چھاپ پہنتے مگر چاندی کی اور عورتوں کو جائز ہے موطا طحاوی
 وغیرہ سونے کی پہنتی بلکہ علامہ نے لکھا ہے کہ انگوٹھی چاندی کی عورتوں کو پہنی مکروہ ہے اس لیے کہ یہ پہننا ہمارے مردوں کا ہے اور عورتوں کو تشبہ ساتھ مردوں کے
 مکروہ ہے پس اگر عورت چاندی کی انگوٹھی پہنتی تو تنبیہ کرے اس کے لنگ کو ساتھ ملے وغیرہ کے اور ہاں میں لکھا ہے کہ متبرک میں ملحقہ ہونے گینہ اور چھپنے کی یہی وجہ ہے
 وہی کیچے حرمت اس کی کہ اس کی لکھا ہے کہ وارد ہوئی میں قرینہ بدیع پہنتے چھاپ کے دین تا میں اور بائیں تا میں پہنتے کی بھی حدیث میں نہیں اصل
 اسی پر جو اصل نسخہ جو احابن مدنی وغیرہ نے اس سے روایت کیا ہے کہ حضرت دائیں تا میں چھاپ پہنتے تھے پھر بائیں میں پہنتے تھے اور بائیں تا میں پہنتے تھے
 لکھا ہے کہ اس میں وہ تین مختلف آئین ہیں بعضی انگوٹھیں بنائیں کہ اپنے دائیں تا میں پہنتے تھے اور بعضی میں یہ کہ بائیں میں پہنتے تھے اور بائیں تا میں پہنتے تھے
 یہ کہ کبھی ان میں دائیں تا میں پہنتے تھے اور کبھی بائیں میں دائیں تا میں پہنتے تھے اور کبھی بائیں میں دائیں تا میں پہنتے تھے اور کبھی بائیں میں دائیں تا میں پہنتے تھے
 مذہب میں دائیں تا میں پہنتے تھے یا بائیں پہنتے تھے اور کبھی بائیں پہنتے تھے اور کبھی بائیں پہنتے تھے اور کبھی بائیں پہنتے تھے اور کبھی بائیں پہنتے تھے
 مہر میری کے کھودیں پس اس سے منع فرمایا اور منع اس لیے فرمایا کہ حضرت وہ منہ مغلن پر کر کرادشا بن وغیرہ کو بھیجتے تھے پس اگر کوئی اور عجمی سی طرح کھودے تو فساد
 واقع ہوگا اور کما ناخفان نے کہ مہر چاندی کی مبالغہ برائے کہ محتاج ہو مگر کرنے کا مانند قاضی وغیرہ کے اور جب کو حاجت نہ ہو تو نہ کر اس کا افضل ہے اور جب کہ چھاپ
 پہنتے تو لائق ہے کہ وہ گینہ پہیلی کی طرف بائیں تا میں پہنتے تھے اور کبھی بائیں پہنتے تھے اور کبھی بائیں پہنتے تھے اور کبھی بائیں پہنتے تھے اور کبھی بائیں پہنتے تھے
 وَالْمَحْصِفُ وَعَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الْمَكْحُوجِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الْمَكْحُوجِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
 پہنے قس کے کہ اس کے ساتھ پہنتے انگوٹھی سونے کی سے میں مردوں کو اور منع فرمایا پڑھنے قرآن کے سے مکوح میں نقل کی یہ مسلم نے وہ تحقیق لغت کی
 بیچ حدیث حضرت علی کے دو سری فصل کہا بالباس کہ میں گند چکی اٹھی پڑھنے قرآن کے سے رکوع میں ایک دن میں ایک توبہ کہ منع فرمایا اس سے کہ جو اسے
 تبسح کے رکوع میں قرآن پڑھے اور اسی طرح بدہ میں اور دوسرے یہ کہ منع فرمایا اس سے کہ اس طرح پڑھے کہ غیر تمام کر شعرات کے رکوع میں چلا جاوے کہ بعض روایت
 رکوع میں واقع ہوئے **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ رَجُلًا خَاتَمًا مَخْذُومًا دَخَلَ فِي يَدِهِ خَاتَمًا مَخْذُومًا**
فَطَرَحَهُ فَقَالَ لِمَ تَفْعَلُ هَذَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَقِيلَ لَهُ لِمَ تَفْعَلُ مَاذَا هَبْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ رَجُلًا خَاتَمًا مَخْذُومًا دَخَلَ فِي يَدِهِ خَاتَمًا مَخْذُومًا
فَطَرَحَهُ فَقَالَ لِمَ تَفْعَلُ هَذَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَقِيلَ لَهُ لِمَ تَفْعَلُ مَاذَا هَبْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ رَجُلًا خَاتَمًا مَخْذُومًا دَخَلَ فِي يَدِهِ خَاتَمًا مَخْذُومًا
 بلکہ اس میں ہے کہ تحقیق میں حضرت علیہ السلام نے کبھی انگوٹھی سونے کی کہ چھاپ ایک شخص کے پس نکال لی آنحضرت نے انگوٹھی اس کے ہاتھ سے
 اور چھینک دیا اس کو پھر فرمایا کہ قصد کرتا ہے کہ تمہارا طرف انگوٹھے کے آگے دوزخ سے پر پہنچا ہے اس کو اپنے ہاتھ میں لے لی سونے کے پہنتے سے آگے دوزخ سے تھر
 جلا جاوے گا پس کہا گیا اس شخص کو مہر تشریف لے جائے آنحضرت علیہ السلام کے اٹھائے انگوٹھی اپنی اور دائرہ اٹھا تو ساتھ اس کے یہی چال آیا تھا
 کسی عورت کو کہا اس شخص نے نہ قسم خدا کی نہیں لوں گا میں اس کو کبھی مال کہ تحقیق چھینک دیا اس کو پھر خیرا صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ مسلم نے وہ

بَلَّغْنَاكَ الرُّقَى الْاَلَا بِالنِّكَاحِ ذَاتِ وَعَقْدِ التَّمَامِ وَغَيْرِ الْمَاءِ لِعَيْنِهِمْ حَلَالٌ وَقَدْ اَدَّ الصَّبِيَّ غَيْرَ مُحْتَمِلٍ رَأَى ابُوهُ اَوْ كَوَّلَا لِنِسَائِهِ
 رایت جو این سوره کے کما حقہ فی صلی اللہ علیہ وسلم کردہ رکعتیں دس خیرینہ دی یعنی استعمال کرنے خلوں کا اور کو رکعتیں تیرہ کرنا بڑھاپہ اور رکعتیں تیرہ کو کھینچنا
 یعنی خلوں سے نیچے لٹکانا اور پہننا سونے کی انگوٹھی کا یعنی مردوں کو اور نظر پر کر عورت کا زینت کو بے محل اور کھیننا ساتھ مردوں کے اور کر وہ رکعتیں تھے نہ کر
 سروسہ سوزا تھے اور باوجود منکون اور کو بیون کا اور عورت کے سروسہ باہر گرانا منی کلب محل اور فساد کرنا لڑکے کا اور مالیکہ حکم کرنے تھے حرام ہونے اسکا
 نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ۳۷ خلوں ایک خوشبو پر مرکب کہ زعفران وغیرہ سے بنی ہو اور یہ نہیں حاصل مردوں کے لیے جو اور عورتوں کو لگانا
 اسکا درست ہو اور بعض حدیثیں اسکا اجت میں وارد ہوئی ہیں اور بعضی نہیں ہیں اور حدیثیں بھی کی بہت ہیں اور ظاہر یہ کہ وہ فاسخ اباحت کی ہیں اور
 مردوں کو اس کے استعمال سے اسلئے منع فرمایا کہ وہ عورتوں کی خوشبونی جو از تیرہ کرنا بڑھاپہ کا خواہ ساتھ انکھاٹے سفید بالوں کے بتواہ ساتھ خضاب سیاہ
 بخام خضاب مسندی کے کہ وہ جائز ہو بالاتفاق بسبب وارد ہونے احادیث کے اس میں اور سفید بالوں کے انکھاٹے میں محتاج نہ ہو سبب یہ کہ متذکرہ
 اور ظاہر کرنا عورت کا اپنی زینت وغیرہ کا فیہ محل اپنے کے محل ساتھ نیرج کے ہوسنی موضع محل کے یعنی وہ جگہ کہ حلال ہو عورت کے زینت کا وہ نہ دوج
 اسکا جو اور محام مثل باب بھائی وغیرہ کے جیسے اسد تعالیٰ نے فرمایا: لَا يَدِينُ رِيْتُهُنَّ إِلَّا بِجَوْنِ لَتْنٍ وَأَبْهَنَ الْأَيَّاءِ وَفِي مَعْلٍ سَاحَةِ نَهْنِ كَيْ يَهْتَجِرَ
 حلول سے اور کما بتا تھہ زیر کھن کھن کبھی کی یعنی مردوں مردوں کے کے ساتھ انکھاٹے کھیلنے میں اور اندر قرحہ کے پھینکنے میں اور مردانہ ہی جو کھیلنے سے ساتھ رکھ
 اور وہ حرم جزوہ ویک اکثر صما صما بوجہ غیر جہ کے ارتباط کھیلنے بھی کردہ تحریری جزوہ سے نزدیک اور مذکور قرقہ کی جو یعنی انسون کوٹنے کے اور معنوا الخفی
 قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور انھیں کے حکم میں ہیں وعاثین منقول جوت سے اور عودہ ساتھ اسما لہی کے اور بیضوں کے نزدیک مرد
 سعوات سے وہ آیات قرآنی ہیں کہ مثل میں اب پر مبنی استاذہ کے خواہ یہ سوتیز ہیں خواہ غیر انکھاٹے کہ رقیہ کرنا ساتھ قرآن اور سارا مد تعالیٰ کے کعبہ
 ابنا تھہ غیر اس کے حرام جو خصوصاً ساتھ انکھاٹے کے کہ معانی انکھاٹے معلوم نہ ہوں کہ وہ ان خوف کفر کا جو اور تمام حقیقہ یہ کہ جو یعنی منکون، بیون کے کو اسکا
 منع نظر کے لگوں کے گئے میں ملتے تھے امام جاہلیت میں اور دین اسلام میں اس سے ممانعت آئی اور بیضوں نے کہا کہ تا م سے مطلق متعطل ہے کھلا ہو میں اور
 آیات قرآنی اور وعاثین اند اسما لہی لکھ کر گئے میں ملتے جاہلیت میں جیسے کہ حدیث عبد اللہ بن عمر کی سے کہ جسک میں میں مذکور جو معلوم ہوتا ہو اور کر وہ رکعتیں تھے
 گرنے میں کو ابہر عورت کے سروسہ وقت انزال کے بخوف محل غیر محل میں کہ وہ عورت حرہ ہو نیز اسکی رضا کے باہر گرانا منی کا جائز نہیں بخلاف بوئدی کے
 وہ محل غزل جو غزل اس کو وہ نہیں اور کر وہ رکعتیں تھے فساد لڑکے کو اور اس سے صحبت کن فی اس عورت سے کہ وہ دودھ ملائی ہو بچہ کو پس حال ہو جاتی ہو وہ اور
 اس کے دودھ اسکا فاسد یعنی خراب ہو جانا جو اور لڑکے کو خلوں کے تباہ کر ضعف وغیرہ لاحقہ جاتا ہو اور مجامعت عورت کو حالت دودھ ملائے میں غیر حلیت میں ساتھ نیر
 غیر کے اور ذکر اسکا باب بشارت میں ہو چکا جو اور حالیکہ حکم کرتے تھے حرام ہونے اس کا یعنی کر وہ رکعتیں تھے فساد لڑکے کو اور جراح عورت کو حالت دودھ
 یا تعین یکن جائز نہیں تھے اسکا سلیکے علی موت منکون حلال ہو اور جو جرحا اس کے کہ متضرر فساد کرنا جو حرام نہیں ہے فی موعن الزینہ بنت موعن
 لَهُمْ وَهَبَتْ يَابَتْهُ الشَّرِيْفُ إِلَى عَمْرِو بْنِ لَيْثٍ فَأَيُّ فَيَسَّجِلُهَا أَجْرًا فَقَطَّعَهَا عَمْرُو بْنُ لَيْثٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 مَعَ كُلِّ جَرِيٍّ شَيْطَانٌ سَرَّاهُ الْكُودُ وَكَوَدُورُ رَايتَ جَابِنَ زَيْدٍ يَكُونُ زَيْدٌ أَوَّلُ مَنْ يَأْكُلُ لَيْلَةَ زَيْدٍ يَوْمَ طَرَفَتْ عَنْ بَنَاتِهَا كَيْتُ
 لڑکے کے پاؤں میں بھٹک کر تھے پس کلاٹ ڈال انکو حضرت عمر نے اور کما کہ نہ میں نے رواج خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ساتھ ساتھ ہر جس کے
 شیطان جو قتل کی یہ ابوداؤد نے وف یعنی فری کر تباہ ہو شیطان نزدیک اس سے کہ ابورہ فرما شیطان چاہے کہ ابورہ میں تباہ ہو جس فرما شیطان
 مَعَهُ وَعَمْرُو بْنُ لَيْثٍ مَوْكِبًا عَبْدًا لَاحْمًا بَنَ حَيَّارًا لَا نَصَّارِيَّ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ إِذْ حُجِّلَتْ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ وَعَلَيْهَا

محول

بعض کو باطل اور عدوت مذکورہ کے کلام کے یہ معنی ہیں کہ خبری میں گئی ہوں میں بیکہ تم خبر دے ہو سنت خدا سے یا سنت کرتے ہو اپنی طرف سے عورتوں مذکورہ چاروں
 نہیں ہر سنت کا ذکر کرنا باطل میں یا نہیں ہر سنت کرنی انکو کہ نہ سنت کرتا ہے اس پر اس پر حج یا بن مسعود لیل کے حدیث و قرآن سے اس پر جو حدیث کے
 شبہ تھا جو اس کا قرآن میں اپنا ہر مستبعد معلوم ہوا اسکو اور اخیر طبرستان کے یہ معنی ہیں کہ جب بدعت مامور ہوئے ساتھ بازنطیہ سرخس کے کتب خانہ کے
 رسول نے اور منع کیا رسول نے انکو یا مذکورہ سے اس حدیث وغیرہ میں تو پھر میں تمام نہایت اکی ذکا کی قرآن میں انکا مابین کے کہ ابن شاذلیہ حدیث کے
 کہ سنت کرنی انھیں کی روایات وغیرہ کو نہ سنت کرنے سے انھیں سے رسول نے واجب ہو یہ کہ عمل کیا جادے اس پر **وعن ابن عمر** قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم العبد مني وخي عن الوشم يداه البهايم اور روایت ہوا بن ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تاثیر نظر میں
 ٹوک کی حق و اصرار کیا گوئی سے نقل کی یہ بخاری نہف حق ہونی ثابت ہوا کہ اس نے مال نے حمایت رکھی جو اس میں کہ تاثیر کرتی ہے آدمی وغیرہ میں انھیں سے
وعن ابن عمر قال لقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ملبداً رداء البهايم اور روایت ہوا بن عمر سے کہ انھیں سے کہ تاثیر کرتی ہے آدمی وغیرہ میں انھیں سے
 دیکھا میں نے پتھر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نقل کی یہ بخاری نہف معنی اپنے سر کے بالوں کو گوند سے جادو یا تھا جنوں نہ نہیں اور عباس سے حضور نبی
 اور اس طرح حالت احوال میں انکو کہ میں عرض مذکورہ کے لیے پس یہ بیان حالت احرام کا ہو کسی اندر کا **وعن انس** قال قال غي النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم ان یخوف عفر الراس مٹو علیہ روایت ہوا انس سے کہ کہا میں نے کیا ہی علی اس علیہ وسلم نے اس سے کہ عمر ان سے مرد بن کر یا کہے کہ نقل کی
 یہ بخاری انہیں سے اس لیے کہ یہ عادت عورتوں کی ہے اور بعض صحابہ جو نقل ہوا تھا ان کا نام خوشبو سے مرکب کا ہے و عفران وغیرہ سے وہ معمول ہے
 سی سے پہلے پہلے **وعن عائشة** قالت كنت اظيب النبي صلى الله عليه وسلم باظيب فانجد محي الى احد ويصير الطيب
 فی کھواہ و کھیت مٹو علیہ روایت ہوا عائشہ سے کہ کہا میں نے خوشبو لگائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ بہترین خوشبو کے پانی میں بھانک
 کر پانی میں چپ خوشبو کی حضرت کے سر میں اور دھوی میں نقل کی یہ بخاری اور سلم نے اس حدیث پر اشکال وارد کرتے ہیں ساتھ اس حدیث کے کہ خوشبو کی
 مودع کی وجہ سے کہ پوشیدہ ہو نہ لگا اسکا اور اس سے معلوم ہوا کہ رنگ ہوتا تھا حضرت کی خوشبو میں جیستہ ہو کہ تھی اسکا جواب یہ ہو کہ اور ان کے اس میں
 وہ رنگ ہو ان کے عطر میں نہت و جل ہوا نہ سر نہ دھو نہ رنگ کے اور جو رنگ لیا انہو سے یہ رنگ کے عطر کا جو نہ کہ ان کا لایا ہی اور اس سے معلوم ہوا کہ اش
 صندل کے بھی جائز ہیں **وعن انس** قال كان ابن عمر اذا استجمر استجمر بالعود وغيره من الودع ويطعمه مع الودع ثم
 قال هكذا كان يصح رسول الله صلى الله عليه وسلم رداءه وسلم اور روایت ہوا انس سے کہ کہا کہ تھا بن عمر حضرت کو دعویٰ لینے خوشبو کی
 دعویٰ لینے لگا کی غیر ہونے سے نہ کہ کہی نہی اگر کی دعویٰ لینے ادھی دعویٰ لینے کا فوکی کہ دے انکو ساتھ اگر کہ پھر کہا ابن عمر نے کہ علی سے دعویٰ
 لینے تھے انھیں صلی اللہ علیہ وسلم نے کہی نہی اگر کی ما کہی کا فو اس کے ساتھ لاکر نقل کی یہ سلم نے **الفصل الثاني** من روایہ عن ابن عباس
قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقض أو يأخذ من قضا ربه وكان ابن عباس يخلل الوشم بقله رداءه اللزوي
 ابن عباس سے کہ کہا کہ تھی صلی اللہ علیہ وسلم کہ تھے لینے لینے ابن عباس سے کہ کہا کہ تھے خدا کے کرتے یہ لینے وہ بھی لینے کرتے تھے نقل کی یہ ترمذی نہف
 میں کہنا ابن عباس کا سنت قدیم ہے کہ حضرت ابراہیم کہ تھے لینے اور انبیا علیہم السلام بھی کرتے تھے خبیثہ بیچ شرح حفظہ نظر کے بیان اسکا اور پھر چکا ہے
 تھیں حضرت ابراہیم کہ اسب بنو اہل کی کہ ہوا ابتدا اس شریعت کی حضرت ابراہیم سے ہو چیکہ فصل تیسری میں ایک حدیث آتی ہے کہ وہ دلائل کرتی ہوا اس میں
وعن ترمذی ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من لم يأخذ من شارب فليس ميتا رداءه احمد والترمذي
 والنسائي اور روایت ہوا ترمذی بن ابراہیم سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ نہ یوسف میں اپنی پس میں ہمین سے نقل کی

ابن عباس سے کہ کہا کہ تھے لینے لینے ابن عباس سے کہ کہا کہ تھے خدا کے کرتے یہ لینے وہ بھی لینے کرتے تھے نقل کی یہ ترمذی نہف

جو ایک نسخہ صحیح میں ہے میں درود اہل جہنم اور احتمال بھی ہو کہ مراد یہ ہو کہ اصدوانہ مجہول چنانچہ مراد اسکے یہ الفاظ ہیں جو ایک نسخہ میں ہے میں دفی وادانہ
مجہول لیکن روایت کیا ہے اسکو طبرانی نے ساتھ سند صحیح کے اور نام نہ اپنے مستدکین میں بھی اک بن قیس سے اور اسکے لفظ یہ ہیں یا تھنسی وادانہ کی فائدہ نظر فرمادہ خطی
مندرجہ ذیل **وعن کریم بن عمار** ان اقرأ عائشة عن خضاب الجنداء فقالت لا بأس ولكني أكرهه كان حينئذ
يكلمني رواء أبو داود والنسائي اصدوايت ہو کر میری ہیام کی سے تحقیق ایک عورت نے پوچھا عائشہ سے حکم خضاب کرنے منھدی کا میتی مین
پس کہا عائشہ نے کچھ مضائقہ نہیں لیکن میں ناخوش رکھتی ہوں اسکو تھے دوست میری ہی آخرت کردہ رکھتے تھے بواہر اسکی نقل کی یہ ابو داود اور نسائی نے
فطہر ہو کر کمرہ رکھا حضرت کا خضاب منھدی کو خاص ایون میں تھا اسلئے کہ اگے کی حدیث میں آیا کہ بہت نہ لی حضرت نے ہند سے سبیل علی ہونے پھر
اسکے منھدی سے **وعن عائشة** ان هذا ائت عتبة قالت يا نبي الله يا عني فقال لا يا عني حتى تغتسل فكتبت فكتبت
كفاسبع رواء أبو داود اور روایت ہو عائشہ سے کہ تحقیق ہند میں ہی عتبتی نے کہا اسے نبی اس کے معیت لو مجھے پس فرمایا میں بہت لیتا میں مجھے نبی
ساتھ زبان کے میان تک کہ نوکر سے تو دونوں ہاتھوں اپنے کو معنی منھدی لگا سے تو پس گیا کہ دونوں ہاتھ تیرے ہاتھ ورنہ کے میں نقل کی یہ ابو داود و
ہند بہت عتبتی ہو میں ابو سفیان کی اور ان ساویہ کی دن فتح کے کے اسلام میں تھیں اور طہر یہ ہو کہ یہ بہت غیر دن فتح کے کے اور اس سے معلوم ہو کہ عورتوں
منھدی لگانی ہاتھوں میں مستحب ہو اور زکرا کا کمرہ اور کر است سبب ثابت مردوں کے ہر **وعنها** قالت اوكتبت اقرأ كما مر وروا
سند یہ ہا کہ ابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عقب فض النبی صلی اللہ علیہ وسلم ید قال ما ادری ان ید خلی و
ید اقرأ قال بل اقرأ قال لوكتبت اقرأ لعلی رت اقرأ یفنی بالحناء رواء أبو داود والنسائی اور روایت ہو عائشہ سے
کہ ان شاء کیا ایک عورت نے پس ردہ سے کہ اسکے ہاتھ میں ایک خط تھا کہ کسی نے بھیجا تھا طرین پیو خیر اصل اس علیہ وسلم کے پس کھینچ لیا حضرت نے ہاتھ
میں لیا وہ خط پس فرمایا حضرت نے کہ میں جانتا میں کہ آیا تھا مرد کا یا یا تھا عورت کا کہا اس عورت نے بلکہ تھا عورت کا ہو فرمایا حضرت نے اگر ہو تو عورت
میں نایت کہنے والی شاعر عورتوں کی التبت فرمائی کہ نہ اپنے ساتھ منھدی کے نقل کی یہ ابو داود اور نسائی نے **وعن** حسین بن ابی ہریرہ کہ عورتوں کے ہاتھوں
عورتوں کو اور کمال تعلیم اب کی ہر **وعن** ابن عباس قال لحدثت الواصلة والمستوصلة والناصة والمثقصة والواشمة
والمستوشمة من غیر جائد رواء أبو داود اور روایت ہو ابن عباس سے کہ کہانت کی گئی ملائے والی اور ملائے والی میں ہوں کا چلا والی والی و
دولت والی وچینے الی اور چنلانے والی میں ہوں کو اور گوندنے والی اور گوندانے والی غیر بیماری کے نقل کی یہ ابو داود ورنے شرح ان الفاظ کی پہلی فصل میں
فرمائی ہو اور غیر بیماری کے میں اگر حاجت کو نہ کی ہو جائز ہو اگرچہ تو میں نشان **وعن** ابو ہریرہ قال کن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الرجل یلبس لبسة المرأة والمرأة تلبس لبسة الرجل رواء أبو داود اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہانت کی ہر غیر اصل اس علیہ وسلم کے
اس شخص کو کہ چنے پینا و عورت کا سا اور کہانت کی اس عورت کو کہ پینے پینا و اور کا سا نقل کی یہ ابو داود ورنے **وعن** ابن ابی ملیکة قال قال عائشة
ان اقرأ تلبس اللعل قالت کن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السرجلة من النساء رواء أبو داود اور روایت ہو ابن ابی ملیکہ سے
کہانت کے کہا گیا واسطے عائشہ کے تحقیق ایک عورت پہننے کی ہر پوش مردوں کی ہی کہ حضرت عائشہ نے کہانت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو کہانت
کے ساتھ مردوں کے نقل کی یہ ابو داود ورنے **وعن** ابن عباس میں اور کلام میں اور عورت کو کہانت کرنی ساتھ مردوں کے نقل میں ابو طلحہ میں غیر مذکور ہر چنانچہ
کہانت کا کثرت جملہ الہی میں نقل کی ہر مذکور مردوں کے تھی **وعن** یونان قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر کان اخر عقیقہ یافین
من اہلہ فاطمة وائل من یدخل عیالہ فاطمة ففقد من عذرا وقد علفت منھا اوسر اعلی باجنا

پہنچ بیان ہو گئی کہ حضرت میمون سے ایک سی اور بیوی سے اپنے دل میں یا بطریق تعجب کے فرمایا تحقیق جو بزرگ نے وعدہ کیا تھا مجھے ملاقات کرنے کا ایک دن
پس ملاقات کی مجھ سے خبردار ہو مگر خدا کی قسم ملاقات وعدہ کیا جو بزرگ نے مجھ سے کبھی میں پہلے اس کے پھر اپنا بیچ دل حضرت کے لئے کاچوکر پڑا تھا نیچے میرے حضرت کے
میں حضرت کے دل پر آیا کہ بزرگ نے سبب بن چکے تھے کہ میں نے اس کے پس حکم کیا حضرت نے اس کے کہنے کے نکلے کا پس نکالا گیا وہ پھر اپنی حضرت نے اپنے ماتھ میں پانی
پس چھڑکا پانی اس کے سینے کی جگہ پس چھڑکا یہاں ہوئی طے حضرت کے بزرگ نے فرمایا حضرت نے کہ تحقیق تم نے وعدہ کیا تھا مجھے لئے شب گذشتہ کا کسا کون لیکن ہسم
نہیں داخل ہوتے اس گھر میں کہ جو اسمیں کتا یا سورت پس صبح کی بغیر اصلی اسد علیہ السلام میں پس حکم فرمایا ساتھ قتل کر کے کتوں کے میان تک رکھ گیا
ساتھ مانے کتبے چھڑے کے کہ ہیں ذہن جمیل فطرت کی نہیں ہوتی اور چھڑو یا فرسے باخون کے کتوں کو کون میں احتیاج محتاط کی بہت ہوتی ہو نقل کی
یہ مسلم نے وعن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یترک فی بئتہ شیاً فیہ فصالبہ الا کھنکھہ وکھنکھہ وکھنکھہ
اور روایت ہے جو مائشہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم چھڑتے تھے اپنے گھر میں کسی چیز کو کہ حسین تصویر میں ہوں مگر توڑ دے تھے اسکو نقل کی یہ بخاری نے
ف تصالیب جمع تصلیب کی جو معنی بنانی صورت تصلیب کی یعنی سولی کی کہ جو کھنکھہ یا پوجتے ہیں گمان اس کے کہ حضرت عیسیٰ کو پوندنے سولی پر چھینچا تھا یہ
شکل اس کی جو کہ وہ اس طرح کی ہوتی ہے اور میان مراد تصالیب مطلق تصویر میں ہیں وعن عائشۃ انھا اشترت ثمرۃ کھنکھہ تصالیب
فلما رآہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم علی الباب فلم یدخل فعرنت فی وجھہ الکراہیۃ قالت کفک فقلت ید رسول اللہ
اؤت الی اللہ والی رسولہ ماذا اذنت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کمال ہذا الشرقہ قالت قلت اشتريت فکماک لئلا یفقد
علیک ما کونہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اصحاب ہذا الصور یعدون یوم القیامۃ وبقال لھم
لحیو ما خلقتکم قال ان البیت الذی فیہ الصورۃ لا یخلو الملائکۃ مستقون علیہ اسدایت جو سی مائشہ کے کہ تحقیق اس نے فرمایا
تیکہ کہ اسمیں تصویر میں حسین پس جب کہ دیکھا اسکو بغیر اصلی اسد علیہ وسلم نے ٹھہرے سبب سے دروازے پر نہ آئے گھر میں پس بخاری نے حضرت عائشہ نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک میں ناخوشی یعنی سبب اس تیکہ تصویر واد کے کہا مائشہ نے پس کہا میں نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مخالفت سے طوطی ہوا
اسد رسول کے کہ کیا گناہ کیا میں نے اس کو آپ گھر میں نہیں آئے پس فرمایا بغیر اصلی اسد علیہ وسلم کے کیا حال جو اس تیکہ کا اور کہاں سے لائی تو اسکو
کہا مائشہ نے کہ کہا میں نے فرمایا میں نے اس کو آپ کے لینا نہ چھینے آپ اس پر بھی اور تیکہ لگائیے سپر بنی کبھی پس فرمایا بغیر اصلی اسد علیہ وسلم نے کہ
تحقیق صورت بنانے والے مذاہب کے جاویدگی دن قیامت کے اور کہا جاویدگی انکو زندہ کر دے اس چکر کو کہ بنایا تھا تم نے اور فرمایا کہ تحقیق وہ گھر کہ اسمیں
صورت ہر نہیں داخل ہوتے اسمیں فرشتے نبی اسد علیہ وسلم میں داخل ہوتے اسمیں انبیاء اور اولیاء نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن عائشۃ انھا کانت قد
اخذت کلہ منھ لھما سترافیا متکایا فھنکۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاعذت عنہا فمرقتا فکانتا فی البیت فیکس
علیک ما یستحق علیہ اسدایت جو حضرت عائشہ سے کہ تحقیق انھوں نے والا اپنی شہنشاہ پر وہ کہ اسمیں تصویر میں حسین پس بخاری والا اسکو بغیر اصلی اسد
علیہ وسلم نے پس نے حضرت عائشہ نے اس کے تکیے پس تھے وہ دونوں گھر میں بیٹھتے تھے اپنے تیکہ لگا کر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ حدیث طبرہ میں منامات
رکتی جو ساتھ حدیث پہلی کی ایسے کہ پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ تصویر تیکہ پر کیا مانع ہو دخل لاکہ سے اگرچہ رام بنو پس رکھنا ان دونوں کیوں کا گھر میں کہو کہو
جواب اس کا یہ کہ یہ تصویر میں مردم نبی مبارک کی تصویریں اور بھانا پردہ کا سبب اس کے تھا کہ حدیث مابعد میں تاہو کہ خدا تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ چھرا مدنی کو کہہ سے
دعا کہ میں ہم اس کو فرض صورت میں جرم حسین تو سر نہ لکھے کہ بنے میں کٹ گئے تھے اور بعد ان کے قطع اور مشا وکان ان صورتوں کا جو گھر میں
اسمیں وعن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج فی غزاة فکانت لھا قسرة علی الباب کما قدم قرأتی لھا فکانت

حَتَّىٰ هَكَاهُ نَحْنُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَرِيْمٌ اِنَّا نَكْسُوَ الْحَجَارَ وَالْعِلَيْنَ مُنْفِقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
 جملہ میں پس لینے ایک کپڑا یعنی جو تشریف لیا جانے سے پہلے پس پردہ کیا میں نے اسکا وہ انداز پس پس جب اُسے حضرت بنی سقر سے بھیجا وہ پورا ہوا
 پس کھینچا اسکو بیان تک کہ چھڑا الا اسکو پھر فرمایا کہ تحقیق اللہ نے میں تم کو کیا ہو کہ ہمارے چھڑے کو نفل کی یہ بخاری اور مسلم نے منقطع ہوا
 نون و فیم کے ایک قسم طیف و فرس کی ہستی تدبیر سے میں اُس میں اور اسکو جو دے رہی ہوں اُسے ہر وہ بھی اسکا بنانے میں اور شاید کہ وہ سر پہ کا کر
 اور حضرت عائشہ نے شاید کہ لٹکایا تھا اسکو زینت کے لیے نہ پردے کے لیے اسلئے عقاب ہوا اور پھر اسکو متعجبوں نے لکھا کہ اس خط میں مودتیں گھروں کی نعمتیں
 پس حضرت نے تلف کیا اور جو کیا ان صورتوں کو لیکن سیاق حدیث یہ چاہتا ہو کہ منع کرنا اور پھر اسکا بسبب صورتوں کے مماثل کہ بسبب بہت ڈھانکنے درود و کر
 تھا ساتھ کہ جسے کہنا کہ پھر فرمایا رخ او طیبی نے کہا کہ کہتے تھے یہی ہو تو عری اسلئے کہ نہ تو اہل الہی کا ساتھ اس کے دلالت تھی پر نہیں کرتا اور حضرت نے جو پکارا
 اور غصہ کیا بسبب عظم شان اہل بیت کے اور مدح اور تقویٰ ان کے کے تھا اور دلالت کرتی ہو یہ حدیث اس پر کہ منع کیا جاوے ڈھانکنے دیواروں وغیرہ سے اور دلالت
 کرتی ہو اس پر کہ بغیر کرے بری چیز کو یا تم سے اور غصہ کرے وقت و کھینا اس کے کس ع **وَعَنْهَا** عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَشَدُّ
 النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اللَّذِينَ يَصْهَوْنَ بَخْلًا لِّلَّهِ مُنْفِقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو عائشہ سے اُسے نفل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا جو سخت لوگوں
 اندر سے خدا کے دن تباہی کے وہ لوگ ہوں گے کہ مشابہت کرتے ہیں ساتھ پادشاهانِ مہمل کے نفل کی یہ بخاری اور مسلم نے منقطع ہوا یعنی مشابہت کرنے میں اپنے نفل کو
 ساتھ نفل الہی کے صورت بنانے میں یا تغیر کلام یہ کہ بناتے ہیں یہ چیز کہ مشابہت ہوئی ہو مخلوق الہی سے یعنی تصویر کیا میں اس کے کہ اگر اعتقاد کو اسکا تو وہ بڑے
 زیادہ کرتا ہو اور خدا یا اسکو بسبب یا دنی فحش کفر اسکی کے والا پس حدیث محمول ہو تدبیر پر **وَعَنْ** ابْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَنْ اَظْلَمُ مِنْكَ يَخْتَلِفِي يَخْلُقُوا ذُرِّيَّةً اَوْ يَخْلُقُوا صَبًّوَةً وَشَعِيرَةً مُنْفِقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو
 ابی ہریرہ سے کہ کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اسکو ان ظالم تر ہر اس شخص کے کہ پیرا کرے یا تدبیر کرنے میں
 یعنی صورت بنانے یا صورت بنانے میں سے کہ اور حقیقت میں پیدا کرنا نہیں و اسی واد سے کہ پیرا کیا ہو خدا کا جو صورت بنانا ہو اور گمان کرتا ہو کہ اپنے
 بنایا ہو اگر بیان دعویٰ پر کرنے کا کہیں جو پس عیب کہ پیرا کرنا ایک چیز ہو یا ایک نہ یا جو نبی شخصیت جو تعمیم نفل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** ابْنِ مَرْثَدَةَ
 قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَشَدُّ النَّاسِ عَدَا بَا عَدَا لِّلَّهِ الْمُصَوِّرُونَ مُنْفِقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو
 عبد بن مسعود سے کہ کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے سخت تر لوگوں کے اندر سے عداوت کر دیکھا کہ مصور میں نفل کی یہ بخاری
 اور مسلم نے منقطع ہوا یعنی جن لوگوں پر کہ عداوت ہو کا پھر ان کے یہ بھی ہیں بھٹے نما سے لکھا ہو کہ یہ وعید ان کے حق میں ہو کہ صورتیں جن کی بنائے ہیں عداوت
 کیے جاویں اور شیخ کافر ہیں اگر عداوت ہو دو نہ واد مصنون کے کہا جہد بقدر شہادت کے ساتھ خدا تعالیٰ کے صورت بنانے سے وہ بھی کافر ہو اور خدا پرست ہو
 اور جو کہ بغیر اس شخص کے بناوے فاسق ہو کہ کافر اور حکم اسکا حکم نہ تکلیف معصی کل و اتفاق پر اس پر کہ لاہ تصویر حیوانات کی جو نہ وقتوں اور زمانہ ان کے کے اور عرف میں
 اطلاق مصور کا اول پر ہوتا ہو اور دوسرے کو نقاش کہتے ہیں اور مجاہد نے تصویر پر دشت بار واد کو بھی کردہ رکھا ہو اور بعض کے نزدیک تمام یہ بات خالی لڑتے نہیں
 اور خال مصور کہ ہر لایمینی کے ہیں **وَعَنْ** ابْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ كَمَنْ يَخْلُقُ
 صُورَةً فَاَنْفُسًا فَيَعْدِلُ فِي نَجْمٍ سَمِعْتُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنْ كُنْتُ كَمَا عَلَا فَاَنْفُسُ الشَّجَرِ وَمَا كَرِهَ فَرَّقَهُ مُنْفِقٌ عَلَيْهِ
 اور روایت ہو ابن عباس سے کہ عائشہ نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہر صورت کھینچنے والا بیس لگ دونوں کے ہو
 پیرا کیا جاوے گا و اس کے بدلے ہر صورت کے کہ بنایا ہو اسکو ایک شخص پس عذاب کرے گا وہ شخص مصور کو دونوں میں کہا میں عباس نے پس اگر ہو تو ضرور

یہ تفسیر الامور کا پس بنام صورت و شہنشاہ کی اور ان چیزوں کی کہ نہیں موعظین نفس کی یہ بخاری اور مسلم نے صحیح صورت بنائے کہ ان کے اسے
 و ترویس کہ یعنی کہ زبان نعت ہو ایک نام لکھنے کا یہ روئے بخاری و غیرہ نا اکتام و دون کو اور متنبوں نے کہا اباحت کی تسبیح و عود **وَعَنْهُ** قَالَ امْتِنَعْتُمْ سُلَ
 سَلَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَحَلَّمَ حُلْمَ الْمَرْءِ كَلَفَ أَنْ يَقْدِرَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَلَنْ يَقُولَ وَمَا سَمِعَ الْحَدِيثَ قَوْلَهُ
 وَتَحَلَّمَ كَأَيُّهَا أَوْ يَفْرُغُونَ مِنْهُ صَدَقَ فِي أَذُنِيهِ أَذْكَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ صَوَّرَ صُورَةَ عَلِيٍّ وَكَلَفَ أَنْ يَنْتَفِخَ فِيهَا
 وَلَيْسَ بِتَانِجٍ رَأَى الْبُخَارِيُّ اُور وایت ہو گیا ہے کہ کہ مسلمان نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ دعویٰ کرے اس
 خواب کا کہ نہیں دیکھا یعنی جھوٹ خواب بنا لیا ہے تکلیف دیا جاوے گا یہ کہ گروہ کے درمیان جو کہ اور ہرگز نہ کر سکیگا یہ اور جو شخص کہ کان لگا کر طرف
 بات ایک قوم کے حال آنکہ وہ قوم اس شخص کے سنے کو ناخوش کہتے ہوں یا بھاگتے ہوں وہ اس سے ڈالو یا جو لگا اسکے کان میں میرے بعد قیامت کے روز
 شخص بناوے کوئی تصویر عذاب کیا جاوے گا اور تکلیف دیا جاوے گا یہ کہ چھوٹے کوچ اٹھیں یا وہ نہیں چھوٹے کہنے کا وہ دونوں نقل کی یہ بخاری نے وہ
 ہرگز نہ کر سکے یعنی اسکو عذاب کرے گا اور کہیں کہ وہ جو وہ ان کو آپس میں جوڑے اور ایک کر دے اور جب نہ کر سکے گا تو پھر عذاب کرے گا پس اس طرح
 عذاب میں رہے گا اور مناسبت یہاں نقل اسکے کہ نہ جو خواب بناوے اور درمیان دو جہوں کے گروہ دینے کی یہ کہ جیسے ماتہ خواب کی جھوٹی جڑ لیں
 وہ جو بھی جڑ سے اور جھوٹا خواب بناوے اگر ایک قسم جھوٹ کی ہو لیکن شدت عذاب اس پر اس سے کہ وہ متعلق ساتھ عام ہو اور خواب بجا ایک جھوٹ
 اجزائے نبوت سے اور حکم دہی کا رکھتا ہو پس گویا حق تعالیٰ پر جھوٹ باندھتا ہو اور انہیں شہدہ نہیں کہ یا ان پر اقسام جھوٹ میں اور بعضوں نے
 کہا کہ یہ وہ اس شخص کے حق میں ہے کہ دعویٰ نبوت یا ولایت کا کرے جیسے بعضے نے کہا کہ اس نے کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ان کے انتقال
 بمحکوئی کیا اور خبر دی جھکو کہ فلاں مسخو ہو یا لمون ہو وغیرہ لک یا حکم کی محکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا اور ایسا حال آنکہ نہ دیکھا تھا کہ
 اور ڈالو یا جو لگا اسکے کان میں یہ وہ اسکے حق میں ہے کہ نہ اسکے چلن و روی کے اور فساد و بھیدانے کے بخلاف اسکے کہ سنے بات کسی کی اسکے
 منہ کو اسے انگوٹھا دے یا کچھ اپنے شر سے منع **وَعَنْ** بَرْيَدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبَسَ بِالذَّخْرِ شَيْئًا
 فَكَأَنَّكَ صَبَّحَ يَدَهُ فِي نَجَسٍ خَيْرٌ يَرِي رَأَى مُسْلِمًا اُور وایت ہو رہی ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ کھیلے ساتھ نزدیکی کے
 پس گویا کہ رکھتا تھا اپنا پانچ گوشت سوراخ ہوا اسکے کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** نزدیکی کا یہ کھیل کا یہ بخلا ہوا شاہو بن مرد شیرین ایک کا کہا اور شاہو
 قارس ہے اور رکھتا تھا اپنا مینی و اہل کیا تھا اپنا انہیں زبیر کہ ہوا اور گوشت سور کے نجس میں غامض کہ لکھو کہ کیا تاکہ بت بیزار ہو اس میں سے اور کھیلنا
 مطلق نہ سے خواہ جو سہو یا تنہ نہ رو یا اور کچھ حرام ہے سب علماء کے نزدیک **الفصل الثانی** فصل دوسری عن ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا فِي جَبْرِئِيلَ قَالَ اَتَيْنَاكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ تَتَّبِعْنِي اَنْ اَكُونَ دَخَلْتُ اِلَيْكَ اَنَّكَ كُنَ عَلَى الْاِ
 تِمَامٍ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قَوْمٌ سِتْرُوهُ تَمَاتِلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ فَسُرَّ بِرَأْسِ النَّبِيِّ الَّذِي عَلَيْهِ بَابُ الْبَيْتِ فَيَقْطَعُ فَيَصِيرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ
 وَفَرَّ بِالرَّسُولِ فَيَقْطَعُ فَلْيَجْعَلْ وَسَادَتَيْنِ مَنُورَتَيْنِ تُوَاطَانِ وَمَنْ بِالْكَلْبِ فَلْيُخْرِجْ فَقَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ
 الَّذِي مَدَى دَاوُدَ وَرَأَى رَأَى ابی ہریرہ سے کہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے یہ ہے پاس جبرئیل علیہ السلام کہ آیا تم میں سے
 پاس شب گزشتہ پس نہیں منہ کی جھکو گھر میں لانے سے کسی چیز نے مارنے کے تھیں جو اسے پر تصویر بن اور تھا گھر میں کچھ اگر نہیں نقش کہ اسکا پردہ بنا
 تھا تھیں ان تصویر بن اور تھا گھر میں کتا پس حکم کرو ساتھ کتا سے تصویر بن کے کہ وہ اسے پر مینی اور اسے کے پردے پر پس کتا سے جابون بن
 صورتوں کے اور جابون مانند صورت وخت کے یعنی ہیئت و شکل ان صورتوں کے نہ بنیں اور حکم کرو ناکا کا جابو سے پردہ پس بنائے جابون کو کیونکہ

یعنی واسطے بیچنے کو نہ کر کے روزانہ میں آدین اور کم کر دنا نکالنا باواسے کن گھر میں سے پس کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی کو کچھ کہہ کر نہیں فرمایا
نقل کی یہ تفسیر اور ابو داؤد نے وفناوی قاضی خان بن لکھا ہے کہ کمرہ جو کہ نماز پڑھے اس سال میں کہ ہوں اس کے مصلی کے یا اوپر اس کے کے یا دین
یا ائین یا ایک کپڑے پر تصویر یا اور بچوں میں دور و ائین میں انصاف یہ کہ کمرہ و ائین بچوں پر حکم نہ سجدہ کرے تصویر وں پر اور یہاں صورت میں جو کہ
بہ صورت پڑی کٹا ہوں واسطے دیکھنے والوں کے بغیر تکلف کے پس اگر چہ چھوٹی ہوں باسرا حجاما ہوں نہیں مضائقہ ہے **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ عَنْكَ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهَا عَيْنَانِ تَبْصُرَانِ وَأَذْنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَنْطَلِقُ يَقُولُ إِنِّي
وَكَلْتُ بِئِنَّكَ بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ وَكُلِّ مَرْجُوعٍ مَعَ اللَّهِ إِلَهَ الْآخِرِينَ وَالْمُصَوِّرِينَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہوائی ہریرہ سے کہ کما فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکیم کی ایک گردن دوزخ میں سے دن قیامت کے یعنی ایک ٹکڑا لگا بصورت گوشت دار کے حکیم کا کہ اس کے دوا نہیں ہوگی کھینچے
اور وہاں ہو گئے تھے مائے اوندان بولنے والی کیسی کہ تھیں ہر تینوں کی گئی ہوں واسطے تین شخصوں کے کہ تین متعین کیا جو اللہ تعالیٰ نے جھگڑا سپرد کر دیا
انکو دوزخ میں اور عذاب کر دیا انکو ساتھ شخصیت کے بعد وہ لوگوں کے واسطے کبر کرنے والے عباد کرنے والے کے حق سے کہ حق کو قبول نہ کرے اور واسطے شخص
کہ پکارے ساتھ اس کے اور جو کہ واسطے تصویر کھینچنے والوں کے نقل کی یہ تفسیر نے **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَسِّرُ لَكَ الْكُفْرَ وَكَانَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٍ قِيلَ الْكُفْرُ وَاللَّيْلُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعْبَةِ الْإِيمَانِ اور روایت
ابن عباس سے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے حرام کو اپنی آنحضرت کی نانی شراب اور جو کہ نبی ہوا اسکا اور فرمایا جو
نفس کی چیز حرام ہے کہ گایا کہ طبل و نقل کی یہ تفسیر نے شب لایمان میں **و** کہ بے معنوں میں تین قول ہیں علماء کے روایت یہاں تک کہ مصنف نے
بعض اویوں حدیث کے سے نقل کیا اور طبل کے دوسرے ہوتے ہیں باندھ ہوئی اور طبل و غیرہ کے اور میان طبل سے وہ طبل مراد ہے کہ وہ طبل کے لیے ہوئے طبل
غازیون کا **وَعَنْ ابْنِ جُرَاجٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِيَ جِرَاحُ الْكُفْرِ وَاللَّيْلِ وَالْغُبَرَاءِ وَالْغُبَرَاءِ شَرَّ رَأْيٍ**
هَلْ لَمْ يَجْشَهُ مِنَ الدَّخْرِ يَقَالُ لَهُ الشُّكْرُ كَمَا بُوَدَ أَوْ دَاوُدَ اور روایت ہوائی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا شراب سے اور
جو سے اور کو بے اختیار سے اور غیر ایک قسم شراب کی جو کہ بنا تے ہیں اسکو مشیغہ سے کما جاتا ہے اسکو سکر کر نقل کی یہ ابو داؤد نے **و** کما جاتا ہے
اسخ یہ تغیر ابن عمر سے منقول ہے کہ کسی انس کے راوی سے **وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَالَ**
مَرْكَبَ بِالْأَثَرِ فَقَدْ حَصَّى اللَّهُ دَسْمُولَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہوائی موسیٰ اشعری سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص کہیلے ساتھ نزد کے پس تحقیق نامرانی کی اسنے اسکی اور رسول اسکی نقل کی یہ ابو داؤد نے **و** اسنے کہوے کہیلنا قمار جو حقیقتہ یا صورت
اور اوپر گندہ ہوا جو کہ مطلق نرد سے کہیلنا حرام ہے **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى حِمْلًا يَخْرُجُ مَعَهُ**
فَقَالَ شَيْطَانٌ يَتَّبِعُ شَيْطَانًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَكَانَ مَكْجَاةً وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعْبَةِ الْإِيمَانِ اور روایت ہوائی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو کچھ پڑا جو کہ تروں کے کہیل میں اور اٹانے میں مشغول ہوا پس فرمایا کہ شیطان جو کچھ پڑا جو شیطان کے
نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن جریج نے شب لایمان میں **و** اس شخص کو شیطان فرمایا سببہ ہونے اس کے کہ حق سے اسکو خواجہ
اس کے لایم میں کہ کہو کہ شیطان اسے فرمایا کہ باعث بازی اور کہو کہ جو اسے اور کہ خدا اسکا دین و دنیا سے باز رکھا اس سے معلوم ہوا کہ کہو کہ
حرام ہے اسکا کہ نوئی نے کہ پان کہو تروں کا واسطے اٹانے بچے لینے کے یا واسطے دل بہانے کے یا خطیبانے کے جائز ہے بلکہ اگر بہت دیر لانا اسکا کہو کہ
ع الفصل الثالث فصل تیسری عن سعيدين بن أبي الحسین قال كنت عند ابن عباس اذ جاء رجل فقال يا ابن عباس

